

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ۹۵۴۶۰۱

Accession No. ۱۳۴۵۰

Author امرا و بہادر ا - ب

13450

Title محاربت ایران

This book should be returned on or before the date last marked below.

بھارت پُران

ارتھتات

ہندوستان کی پُرانی تاریخ

پہلا بھاگ

مصنف

سردار اُمراؤ بہادر بی، اے ڈپٹی پراویٹ سکرٹری

شری مہاراجہ راجگان راجندر سنگھ مہندر بہادر

والیے ریاست پٹیالہ

*“Where there is no knowledge of the past,
there is no vision of the future.”*

Rafael Sabatini

(HARLAN, 17-12-38.)

”جہاں زمانہ گزشتہ کا کوئی گمان نہیں ہے
وہاں زمانہ آئندہ کا کوئی تصور نہیں ہے“

(ہری جن مورخہ ۷ اربھمبر ۱۹۳۸ء)

بھارت پران

ارتھتات

ہندوستان کی پرانی تاریخ

مجموعہ

असतो मा सद्गमय
तमसो मा ज्योतिर्गमय
मृत्योर्मा मृत

است سے مجھ کو ست کی اور لے جا
تمس (اندھیرے) سے مجھ کو جیوتی (روشنی) کی اور لے جا
مړت्यू (موت) سے مجھ کو امرت کی اور +

(برہد آرنیک اپنشد ۱-۳-۲۸)

سنسکرت لٹریچر زمانہ کے انقلابات سے بہت کچھ لشت ہو چکی ہے۔ پر جتنی کچھ اب
بھی بچی ہوئی ہے اور اس بچی کچی میں سے بھی جتنی کچھ کہ یورپین یعنی فرنگی وودوانوں کے ہاتھ
لگی ہے وہ بھی اتنی ہے کہ ان فرنگی وودوانوں کے ہی قول کے بموجب یونانی اور لاطینی لٹریچر

کے نمونہ سے بھی کہیں زیادہ ملے + پر تعجب ہے کہ سنسکرت کی اس تمام لطیفی میں کوئی پشتک ایسی نہیں دکھائی دیتی جس کو ہندوؤں کی ہسٹری یا تاریخ کہا جائے + تو کیا ہندوؤں کی تاریخ نویسی سے بالکل نا آشنا تھے۔ نہیں۔ کیونکہ جیسا کہ کرنل ٹاٹو صاحب نے اپنی کتاب راجستان کے دیباچہ میں لکھا ہے یہ بات خیال میں نہیں آ سکتی کہ ہندوؤں جیسی اعلیٰ درجہ کی ہند قوم جس نے دیگر علوم و فنون میں وہ کمال حاصل کیا ہو جو اُس زمانہ میں دنیا کی کسی اور قوم کو نصیب نہیں ہوا (اور جس کا حال ہم نے اس گرنٹھ بھارت پُران کے چھٹے اور ساتویں بھاگوں میں مفصل بیان کیا ہے) اس بات کو نہ جانتی ہو کہ اپنے زمانہ کے واقعات کو قلم بند کرتی ہے +

سنسکرت میں ہسٹری یا تاریخ کو اتہاس کہتے ہیں اگرچہ اتہاس کا دایو ہسٹری یا تاریخ کے دائرہ سے زیادہ وسیع ہے + اتہاس کا شبد تین ٹکڑوں سے مرکب ہے اور وہ تین ٹکڑے یہ ہیں :- اتی (یہ)۔ تھ (تحقیقاً)۔ آس (ہوا)۔ یعنی اتہاس اُن باتوں کا بیان ہے جو تحقیقاً ہوئیں برخلاف ان باتوں کے جن کا بیان کھٹاؤں میں آتا ہے + اور یہ اتہاس سنسکرت لطیفی میں شروع سے موجود ہے + چنانچہ چھاندو گیتہ اُپنشد (پر پاٹھک)۔ کھنڈا میں نارودجی کہتے ہیں کہ ”میں رگ وید پڑھتا ہوں۔ یجر وید۔ سام وید۔ چوتھا فقر و وید۔ پانچواں اتہاس پُران ویدوں کا وید“ + اور اس بچن سے جہاں یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اتہاس سنسکرت لطیفی میں شروع سے موجود ہے وہاں یہ بھی ظاہر ہے کہ اتہاس اور پُران ”ویدوں کا وید“ یعنی ویدوں کی گنجی سمجھے جاتے تھے اور ان کا پٹھن اور پائٹھن بھی ویدوں کے پٹھن اور پائٹھن کی سمان ضروری اور لازمی سمجھا جاتا تھا +

۱۔ دیکھو میکڈونل صاحب کی کتاب سنسکرت، لطیفی (جیمپٹر) صفحہ ۵۔ ایڈیشن ۱۹۰۷ء (عیسیٰ) اور میکس مولر

صاحب کی کتاب انڈیا؟ India-What can it teach us صفحہ ۸۴ +

اپنشد کے اُگت پن سے یہ بھی ظاہر ہے کہ اہتاس اور پُران دونوں
 ساتھ چلتے ہیں اور دونوں مل کر ویدوں کا دیدِ سمجھ جاتے ہیں +
 اہتاس میں دھرم کی بجے کے اُداہرن کے لئے پُرانوں کی کتھائیں
 آتی ہیں (کیونکہ دُنیا میں اگر کوئی برتانت ایسے میں جو بھارت کے اہتاس سے
 زیادہ پُرانے ہیں اور جن کا اُداہرن بھارت کے اہتاس میں دیا جاسکتا ہے تو وہ
 پُرانوں کے ہی برتانت ہیں) اور پُران میں اُن راجاؤں کی پوری بناولیاں شروع
 سے آخر تک دی ہوئی ہیں جن کا برتن اہتاس میں کہیں آتا ہے + ہمارا یہ گرنتھ
 بھارت پُران جو سمپوڈن بھارت ورش کا اہتاس ہے پُران کی ان ہی راج بناولیوں
 کے آدھار پر ہے اور ایک پرکار سے ان بناولیوں کا گویا ایک بھاشیہ ہے -
 اس لئے ہم نے اس کا نام بھارت اہتاس کی جگہ بھارت پُران رکھا ہے + اور
 ویسے بھی پُران کا شید اہتاس کی نسبت زیادہ عام فہم ہے اور بھارت اور اس کی
 تاریخ کے پُرانے پن کو جتانے کے لئے زیادہ بامعنی اور موزوں ہے +

لفظ تاریخ کی اصلیت بعض علمائے یہ قرار دیتے ہیں کہ یہ لفظ اہل میں تاخیر ہے۔ خیر کا
 اُلٹ کر ریخ بن گیا ہے۔ اور اس طرح سے تاخیر کا تاریخ ہو گیا ہے + تاخیر کے معنی
 دیر کے ہیں اور اس لئے تاریخ کے معنی بھی دیر یا دیرینہ یا دیرینہ حالات کے تھے
 اور اس معنی میں پُران تاریخ کا ہم معنی ہے کیونکہ پُران کا ارتھ بھی پُرانے یا پُرانے
 برتانت کا ہے) اور بھارت پُران ہندوستان کی پرانی تاریخ ہے +

اہتاس کے دو گرنتھ - راماین اور بھارت - سنسکرت لٹریچر میں پریم پر اسے
 چلے آتے ہیں۔ یہ دونوں گرنتھ ہندوستان کے دو پُرانے زمانوں کی پرانی تاریخیں

ہیں مگر چونکہ ان کا طرز بیان اُن کتابوں کا سا نہیں ہے جن کو ابھل تاریخ کی کتابیں کہا جاتا ہے اس لئے ان کو اکثر دو ان تاریخ نہیں بلکہ افسانہ سمجھتے ہیں مگر جیسا کہ کرنیل ٹاڈ صاحب لکھتے ہیں ”جو لوگ ہندوؤں سے اس قسم کی تصنیفات کی توقع رکھتے ہیں جیسی کہ یونان اور روم کی تواریخ ہیں وہ اُن خصوصیات کو نظر انداز کرنے کی غلطی کرتے ہیں جو ہندوستان کے باشندوں کو اور تمام قوموں سے الگ کرتی ہیں اور جو اُن کے علم اور عقل کے کاموں کو مغرب کے کاموں سے ممتاز کرتی ہیں۔ اُن کی فلسفہ اُن کی شاعری اُن کی تعمیر اپنی قسم کی نرالی ہیں۔ اور اسی نرالی پن کی توقع اُن کے اہتاس میں کرنی چاہیے۔ کیونکہ مذکورہ بالا علوم و فنون کی طرح اُن کے اہتاس نے بھی اپنا رنگ لوگوں کے دھرم کی گہری صحبت سے اختیار کیا ہوا ہے“

رامین سورج سن کا اہتاس ہے اور آدی کاؤیہ ہے یعنی سنسکرت لٹریچر میں سب سے پہلا کاؤیہ (کوی کی رچنا) ہے اور سنسکرت لٹریچر دنیا میں سب سے پُرانی لٹریچر ہے۔ اور جہا بھارت کی تعریف خود جہا بھارت (آدی پرزو۔ ادھیائے ایشلوک اہتا ۷۰) میں یوں کی گئی ہے کہ ”جہا بھارت ایک کاؤیہ ہے جس میں وید کا رسیہ۔ مانگو پانگ۔ ویدوں کا دستار۔ اہتاس پُران کا تری کال سما لوچن۔ جہم مرتیو جہا ویدھی بھاؤ اور ابھاؤ کا نیشے۔ وودھ پرکار کے دھرم۔ آشرموں کا لکشن۔ چتر وزن کا ودھان۔ ریک۔ نجش اور سام وید کا ادھیائم۔ نیایے۔ شکشا۔ چکشا۔ دان۔ پاشوپت۔ کرمانوسار۔ دویہ اور مانش جہم۔ نیشہ۔ پنیہ دیش ندی پر بت بن اور ساگر کا کیرتن۔ دھنر۔ دویا (فن جنگ)۔ بانی کی ویشیش جاتیاں (یعنی مختلف زبانیں)۔ لوک یا تڑ کرم (یعنی لوگوں کے آچار بچار اور رسم و رواج)۔ اور جو سب میں ویا یک ہے اُس وستوار تھات برہم کا پرتی پادن۔ ان ان باتوں کا برتن ہے“ گویا جہا بھارت اس حساب سے نہ صرف چند رہن کی اُس شاخ کا اہتاس ہے جس میں پانڈو اور

کٹورو اُتھتے ہوئے بلکہ اُس زمانہ کی معلومات کا بھنڈار (وشو کوٹش) ہے اور انسائیکلو پیڈیا بریٹانیکا (Encyclopaedia Britannica) کی طرح انسائیکلو پیڈیا انڈیکا (Encyclopaedia Indica) ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ جہاں برطانیہ کی انسائیکلو پیڈیا میں مختلف مضمون بکھرے ہوئے ہیں ہندوستان کی انسائیکلو پیڈیا میں یہ سب مضمون تاریخ کی ایک لڑی میں پروئے ہوئے ہیں + اور دنیا کی کوئی کتاب زمانہ حال کی ہو یا زمانہ قدیم کی اور تاریخ کی ہو یا کسی اور مضمون کی ایسی تاریخ نہیں دکھا سکتی +

یونان قدیم کے ایک شاعر ہومر نے جو مسیح سے کوئی نو سو برس پہلے ہوا ہے دو نظمیں لکھی ہیں جن کے نام ایلیڈ (Iliad) اور اوڈیسی (Odyssey) ہیں۔ جسامت کے لحاظ سے یہ دونوں نظمیں مل کر بھی ایک رامائن کی برابر بھی نہیں پھونکتی ہیں۔ جس کے چوبیس ہزار شلوک ہیں۔ اور جہا بھارت کا تو کہنا ہی کیا ہے جس کے شلوک ایک لاکھ ہیں اور جس کے مقابلہ میں یہ نظمیں بقول ہرمونیزولیمسز صاحب معصفت کتابتین وزڈم ایسی ہیں جیسے یونان کے پہاڑی اور برساتی ندی نالے ہندوستان کے گنگا اور سندھ جیسے اتھا اور جہانوں کے سامنے + پر یورپ میں یہ بی نظمیں سب سے بڑی نظمیں ہیں + ان نظموں میں ہومر نے یونان کی تاریخ کا ایک من مانا افسانہ بیان کیا ہے اور انگلستان کے مشہور شاعر پوپ کے نزدیک جس نے ان نظموں کا انگریزی نظم میں ترجمہ کیا ہے ہومر کا ہنر ہی یہ ہے کہ اُس نے ایک ایسا افسانہ ایجاد کیا ہے + اس خیال کو لے کر بعض فرنگی ودوان رامائن اور جہا بھارت کو بھی ایک ایسا ہی افسانہ سمجھتے ہیں اور اُن کے انویائی ہندوستانی ودوان بھی

اسی خیال کی پیروی کرتے ہیں مگر جیسا کہ ہم پہچھے چھلکا آئے ہیں یہ خیال ایک خام خیال ہے اور اس کا سادھان ہم نے اس گرنٹھ بھارت پران کے بھاگ ۲ اور بھاگ ۳ میں جو ان ہی دم اتہاسوں رامائن اور ہابھارت کے ادھار پر لکھے گئے ہیں کیا ہوا ہے ؟ ہابھارت کے بعد پھر کوئی اتہاس ایسا نہیں بنا جو رامائن اور ہابھارت کی طرح مقبول عام ہو کر ہندوستان کے کونے کونے میں پھونچ گیا ہو اور اس طرح سے زمانہ کی دستبردوں سے بچ گیا ہو + لوکل یعنی ستھانی اتہاس جو بنے وہ جس استھان اور جس راج میں بنے اسی استھان اور اسی راج میں محدود رہے اور ان استھانوں اور ان راجوں کے نشٹ ہونے کے ساتھ نشٹ ہو گئے + چنانچہ ہمارے پرتھوی راج جو ہندوستان کا آخری چکر ورتی راجا تھا اور جس کی راجدھانی انڈر پستھ (دہلی) میں تھی اس کا اتہاس اس کے ساتھ نشٹ ہو گیا + اس اتہاس کا نام پرتھوی راج راسا تھا۔ اور اس کو اس کے مولیٰ چندر برودے نے تصنیف کیا تھا + اس اتہاس کے ہابھارت کی طرح سے ایک لاکھ چھتتے اور جو لوگ اس بات کا یقین نہیں کر سکتے کہ ہابھارت کے ایک لاکھ شلوک ایک ہی مئی ویس نے مرتب کئے تھے وہ یہاں دیکھ لیں کہ پرتھوی راج کے اس راسا کے ایک لاکھ چھتتے بھی ایک ہی کبی چندر برودے نے رچے تھے + اس راسا میں پرتھوی راج اور اس کے من کے اتہاس کے ساتھ بھارت ورش کے اور راجاؤں کا بھی حال تھا۔ کرنل ٹاڈ صاحب کو یہ راسا کہیں راجپوتانہ کی ریاستوں میں مل گیا تھا اور انہوں نے اس کے تیس ہزار چھندوں کا ترجمہ بھی کیا تھا۔ مگر اب نہ یہ راسا ملتا ہے اور نہ اس کا ترجمہ + ٹاڈ صاحب نے آٹھ سو صندوق قلمی پستکوں سے بھر

۱۵ سنسکرت ॥ + انگریزی کا لفظ بارڈ (Bard) اور اردو کا بروئے سنسکرت کے اسی لفظ ورد

یا برد کی بجڑی ہوئی شکلیں ہیں +

کہ جو ان کو راجپوتانہ میں دستیاب ہوئی تھیں لندن کی روائیل ایشیاٹک سوسائٹی میں بھیجے گئے اور شاید یہ راسا اور اس کا ترجمہ بھی ان میں ہی گیا۔

غزنی اور غور کے جاہلوں نے تو ہندوستان کے کتب خانوں کو تباہ کیا ہی تھا پریلوپ کے عالموں نے بھی اس بارہ میں کچھ کسر نہیں چھوڑی۔ یہ شایقین علم و ہنر ہندوستان سے ایک ایک کتاب چٹن چٹن کرے گئے اور جہاں اب ہندوستان میں ان کتابوں کا کال ہے وہاں انگلینڈ فرانس جرمنی اور آسٹریا کے کتب خانہ ان سے مالا مال ہیں۔ مگر پھر بھی کچھ کتابیں ہندوستان میں رہ ہی گئی ہیں اور پران ان ہی کتابوں میں سے ہیں اور ان کے رہ جانے کی وجہ یہ ہے کہ راماین اور ہما بھارت کی طرح سے پران بھی مقبول عام ہو کر ہندوستان کے کونے کونے میں پھیل گئے تھے اور کہیں نہ کہیں رہ ہی گئے۔ ان پرانوں میں بقول ولین صاحب جنہوں نے وشنو پران کا انگریزی میں ترجمہ کیا ہے وعدہ تمام مادہ شامل ہے جو ہندوؤں کے پاس اپنے پہلے اہاس کا موجود ہے۔ یہ مادہ بنسوں اور بنسوں کی ایک خاصی مفصل فہرست ہے اگرچہ واقعات کا بیان اس میں کچھ نہیں ہے۔ اور اس میں کلام نہیں ہو سکتا کہ یہ اگر واقعات کا نہیں تو ذاتیات کا ایک سچا چٹل ہے وغیرہ وغیرہ۔

ولسنٹ سمیٹھ (Vincent Smith) صاحب اپنی کتاب ارلی ہسٹری او ف انڈیا (Early History of India) یعنی ہندوستان کی ابتدائی تاریخ

۵۰ ولسنٹ سمیٹھ صاحب اپنی کتاب انیشینٹ اینڈ ہندو انڈیا (Ancient and Hindu India) یعنی قدیم اور ہندو انڈیا میں لکھتے ہیں کہ اس کے چند سوا لاکھ تے مگر اصلی تصنیف پانچ ہزار چھندوں کی ہی تھی اور وہ اب بھی جو وچھور میں چند کے خاندان کے آدمیوں کے پاس ہے۔

۵۱ ولین صاحب کے پورے بیان کے لئے دیکھو آگے صفحہ ۲۲۶۔

ہیں۔ ویس صاحب کی تائید کرتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ ”ہندوستان کی تاریخی روایات کا سلسلہ وار حال پُرانوں کی بنیادوں میں موجود ہے۔ اٹھارہ پُرانوں میں سے پانچ یعنی والوینتسہ۔ وشنو۔ برہمانڈ اور بھاگوت میں بنیادیں موجود ہیں۔ حالیہ یورپین مورخ پُرانوں کی بنیادوں کے پُرانوں کو نا واجب طور سے بے وقعت سمجھتے ہیں لیکن اگر ان کو غور سے دیکھا جائے تو ان میں بہت کچھ اصلی اور قیمتی تاریخ کا مادہ ملتا ہے۔ مثلاً وشنو پُران میں معجزہ ہنس کی تاریخ کا ڈھانچہ قریب قریب صحت کے ساتھ درج ہے اور مٹھیہ پُران کا قلمی نسخہ جو ریڈ کلف (Radcliff) کو ملا ہے وہ اندھربنس کی تاریخ کے لئے ایسا ہی قابل اعتبار ہے۔ اور اس بات کا ثبوت حال میں ہی چھپ چکا ہے۔ کہ سکوت اور کتبوں سے کیسی حیرت انگیز تصدیق اندھربنس کی ان بنیادوں کی ہوتی ہے جو مٹھیہ پُران میں دی ہوئی ہیں“

پُرانوں کی ان بنیادوں میں گلیس پیریڈ (Glacial Period) یعنی ہم جگ کے اُس برفانی طوفان سے لے کر جو آج سے تقریباً چودہ ہزار برس پہلے اور ملکوں کے ساتھ ہندوستان پر بھی نازل ہوا اور جس کا مفصل حال ہم نے آگے ادھیائے ۲ میں بیان کیا ہوا ہے اندھربنس کے آخر اور گیت ہنس کے شروع تک یعنی اُس زمانہ تک کہ جب یونان کا بادشاہ سکندر اعظم ہندوستان میں آیا ہندوستان کے تمام راجاؤں اور جہاں راجاؤں کی بنیادیں اور ان کے کچھ کچھ روایتی حالات مسلسل دئے ہوئے ہیں۔ اور دنیا کے کسی اور ملک یا کسی اور قوم کی کوئی ہسٹری یا تاریخ ایسی نہیں ہے جو

۔۔۔۔۔ فرنگی مورخ اس زمانہ کو مٹھیہ ہنس کے چندرگیت سے ملا تھیں مگر پُرانوں کی رو سے یہ زمانہ گیت ہنس کے چندرگیت سے ملتا ہے۔ جیسا کہ آگے اسی جھومکا میں دکھایا جاتا

اپنے بادشاہوں کے نام ہی بارہ ہزار برس تک سلسلہ وار بتا سکتی ہو۔
 اکثر تہن پُرانوں کو اس کارن سے کہ اُن میں کہیں کہیں ایسی کھائیں آتی ہیں جو آجکل
 کی سبھت کی دِشٹی میں اسبھی دکھائی دیتی ہیں پھونک دینے کے قابل سمجھے ہیں۔
 اور اس قابل نہیں سمجھے کہ اُن کو پڑھا بھی جاوے + مگر اول تو پُرانوں کی یہ کھائیں
 ورتان سرشٹی کی نہیں ہیں بلکہ اُن سرشٹیوں کی ہیں جو ہو ہو کرے ہو چکی ہیں جیسا کہ
 ہم نے آگے اس گرنخہ کے صفحہ (۴۰) پر دکھایا ہوا ہے دوسرے اگر اُن میں کہیں کہیں
 کوئی اسبھی بات یا کوئی اشلیل شبد ہے بھی تو اُس کو چھوڑ دینا چاہیے اور اُن
 کی اچھی باتوں کو گہن کرنا چاہیے + سمجھا دو می گھر کے کوڑے کو بھی دیکھ بھال کر چھو نکتے
 ہیں تاکہ کوڑے کے ساتھ گھر کا کوئی رتن بھی نہ چھک جائے + پُرانوں کی راج بنادیاں
 ٹھیک ایسے ہی رتن ہیں اور اگر پُرانوں میں ان کے سولے اور جو کچھ بھی ہے وہ سب کوڑا
 ہی ہے تو بھی پُران کیوں ان رتنوں کے کارن ہی نہایت قابل قدر گرنخہ میں + یہ بنادیاں
 ہندو اتہاس کی جان ہیں اور ان ہی بنادلیوں کے اکثر راج رشی اکثر دیدنتروں کے
 درشتا اور کرتا ہوئے ہیں اور بعض کے نام تو دیدنتروں کے اندر بھی آئے ہیں جیسا
 کہ ہم ابھی آگے اسی مہو مکیا میں دکھائیں گے +

پُرانوں کی بنادیاں تو جیسا کہ ابھی اوپر بتایا گیا ہے اندھ بنس کے ساتھ ختم ہو گئیں
 کیونکہ اس کے بعد بھارت ورتش اکھٹو منڈل نہیں رہا کھٹ منڈل ہو گیا اور الگ الگ
 کھنڈوں کے الگ الگ راجا ہو گئے۔ مگر کلجک راج ورتانت نامی گرنخہ میں یہ بنادیاں
 اور آگے چلتی رہی ہیں اور یوں تو اس میں دھاراگری (مالوہ) کے راجا بھوج
 (۱۰۱۸-۱۰۶۰) کے ساتویں جانشین راجن بھوج (۱۲۱۱ تا ۱۲۶۰ عیسوی) تک کے کچھ
 کچھ حالات درج ہیں مگر اندھ بنس کے جانشین گنپت بنس کا حال اس میں مفصل اور مسلسل
 درج ہے۔ اور اس کے بیان کی عجیب صداقت کتبوں اور سکون سے ثابت ہو رہی ہے +

مثلاً اس بنس کے دوسرے راجا نمڈرگپت کے دشنے میں (پیدا راجہ مشہور چندرگپت تھا جس کی نگر کو سکندر اعظم کا جانشین سلوکس نہ سہ سکا اور چندرگپت کو اپنی بیٹی بیاہ کر رخصت ہوا) لکھا ہے کہ وہ سنگیت رسک تھا اور اُس کے سکون پر جو مورت ٹپھی ہوئی ہے وہ سچ مچ بیٹھی مین بجا رہی ہے + پھر شاستروں میں لکھا ہے کہ اس نے ایک چھتر چکڑوٹی راجا ہونے کی حیثیت سے اشومیدھ لگیہ دیا تھا۔ اور اُس کے ثبوت میں اس کے چند سکے اور یہ سب سکے سونے کے ہیں ایسے طے ہیں جن پر ایک طرف رانی دتادولی کی مورت اور "اشومیدھ پر اکرم" کے شبد چھپے ہوئے ہیں اور دوسری طرف ویدی کے آگے کھڑے ہوئے ایک اشو (گھوڑے) کی مورتی کھدی ہوئی ہے + چوتھے راجا گمارگپت اول کا ایک کتبہ بلسدر واقعہ صوبات آگرہ اور اودھ) میں نکلا ہے اور اس میں اُس کی ساری بنساولی لکھی ہوئی ہے +

کشمیر ہمالہ کی گودیں بیٹھا ہوا زمانہ کے انقلابات سے مقابلتہ بچا رہا اور اس لئے اُس کا اتہاس بھی بچا رہا اور کلہن پنڈت نے ۱۲۵۸ء میں اس کو سمیٹ سماٹ کر راج ترنگنی کے روپ میں سمپادیت کر دیا + اس میں جاہلادت کے زمانہ سے لے کر کلہن پنڈت کے زمانہ تک کشمیر کے اتہاس کا برز ہے لیکن اس میں جگہ جگہ کشمیر سے باہر کے اتہاسوں کے بھی حوالے آتے ہیں اور یہ حوالے ہندوستان کی تاریخ کے لئے کارآمد ہیں + اکبر کے زمانہ میں ابو الفضل نے اس راج ترنگنی کا ترجمہ فارسی میں کیا تھا اور اب ڈاکٹر سٹاین (Dr. Stein) صاحب نے اس کا ترجمہ انگریزی میں کیا ہے اور اس کے دیباچہ میں انہوں نے لکھا ہے کہ "ہندوؤں کے زمانہ کے ہندوستان کی نسبت یہ اکثر کہا جاتا ہے کہ اُس کی کوئی تاریخ نہیں ہے۔ یہ میخ ہے اگر ہم ہسٹری سے ہسٹری کا وہ عالم سمجھیں جو کلاسیکل کلچر (یعنی یونان اور روم کی قدیم تہذیب) سے ہم کو میراث میں ملا ہے لیکن یہ میراث غلط ہے اگر ہسٹری سے تاریخی انکشاف یا اُس کے

مطالعہ کا سامان سمجھا جاوے۔ ہندوستان کے شاستروں میں تاریخ کا ایسا مطالعہ تو نظر نہیں آتا ہے جیسا کہ یونان اور رومانے یا جیسا کہ حالیہ یورپ نے اُسے سمجھا ہے تاہم ایسے مطالعہ کے لئے مصالحہ ہمارے پاس ہندوستان میں بھی اتنا ہی موجود ہے۔ یہ مصالحہ نہ صرف معلومات کے ایسے اصلی ذرائع میں موجود ہے جیسے کہ کتبے اور سنگ اور عام آثار قدیمہ بلکہ تحقیقات جو ترقی کر رہی ہے اُس سے ثابت ہو گیا ہے کہ واقعات یا اُن کے متعلقہ حالات کے تحریری بیانات کی بھی ہندوستان قدیم میں کوئی کمی نہیں رہی ہے۔

راجپوتانہ کی ریاستوں میں بھی جو ابھی تک باقی ہیں اور جو اپنا سلسلہ حسب و نسب پیچھے ویدک کال تک لے جاتی ہیں اُن کے اتہاس ابھی تک موجود ہیں۔ اور اُن میں

اورے پور یا میواڑ کے اتہاس کمہن راسا۔ راج بلاس مُصنّف مان کبیشتر۔ اور راج رتناگر مُصنّف سدا شومبٹ۔ اور جو دھپور یا مارواڑ کے اتہاس سورج پرکاش مُصنّف کبی گردھان (گردنا دھان)۔ راج روپک اکھیات۔ بجے بلاس اور اکھیات۔ اور بے پور کے اتہاس بے بلاس اور مان چرتر پر سدا ہیں اور کرنل ٹاڈ صاحب نے اپنی کتاب راجستھان اِن اور اِن جیسے اور اتہاسوں سے ہی مرتب کی ہے + اور واضح ہو کہ بجے بلاس کے بھی پرتھوی راج راسا کی طرح سے جس کا ذکر پیچھے آچکا ہے ایک لاکھ چھپد ہیں + ان کتابوں کے علاوہ جو خاص اتہاس یعنی تاریخ کے وٹے میں ہیں سنسکرت لٹریچر

۷۵ ڈاکٹر ٹائین صاحب یہاں ہسٹری کے وٹے میں یونانیوں کے علم اور ہنر کا ذکر کرتے ہیں اور فرنگی دووان سب یونانی مورخ ہرودوٹس Herodotus کو جو سچ سے ۴۹۰ برس پہلے ہوا ہے تاریخ کا باب سمجھتے ہیں مگر یونانی مورخ خود ہرودوٹس کے بیانات کو ٹھیک نہیں سمجھتے ہیں اور بلکے Buckley صاحب ہومر کی اُس سوانحی کو جو ہرودوٹس نے لکھی ہے تاریخی پہلو سے بالکل نکتی بتاتے ہیں (دیکھو ہومر کی کتاب اوڈیسی مترجمہ لوپ اور اُس پر بلکے صاحب کا دیباچہ) +

(وید اور ویدک لٹریچر سے لے کر کادیوں اور نانگوں تک) اہتاس کے حوالہ جات سے
 بھری ہوئی ہے اور کالیداس کا رگھویش اور بان کا ہرش چرت اور دیشاکھ دت
 کانائک مددراکھش وغیرہ وغیرہ تو ایسے کا دیہ ہیں جو سراسر اہتاس ہی ہیں + اور کتبے
 اور سکے جو جگہ جگہ برآمد ہو رہے ہیں اہتاس پر نئی روشنی ڈالتے ہیں اور ہندو
 شاستروں کے لیکھوں کی صداقت کو ثابت کر رہے ہیں +

فرنگی و دونوں نے اس میدان میں خاص کر کتبوں اور سکوں کے کھوجنے میں
 نہایت تلاش اور تحقیقات کی ہے اور اس تحقیقات میں انہوں نے نہایت محنت اور
 سرگرمی سے کام لیا ہے اور ہم ان کی اس محنت اور سرگرمی کے مدارج اور شکوہ ہیں۔
 مگر دو قسم کے تعصب ایک مذہبی اور ایک قومی ان دونوں کو دایں اور بائیں سے
 جکڑے ہوئے ہیں اور ان بندشوں میں جکڑے ہوئے یہ دونوں آزادی کے ساتھ
 کام نہیں کر سکتے + بلحاظ مذہب کے یہ دونوں بائیں یعنی اخیل کے پیرو ہیں اور
 چونکہ اخیل دنیا کی پیدائش کو ہی آج سے چھ ہزار برس پہلے بتاتی ہے (دیکھو آگے
 ادھیائے ۸ کا صفحہ ۸) اس لئے یہ ہندوستان کی تاریخ کی کسی بات کو بھی
 آج سے پانچ ہزار برس پہلے تک بھی لے جانا گوارا نہیں کر سکتے + مگر واقعات
 واقعات ہیں اور چھپائے نہیں چھپ سکتے۔ چنانچہ اب دھرتی مانتا ہے اِدھر
 سندھ کے اور اِدھر میسوپوٹیمیا کے پرنے کھنڈرات کی کھدائیوں میں سے ایسی
 چیزیں نکال کر دھرتی میں جن کو اب خود فرنگی و دونوں ہی آج سے پانچ پانچ اور
 چھ ہزار برس پہلے کی مانتے پر مجبور ہوئے ہیں (دیکھو آگے اسی جگہ کا صفحہ ۵۵ اور ۵۶) +
 بلحاظ قوم کے یہ دونوں یورپین ہیں اور ان کی قومی غیرت یہ تقاضا نہیں کر سکتی کہ
 یورپ اور خصوصاً یورپ کا ملک یونان جسکی تہذیب اور تربیت ان کی تہذیب اور
 تربیت کا ماخذ ہے کسی بات میں ہندوستان کا یا ایشیا کے کسی دوسرے

ملک کا خوشہ چین ثابت ہو۔ اور اس لئے اول تو ان کو ہندوستان کی تہذیب اور تربیت اور علم اور سہنیں کوئی بات ایسی دکھائی ہی نہیں دیتی جو یونان سے بڑھ کر تو کیا اُس کے برابر بھی ہو اور جو کہیں کوئی ایسی دکھائی دیتی ہے جس کو وہ یونان کے برابر مانے بغیر نہیں رہ سکتے تو وہ اُس کو یونان کی ہی تہذیب اور تربیت اور علم و سہن کا نتیجہ قرار دیتے ہیں اور اس لئے اُس کے زمانہ کو یونان کی تاریخ سے پیچھے ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں + چنانچہ اور تو اور جب سنسکرت زبان ہی فرنگیوں کو معلوم ہوئی اور وہ یونانی وغیرہ فرنگی زبانوں کا ماخذ دکھائی دی تو انگلستان کے ایک ہونفمنڈلن ڈیوگلڈ سٹوارٹ

(Dugald Stewart) نے لکھ مارا کہ سنسکرت لٹریچر کا تو ذکر ہی

کیا ہے خود سنسکرت زبان ایک جعل ہے جس کو مکار براہمنوں نے سکندر کی فتح کے بعد یونانی زبان کے نمونے پر گھڑ لیا ہے (دیکھو میکڈونل صاحب کی کتاب سنسکرت لٹریچر جیٹیو ۱) + مگر اب ان میں سے ہی ایک فرنگی و دو ان مسٹر لوکوک نے اپنی کتاب انڈیا این گریس (ہندوستان در یونان) میں لکھ کر دکھا دیا ہے کہ معاملہ اس کے برعکس ہے یعنی ہندوستان کی تہذیب پر یونان کا کوئی اثر نہیں ہے بلکہ یونان کی تہذیب میں ہر جگہ ہندوستان کا ہاتھ دکھائی دیتا ہے (دیکھو آگے صفحہ ۸۶) +

غرض باوجود اس کے کہ ہندوؤں کی لٹریچر عموماً اور اُس کا وہ حصہ خصوصاً جو خاص اہتاس سے سمبندھ رکھتا ہے قریب قریب سب نشٹ ہو چکا ہے جو کتابیں برائے نام رہ گئی ہیں اُن میں اس قدر مصالحہ اب بھی باقی ہے کہ اگر اُس سب کی چھان بین کی جائے اور فرنگی و دو انوں کی تحقیقات اور تلاش کو بھی اُن کے نقصات سے پاک کیا جا کر اس میں شامل کیا جاوے تو اُس سب کی رو سے ایک مکمل اہتاس ہندوؤں کا اور ہندوؤں کی تہذیب کا تیار ہو سکتا ہے + اور ہم نے اپنے اس گرنہ تجارت پُران کو اسی طرح اور اسی مصالحہ سے سمپاوت کیا ہے +

یہ کام کوئی ایسا کام نہیں تھا جس کو کوئی اکیلا آدمی چار پانچ برس میں نیا کر سکتا۔ اس لئے ہم کو اس کے تیار کرنے میں دن اور رات لگاتا رخصت کرتے ہوئے بھی پورے چالیس برس لگے ہیں۔ یوں تو ہم کو شروع سے یعنی جب سے کہ ہم نے کالج میں ہسٹری کی کتابوں کے اندر یہ پڑھا کہ ہندوؤں کی کوئی تاریخ نہیں ہے یہ خیال دامن گیر تھا کہ ہندوؤں کی اس کمی کو پورا کیا جائے لیکن جب مشرقی حضور جہا راجہ راجندر سنگھ صاحب بہادر وائے ریاست پٹیالہ جن کے حضور میں ہم پرائیویٹ سکریٹری کا کام کرتے تھے ۱۹۰۷ء میں سیکنڈ مراب ہوئے اور ہم کچھ دنوں کے لئے خالی بیٹھے۔ تو اس خیال نے ہم کو اور گنگدایا اور باغام ہم نے کمر بستہ باندھ کر اس کام کو باقاعدہ طور پر اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ پہلے ہم نے فرنگی و دواؤں کی تصنیفات پڑھیں مگر ان سے ہماری پریشانی اور بڑھی کیونکہ ان میں تمام کارخانہ ہی انٹ پلٹ تھا یہاں تک کہ طامسن (Thompson) صاحب کی ہسٹری میں (اور یہ کتاب ان دنوں میں پنجاب یونیورسٹی کے امتحان انٹرنس کے لئے ٹکسٹ بک تھی) یہ لکھا تھا کہ ہماچل کے واقعات پہلے اور رامین کے واقعات پیچھے ہوئے یعنی کرشن اوتار پہلے اور رام اوتار پیچھے ہوا۔ اس پر ہم نے سنسکرت کے اصل گرنختوں کی طرف توجہ کی مگر سنسکرت ہم کو آتی نہیں تھی کیونکہ کالج میں ہم نے یہ مضمون لیا نہیں تھا اس لئے ہم نے سنسکرت پڑھنی شروع کی اور کئی برس ہم کو سنسکرت کے پڑھنے میں لگ گئے۔ سب سے پہلی لپٹنگ جو سنسکرت میں ہم نے پڑھی وہ شرمید بھگوت گیتا تھی اور اس کو پڑھتے ہوئے جو ہم نے اصل کا اس کے انگریزی ترجموں سے مقابلہ کیا تو دیکھا کہ ترجمے میں وہ بات ہی نہیں ہے جو اصل میں ہے اگرچہ ناں سے ہاں ضرور ہے۔ اس لئے ہم اصل گرنختوں کی طرف اور بھی زیادہ مایل ہوئے۔ اور اڑتیس برس تک ان گرنختوں کے سمنڈ کو مہنت رہے اور اس سمنڈ مہنت سے جو رتن اتہاس کے دشتے میں ہم کو ملتے رہے ان کو چنتے رہے اور

بھارت ورثہ کے اتہاس کے اندر جہاں جہاں ان کی جگہ آتی تھی وہاں وہاں ان کو جڑتے رہے + اس جڑائی نے انجام ایک بڑے ویشال اور سندھ بھوشن کا روپ دھارن کیا اور وہ بھوشن یہ بھارت پران ہے جس کی پہلی لڑی آج ۱۹۴۷ء عیسوی میں ہم باہر نکالتے ہیں تاکہ وہ ان اس کو دیکھیں اور پرکھیں +

اس گرنٹھ کے آٹھ بھاگ ہیں اور ان کے مضامین کی فہرست جو ہم نیچے درج کرتے ہیں اس سے ناظرین خود دیکھ لیں گے کہ پہلا یہ کہنا کہ ہم کو اس گرنٹھ کی تیاری میں چالیس برس لگے ہیں بھلا کھٹہ ہے یا نہیں + چالیس برس تو ہم نے اس خیال سے لکھے ہیں کہ ہمارے یہ تمام بھاگ دو برس کے اندر چھپ کر نیا ہو جائیں ورنہ اگر پان سات برس لگے اور چھپائی میں جو مشکلات ہم کو پیش آرہی ہیں اس سے اندیشہ ہے کہ شاید پان سات برس ہی لگ جائیں تو چالیس کی جگہ پینتالیس برس ہی لگیں گے + ہمیشہ پر پامنا کا شکر ہے کہ اس نے اتنے عرصہ تک ہم کو اس گرنٹھ کی تیاری کے لئے جیتا رکھا اور اس کی درگاہ سے امید ہے کہ جب تک اس گرنٹھ کے آٹھوں بھاگ چھپ کر نیا نہ ہو جائیں وہ ہم کو اس دُنیا سے نہیں اٹھائے گا + ان آٹھوں بھاگ کی تفصیل یہ ہے :-

پہلا بھاگ

(مرثی کی اُپنٹی سے ویدک کال تک)

ادھیائے ۱

(مرثی کی اُپنٹی - اُس کی آلیو اور اُس کا سموت)

اس ادھیائے میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ مرثی انادی ہے جس کا آد ہے نہ انت ہے مگر جس طرح دن کے پیچھے رات اور رات کے پیچھے دن ہوتا چلا آیا ہے اور

ہوتا چلا جائیگا + اسی طرح سرشٹی کے پیچھے پرے اور پرے کے پیچھے سرشٹی ہوتی چلی آئی ہے اور ہوتی چلی جائے گی مگر جس طرح رات اور دن کی ایک حد ہے کہ بارہ گھنٹہ کا دن اور بارہ گھنٹہ کی رات ہوتی ہے اُسی طرح سرشٹی اور پرے کی بھی ایک حد ہے کہ چار ارب تیس کروڑ برس کی سرشٹی اور اتنے ہی برس کی پرے ہوتی ہے + کال کے اس پریمان (چار ارب تیس کروڑ برس) کو کلپ کہتے ہیں اور یہی سرشٹی کی کل آیو ہے + درتمان سرشٹی کو اس وقت (۱۹۳۸ عیسوی تک) ۱۹۷۹۰۳۹ برس ہو چکے ہیں اور یہی سرشٹی کا سموت ہے +

پُرانوں نے اور جیوتش کے شاستروں نے اس کلپ کا ودھان یگ چتر یگ اور منو نتر کے روپ میں کیا ہے مگر آج تک کسی نے یہ ثابت کر کے نہیں دکھایا ہے کہ کلپ کے اور یگ چتر یگ اور منو نتر کے جو کلپ کے انگ ہیں اتنے اتنے ہی برس کیوں ہیں جتنے جتنے اُن کے لئے قرار دئے گئے ہیں ہم نے اس کو ثابت کر کے دکھایا ہے + اسی سلسلہ میں ہم نے دویہ اور مالشی یگ اور چتر یگ کی کیفیت بیان کی ہے اور وید برہمن آپتیشہ پُران اور سانکھیہ درشن میں سرشٹی کی اُپتتی کا کرم (سلسلہ) جس طرح برن کیا ہوا ہے اُس کو مفصل بیان کیا ہے اور دکھایا ہے کہ ہندو جھوٹا گریہ دیا یعنی علم جیولوجی سے تو واقف تھے ہی لیکن اس کے ساتھ وہ برہماندینی بیضہ عالم کی ماہیت سے بھی واقف تھے کہ جس میں سے خود یہ جھوٹا (پریتھوی) پیدا ہوئی جس کو جیولوجی ٹولتی ہے +

ادھیائے ۲

درتمان منو نتر کا آخری طوفان

اس ادھیائے میں دکھایا گیا ہے کہ اس ۱۹۷۹۰۳۹ برس کے عرصہ

میں جو اس وقت تک سرٹھی کی آہستگی کو ہوئے دنیا کے اوپر کیا گیا گندا۔ اور بتایا گیا ہے کہ گلیسیل پیریڈ (Glacial Period) یعنی ہم جگ کا وہ طوفان جو علم جیولوجی کی رو سے آج سے ۱۳۶۴۸۰ یعنی تقریباً چودہ ہزار برس پہلے روئے زمین پر نازل ہوا۔ ورتمان منوشر کی اس دنیا کا آخری طوفان ہے۔ اور جس کو ہندوؤں کے شاستر شردھ دیو منو کا طوفان اور دوسری قومیں نوح کا طوفان کہتی ہیں وہ غالباً گلیسیل پیریڈ کا یہ ہی طوفان ہے + بہر حال ہندوؤں کا ورتمان اتہاس بھارت ویش کے اسی طوفان میں سے اُبھرنے کے بعد پھر نئے سرے سے شروع ہوتا ہے اور یہ ہی اتہاس ہمارے بھارت پُران کا اتہاس ہے +

ادھیائے ۳

ویدک کال اور ویدک رشیوں کا حال

اس ادھیائے میں اول ورتمان کلپ کے مریچی آدک دس پر جاتیوں کا جو مانس (من سے رچی ہوئی) سرٹھی سے سمبندھ رکھتے ہیں اور ورتمان منوشر کے ویسٹھم آدک سہت رشیوں کا جو ہنہ رشی ہیں حال اور ان کی کتھاؤں کا مفصل احوال درج کیا گیا ہے اور پھر رگوید کی آئرش انوکرنکامیں جو وید منتروں کے درشتا اور کرتا رشیوں کی سوچی یعنی ہنرت دی ہوئی ہے اس کی رو سے ہر ایک رشی کا حال جو کچھ اور جتنا کچھ کہ ہم کو معلوم ہو سکا ہے دیا جا کر یہ دکھایا گیا ہے کہ ان رشیوں میں سے تیس رشی لیے ہیں جو کچھ سورج منس کے اور کچھ چندر منس کے راجا ہوئے ہیں اور منو (ویوسوت) سے نے کرتیں پڑھی آگے تک مسلسل چلے آئے ہیں (دیکھو صفحہ ۱۹۶ تا ۱۹۹) + فی پڑھی سو برس حساب میں آتے ہیں (دیکھو صفحہ ۵۶ تا ۶۶) اور اس حساب سے یہ ویدک کال ورتمان منوشر کے اس آخری طوفان سے لے کر جس کا

ذکر پچھلے ادھیائے میں کیا گیا ہے تین ہزار برس آگے تک یعنی آج سے چودہ ہزار برس پہلے سے آج سے گیارہ ہزار برس پہلے تک + ان راج رشیوں میں سے کئی ایک کے نام خود وید کے اندر آتے ہیں +

اکثر سچوں کا خیال ہے کہ ویدیں جو مشہور آئے ہیں وہ میٹلک یعنی نُغوی ہیں رُوڑھی یعنی اصطلاحی نہیں ہیں اور اس لئے وہ کیول اُس دھاتو کے ارتھ کے داجک ہیں جس سے وہ نکلے ہیں اور کسی خاص ویکتی یا جاتی کے داجک نہیں ہیں۔ اور یہ سچن یا ننگ آچار ج کے زمرکت کو اپنے خیال کے ثبوت میں پیش کرتے ہیں + مگر یا شک تو اپنے زمرکت میں کیول یہ کہتا ہے کہ شاکٹائین کا مت یہ ہے کہ نام ارتھات اتم اکھیات ارتھات فعل سے نکلے ہوئے ہیں اور زمرکت کا راس سے سہمت ہیں۔ اور جب گاڑگیہ اور بعض ویا کرن اس پر یہ اعتراض اٹھاتے ہیں کہ اگر ایسا ہوتا تو دھاتو سے بنا ہوا نام ہر اُس ویکتی کا نام ہوتا جس میں اُس دھاتو کے ارتھ پائے جاتے ہوں مثلاً گٹو کا نام جو گو دھاتو بمعنی چلنا سے بنا ہے گائے کے ساتھ گھوڑے کا بھی نام ہوتا کیونکہ وہ بھی چلتا ہے تو یا شک جواب دیتا ہے کہ نام نکلا ہوا تو اپنی دھاتو سے ہی ہے اور اُس دھاتو کے ارتھ کو اپنے ساتھ لئے رہتا ہے مگر ویو ہار میں وہ کسی ایک ویکتی کے ساتھ منسوب ہو جاتا ہے + اس لئے گٹو اگرچہ دھاتو کے ارتھ کے انوسار ہر ایک چلنے والے جانور کا نام ہو سکتا ہے مگر ویو ہار میں وہ خاص گائے کا نام ہو گیا ہے۔ اور اسی لئے وید کے سوکت ۲۸-۶ اور ۱۰-۱۶۹ جو گٹو کی ہمیں آئے ہیں گائے کی ہی ہمیں ہیں نہ کہ ہر ایک چلنے والے جانور کی ہمیں + اسی طرح سے وسشم آدک سہت رشی اور منو آدک راج رشی جن کا ذکر ویدوں کے اندر آیا ہے ان کے نام اگرچہ اپنے ساتھ ان دھاتوؤں کے ارتھ لئے ہوئے ہیں جن سے کہ یہ بنے ہیں لیکن ویو ہار میں وہ ان ویشیش ویکتیوں کے ساتھ ہی منسوب ہیں +

پنٹ آریائی نے جو آریہ سماج کے ایک پرستہ پنٹ تھے ایک کتاب ویدک کال کا ایتھاس لکھی ہے اور اس کتاب میں انہوں نے صفحہ ۷۱ پر اس دیش میں یوں لکھا ہے :-
 ”جو لوگ ویدوں کے ادھیانک ارتھوں پر دوشواس کرتے ہیں کہ ویدوں میں ایشور کی استی پر ارتھنا آدی ہی ہے ایشور یہ سمپادن کا برن نہیں وہ ہمارے اگت لیکھ پر اوشیہ ریشٹ ہونگے کہ ویدوں میں رُوڈھ یا یوگ رُوڈھ شبندوں کا کیا تاں پڑج۔
 یدی وید ارتھ کو بچار پوڈ بک دیکھا جاوے تو ان کو بھی ماننا پڑیگا کہ ویدوں میں یوگ رُوڈھ شبند بھی انیک ہیں ایتھنا (ہن تو) نیشک کے ارتھ آچار یوں نے ہر (اتھنی) کے کئے ہیں وہ یوگ رُوڈھ مانے بنا کیسے کر سکتے تھے“ آگے چل کر صفحہ ۱۲۳ پر پنٹ جی سرسوتی کے دیش میں پھر لکھتے ہیں کہ ”جو لوگ کیول ادھیانک ارتھ کر کے ویدوں کو دوشیت کرتے ہیں ان کے نرا کرنا رتھ ادھی بھوٹک ارتھوں دوارا سرسوتی کے ارتھ ندی کر کے بیست او تر دینا ہے کہ ویدک سے کی سمپوزن پرستہ پرستہ دنیاں جو آذیہ دلت میں ہتی تھیں ان سب کا نام وید میں آنے سے یہ بات کٹ جاتی ہے کہ ویدک کال میں آدیوں کا سروثر آذیہ ورت دیش میں ادھکار نہ تھا“ یہ پنٹ جی ان لوگوں میں سے تھے جو اس بات کو مانتے ہیں کہ ویدوں میں جو شبدا آئے ہیں وہ کیول یوگک ارتھات گن واجک ہیں رُوڈھی یا یوگ رُوڈھی نہیں ہیں مگر واقعات کے آگے ان کو بھی سر جھکانا پڑا ہے اور ہر ایک کو جھکانا پڑے گا :

اوپر تو نمون سرسوتی کا ہی ذکر آیا ہے مگر رگوید ۱۰-۷۵ کے منتر ۵ اور ۶ میں ایک طرف گنگا اور جتا اور درش دوتی (گھگر) اور سرسوتی کے نام آئے ہیں اور دوسری طرف سندھو (سندھ) اور ارمس کے مغربی معادن گنجما (کابل) آدک پانچ دریاؤں کا جو افغانستان میں بہتے ہیں اور مشرقی معاون شتدری (ستج) آدک پانچ دریاؤں کا جو پنجاب کو میر آب کرتے ہیں ذکر آتا ہے اور کیونکر کہا جا سکتا ہے کہ یہ سب نام کیول گن

واچک ہیں اور کسی ویکٹی ویش کے نام نہیں ہیں + کسی کھینچ تان سے بھی یہ بات سیدھ نہیں ہو سکتی + پھر رگوید (۱۰-۱۳-۱) میں آیا ہے کہ جو دیوتا دُور دُور سے آکر دیوتوں کو کی سنتان کے ساتھ پرتی کرتے ہیں۔ جو دیوتا کہ ہتس کے پُشر یا پتی کے یگھے میں آکر شریک ہوتے ہیں وہ ہمارے اوپر بھی کر پا کریں + یہاں منو۔ ہتس اور یاتی سب تاریخی ہستیاں ہیں (دیکھو اس سے اگلا ادھیائے ۴۔ اور اُس کی بنیادی مصلک) + یاتی کے پانچ پُشر ہیں۔ یدو۔ تروشو۔ دُرمیو۔ اِنو اور پُرو (دیکھو بنیادی مذکور) اور ان پانچوں کے نام رگوید (۱-۱۰۸-۸) میں آئے ہیں اور اس طرح سے آئے ہیں کہ اے اِندر اور گنی۔ تم چاہے یدو کے پاس ہو۔ چاہے تروشو کے۔ چاہے پُرو کے۔ چاہے دُرمیو اور اِنو کے۔ جہاں کہیں بھی ہو تم وہاں سے ہمارے پاس آؤ اور ہمارے سوم کو پیو + یہ کیول اتہاس ہے اور ان منتروں کے ہوتے ہوئے کون کہہ سکتا ہے کہ وید میں اتہاس نہیں ہے اور وید کے جو شعبہ ہیں وہ کیول گن واچک ہیں اور کسی ویکٹی ویش کے نام نہیں ہیں +

یاشک آچارج نے خود رگوید (۱۰-۹۸) میں آئے ہوئے دیوا پتی کو تاریخی ہستی مانا ہے اور بڑکت (ادھیائے ۲۔ کھنڈ ۱۰ تا ۱۲) میں اُس کا اتہاس دیا ہے۔ اور اسی طرح سے بڑکت ۳-۱۷ میں پر مکنو کو جو رگوید کے پہلے منڈل کے سوکت ۴۷ تا ۵۰ کا رشی ہے اور جس کا نام ویدک رشیوں کی اُس سوچی میں جو ہم نے اسی ادھیائے ۳ میں دی ہوئی ہے اس پر آتا ہے مکنو کا پُشر مانا ہے + (بڑکت کے مفصل حال کے لئے دیکھو بھارت پُرن کا بھاگ ۶۔ ادھیائے ۳ وید انگ کے وٹے میں کیونکہ بڑکت بھی ویا کرن آدک کی طرح سے وید کا انگ ہے اور وید کے مطالعہ میں مدد دیتا ہے) + بات یہ ہے کہ لوگ ڈرتے ہیں کہ اگر وید میں کسی ویکٹی ویش یعنی کسی ہستی خاص کا نام آنا ثابت ہو گیا یا اگر وید منتروں کے درشتا اور کرتا رشیوں میں راج بنساویوں کے

راجرشیوں کا شامل ہونا پایا گیا تو وید اُس ہستی سے اور وید منتر اُن راجرشیوں سے پیچھے
ٹھہریں گے اور یہ دعویٰ جھوٹا ٹھہریگا کہ وید انادی ہے اور نثیہ ہے + مگر ڈرنے کی
کوئی بات نہیں ہے۔ پُران نے صاف کہہ دیا ہے کہ ہنیت رشی جو نثیہ رشی ہیں ہر
چترنگ کے اثت میں ویدوں کا وِتلو (ناش یا لوپ) ہو جانے پر اُن کانے ء سرے سے
پرورتن کہتے ہیں (دیکھو آگے صفحہ ۶۸) اور اس پر کار سے جس طرح سرشٹی کے پیچھے پرے
اور پرے کے پیچھے سرشٹی برابر ہوتی رہتی ہے اسی طرح وید کا وِتلو اور پرورتن بھی انادی
کال سے ہوتا چلا آیا ہے اور ہوتا چلا جائیگا اور یہ ہی وید کی ہنیتا ہے (دیکھو آگے صفحہ ۱۰) +
خود وید میں پُوڑو کال (زمانہ سابق) - مدھیم کال (زمانہ درمیانی) اور نوتن کال (زمانہ حال) کا ذکر آتا ہے (دیکھو آگے صفحہ ۲۰۰)۔ اس لئے جن تاریخی ہستیوں کا وید میں یا آتش
الوکر منکا میں ذکر آتا ہے وہ ویدک کال کے نوتن ارتھات و زمان کال سے سمبندھ
رکھتی ہیں پُوڑو کال سے نہیں + پُوڑو کال وِتلو اور پرورتن کے کال چکروں میں چکراتا
ہوا تیچھے انادی کال تک چلا گیا ہے + پس ہم نے رگوید کی آتش الوکر منکا میں دئے
ہوئے ویدک رشیوں کو پُرانوں کی راج ہنسا دیوں میں آئے ہوئے راج رشیوں سے
ملا کر جو تیس نام ایسے نکالے ہیں کہ وہ ادھر آتش الوکر منکا میں اور ادھر راج ہنسا دیوں
میں آتے ہیں اور پھر اُن کے راج کال کی اوسط کو سو برس فی نام قائم کر کے جو ویدک کال
کا مان تین ہزار برس ارتھات آج سے چودہ ہزار برس پہلے سے گیارہ ہزار برس پہلے
تک ٹھہرایا ہے وہ اچھا مانگ نہیں ہے اگرچہ یہ جتن سب سے پہلے ہم نے ہی کیا
ہے + اس سے پہلے کسی ودوان نے اس میدان میں قدم نہیں اٹھایا ہے اور نہ
کوئی ودوان اس سے پہلے ویدک کال کو اتنے پیچھے سرکا کر لے گیا ہے + ہاں ان رشیوں
کا معاملہ ایسا پیچیدہ اور اُجھا ہوا ہے کہ اس کا سلجھانا آسان نہیں ہے۔ ہم نے بہت
کچھ سلجھایا ہے پھر بھی ایک دو جگہ ہم کو شک ہی رہا ہے +

شری سوامی دیانند جی ہمارا ج نے ستیا رتھ پرکارش (صفحہ ۴۱۴-۱۵) ایڈیشن ۱۹۶۹ء کی
 میں ہمارا ہمیدہ منتظر سے لے کر ہمارا ہم پرہتوی راج تک اندر پرستھ کے ہمارا جگان
 کی راج بننا ولی ایک پاکشک بشر (پندرہ روزہ رسالہ) میں سے لے کر درج کی
 ہے اور لکھا ہے کہ ”میدی ایسے ہی ہمارے آذیہ جن لوگ اتہاس اور ودیا پستکوں
 کا کھوج کر پرکاش کریں گے تو دیش کو بڑا ہی لالچھ پھونچکا“ ہم نے سوامی جی کے ان
 بچنوں کا پالن کیا ہے اور اتہاس اور ودیا پستکوں کو کھوج کر ان کا پرکاش اپنے اس
 گرنتھ بھارت پران میں کیا ہے۔ اور اس ادھیائے (۳) میں دکھایا ہے کہ جہاں اور
 ودیاؤں کا بیج وید میں ہے (اور اس کے لئے دیکھو اسی بھاگ ۱ کا ادھیائے ۵)
 وہاں اتہاس کا بیج بھی وید میں موجود ہے ۛ

ادھیائے ۴ ویدک کال کا اتہاس

(اب سے چودہ ہزار برس پہلے سے گیارہ ہزار برس پہلے تک)
 پچھلے ادھیائے میں دکھایا گیا ہے کہ ویدک کال اب سے چودہ ہزار برس پہلے
 سے لے کر گیارہ ہزار برس پہلے تک ہے۔ اس ادھیائے میں اسی کال کے سورج منی
 اور چندر منی راجاؤں کا اتہاس دستار پوربک بیان کیا گیا ہے + یہ راجا دونوں منی میں
 تیس تیس ہیں۔ سورج منی میں اکشوا کو سے لے کر ہریتشندر کے پتر روہت تک اور
 چندر منی میں اکشوا کو کے سمکالین پروردوا سے لے کر کوروتنگ + پروردوا کے سمبندھ
 میں کالیداس کے نائک وکرم اروشی کا پورا خلاصہ انگ وار اور کورو کے پوروج
 بھرت کے سمبندھ میں کالیداس کے دوسرے پرستھ نائک شکنتلا کا پورا خلاصہ
 بھی انگ وار اس ادھیائے میں دیا گیا ہے + اس ادھیائے کے ڈیڑھ سو صفحہ ہیں

اور یہ ادھیائے بذات خود تاریخ کی ایک کتاب ہے :

ادھیائے ۵ ویدک کال کی سمجھنا

اس ادھیائے میں یہ دکھایا گیا ہے کہ ویدک کال میں ہندوؤں کی سمجھنا کیا اور کبھی تھی۔ اور اس سب کا مادہ وید یعنی رگ وید سے ہی لیا گیا ہے۔ پہلے اس سمجھنا کا دستار بیان کیا گیا ہے یعنی یہ بیان کیا گیا ہے کہ یہ سمجھنا ہندوستان میں اور ہندوستان سے باہر کہاں کہاں پھیلی ہوئی تھی۔ پھر یہ بتایا جا کر کہ یہ سمجھنا ہندوستان میں ہی اُچی اور ہندوستان سے ہی باہر اور ملکوں میں پھیلی رگ وید کے حوالوں کے ساتھ دکھایا گیا ہے کہ فلسفہ، کیتا، نالک، نیتی، پُران اور ایتاس، جیوتن، فن تعمیر، جیولوجی، آلود وید، زراعت، لوہے کا استعمال، گڈوں کی مہنات، دودھ اور گھی کی ندیاں، گڈوں کی ہما، گودھ کا نشیدھ، اشویدھ آدک، یگیہ، پارچہ بانی، زردوزی، سونے کے رتن جڑاؤ، بھوشن، تجارت، جہاز رانی، چٹروان کی مریدا، سوسم سے اچھوتوں کی شدھی، پواہ سنسکار، استریوں کا مان، وراثت اور تہنیت کا دیواہ، انتم سنسکار (مردوں کا دفنانا اور جلانا)، پستری یگیہ یا نر اودھ، نشیہ نیم، اگنی ہوٹر، گایتری منتر کا جپ یعنی سندھیا، شنبہ کی ہما اور شراب اور جوئے کی نڈرا، کھیل کود اور راگ رنگ آدک تفریح کے سامان، جانوروں کا شوق، راج کاج کا پر بندھ، اور پرلوک کا دھیان ایشادک اس سمجھنا کے لکشن تھے :

اس ادھیائے کے ۳۰ صفحہ ہیں اور یہ ادھیائے بھی بذات خود ایک کتاب

ہے :

دوسرا بھاگ

(الف) پُوڑو آزدھ
 ویدک کال سے رامین کے سمے تک
 (اب سے گیارہ ہزار برس پہلے سے آٹھ ہزار برس پہلے تک)

ادھیائے ۱

ویدک کال کے انت سے راجا سداس تک

اس ادھیائے میں سورج بنی راجا ہریتچندر کے بیٹے روہنت کے بعد سے
 جہاں ہم نے پہلے بھاگ کے ادھیائے (۴) میں سورج بنس کا حال چھوڑا ہے راجا سداس
 تک میں راجاؤں کا اتہاس برن کیا گیا ہے۔ اور راجا سگر کے سمندھ میں جس کا نام
 اس بناولی میں ۳ پر آیا ہے شک۔ یون۔ کا مہسورج۔ پارو۔ پیلو اور بربر جاتیوں
 کا حال بیان کیا گیا ہے اور دکھایا گیا ہے کہ فرنگی و دروان جو ان جاتیوں کا اور
 خاص کریون لوگوں کا جن کو وہ یونانیوں اور خاص کر باختر کے یونانیوں سے تعبیر
 کرتے ہیں سکندر اعظم کے زمانہ میں نمودار ہونا سمجھتے ہیں وہ غلط نہیں ہے کیونکہ
 ہندو اتہاس میں ان کا حال شروع سے آرہا ہے جیسا کہ یہاں راجا سگر کے
 حال میں اُس زمانہ میں آیا ہے جو اب سے گیارہ ہزار برس پہلے سے نو ہزار برس
 پہلے تک ہے۔ بھگیتھ جس کے نام پر گنگا جی کا نام بھاگیرتھی ہے اور رتوپرن
 جو لوک وکھیات راجائن کا سمکالین تھا اور جن کے نام اس بناولی میں ملے

اور ۵۷ پر کئے ہیں وہ بھی اسی زمانہ میں تھے + نل اور اس کی رانی دیمیتی کا ایک مفصل اُپاکھیاں ہابھارت کے بن پڑویں اٹھائیں ادھیائوں کے اندر یعنی ادھیائے ۵۶ تا ۷۹ میں آیا ہوا ہے اور اس سے اس زمانہ کی سبھیتا کا بہت کچھ حال معلوم ہوتا ہے۔ اس لئے اس اُپاکھیاں کو ہم نے ہابھارت میں سے لے کر یہاں نقل کر دیا ہے کیونکہ یہ اُپاکھیاں اس زمانہ سے تعلق رکھتا ہے + اس زمانہ کا آخری راجا سداس تھا جو رتو پرن کا پوتا تھا + فرنگی و دوان اس کو وہ سداس سمجھتے ہیں جس کا ذکر رگوید میں آتا ہے مگر وہ سداس اور تھا اور یہ سداس اور ہے جیسا کہ ہم نے پہلے بھاگ کے تیسرے ادھیائے میں جہرشی و شوامتر کے پرہنگ میں مفصل دکھایا ہوا ہے +

ادھیائے ۲

راجا سداس کے بیٹے سٹوداس سے شری بھگوان رام چندر جی تک اس ادھیائے میں راجا سداس سے آگے شری بھگوان رام چندر جی تک بارہ راجاؤں کا اتہاس برن کیا ہوا ہے + رام چندر جی سورج بن کی بساوی میں اس بن کے بانی اکشواکو سے ۶۳ پر آتے ہیں اور ان کا اتہاس جو بالیکی رامائن میں برن کیا ہوا ہے اس بھاگ کے اوتر آردھ میں دستار پور تک برن کیا گیا ہے +

ادھیائے ۳

راماین اور ہابھارت کا کال نرنے

راماین اور ہابھارت کے کال سے راماین اور ہابھارت نامی گرنتھوں کے لیکہ کا کال مراد نہیں ہے بلکہ ان تاریخی واقعات کا کال مراد ہے جن کا حال ان

مگر نقیوں میں درج ہے :-

ہابھارت کا کال ہندو اتہاس کیلئے بڑا گنور و (اہمیت) رکھتا ہے۔ رویش چندر دت جیسے ہمارے ودوان اس کال کو مسیح سے زیادہ سے زیادہ چودہ سو برس پہلے فرض کرتے ہیں (اور جو گیش چندر دت کے ترجمہ راج ترنگنی پر جو دیباچہ انہوں نے لکھا ہے اُس میں تو وہ اس کال کو مسیح سے ۱۲۴۰ برس پہلے ہی ٹھہراتے ہیں) اور پھر اُس سے آگے اور پیچھے کے واقعات کو اسی فرضی نقطہ سے آگے اور پیچھے سرکاتے ہیں۔ اور جب ہمارے اپنے ودوانوں کا یہ حال ہے تو فرنگی ودوانوں کا تو کہنا ہی کیا ہے۔ وہ جو چاہیں سو کہیں + مگر ہندوؤں کے شاستروں کی رو سے اور خود ہابھارت کے انوساریہ کال یعنی ہابھارت کے ہاسنگرام کا سیمہ کجنگ کے آرمبھ سے ۳۶ برس پہلے ہے اور کلنگ کا آرمبھ یعنی کجنگی سمت کا آغاز مسیح سے ۳۱۰ برس پہلے اور اب ۱۹۳۸ء عیسوی سے ۳۱۰ + ۱۹۳۸ = ۵۰۳۹ برس پہلے ہے + اور اس ادھیائے ۳ میں ہم نے اسی بات کو بیس طرح سے زمینی اور آسمانی عقلی اور نقلی ثبوتوں کے ساتھ ثابت کیا ہے + اور پھر ایسے ہی ثبوتوں سے دکھایا ہے کہ رامین کا کال جس کا اتہاس ہم نے اب اس بھاگ کے اوتر آردھ میں برن کرنا ہے ہابھارت سے بھی تین ہزار اور اب سے کوئی آٹھ ہزار برس پہلے ہے + اسی سلسلہ میں ہم نے یہ دکھایا ہے کہ راون کا ودھہ بالیکی رامین کی رو سے دسہرہ کے دن نہیں ہوا ہے جیسا کہ غام خیال ہے اور جیسا کہ بعض پُرانوں میں بھی برن کیا گیا ہے بلکہ دیوالی کے دن ہوا ہے۔ اور دیوالی کی رات کی روشنی اسی خوشی میں ہوتی چلی آرہی ہے +

یہ ادھیائے بذات خود ایک رسالہ ہے جو ساٹھ ستر صفحہ کا ہے اور ودوانوں کے پڑھنے کے لائق ہے۔

(ج) اوتر آردھ

راماین

(اب سے آٹھ ہزار برس پہلے)

پوڑو آردھ میں ہم شری بھگوان رام چندر جی تک سورج بن کے راجاؤں کا اتہاس لکھ آئے ہیں۔ یہاں اوتر آردھ میں ہم رام چندر جی کا بیون چرتر لکھتے ہیں جس سے نہ صرف رام چندر جی کے خیرت معلوم ہوتے ہیں بلکہ اُس زمانہ کی سچیتا کا بھی پورا حال روشن ہوتا ہے + یہ لیکھ بالیکی راماین کے چھٹیوں کا نڈوں ارتھات بال کا نڈ۔ اچودھیا کا نڈ۔ آرنیہ کا نڈ۔ کشکندھا کا نڈ۔ سندھ کا نڈ اور لنکا کا نڈ کا نڈ وار اور پورا خلاصہ ہے۔ اور تلسی کریت راماین کے پدھی اس میں جگہ جگہ جڑے ہوئے ہیں + ساتواں کا نڈ جو اوتر کا نڈ کہلاتا ہے کشیک ہے یعنی پیچھے کی بھرتی ہے۔ پہلے چھ کا نڈوں میں بھی کوئی کوئی مرگ کشیک معلوم ہوتا ہے۔ اور ان سب پر ہم نے سما لوچنا کی ہوئی ہو اور کوئی ڈھائی سو کے قریب کاگ پاد یعنی فٹ نوٹ ہنایت ممت سے تیار کر کے دئے ہوئے ہیں + اور ظاہر ہے کہ یہ اوتر آردھ اصل راماین کی طرح بذات خود ایک پوری کتاب ہے ۛ

(ج) پریشٹ یعنی ضمیمہ

ادھیائے ۱

اوتر کا نڈ

اس میں بالیکی راماین کے اوتر کا نڈ پر سما لوچنا ہے اور اُس کے مکھیہ وشیوں

ادھیائے ۲

ہابھارت کا رام اپاکھیان

پانڈو جب جوئے میں ہار کر بن باس کی شرط پوری کر رہے تھے تو رشیوں نے ایک دن راجا یویشٹھ کو بڑا دکھی دیکھ کر اچھندرجی کے بن باس کے دکھوں کی کہتا اُس کو سنائی تاکہ اُس کو کچھ دھیرج ہو + یہ کہتا ہابھارت کا رام اپاکھیان ہے اور ہم نے اس کو ہابھارت میں سے لے کر یہاں لکھ دیا ہے تاکہ معلوم ہو جائے کہ ہابھارت اس دشنے میں کیا کہتی ہے *

ادھیائے ۳

مشری ہمارا جارا رام چندرجی سے آگے برہیل تک

سورج بنس کی بنساولی

(اب سے آٹھ ہزار برس پہلے سے پانچ ہزار برس پہلے تک)
 ۹۔ اس ادھیائے میں مشری بھگو ان رام چندرجی ہمارا ج سے آگے ہمارا برہیل تک جو ہابھارت کے زمانہ میں ہوا اور کوروکشیشتر کے ہائیڈھ میں ارجن کے بیٹے ابھی مہیو کے ہاتھ سے مارا گیا سورج بنس کے بیس راجاؤں کی بنساولی ہے جن کا کل زمانہ تین ہزار برس کا ہے *

تیسرا بھاگ

ہما بھارت
اور اُس کا ہاسٹگرام
{ مسیح سے ۱۳۷۱ء بس پہلے }
{ اور اب سے ۵۰۷۵ء بس پہلے }

ہما بھارت (ہندوستان کلاں) اُس گرنٹھ کا نام ہے جس میں اُس زمانہ کے ہما سنگرام کا ہمان اتہاس درج ہے۔ یہ گرنٹھ ایک لاکھ شلوک کا بڑا بھاری گرنٹھ ہے اور ایک اکیلے اس گرنٹھ کا ہی پاد کرنا کئی برس کا کام ہے اور سچ مچ ہم کو اس کے کھوج میں اور اس میں سے کیوں اتہاس کے وشوں کو چھانٹنے میں کئی برس لگے ہیں + اس میں کئی جگہ پیچھے کی بھرتی نظر آتی ہے جو اصل مضمون سے جوڑ نہیں کھاتی ہے اس بھرتی کو ہم نے اپنے نوٹوں میں جھلکا دیا ہے اور اس طرح سے ہما بھارت کا ایک پرکار سے سنشو دھن بھی کر دیا ہے مگر اس کی کسی بات کو نہیں چھوڑا ہے + اس کے اٹھارہ پڑو ہیں اور ہم نے بھی اس کا برن پڑو وار ہی اس بھاگ میں کیا ہے + وشے سوچی ہر پڑو کی نیچے لکھی جاتی ہے :-

(۱) آدمی پڑو

ہم نے چند برن کی ہسا ولی کو پہلے بھاگ کے ادھیائے ۴۴ میں کو رو پر ختم کیا ہے + اس پڑو میں کو رو سے آگے ہمارا جہ ییدھ شٹھر تک جو ہما بھارت کے زمانہ میں ہوئے ساری ہسا ولی دی گئی ہے اور اس سلسلہ میں ان وشوں کا برن

کی سرسٹی اسستی اور پرے (پیدائش قیام اور قیامت) کے کال کا گیان ٹھیک ٹھیک نہیں ہو سکتا ہے (اور یہ ہی وجہ ہے کہ اس دشنے میں زمانہ حال کے ماہرین علم حیولوجی کے اندازوں میں کروڑوں بلکہ اربوں برس کا فرق پڑتا ہے) اس لئے اس کال کے پریمان کے لئے ہندوؤں نے وید سے اشارہ لے کر جیوتش و دیا کو ٹولا اور اس کی روشنی میں اس کال کا حساب ایک ایک برس اور ایک ایک دن کا نکال ڈالا + اور پُرانوں نے جو دھرم پر دھان گرنہ ہیں جیوتش کے اسی حساب کو دھرم کے سانچے میں ڈھال دیا اور کانٹے میں پورا آتا دیا اور ایسا پورا اوتا رہا کہ انجام خود جیوتش نے کہ وہ بھی دیدانگ جیوتش (یجر ویدی شا کھا - شلوک ۳ اور ۴) کے بچن کے انوساریگی کی سیدی کے لئے ہی "کال ددھان شاستر" ہے اور اس لئے وید کا انگ اور دھرم کا شاستر ہے اسی حساب کو اختیار کیا + چنانچہ سورج سدھانت میں کلپ کے مان کے لئے یہی ددھان ادمیاٹے (شلوک ۱۵ تا ۲۰) میں اختیار کیا ہوا ہے +

(۳۰) پُرانوں کے ددھان میں جو ایک کچڑیاں ہوتی ہیں وہ یہ ہے کہ بگوں کا مان پہلے دویہ برس میں دیا گیا ہے اور پھر اُس دویہ مان کو اس اصول پر کہ دیوتاؤں کا ایک دن منشیوں کا ایک برس ہوتا ہے ۳۶ گنا کر کے مانشی مان بنایا گیا ہے۔ اور اس طرح سے ایک چترنگ کو پہلے ۱۲۰۰۰ برس کا مان کر پھر ۲۳۲۰۰۰ برس کا مانا گیا ہے + بعض بچن اس سے خیال کرتے ہیں کہ یہ دویہ مان اور مانشی مان پیچھے کی گھڑت ہیں ورنہ چترنگ کا مان اصل میں ۱۲۰۰۰ برس کا ہی تھا + مگر یہ خیال ٹھیک نہیں ہے۔ کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو ہم نقشہ نمبر ۳ میں جو جیوتش کے حساب کے ایک ایک انگ کو پُرانوں کے حساب کے ایک ایک انگ سے ملا کر دکھائے ہیں وہ میلان ٹھیک نہیں ہوتا + پس پُرانوں کا دویہ مان اور مانشی مان دونوں

ٹھیک ہیں۔ دِوِیہ مانِ میرد لوک کا مان ہے اور مانشی مانِ میرد لوک سے
 بچتن اور لوگوں کا مان ہے + میرد لوک پر تھوی کا وہ لوک ہے جہاں پر تھوی
 کا دُھرو یعنی قطبِ ارضی آکاش کے دُھرو یعنی قطبِ سماوی کے عین نیچے
 ہے اور جہاں اس کارن سے چھ ہینہ کا لگاتار دن اور چھ ہینہ کی
 لگاتار رات ہوتی ہے + سورج سدھانت (ادھیائے ۱۲ - شلوک ۴۷)
 میں اس مضمون کو یوں ادا کیا ہے کہ میرد یعنی سَمِرو (اور میرو = قطب شمالی)
 میں سورج چھ ہینہ تک دیوتاؤں کے لئے لکھا رہتا ہے اور ان چھ ہینوں
 میں وہ میکہ - برکھ - مِتھن - کرک - سنگھ اور کنیا کی چھ راشیوں میں
 رہتا ہے۔ اور چھ ہینہ تک چھپا رہتا ہے اور ان چھ ہینوں میں وہ
 کِمِرو (دکشن میرو = قطب جنوبی) میں اسروں کے لئے تِلّا - برشچک -
 دھن - مکر - کُتبہ اور مین کی چھ راشیوں میں رہتا ہے [توضیح کے
 لئے دیکھو بھاگ ۲ - ادھیائے ۳ - انوداک ۳ - اور اسمین راشی چکر کا نقشہ] +
 اس چھ ہینہ کے دن اور چھ ہینہ کی رات کو پُرانوں کی اصطلاح میں
 دِوِیہ دن کہتے ہیں اور تیشتری براہمن (۳ - ۹ - ۲۲ - ۱) کا جو یہ بچن ہے
 کہ ”یہ جو ستمو تسر ہے وہ دیوتاؤں کا ایک دن ہے“ اُس میں دیوتاؤں
 کے ایک دن سے یہ ہی میرد کا دِوِیہ دن مراد ہے +
 ایسے ایسے ۳۶۰ دِوِیہ دن کا برس میرد کا ایک برس ہوگا اور وہ
 اور جگہوں کے (جہاں ۲۴ گھنٹے کا دن ہوتا ہے) ۳۶۰ برس کے برابر
 ہوگا + یہ ۳۶۰ برس میرد کے ایک دِوِیہ برس یعنی دیوتاؤں کے برس
 کے مقابلہ میں مانشی برس کہلاتے ہیں + اور پُرانوں کے اُس ودھان میں
 جو نقشہ نمبر ۱ میں دیا گیا ہے دِوِیہ برس اور مانشی برس سے یہ ہی میرد لوک

کے برس اور میرو سے بمبئی اور لوگوں کے برس مراد ہیں اور ان کا مطلب یہ ہے کہ ایک چترنگ جو میرو میں ۱۲۰۰۰۰ دویہ برس میں پورا ہوگا وہ میرو سے باہر ۱۲۲۰۰۰۰ ماشی برس میں پورا ہوگا (جیسا کہ نقشہ نمبر ۱ میں دکھایا گیا ہے)۔ اور ایک دویہ دن جو میرو لوک میں ۱۲۰۰۰۰۰ دویہ برسوں میں سمپت ہو جائے گا وہ ماشی مان سے ایک سال ہوگا جو ۱۲۲۰۰۰۰۰ ماشی برسوں میں سمپت ہو جائے گا (جیسا کہ نقشہ نمبر ۲ میں دکھایا گیا ہے)۔

(۳۱) ماشی مان میرو میں بھی دویہ مان کے ساتھ ساتھ اسی طرح شمار میں آوے گا جس طرح کسی اور جگہ + اور اس لئے کلپ کے پرمان کی سنگھیا ماشی مان میں چار ارب بتیں کروڑ برس میرو میں بھی اسی طرح صادق آئے گی جس طرح کسی اور جگہ + میرو کی اس کیفیت کو لوکمانیہ تلگ نے اپنی کتاب آئٹک ہوم (جلیڈ ۳) میں خوب بیان

۱۳۵۰ پڑانوں کے ودھان میں ایک خوبی یہ بھی ہے کہ اولک چترنگ جس کو ہانگ بھی کہتے ہیں ایک ایسا جگ یعنی زمانہ کا ایک ایسا دور ہے کہ اس میں ساتوں ستیروں بلکہ چاند کے ان دونوں پاتوں کو ملا کر جن کو انگریزی میں نوڈز اور پڑانوں کی اصطلاح میں راجو اور کیو کہتے ہیں نو ستیروں یا نوگرہ کے چکر (بھگن) پورے ہو جاتے ہیں + یعنی سورج کے تو پورے ہو ہی جاتے تھے۔ کیونکہ اس کا ایک چکر تو ایک برس میں پورا ہو جاتا ہے اور اس لئے ۱۲۲۰۰۰۰۰ برس کے ایک چترنگ میں اتنے ہی چکر پورے ہو جاتے ہیں۔ مگر چاند کے چکر بھی اس عرصہ میں ۱۲۲۰۰۰۰۰ پورے ہو جاتے ہیں اور اسی طرح سے مہکل جڈھ آوک دوسرے گرہوں کے چکر بھی پورے ہو جاتے ہیں + اور ایسے ایسے ایک ہزار چترنگ ایک کلپ میں ہوتے ہیں + (دیکھو سورج سدھانت - (ادھیائے ۱ - شلوک ۲۹ تا ۳۴) +

کیا ہے۔ اور اُس بیان کا ترجمہ یہ ہے:-

”اگر کوئی شخص قطب شمالی پر کھڑا ہو کر دیکھے تو پہلی بات جو اُس کو عجیب نظر آئے گی وہ اُس کے سر کے اوپر کمرۂ آسمان کی حرکت ہوگی۔ ہم جو منطقہ حارہ اور منطقہ معتدلہ میں رہتے ہیں اجسام فلکی کو مشرق میں نکلنے اور مغرب میں چھپنے دیکھتے ہیں۔ بعض ہمارے سر کے اوپر سے گزرتے ہیں۔ بعض تریچے جاتے ہیں + لیکن جو شخص قطب پر ہے اُس کو آسمان کا گنبد اپنے چاروں طرف بائیں سے دائیں کو گھومتا اس طرح دکھائی دے گا جس طرح کہ کسی کے سر کے اوپر ایک ٹوپی یا چھتری پھرائی جائے + تارے نکلیں اور چھپیں گے نہیں بلکہ اُفق کے متوازی گہما گہما کے پیچے کی طرح چکر کھاتے رہیں گے۔ جب ایک چکر ختم ہو جائے گا تو دوسرا چکر ختم کرینگے اور چھ ہمینہ کی ایک لمبی رات بھر ایسا ہی کرتے رہیں گے + سورج بھی جب وہ چھ ہمینہ تک اُفق کے اوپر رہے گا اسی طرح چکر کھاتا دکھائی دے گا + آسمانی گنبد کا مرکز دیکھنے والے کے سر کے اوپر آسمانی قطب شمالی ہوگا۔ اور قدرتی طور پر اُس کا شمال سر کے اوپر اور اُس کا جنوب اُفق کے نیچے ہوگا + قطب نما کے مشرق اور مغرب زمین کی اُس روزانہ حرکت سے جو وہ اپنے محور یعنی دُھرے کے گرد کرتی ہے دیکھنے والے کے چاروں طرف دائیں سے بائیں کو پھرا کریں گے اور اجسام فلکی ہر روز مشرق میں اُفق کے ساتھ ساتھ بائیں سے دائیں کو گھوما کریں گے نہ کہ ہر روز مشرق سے نکل کر سر کے اوپر سے گزرتے ہوئے مغرب میں ڈوبا کریں گے جیسا کہ منطقہ حارہ اور معتدلہ میں ہو کر دکھائی دیتا ہے + اصل میں جو دیکھنے والا قطب شمالی پر کھڑا ہے اُس کو آسمان کا نصف

کر د شمالی ہی اپنے سر کے اوپر گھومتا ہوا دکھائی دلیگا۔ نصف کرۂ جنوبی اور اس کے ستارے ہمیشہ اُسکی نظر سے غائب رہینگے۔ اور ان دونوں کو جدا کرتا ہوا آسمانی خط اُستوا اُس کا آسمانی اُفق ہوگا۔ ایسے شخص کو سورج اپنے سالانہ دور میں نصف کرۂ شمالی کے اندر داخل ہوتا ہوا جنوب سے آتا دکھائی دلیگا اور وہ اس خیال کو اس طرح ادا کرلیگا کہ سورج جنوب سے نکلا ہے۔ اگرچہ ہم کو یہ فقرہ عجیب معلوم ہوگا۔ جب سورج اس طرح سے نکل آئیگا (اور سورج وہاں سال بھر میں صرف ایک دفعہ نکلیگا) تب وہ چھ ہینہ تک برابر دیکھتا رہے گا۔ اس عرصہ میں وہ اُفق سے ۲۳ درجہ تک اوپر آجائیگا اور پھر نیچا ہونا شروع ہوگا یہاں تک کہ وہ اُفق کے نیچے جنوب میں گر جائیگا۔ یہ چھ ہینہ کا ایک لمبا اور لگاتار دن ہوگا۔ لیکن چونکہ آسمان کا گنبد دیکھنے والے کے سر کے اوپر چوبیس گھنٹہ میں ایک چکر پورا کر جائیگا اس لئے سورج بھی دیکھنے والے کے چاروں طرف چوبیس گھنٹہ میں اُفق کے ساتھ ساتھ ایک چکر لگا جائیگا اور قطب شمالی پر جو دیکھنے والا ہے اُس کے لئے ایک ایسا پورا چکر فوہ وہ چکر سورج کا ہو خواہ ستاروں کا چھ ہینہ کے دن اور چھ ہینہ کی رات میں ۲۴ گھنٹہ یعنی ایک معمولی دن کا اندازہ ہوگا۔ اور یہ ۲۴ گھنٹہ کا دن چھ ہینہ کے دن اور چھ ہینہ کی رات والے دو دن کے مقابلہ میں مائشی دن ہوگا اور مائشی دیو ہار میں یہی مائشی مان کام آویگا۔

(۳۲) ہا بجارت (بن پرو۔ اوصیائے ۱۴۲ اور ۱۴۳) میں لکھا ہے کہ: —

سورج میرو لوک میں مندر اہل کے مقام پر اودے ہوتا ہے اور اُسکے دکھن میں اشت پربت کے مقام پر اُشت ہوتا ہے۔ میرو (یعنی قطب شمالی) اِنڈرا اور کبیر کا استھان ہے اور اُس کا دکھن (یعنی قطب جنوبی) یم راج اور ورن کا بھون ہے۔

و سٹھ آدی پنت رشی یہاں میرو میں ہی اودے ہوتے ہیں اور یہاں ہی رہتے ہیں۔ چاند اور سورج اور سب جوتیاں اس میرو کی پر دکشا کرتی رہتی ہیں اور بگوان سورج

دکن میں اُست ہو جائیکے پُشت پھر سندھیا سے لکھنؤ (یعنی اوتڑی) دشا کو بھجے ہیں اور میرو کی پردکشا کرتے ہیں + سورج کے تیج اور اوشدھویوں کے پر بھاو سے وہاں دِن اور رات میں کوئی وِہکت بھاو (تمیز) نہیں ہے اتنی + اور ہجارت کے اس خلاصہ کا تلک کے بیان سے مقابلہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ یہ دونوں بیان اپنے اپنے ڈھنگ پر پرکرتی یعنی قدرت کی ایک ہی لیلہ کا برن ہیں + تلک لکھتے ہیں کہ ”جو شخص قطب پر ہے اُسکو آسمان کا گنبد بائیں سے دائیں کو اپنے چاروں طرف گھومتا دکھائی دے گا۔“ ہجارت لکھتی ہے کہ ”چاند سورج اور سب جوتیاں میرو کی پردکشا کرتی ہیں۔“ اور پردکشا یعنی پر کیا جس کو غام پر کہا جاتا ہے بائیں سے دائیں کو ہی طواف کرنا ہے اور شاید پر کیا کی رتی میرو کی اسی پردکشا کی رتی کے انوسار ہی چلی ہو + پھر تلک لکھتے ہیں کہ ”یہ شخص کو سورج اپنے سالانہ دور میں نصف کرہ شمالی کے اندر داخل ہوتا ہو جنوب سے آتا دکھائی دے گا اور وہ اس خیال کو اس طرح ادا کرے گا کہ سورج جنوب سے نکلا ہے اگرچہ ہم کو یہ فقرہ عجیب معلوم ہوگا۔“

ہجارت کہتی ہے کہ ”بھگوان سورج دکن میں اُست ہو جائیکے پُشت پھر سندھیا سے لکھنؤ (یعنی اوتڑی) دشا کو بھجے ہیں + یعنی ہجارت کی رو سے بھی سورج ہامیرو میں شمال سے جنوب میں ڈوبتا ہے اور جنوب سے شمال میں نکلتا ہے + اور چونکہ وہاں سورج کے جنوب میں غروب ہونے سے جنوب اور مغرب ایک ہوجاتے ہیں اور اسی طرح سے اُس کے شمال میں نکلنے سے شمال اور مشرق ایک ہوجاتے ہیں اسلئے ہجارت کا یہ بچن بچھاؤ تھا ہے کہ میرو یعنی اوتڑی اور اندر اور گبر کا استھان ہے اور دکن میرویم اور ورن کا۔ کیونکہ اندر پورب کا سوامی اور گبر اوتڑ کا سوامی ہے اور میرویم ان دونوں کا استھان ایک ہوجانا پورب اور اوتڑ کا ایک ہوجانا ہے۔ اسی طرح تم دکن کا اور ورن پچیم کا سوامی ہے اور ان دونوں کا استھان

ایک ہو جانا دگن اور چم کا ایک ہو جانا ہے + تلک لکھتے ہیں کہ جب سورج اس طرح جنوب سے نکل آئے گا (اور سورج وہاں سال بھر میں صرف ایک فوٹ لپکے گا) تب وہ چھ ہمینہ تلک برابر دیکھتا رہیگا۔ اور کلکتہ کی چھپی ہوئی ایک جہازات میں بھی اس مقام پر صاف لکھا ہے کہ وہاں کا ایک دن اور ایک رات ایک برس کے سمان ہوتا ہے + اور سورج سدھانت میں جو اس وقت میں لکھا ہے وہ ہم نیچے انوداک (۳۰) میں دکھائی آئے ہیں + تلک لکھتے ہیں کہ ”اصل میں جو دیکھنے والا قطب شمالی پر کھڑا ہے اس کو آسمان کا نصف کرہ شمالی ہی اپنے سر کے اوپر گھومتا دکھائی دینگا۔ نصف کرہ جنوبی اور اس کے تارے ہمیشہ اسی نظر سے غائب رہینگے۔“ گویا وہاں صرف نصف کرہ شمالی کے ہی تارے دیکھیں گے اور وہ صد و ہاں ہی رہینگے۔ وہاں سے باہر یعنی وہاں کے افق سے نیچے کبھی نہ جائینگے + ان تاروں میں سب سے بڑے اور اہم تارے وہ سات تارے ہیں جو دھرونی قطب یا زبان النگریزی پول سٹار کے گرد پھرتے رہتے ہیں اور جنکو اپنے اپنے خیال کے بموجب ہینہ سپت رشی اور فرنگی گریٹ بیرینی براہیچہ کہتے ہیں۔ اور جہازات صاف کہتی ہے کہ یہ وسٹھ آدمی سپت رشی یہاں میرد میں ہی اودے ہوتے ہیں اور یہاں ہی رہتے ہیں + غرض لو کہ انہ تلک لکھتے ہیں کہ ”کرہ آسمان کی افقی حرکت۔ ایک لمبی لگاتار صبح اور ایک لمبی لگاتار شام۔ اور چھ ہمینہ کا دن اور چھ ہمینہ کی رات قطب شمالی کی جنتری کی بڑی بڑی خاص باتیں ہیں۔“ اور جہازات نے

اسے فرنگیوں کا ان تاروں کو ریچہ کہنا شاید یہ وجہ رکھتا ہے کہ سنسکرت میں رکش ریچہ اور تارے دونو کو کہتے ہیں اور تاروں میں بھی ان ہی سات تاروں کے ساتھ خصوصیت سے رکش کا شہید استعمال کرتے ہیں۔ فرنگیوں نے اس ہی رکش کو ریچہ سمجھ لیا اور ان تاروں کو ریچہ کا نام دیا + دیکھو آگے صفحہ ۷۱ +

اس جگہ (بن پر نو کے ادھیائے ۱۴۳-۱۴۴ میں) ان سب باتوں کو ایسا برتن کیا ہے گویا اُن کو آنکھ سے دیکھا ہوا ہے اور ان سب کے اوپر یہ اور نیز لکھا ہے کہ وہاں سورج کے تیج اور اشدھ صیوں کے پر بھاو سے دن رات کی کوئی تمیز نہیں ہے۔ یعنی چھ مہینہ تک سورج کے متواتر نکلے رہنے سے تو دن رہتا ہی ہے چھ مہینہ کی رات میں بھی اشدھ صیوں کے پر بھاو سے ایسی روشنی رہتی ہے کہ یہ معلوم نہیں ہوتا کہ دن ہے یا رات + اور اشدھ صیوں کے پر بھاو سے وہ برقی شرارے مُراد میں جو قطب شمالی میں قدرتی طور پر متواتر نکلے رہتے ہیں اور اپنی روشنی سے رات کو دن بنائے رکھتے ہیں اور جنکو انگریزی میں اور دبور (Aurora Borealis) یعنی شہابہ شمالی کہتے ہیں +

(۳۳) پس پرانے ہندو میرو لوک کے زمینی اور آسمانی چرتروں سے خوب واقف تھے اور کیول اپنی ودیا کے بل سے ہی واقف نہیں تھے بلکہ اپنے پُر شا رتھ کے بل سے اُن کو اپنی آنکھوں سے بھی دیکھ ہوئے تھے + [اور لوکمانیہ تلک کا تو سدھانت ہی یہ ہے کہ ہندو کبھی پہلے میرد لوک میں ہی رہتے تھے] +

اس لئے اُنہوں نے جگلوں کے مان کو میرو کے اسی چھ مہینہ کے دن اور چھ مہینہ کی رات والے دِویہ دن کے دِویہ برسوں میں بھی برتن کر دیا اور دکھا دیا کہ ایک چترنگ دِویہ مان سے ۷۳۲۰۰۰۰ برس کا اور مائشی مان سے ۱۲۰۰۰۰۰ برس کا ہوتا ہے۔ اور سال یعنی کال کا خاتمہ دِویہ مان سے ۱۲۰۰۰۰۰ (ایک کروڑ بیس لاکھ) اور مائشی مان سے ۷۳۲۰۰۰۰۰ (چار ارب بیس کروڑ) برس میں ہوتا ہے۔ اور کال کا خاتمہ سرشٹی کا خاتمہ ہے + وید نے اس دشنے کو پہلے ہی ایک منتر (اتھرو وید ۸ - ۲ - ۲۱) میں مہلکا دیا تھا۔

پران نے اُس کو دھرم کے سانچے میں ڈھال کر ”دھرم پادکی دیوستھا“ سے ست جگ آدی جگلوں اور منوتروں کے روپ میں مل کر کے دکھادیا۔ اور ہم نے ثابت کر دکھایا کہ جہاں وید کا پرمان برحق ہے وہاں پران کا ودھان بھی شیعہ ہے اور جیوتش کے سدھانتوں کو اپنے ساتھ لئے ہوئے ہے اگرچہ دھرم کی دیوستھا اختیار کئے ہوئے ہے + مگر یہ دیوستھا کیول بھارت ورش کے دھرم پران پرانیوں کے لئے ہے اوروں کے لئے نہیں ہے چنانچہ وشنو پران (انش ۲- ادھیائے ۳- شلوک ۱۹) میں صاف کہہ دیا گیا ہے کہ :-

”دھرم کی گنتی کے انوسار ست جگ آدی چار جگلوں کی دیوستھا اس بھارت ورش میں ہی ہے اور کہیں نہیں ہے۔ کیونکہ دھرم کی دیوستھا بھی اسی کرم بھوی بھارت ورش میں ہی ہے اور کہیں نہیں ہے“ + اوروں کیلئے یعنی جو اس ست جگ آدی جگلوں کی دیوستھا کے قابل نہیں ہیں وہی جیوتش کی دیوستھا ہے جو ہم نے اوپر دی ہے + نتیجہ دونوں کا ایک ہے +

(۳۴) اس چار ارب بتیس کروڑ برس میں سے جو شرٹی کی کل آيو ہے اس وقت ۹۳۵ء تک کل ۱۹۴۲۹۷۹۰۳۹ برس بیت چکے ہیں۔ جیسا کہ انوواک (۱۹) میں مفصل طور پر دکھایا گیا ہے۔ اور اس سے اگلے ادھیائے میں ہم بتائینگے کہ اس عرصہ میں دنیا میں کیا کیا ہوا +

حکمہ دیکھو مودیہ سدھانت (ادھیائے ۱- شلوک ۱۴) + یہ دیوستھا یہ ہے کہ ست جگ میں (جس کا دوسرا نام کرت جگ ہے) دھرم اپنے چاروں پیروں پر کھڑا ہوتا ہے اور اس کا دویہ پرمان مندھی رہت چار ہزار برس کا ہوتا ہے۔ - تریتا - دواپرا اور کلج میں دھرم کے ایک ایک چرن گھٹتے جاتے ہیں اور اسی نسبت سے ان کا پرمان بھی گھٹتا جاتا ہے + اور ہم نیچے نقشہ نمبر ۳ میں دکھائے ہیں کہ یہ جگ جیوتش کے حساب میں برس کے ایک دو تین اور چار سانس کے گھٹنے کے زمانے میں +

دوسرا ادھیائے

ورتمان منوتر کا آخری طوفان

(۱) پیچھے بتایا جا چکا ہے کہ حیولوجی یعنی بھوکڑیہ ودیا کے جاننے والوں نے بناوٹ کے لحاظ سے زمین کی قدامت کے چار زمانے قرار دئے ہیں :-

(۱) پرائمری یعنی ابتدائی یا کلی (۲) سیکنڈری یعنی دوسرا یا دو پر (۳) ٹرنٹی ایری یعنی تیسرا یا تریٹا (۴) کواٹرنری یعنی چوتھا یا کرت + پرائمری یعنی ابتدائی زمانہ پھر کئی زمانوں پر بٹا ہوا ہے اور ان میں سے پہلا زمانہ حیولوجی کی اصطلاح اور انگریزی زبان میں کیمرین (Cambrian) کہلاتا ہے + سر چارلس لائل (Sir Charles Lyell) نے حیولوجی پر ایک کتاب الیمینٹس آف حیولوجی (Elements of geology) لکھی ہے اور پروفیسر جڈ (Judd) صاحب نے اُس کا ایک خلاصہ سٹوڈنٹس لائل (Student's Lyell) کے نام سے نکالا ہے۔ اس خلاصہ میں لکھا ہے کہ کیمرین زمانہ سے اب تک جو وقت گزرا ہے وہ مختلف ودوانوں کے مشاہدوں کی رو سے مشرکروٹ برس سے لے کر چھ ارب برس تک ہوتا ہے + ڈاکٹر اولڈھم (Dr. Oldham) صاحب سپرنٹنڈنٹ حیولوجیکل سروے آف انڈیا اپنی کتاب مینوئل آف دی حیولوجی آف انڈیا (Manual of the Geology of India) میں لکھتے ہیں کہ پنجاب کے سالٹ رینج (کوہستان نمک) میں کیمرین زمانہ کے نباتات اور حیوانات کے نشان ملتے ہیں اور بعض نشان ان میں سے ایسے ہیں جو دنیا کے اور کسی حصہ میں اب تک نہیں ملے ہیں + مگر اس کیمرین

زمانہ سے بھی پہلے ایک زمانہ اور ہے جس میں زمین کی حرارت ابھی اتنی بڑھی ہوئی تھی کہ اُس میں کسی نباتات یا حیوانات کا پیدا ہونا ممکن نہیں تھا۔ اُس زمانہ کو آزدیک (یعنی اُجیوک) زمانہ کہتے ہیں اور میڈلی کوٹ (Medlicott) صاحب اور بلین فورڈ (Blanford) صاحب کہ وہ بھی اپنے زمانہ میں جیولوجیکل سروے کے سپرنٹنڈنٹ تھے اپنی کتاب مینول آف انڈین جیولوجی میں لکھتے ہیں کہ ارونی پریت اسی اُجیوک زمانہ کے پہاڑ ہیں جو پہلے کبھی جبکہ حالیہ ریگستانِ راجپوتانہ کی جگہ سمندر واقع تھا بہت اونچے تھے مگر جو اب بہت دبے ہوئے ہیں اور نیچے ہیں۔ اس اُجیوک زمانہ کو بھی کیمبرین زمانہ میں جوڑا جاوے تو اس اُجیوک زمانہ سے اب تک جو وقت گزرا ہے وہ بعض فرگی و دونوں کے نزدیک چھ ارب سے بھی زیادہ بیٹے گا۔ مگر ہندو اس زمانہ کو جو درثمان جگت کی اوتپتی کا زمانہ ہے دو ارب سے بھی کم یعنی آج ۱۹۳۸ء تک ۱۹۶۲۹۰۰۳۹ برس قرار دیتے ہیں (جیسا کہ اس سے پہلے ادھیائے میں مفصل دیکھایا جا چکا ہے) اور اب دیکھ لیا جاوے کہ مبالغہ کس میں ہے۔ فرگیوں میں یا ہندوؤں میں ؟

(۲) اس دو ارب سے کم کے عرصہ میں چھ مونوٹرفی مونوٹرفی ۳۰۸۴۷۸۰۰۰ برس کے حساب سے بیت چکے ہیں اور ہر مونوٹرفی کے آخر میں پرلے ہو کر پریقوی کی کایا پلٹ ہو چکی ہے (دیکھو شورہ سدھانت - ادھیائے ۱ - شلوک ۱۸) + پرانوں میں زیادہ تر ان ہی مونوٹروں کی گئی گزری دنیاؤں کے پرانے برتانت ہیں جو اس دنیا کے برتانتوں سے میں نہیں کھلتے ہیں اور اس وجہ سے اس دنیا کے نشیوں کی سمجھ میں نہیں آتے ہیں۔ مثلاً دھرو

بھگت اور پرہلاد بھگت کی کتھائیں اس کلپ کے سب سے پہلے منوئتر
یعنی سواکیمبھو و منو کے زمانہ کی کتھائیں ہیں۔ اور اس ساتویں منوئتر کی
سرشٹی سے اور اس کے اتہاس سے ان کا کوئی سمبندھ نہیں ہے + اکثر سچن
اس میں دھوکا کھاتے ہیں اور دھوکہ کھا کر پُرانوں کو دوش دیتے ہیں + اور یاد رہے
کہ یہ کتھائیں کیسی ہی ہیں اپنی قسم کی بے نظیر ہیں کیونکہ علاوہ اُن آدرشوں کے جو یہ
کتھائیں پیش کرتی ہیں پُرانوں کی یہ کتھائیں ہی دنیا بھر میں ایسی کتھائیں ہیں جو ان
پھیلی دنیاؤں کے چرتروں کے برنن کرنے کا دعوے کرتی ہیں +

(۳) گذشتہ چھ منوئتروں کے $۳۰۸۴۲۸۰۰۰ \times ۶ = ۱۸۵۰۶۸۸۰۰۰$

برس کلپ کی ابتدائی سندھی کے ساتھ گزر جائیکے بعد ورتمان منوئتر ۱۲۰۵۲۳۰۳۹
برس سے جاری ہے + پُرانوں کا مت ہے کہ ہر منوئتر کا منو الگ ہوتا
ہے جو منوئتر بھر قائم رہ کر اُس منوئتر کی کاروائیوں کی نگرانی کرتا ہے
اور منوؤں کے انتر یعنی درمیانی زمانہ کا نام ہی منوئتر ہے (دیکھو آگے
ادھیائے ۲ کا شروع) + ورتمان یعنی موجودہ منوئتر کا منو شرادھ دیو ہے
جو ووسوت یعنی سورج کا بیٹا ہونے کی نسبت سے دیوسوت منو کہلاتا ہے +
یہ شرادھ دیو اس کلپ سے پہلے کلپ کے انت میں دروڑ دیس کا راجا
ستہ ورت تھا۔ جب کلپ کے انت ہونے پر جہا پرے ہوئی اور چاروں
طرف پانی ہی پانی ہو گیا تو ہری نے متہیہ اوتارے کر اُس کی رکشا
کی اور اُس کو ورتمان منوئتر کا منو بنایا + یہ کتھا پُرانوں میں تو آتی
ہی ہے (مثال کے لئے دیکھو شرمید بھاگوت - اسکنڈ ۸ -
ادھیائے ۲۴) پر وید کے براہمن بھاگ میں بھی اس کا برنن آتا
ہے + چنانچہ یجروید کے شت پتھ براہمن (۱-۸-۱) میں اس کا برنن

اس طرح پر ہے :-

۱۔ پرانہ کال لوگ منو کے اشنان کے لئے جل لائے۔ اشنان کرتے ہوئے اُس کے ہاتھ میں ایک مچھلی آگئی +

۲۔ مچھلی نے اُس سے کہا مجھ کو پال میں تجھ کو پار کر دوں گی + تو مجھ کو کس سے پار کر دے گی ؟

ایک اوگھ (طوفان) میں یہ سب پر جا بہ جائیگی۔ میں تجھ کو اُس سے پار کر دوں گی +

تیرا پالن کس پر کا رہو ؟

۳۔ وہ بولی جب تک ہم چھوٹی رہتی ہیں ہمارا بڑا ناش ہوتا رہتا ہے۔ مچھلی کو مچھلی کھاتی رہتی ہے۔ مجھ کو پہلے ایک کبجہ میں پال۔ جب میں اتنی بڑی ہو جاؤں کہ اس میں نہ سما سکوں تو مجھ کو سمندر میں لے جا کر ڈال۔ تب میں ناش سے بچ جاؤں گی +

۴۔ وہ جھٹ ایک بڑی مچھلی ہو گئی۔ کیونکہ وہ جلدی جلدی بڑھنے لگی۔ اور بولی کہ کچھ دنوں میں ایک اوگھ (طوفان) آوے گا۔ تو ایک ناؤ بنا کر تیار رکھو اور اوگھ کے اٹھنے پر ناؤ میں بیٹھ جاؤ۔ میں تجھ کو پار کر دوں گی +

۵۔ وہ اُس کو اس طرح پال کر سمندر میں ڈال آیا۔ اور پھر جس سمے کے لئے اُس نے آدیش کیا تھا اُسی سمے ایک ناؤ بنا کر اُس کا دھیان کرنے لگا۔ اور اوگھ کے اٹھنے پر اس میں بیٹھ گیا + وہ متسیہ اُس کی طرف تیر آیا اور منو نے ناؤ کو اُس کے سینک سے باندھ دیا اور اس طرح سے وہ جھٹ اوتر گری (ہمالہ) میں آپہنچا۔ یہاں اس

کو اس کی پٹری \bar{a} ملی + (\bar{a} کے لئے دیکھو آگے چوتھا ادھیائے) +
 (۴) وید میں بھی اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔ مگر مرن \bar{a} نا اشارہ
 ہے کہ ہمالہ کی جس چوٹی پر ناڈ کا پر بھرنش ہوا تھا گشتھ کا پودا اول
 وہاں ہی اُگا تھا (دیکھو اتھرو وید - ۱۹ - ۳۹ - ۷ اور ۸) + اور رگوید
 (۱ - ۱۱۲ - ۱۶) میں جو اشونی کماروں کا منو کی رکشا کرنے کا ذکر آیا
 ہے اُس سے بھی شاید اسی اوگھ سے منو کی رکشا کی طرف اشارہ
 ہے +

(۵) شت پتھ براہمن کے برن میں جو منو کا بتے بتے اوتر گری
 (ہمالہ) میں جا پہنچنا لکھا ہے اُس سے ظاہر ہے کہ یہ اوگھ یعنی رو
 کا طوفان دھن سے اوگھ کر اوتر کو چلا تھا اور شرمید بھاگوت کے
 برن سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے + اب ہم پیچھے دیکھ آئے ہیں
 کہ جہاں \bar{a} ن دنوں راجپوتانہ کا ریگستان واقع ہے وہاں کسی زمانہ
 میں سمندر تھا۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ بھوچال آدک پرتھوی کے کسی
 بڑے بھاری اُپدرو کے کارن یہی سمندر کبھی اُوپر اُٹھ آیا اور ایک
 نہاں اوگھ کی شکل میں اوتر کو بہ نکلا + یہ سمندر کیسبرن زمانہ میں تھا
 (دیکھو اولڈہم صاحب کی کتاب مینیول او ف جیولوجی مطبوعہ ۱۸۹۳ء)

۱۱ نیپال میں ایک پر بت ہے جس کا نام سوامیچھو منو کے نام پر جو سب سے پہلا
 منو ہے سوامیچھو ناٹھ ہے۔ اور شاید ہمارے منو کی ناڈ کی سرگردشت اسی پر بت
 پر ہوئی ہو +

عوام اب سوامیچھو ناٹھ کو شمشو ناٹھ کہتے ہیں +

اور امپریل گریٹر جلد اول (مطبوعہ ۱۹۰۷ء) اور کیمبرین زمانہ کو ہم پیچھے
 بنا آئے ہیں کہ فرنگی جیولوجسٹ اب سے ستر کروڑ برس پہلے سے
 چھ ارب برس پہلے تک بتاتے ہیں کہ اس بات کا ٹھیک پتہ
 جیولوجی کو نہیں چلا کہ یہ سمندر کب اوپر اٹھا اور دہن کر کے نکلا مگر
 شت پتہ براہمن میں جس ادگہ کا ذکر ہے وہ غالباً اسی سمندر کے
 اوپر اٹھنے اور یہ نکلنے کا ذکر ہے یا اس ہی قسم کے کسی اور واقعہ کا ذکر
 ہے جو اس منوئٹر کے منوئیوسوت پر گزرا۔ پُرانوں میں اس ادگہ کو
 درتمان کلپ کے شروع کا واقعہ بیان کیا ہے۔ مگر شت پتہ براہمن
 کے بیان سے اور نیز اس بات سے کہ یہ واقعہ وئیوسوت منو کے ساتھ
 پیش آیا جو درتمان منوئٹر کا منو ہے معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ اس
 کلپ کے شروع کا نہیں بلکہ اس منوئٹر کے شروع کا ہے جس کو اس
 وقت تک ۱۲۰۵۳۳۰۳۹ برس ہوئے۔

(۶) [ہندو شاستروں میں جو یہ کتھائیں آتی ہیں کہ اگشیہ منی
 نے سمندر کو پی کر خشک کر ڈالا اور بندھیا چل کو اور اُنچا ہونے سے
 روک دیا (دیکھو جہا بھارت کا بن پڑا اسی گرنٹھ کے تیسرے بھاگ
 میں) وہ غالباً کسی ایسے ہی واقعہ کی کتھائیں ہیں + اگشیہ ایک تارا ہے جس
 کو انگریزی میں کینوپس (Canopus) کہتے ہیں۔ یہ یقیناً راشی کے آخری
 سرے پر واقع ہے اور اس کا طول بلد (۹۰) درجہ اور عرض بلد (۸۰)
 درجہ جنوباً ہے (دیکھو سُوڑیہ سیدھانت - اوصیائے ۸ - شلوک ۱۰)۔
 مگر اگشیہ کو کیمبھیونی بھی کہتے ہیں اور اس سے خیال دوڑتا ہے کہ
 جس زمانہ کا یہ واقعہ ہے یعنی جس زمانہ میں راجپوتانہ کا یہ سمندر اٹھ کر

خشک ہوا اور اُس کے ساتھ ہی بندھیا چل کا پہاڑ بھی اٹھا اُس زمانہ میں یہ اگشیہ ایک نیا تارا بن کر کتبہ کی راشی میں پیدا ہوا ہوگا اور اُس کے اثر سے یا اُس کے ساتھ ہی ساتھ یہ سمندر بھی اوجھلا ہوگا اور بندھیا چل نے بھی سر اٹھایا ہوگا +

(۷) اس منوثر کے شروع سے (جو ساتواں منوثر ہے) اس وقت تک ۲ چترنگ پورے بیت چکے ہیں اور ہر چترنگ کے انت میں بھی جگت کا کٹے ہوتا رہا ہے اور اُس کا اتہاس بھی اس کے ساتھ لے ہوتا رہا ہے (دیکھو بھارت - بن پرؤ - ادھیائے ۱۸۸ - شلوک ۲۱) + اور اس اُپدرو کا کارن جو ہر چترنگ کے انت میں ہوتا ہے یہ ہے کہ اس سے پر نوگرہ اپنے اپنے چکر پورے کر کے ایک جگہ اکٹھے ہو جاتے ہیں جیسا کہ پیچھے صفحہ ۳۲ کے نوٹ میں دکھایا گیا ہے اور چونکہ ایسے ایسے ۷ چترنگ کے بیت جانے پر منوثر کا جگ شروع ہوتا ہے اس لئے اُس سے ہر اُپدرو ہو کر پرے ہو جاتی ہے +

(۸) اٹھائیسواں چترنگ اس وقت چل رہا ہے اور اس کو اس وقت تک ۳۹۳۰۳۹ برس گزر چکے ہیں (دیکھو اس سے پہلے ادھیائے کا انوواک ۱۹) + اور اس جگ کے انقلابات کی کیفیت یہ ہے :-
فرنگی جیوتشیوں نے دریافت کیا ہے کہ راشی چکر کا بیضہ (کیونکہ یہ چکر دائرے کی طرح گول نہیں بلکہ انڈے کی طرح بیضی ہے) سدا ایک سا نہیں رہتا ہے - اس کی نمان اُونچی نیچی ہوتی رہتی ہے اور جب یہ کچھ کر اتنی اُونچی ہو جاتی ہے کہ اُس سے اور اُونچی نہیں ہو سکتی تو سورج کے زمین سے نہایت اُونچے ہو جانے کے باعث ایک قسم کی

سی قیامت زمین پر برپا ہو جاتی ہے اور ڈاکٹر کرول (Dr. Croll) صاحب نے حساب لگایا ہے کہ پچھلے تیس لاکھ برس میں جو درتمان چٹرنیگ کا ہی گذشتہ زمانہ ہے تین شکلیں ایسی پیدا ہو چکی ہیں اور ان میں سے پہلی شکل ایک لاکھ ستر ہزار برس تک دوسری شکل دو لاکھ ساٹھ ہزار برس تک اور تیسری شکل ایک لاکھ ساٹھ ہزار برس تک رہی اور اس تیسری شکل کو ختم ہوئے اسی ہزار برس ہوئے ہیں (دیکھو تلک کی کتاب آرکٹک ہوم چیپٹر ۲) +

(۹) اس اسی ہزار برس میں بھی کئی طوفان دُنیا کو فنا کے بھنور میں ڈال چکے ہیں + پچھلے ادھیائے میں بنایا جا چکا ہے کہ سورج سالانہ گردش کے بعد اُسی جگہ واپس نہیں آتا ہے کہ جہاں سے اُس نے چلنا شروع کیا تھا بلکہ اِن چلن کے کارن ۵۰ وکلا تیچھے رہ جاتا ہے اور چونکہ موسموں کا دار و مدار سورج کی اسی گتی پر ہے اِس لئے سورج کے ساتھ موسم بھی ہر برس اسی نسبت سے پیچھے رہ جاتے ہیں اور اس طرح سے تیچھے سرکتے سرکتے $2140 = 4000 \times 30$ برس میں ۳۰ درجہ کی ایک راشی اور ۳۰ دن کا ایک جبینہ تیچھے رہ جاتے ہیں اور $25920 = 4000 \times 34$ برس میں ۳۴۰ درجہ کا ایک پورا چکر اور ۳۶۰ دن کا ایک پورا برس تیچھے رہ کر اپنی اصلی حالت پر آ جاتے ہیں + یہ چکر جیسا کہ ابھی بتایا گیا گول نہیں بلکہ بیضوی ہے - اِس لئے اِس چکر میں ایک مقام ایسا آئیگا جہاں سورج زمین کے اتینٹ سمپ ہوگا اور اِس کے بالمقابل ایک مقام ایسا آئے گا جہاں سورج زمین سے اتینٹ دُور ہوگا + اور ظاہر ہے کہ پہلے مقام میں جاڑا سورج کے اتینٹ سمپ ہونے کے کارن ہایت کم اور دُورے مقام میں سورج کے اتینٹ دُور ہونے کے کارن

ہنایت زیادہ ہوگا اور ان دونوں جاڑوں کے درمیان $۲۵۹۲۰ = ۱۲۹۴۰$ برس کا فاصلہ ہوگا + اب فرنگی و دونوں نے دریافت کیا ہے کہ زمین کے نصف کرۂ شمالی میں جس میں ہمارا بجارت ورش واقع ہے پہلی قسم کا آخری ہنایت ہلکا جاڑا ۱۱۷۱۰ عیسوی میں واقع ہوا تھا - (دیکھو آرتھک ہوم پیپر ۲) تو دوسری قسم کا آخری ہنایت سخت جاڑا ظاہر ہے کہ عیسے مسیح سے $۱۲۹۴۰ - ۱۲۵۰ = ۴۴۰$ برس پہلے اور آج ۱۹۳۸ عیسوی سے $۱۱۷۱۰ + ۱۹۳۸ = ۱۳۶۴۸$ برس پہلے واقع ہوا ہوگا + اس سخت جاڑے کے زمانے کو جیولوجی کی اصطلاح میں گلیسیل پیریڈ (Glacial period) کہتے ہیں اور اس کا کنکشن یہ ہے کہ اس میں سردی کی کثرت سے روئے زمین پر برف ہی برف ہو جاتی ہے - اور وہ برف روہن کر بہ نکلتی ہے اور چدھر جاتی ہے غارت گری مچاتی چلی جاتی ہے + امریکہ کے ماہر ان علم جیولوجی کے نزدیک یہ زمانہ جو اس منو قمر کے آخری طوفان کا زمانہ ہے آج سے دس ہزار برس پہلے ختم ہوا + (۱۰) پارسیوں کی مقدس کتاب زُند اوستا میں جس کا رتبہ اُن کے ہاں ہندوؤں کے دید کے مانند ہے ایک برفانی طوفان کا ذکر آتا ہے اور اس طرح سے آتا ہے کہ :-

اہر مز د نے یم سے کہا کہ اے دُونگھت کے بیٹے یم مادی دُنیا پر بڑے سخت جاڑے آنے والے ہیں - برف بڑی کثرت سے گرے گی اور سب جاندار مر جائیں گے - اس لئے تو ایک بڑا وار (احاطہ) بنا اور اس میں تمام حیوانات اور نباتات کے بیج اکٹھے کر (دیکھو بندی داد - فرگرد ۲) +

اِس بیان سے ظاہر اِگلیسیل زمانہ کا ہی بر فانی طوفان مُراد ہے
 اگرچہ اِس بیان میں منو کے اُس طوفان کی بھی جھلک آتی ہے جس کا
 بیان عیجے انوداک (۳) اور (۵) میں کیا جا چکا ہے۔ کیونکہ جویاں دو گت
 کا بیٹا پیم ہے وہ وہاں دوسو ت کا بیٹا منو ہے جو پیم کا بھائی ہے
 (دیکھو ریگوید ۱۰-۱۲-۱) اور جس طرح یہاں اُبھر مژد (اُسرمہد) نے پیم
 سے کہا کہ سب کسی کے بیج اکٹھے کر اسی طرح وہاں ایشور (شسیر دپی)
 نے پیم کے بھائی منو سے کہا کہ سارے بیج اکٹھے کر [دیکھو بھارت (بن پر و
 ادھیائے ۱۸-۱۹) شلوک ۳۲] اور شرید بھاگوت (اسکندھ ۸-۱) ادھیائے
 ۲۴ [شلوک ۳۴] + اور پارسیوں کے شاستروں میں ہندوؤں کے شاستر
 کی جھلک کا دیکھنا کچھ آشچرچ کی بات نہیں ہے کیونکہ ہندو ادیارسی دونو
 ایک ہی نسل کے (اِنْدو آریں یعنی ہندو آریا) ہیں اور ایک ہی ملک
 بھارت ورشس کے پُرانے رہنے والے ہیں۔ اِن دونوں کا مت
 بھی ایک ہی ویدک مت تھا اور اِن دونوں کی بھاشا بھی ایک ہی
 سنسکرت تھی اور جب کسی پُرانے زمانے میں یہ لوگ ہندوستان
 سے ایران میں گئے اور ایران کے صوبہ پارس کے نام سے
 پارس کہلائے تو وہ اسی ویدک مت اور اسی سنسکرت بھاشا کو
 بھی اپنے ساتھ لیتے گئے + مگر مُد توں کی جدائی سے ان کے مت میں
 ویدک مت سے اور ان کی بھاشا میں سنسکرت بھاشا سے
 کچھ بھید ہو گیا اور اِس بھید کے کارن یہ دونوں ایک دوسرے
 کے مت کو اپنا وِردھی اور ایک دوسرے کے دیوتاؤں کو
 دیشیہ سمجھنے لگے + چنانچہ اِدمر جب ہندوؤں کا شبد

اُسٹر بمعنی دیو پارسیوں کے مت میں جا کر اُسٹر بنا تو ادھر بندہ وڑوں نے اس کا پہلا ارتھ "اسو یعنی پران والا" (ارتھات کیول پران) بدل کر اس کو سُر کا نفی قرار دیا اور اپنے سُر کو دیو اور اُن کے اُسٹر کو دیشیہ ٹھہرایا اور ادھر پارسی یعنی فارسی زبان میں دیو بمعنی دیو یعنی جن استعمال ہونے لگا (مزید تو منیج کے لئے دیکھو آگے ادھیائے ۵) + مگر باوجود اس سب کے ان کی پرانی روایتیں قائم رہیں اور اس لئے کلیسیاں سپریڈ یعنی ہم جگہ کے اس برفانی طوفان کی روایت کے ساتھ ان کے شاستروں میں منو کے طوفان کی پرانی روایت بھی شامل ہو گئی + (۱۱) یونان میں روایت ہے کہ جب پرتھوی پر بہت اُتیا چارہ ہونے لگے تو زیوس (ویدک دیوس = آسمان) نے طوفان نازل کیا + لگاتار اور موسلا دھار بارش سے یونان غرقاب ہو گیا۔ ڈیو کیلیون (Dieu Kalion) نے اپنے پتا پروکتیسیوس کے کہنے سے ایک ناؤ بنالی تھی اس لئے وہ بچ گیا۔ اور نودن تک پانی میں بہتا ایک پہاڑ پر جا لگا + زیوس نے کہا مانگ کیا مانگنا ہے۔ اُس نے کہا کہ میں اکیلا ہوں مجھے ساتھی دو + زیوس نے اُس سے اور اس کی استری پر یا سے کہا کہ اپنے سر پر پتھر رکھو۔ انہوں نے

۳- ۵۵- ۱۶) کاہن ابوہمد دیوانام اُسٹر تو م اکیم جہاں دیوتاؤں کی جان اُسٹر کا برن کیا گیا ہے +

زندہ بن اُسٹر کے ارتھ سرو ویاپی کے ہیں اور اس ارتھ میں بھی سنسکرت اُسٹر کے اُس دھاتو بمعنی ہونا کی جھلک اب تک قائم ہے۔ اسی طرح مزد کے ارتھ پرم بدھی مان کے ہیں اور اس میں بھی سنسکرت جہت کے ارتھ گیت ہیں جو سانگھیہ شاستر میں پر کرتی کا سب سے پہلا ذکر ہے +

ایسا ہی کیا اور ڈیو کیلیون نے جو پتھر اپنے سر پر رکھے اُس سے مرد اور پریا نے جو پتھر اپنے سر پر رکھے اُس سے استریاں بنیں (دیکھو گروت صاحب کی تاریخ یونان - جلد اول جیمپڑہ) + یہ طوفان بھی ہم جگ کا وہی برفانی طوفان ہے جس کا ذکر ابھی پچھلے انوداک میں کیا گیا ہے۔ اگرچہ یونانی اپنے اس طوفان کو مسیح سے پندرہ سو برس پہلے ہی بتاتے ہیں کیونکہ کیا یونانی اور کیا ایرانی اور عبرانی سب دنیا کی اصل قدامت سے ناواقف ہیں اور اپنے اپنے خیال کے بموجب مسیح سے ڈیڑھ دو ہزار برس پہلے کے زمانہ کو ہی بہت پُرانا زمانہ سمجھتے ہیں۔

(۱۲) عیسائیوں کی بائبل یعنی انجیل میں جو نوح کے طوفان کا ذکر آتا ہے (دیکھو جنسیس (Genesis) جیمپڑہ تا ۸) وہ بھی غالباً اس ہی برفانی طوفان سے تعلق رکھتا ہے اگرچہ یہاں بھی لورڈ (خدا) کے کہنے کے بموجب سات دن تک مینہ کا برسنا اور روکا آنا اور نوح کا تمام جانداروں کے جوڑوں کو ساتھ لے کر کشتی میں بیٹھنا اور کوہ آرارات پر جا کر ٹلنا اور اس طرح سے آپ بچنا اور تمام جانداروں کے تخم کو بچانا ایسی باتیں ہیں جو ہندو شاستروں کے منو کے طوفان کے بیان سے بہت مشابہ ہیں۔ عیسائی لوگ اس طوفان کا زمانہ مسیح سے ۲۳۴۸ برس پہلے یعنی آج ۱۹۳۸ عیسوی سے ۲۲۸۶ برس پہلے بتاتے ہیں کیونکہ ان کے نزدیک

۱۳ جو لوگ کہ پرانوں کی کتھاؤں پر ہنستے ہیں وہ یونان کی بھی ان کتھاؤں کو دیکھیں اور پھر کہیں کہ زیادہ ہنسی کن پر آتی ہے + اور یونان وہ ملک ہے جس کی تہذیب مغرب کی تہذیب کا ماخذ اور مرکز ہے اور جس پر مغرب کو اتنا ناز ہے +

دُنیا کی پیدائش ہی مسیح سے ۵۵۵۴ برس پہلے یعنی آج سے ۵۹۵۲ برس پہلے ہوئی ہے۔ مگر آج سے پانچ پانچ اور چھ ہزار برس پہلے کی پُرانی چیزیں تو ادھر سندھ کے اور ادھر میسوپوٹیمیا کے پُرانے کھنڈرات کی کھدائیوں میں سے مل چکی ہیں اور میسوپوٹیمیا (دوابہ دجلہ اور فرات) ایشیائی روم کا وہ حصہ ہے جہاں بائبل کے اکثر واقعات ظہور میں آئے ہیں + چنانچہ آج میسوپوٹیمیا کا ایک پُرانا شہر تھا اور جس کا بائبل میں کئی جگہ ذکر آیا ہے اور جو اب بصرہ اور بغداد کے درمیان واقع ہے اس کی کھدائیوں میں اول تو ان طبقات کے اندر ہی جو آج سے پانچ چھ ہزار برس پہلے کے مانے گئے ہیں بہت سے پُرانے دفینے ملے ہیں اور پھر ان طبقات کے بہت نیچے آٹھ آٹھ فٹ گہری اس قسم کی مٹی جمی ہوئی ملی ہے جو پانی کی سیلاب میں بہ کر آجایا کرتی ہے اور نیچے بیٹھایا کرتی ہے + یہ مٹی خیال کیا جاتا ہے کہ اُسی سیلاب کی تلچٹ ہے جس کو بائبل میں طوفان نُوح کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے اور اس مٹی کا ان طبقات سے بہت نیچے پایا جانا جو پانچ چھ ہزار برس کے پرانے ہیں ظاہر کرتا ہے کہ غالباً طوفان نُوح اُسی برفانی طوفان کا سلسلہ ہے جو آج سے کوئی چودہ ہزار برس پہلے زمین پر نازل ہوا تھا ۛ

ۛ شہر الاشیر (Alashir) کے قریب جو ترکی یعنی ملک روم کے حالیہ دارا سلطنت انگور سے کوئی ۵۵ میل ہے کچھ کھدائیاں ہوئی ہیں ان میں مسیح سے دس دس ہزار برس پہلے یعنی آج سے بارہ بارہ ہزار برس پہلے تک کی پُرانی چیزیں ملی ہیں اور ان سے ثابت ہے کہ یہ قرار دینا کہ دنیا آج سے چودہ ہزار برس پہلے موجود تھی اور اس پر کوئی طوفان آج سے چودہ ہزار برس پہلے نازل ہوا تھا کوئی امر قیاس سے باہر نہیں ہے ۛ

(۱۳) ہندوؤں کے شاستروں نے کسی بات کو نہیں چھوڑا۔ بھوشیہ پُران نے بائبل کے برتانتوں کا بھی برن کر دیا اور اس برن میں نوح کے طوفان کا ذکر بھی آگیا + لکھا ہے کہ دوا پر جگ کے اُنٹ سے (ارتھات کلجگ کے آرمج سے) سولہ ہزار برس پہلے آدم ہوا اور اُس کا نام آدم اس وجہ سے ہوا کہ وہ اپنی اندریوں کو آرتھات سب طرح سے دم ارتھات بس میں رکھتا تھا + ہویہ دتی (حوا) اُس کی استری تھی۔ شویت (شیث) اس کا بیٹا تھا + اس سے نو پیر بھی پیچھے ہجوا (نوح) ہوا اور اس نوح کے زمانہ میں ایک طوفان آسمان سے نازل ہوا وغیرہ وغیرہ (دیکھو بھوشیہ پُران - پرتی نرگ پرؤ - پرہتم کھنڈ - ادھیائے ۴) + بائبل میں ان سب مہا پُرشوں کی جو آدم سے نوح تک ہوئے عمریں لکھی ہیں - یہ عمریں ایک دوسرے کی عمروں میں شامل ہیں مثلاً آدم کی عمر ۹۳ برس کی اور اس کے بیٹے شیث کی عمر ۹۱ برس کی ہے مگر شیث کے ۸۰ برس آدم کے زمانہ میں شامل ہیں اور باقی ۱۲ برس آدم سے آگے ہیں + اس حساب سے خالص زمانہ آدم سے نوح تک کل ۱۶۵۶ برس لکھتا ہے اور مسیز سلیر (Mrs. Slater) صاحبہ نے جو کتاب کروٹولوجی یعنی کال زمان کے دشنے میں لکھی ہے اور جس کا ذکر پیچھے ادھیائے ۱ کے فٹ نوٹ ۶ میں آچکا ہے اس میں انہوں نے بھی یہ ہی زمانہ آدم سے نوح تک قرار دیا ہے۔ اور سب عیسائیوں نے اسی طرح مانا ہے + مگر بھوشیہ پُران نے آدم سے نوح تک سارے مہا پُرشوں کی عمروں کو اُن کا راجیہ کال بتایا ہے اور اس حساب سے اُن کا کل زمانہ اُن کی ان کل

عُمرُوں کا مجموعہ ہے اور یہ مجموعہ ۷۲۵ برس آتا ہے + پس
 بھوشیہ پُران کی رو سے طوفان نُوح کا زمانہ دواپر جگ کے انت اور
 کلجگ کے آرمیجہ سے ۱۶۰۰ - ۷۲۵ = ۸۳۷۵ برس پہلے آتا ہے اور
 چونکہ کلجگ کے آرمیجہ کو اس وقت تک ۵۰۳۹ برس ہوئے اس لئے
 نُوح کے طوفان کو اس وقت اس حساب سے ۱۳۴۱۲ برس ہوئے +
 ھہ بائبل (جیس ۵) کے حساب اور بھوشیہ پُران کے حساب کے مختلف نتیجے
 نقشہ ذیل سے مفصل معلوم ہو گئے :-

انگریزی نام بروئے بائبل	فارسی نام بروئے اکبر نامہ	سنسکرت نام بروئے بھوشیہ پُران	کل عمر	بیٹے کا اصل زمانہ جواب سے آگے چلا
Adam	آدم	آدم	۹۳۰	۹۳۰
Seth	شیت	شویت	۹۱۲	۱۱۲
Enos	انوش	انوہ	۹۰۵	۹۸
Cainan	قینان	کیناش	۹۱۰	۹۵
Mahalaaleel	ہلائیل	مہل	۸۹۵	۵۵
Jared	برد	ورد	۹۶۲	۱۳۲
Enoch	اخنوخ	ہنوک	۳۴۵	۲۳۷
Methuselah	متوشلح	متوچھل	۹۶۹	x
Lamech	لمک	لومک	۷۷۷	x
Noah	نوح	نیوہ	۷۲۵	۱۴۵۶
			۶۰	x

اور یہ زمانہ قریب قریب وہی زمانہ ہے جو ہم جگک کے برفانی طوفان کا دوسرے طریقوں سے نکلتا چلا آ رہا ہے ۴

(۱۴) یہ طوفان بھارت وِرش میں بھی آیا اور راجا سُدرشن کے زمانہ میں آیا + بھوشیہ پُران نے اس سُدرشن کو سورج بنس کے بانی اکشوا کو سے ۵۸ پیڑھی نیچے اور شری رام چندر جی سے چار پانچ پیڑھی پہلے لکھا ہے (دیکھو بھوشیہ پُران - پرتی نرگ پر و - پرتیم کھنڈ - ادھیائے ۱) مگر اور پُرانوں نے اس سلسلہ میں سُدرشن کا نام تک نہیں لکھا ہے + برخلاف اس کے وِشنو پُران میں لکھا ہے کہ اکشوا کو کے بھائی نرگ کے بنس میں نرگ سے چھ پیڑھی آگے چل کر اوگھوت یا اوگھوان نامی ایک راجا ہوا اور اُس کی بہن اوگھوتی راجا سُدرشن کو بیا ہی گئی + اور ہما بھارت (انوشاسن پر و - ادھیائے ۲) سے ظاہر ہوتا ہے کہ اکشوا کو کے ایک بیٹے دشا شتو کے بنس میں دشا شتو سے پانچ پیڑھی آگے چل کر دُریودھن کی بیٹی سُدرشنا ہوئی اور سُدرشنا کا بیٹا سُدرشن ہوا (مفصل حال کے لئے دیکھو آگے ادھیائے ۴) اور معلوم ہوتا ہے کہ یہ ہی سُدرشن وہ سُدرشن ہے جس کو اوگھوت راجا کی بہن اوگھوتی بیا ہی گئی کیونکہ ان دونوں کے زمانہ ایک دوسرے سے ملتے ہیں اور اسی سُدرشن کے زمانہ میں وہ پرے آٹک اوگھ یعنی طوفان آیا جس کو بھوشیہ پُران نے دوسرے سُدرشن کے زمانہ میں لکھا ہے + اور اوگھوتی (اوگھوتی) کا نام بھی یہ ہی ظاہر کرتا ہے + یہ اوگھوتی اکشوا کو سے پانچ چھ پیڑھی نیچے یعنی اکشوا کو کے زمانہ کے شروع میں ہی ہوئی اور یہ زمانہ جیسا کہ ہم آگے دکھائیے آج سے تقریباً چودہ ہزار

برس پہلے شروع ہوتا ہے اور یہ ہی زمانہ برفانی طوفان کا زمانہ ہے +
 (۱۵) مگر ایک عجیب تصدیق اس طوفان کی اور اُس کے زمانہ کی ہندوؤں
 کے ورثماں یعنی برس کے مان سے ہوتی ہے + یہ مان انگریزی پیمانہ میں
 ۳۶۵ دن - ۵ گھنٹہ - ۵۰ منٹ - ۳۵ سیکنڈ ہے - اور اسکے مقابلہ میں انگریزی سال
 ۳۶۵ دن - ۵ گھنٹہ - ۴۸ منٹ - ۴۹ سیکنڈ ہے - اور ان دونوں میں
 ایک منٹ اور ۴۶ سیکنڈ یعنی ۱۰۶ سیکنڈ کا فرق ہے - یعنی
 ہندو سال انگریزی سال سے ۱۰۶ سیکنڈ زیادہ ہے +
 اس کی وجہ یہ ہے کہ جیسا کہ پیچھے (ادھیائے ۱ - انوواک ۱۱ میں)
 بتایا جا چکا ہے سال ہر سال گھٹتا جاتا ہے - اور اتنا گھٹتا ہے
 کہ ہزار برس میں ۸ سیکنڈ گھٹ جاتا ہے - اس لئے وہ زمانہ کہ جب
 ہندو سال کا مان ہوا اُس زمانہ سے کہ جب انگریزی سال کا مان
 ہوا $104 \times 125 = 13000$ برس پہلے ہوا اور انگریزی سال
 کا حساب آج سے دو سو برس پہلے کا لگایا ہوا ہے اس لئے ہندو مان
 آج سے ۱۳۰۵۰ برس پہلے کا لگایا ہوا ہے اور اس سے ظاہر ہوتا
 ہے کہ منو کا یہ آخری طوفان جس کو دوسرے ملکوں میں نوح کا طوفان
 کہتے ہیں ضرور آج سے ۱۳۰۵۰ برس پہلے آیا ہوگا (دیکھو پیچھے صفحہ ۴۱)
 اور اس کے سو دو سو برس بعد جب دنیا ذرا اٹھکانے آئی ہوگی

۱۵ دیکھو کتاب ہندو سپریریٹی (Hindu Superiority) کا چپٹر ایسٹرونومی (Astronomy)
 پر - (صفحہ ۲۸۳) +

۱۶ یہاں فرانس کے ایک مشہور بخوی لاکس (La Gallie) کا لگایا ہوا ہے (دیکھو کتاب ہندو
 سپریریٹی کا چپٹر مذکور (صفحہ ۲۸۳) + اور لاکس کا زمانہ ۱۷۱۳ تا ۱۷۹۲ عیسوی ہے) +

ہندوؤں نے برس کا مان لیا ہوگا ۛ

(۱۶) پُرانوں کی راج بنساولیوں سے بھی یہی زمانہ اس طوفان کا نکلتا ہے۔ ان بنساولیوں میں سب سے پہلا راجا جو اس طوفان کے بعد نظر آتا ہے وہ اکشوا کو ہے اور وہ اسی منو (ویسوت) کی سستان کا سلسلہ ہے + اکشوا کو سے کوئی ساٹھ پڑھی تیچھے شری رام چندر جی ہوئے اور شری راجندر جی سے کوئی تین پڑھی تیچھے برہدہل ہوا جو ہا بھارت کے ہاسنگرام میں درلودھن کا کپشی تھا اور راجن کے بیٹے ابھی منیو کے ہاتھ سے مارا گیا۔ رامین اور ہا بھارت کے بیچ میں تین ہزار برس کا انتر ہے (جیسا کہ ہم اس سے اگلے بھاگ میں دکھائیں گے) اس لئے ان تین پڑھیوں میں جو راجندر جی سے برہدہل تک ہوئیں تین ہزار برس ہوئے اور ایک پڑھی تیچھے بحساب اوسط کوئی سو برس ہوئے + اس حساب سے اکشوا کو سے راجندر جی تک ساٹھ پڑھیوں کے چھ ہزار برس ہوئے۔ راجندر جی سے ہا بھارت تک تین ہزار برس ہوئے اور ہا بھارت سے اس وقت تک پانچ ہزار برس ہوئے (پورا زمانہ ۱۹۳۷ء تک ۵۰۳۹ برس ہے اور اس بات کو بھی اس سے اگلے بھاگ میں مفصل دکھایا جاوے گا) گویا اکشوا کو سے آج تک اندازاً $4 + 3 + 5 = 12$ ہزار برس ہوئے اور اکشوا کو کا زمانہ یہ ہی طوفان کا زمانہ ہے ۛ

(۱۷) اوپر کے حساب میں جو ایک پڑھی تیچھے سو برس نکلتے ہیں وہ کچھ زیادہ نہیں ہیں کیونکہ یہ پڑھیاں جو ہا بھارت سے پہلے کی ہیں سلسلہ وار پڑھی در پڑھی نہیں ہیں یعنی اس طرح نہیں ہیں کہ باپ

کے پیچھے بیٹا اور بیٹے کے پیچھے پوتا ہی ہو بلکہ بنسوں کے ٹکھیہ راجاؤں کی لڑیاں ہیں جن میں اگر کسی کا بیٹا بھی ایسا ہی ٹکھیہ ہوا جیسا کہ اُس کا باپ تو وہ بھی پرو دیا گیا نہیں تو جو اُس کے بعد ٹکھیہ ہوا اس کا نام شامل ہوا۔ چنانچہ چندر بنس کے بھرت بنی راجاؤں کے لئے تو ہما بھارت (آدی پرو۔ ادھیائے ۷۷۔ شلوک ۱۳۳) کا یہ بچن ہے کہ بھرت بنی راجا جو بنسا ولی میں درج کئے گئے ہیں کیوں اس بنس کے ٹکھیہ راجا ہیں۔ اور سارے ہی راج بنسوں کے لئے خواہ وہ سورج بنی ہوں یا چندر بنی وشنو پران کے چوتھے انش کے آخری ادھیائے میں راج بنسوں کا برتن کرنے کے پشچات یہ بچن آیا ہے کہ :-

”راج بنسوں کا یہ برتن اودیش ماثر سے کہا گیا ہے اگر پورا کہا جائے تو سو برس میں بھی پورا نہ ہو“ (وشنو پران ۷۷-۲۷-۱۲۲) + یہ ہی وجہ ہے کہ جہاں سورج بنس میں اکشوا کو سے لیکر ہما بھارت کے بلوان جو دھا برہدیل تک ۹۵ پیڑھیاں ہوئیں وہاں چندر بنس میں اکشوا کو کے سمکالین پروروا سے یدو کے بنس میں شری کرشن جی تک جو ہما بھارت کے کرتا دھرتا تھے ۱۵ پیڑھیاں اور پرتو کے بنس میں یدھشٹر آدک پانڈوؤں اور دویگن آدک کٹوروں تک جو ہما بھارت کے کارن تھے ۷۶ پیڑھیاں اور اٹو کے بنس میں راجا کرن تک کہ وہ بھی ہما بھارت کا ایک پرتو جو دھا تھا ۳۸ پیڑھیاں ہی لکھی ہیں + چندر بنس کی پیڑھیوں کا پیمورن نہ ہونا تو اسی سے ظاہر ہے کہ وہ سورج بنس کے ۹۵ کے مقابلہ میں ۱۵ اور ۷۶ اور ۳۸ ہیں اور ان کی مختلف شاخوں میں جو پیڑھیوں کا بل ایک دوسرے کے مقابلہ میں ہے وہ الگ رہا مگر سورج بنس کی ۹۵ بھی پوری نہیں ہیں

جیسا کہ وشنو پُران کے اُس بچن سے ظاہر ہے جس کا حوالہ ابھی اوپر درج کیا گیا ہے + اور خود ہنسا دیوں کے دیکھنے سے بھی یہ بات ظاہر ہوتی ہے مثلاً اکشوا کو کے بھائی دِشٹ کے ہنس میں وِشال یا وِشالی کے راجا سومتی کو دِشٹ اور اکشوا کو سے ۳۳ پٹھری تھپچھ لکھا ہے۔ مگر سومتی رام چندر جی کا سمکالین تھا اور رام چندر جی اکشوا کو سے ساٹھ پٹھری تھپچھ تھے۔ اس سے ظاہر ہے کہ سومتی بھی دِشٹ سے کوئی ساٹھ پٹھری ہی تھپچھ ہوگا اور اُس کے اور دِشٹ کے بیچ میں کوئی ستائیس پٹھریاں گم ہیں۔ اور جبکہ اکشوا کو کے بھائی دِشٹ کے ہنس کا یہ حال ہے تو کیونکر یقین کیا جا سکتا ہے کہ اکشوا کو کے ہنس کی پٹھریاں جو ۹۵ لکھی ہیں وہ ہی پوری ہوں + کشمیر کے اتہاس راج ترنگنی میں جس کو کشمیر کے ایک پنڈت کلہن نے اپنے سے پہلے پنڈتوں کے گرنہتوں کے آدھار پر ۱۰۸۷ء میں بنایا ہے ہما ہجارت سے پہلے کا تو کچھ ذکر ہی نہیں ہے ہما ہجارت سے بعد بھی چار راجاؤں کا حال لکھ کر اُن سے آگے پنتیس راجاؤں کو بے نام و نشان ظاہر کیا ہے اور پھر چالیسویں راجا سے حال شروع کیا ہے۔ اور اس خیال کیا جا سکتا ہے کہ جب کشمیر جیسے پراچین راجستھان میں جو ہندوستان کے میدانی راجستھانوں کے مقابلہ میں ہمالہ کی گود میں زمانہ کی آفتوں سے محفوظ چلا آ رہا ہے اتہاس کا یہ حال ہے تو ہندوستان کے دیگر راجستھانوں کے اتہاسوں کا اور وہ بھی ہما ہجارت سے بھی آٹھ آٹھ نو نو ہزار برس پہلے کے اتہاسوں کا کیا حال ہوگا۔ اور پھر جب ان اتہاسوں کے برہن کرنے والے ہما ہجارت

اور وشنو پُران خود یہ کہتے ہیں کہ جن راجاؤں کے نام انہوں نے بنساولیوں میں درج کئے ہیں وہ اپنے اپنے بنس کے کیول مکھیہ مکھیہ راجا ہیں اور انکا یہ برتن کیول اودیش مائے سے ہے تو پھر اور کیا بات باقی رہی + ان وجوہات سے اور نیز ایک اور اس وجہ سے کہ اُن زمانوں کے لوگوں کی عمریں آج کل کے لوگوں کی عمروں جیسی کم نہیں تھیں ایک پڑھی پیچھے یا یوں کہو کہ ایک نام پیچھے سو برس کی اوسط جو ہم نے لگائی ہے وہ کچھ زیادہ نہیں ہے۔ کیونکہ اگر ایک نام پیچھے ایک ایک نام کی بھی کمی ہو تو اوسط سو برس کی جگہ پچاس پر آجائے گی اور وہ اُن زمانوں کی عمروں کے لحاظ سے کچھ زیادہ نہ ہوگی +

(۱۸) بابو اپناش چندر داس نے ایک کتاب رگوبیک انڈیا نامی لکھی ہے اور کلکتہ یونیورسٹی نے اس کو چھپوایا ہے + اس کتاب میں (صفحہ ۷۲ پر) پُرانوں کی ان بنساولیوں کے وشے میں لکھا ہے کہ :-

”چونکہ اُن پُرانے زمانوں میں لکھنا نہیں آتا تھا اس واسطے راجاؤں کے برتانت لکھے نہیں جاتے تھے اور صرف اُن راجاؤں کے نام لوگوں کی زبان پر چڑھ جاتے تھے اور سینہ بسینہ چلے آتے تھے جو کسی بات میں پرستہ

۵۹ + ۱۰ اگست ۱۹۳۷ء کے اخبار ہندوستان ٹائمز میں جو دہلی سے نکلتا ہے جیلپور (موجبات متوسط) کی ایک خبر چھپی کہ ایک کھڈائی میں سے ایک آدمی کا پتھر ۱۲ ۱/۲ فٹ لمبائیں کے اندر سے برآمد ہوا۔ جو رام گٹھ کی ریاست دیھیا (Daiya) کے راجا کے محل میں رکھا ہوا ہے + اگر یہ خبر صحیح ہے تو اس سے بھی اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ پہلے زمانہ کے لوگوں کی عمریں بھی اُن کے قد کے موافق ہوں گی اور آج کل کے لوگوں کی عمروں سے کہیں زیادہ ہوگی +

ہو جاتے تھے۔ اور ظاہر ہے کہ لوگ ایسے راجاؤں کے نام یاد کرنے کی پرواہ بھی نہیں کرتے تھے جو کسی بات میں پر مدد نہ ہوں۔ اور چونکہ ایسے راجا جن کے نام یاد کرنے کے قابل ہوں ایک دوسرے کے بعد جلد جلد پیدا نہیں ہوتے ہیں بلکہ کبھی کبھی اور غالباً سینکڑوں برس کے بعد آتے ہیں اس لئے اُن کے نام قدرتی طور پر کم ہی ہونگے اور دیر دیر کے بعد ہونگے + جب لکھنے کا پرچار ہوا تو اُن راجاؤں کے ناموں کو جمع کرنے اور ترتیب دینے کی کوشش کی گئی جن کی روایتیں بن گئی تھیں اور اُن میں ایک دوسرے کے ساتھ باپ بیٹے کا سلسلہ قائم کیا گیا اگرچہ اصل میں وہ ایک دوسرے سے کئی کئی پیڑھی پیچھے ہیں +

گویا اس کتاب کو ایک انڈیا کی رو سے جو کلکتہ یونیورسٹی کی معرفت چھپی ہے پرانوں کی ان بنیادوں میں ایک پیڑھی پیچھے کئی کئی پیڑھی اور کئی کئی سو برس کا فاصلہ ہے۔ ہم نے ایک پیڑھی پیچھے ایک سو برس کا فاصلہ بحساب اوسط قرار دیا ہے تو کیا مبالغہ کیا ہے +

(۱۹) اب رہی یہ بات کہ یہ اوسط ہم نے سو برس کی ہی کیوں لگائی ہے کم زیادہ کیوں نہیں لگائی۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اتنا س سے ایسا ہی ظاہر ہوتا ہے + چنانچہ ہما بھارت (اویوگ پرؤ۔ ادھیائے ۱۸ تا ۱۹) اور بن پرؤ۔ ادھیائے ۱۸ تا ۱۹) سے ظاہر ہے کہ راجا ہنشن سے ہما بھارت تک دس ہزار برس ہوئے اور ہنشن سورج ہنسن کے بانی اکشوا کو کے سمکالیں پروردہ سے جو چندر ہنسن کا بانی ہے صرف تیسری پیڑھی ہے تو گویا اکشوا کو سے ہی ہما بھارت تک دس ہزار برس ہوئے + اب اکشوا کو سے ہما بھارت تک ۵۹ پیڑھیاں ہوئیں (جیسا کہ ہم ابھی اُوپر بتلچکے) ہیں تو اس

حساب سے ایک پیڑھی تیچھے $\frac{1000}{95} = 10.5$ - سے کچھ زیادہ برس ہوئے اور ان کو ہم نے بحساب اوسط ایک سو برس ہی قرار دیا ہے + اس ہی طرح جہا بھارت (آدی پرد - ادھیائے ۸۶ - شلوک ۱۲) سے ظاہر ہے کہ ہنشن کے بیٹے ییاتی سے ایک ہزار برس بعد اوشی نر کا بیٹا ششی پنجاب کا راجا تھا اور پرترون عرف وئس کاشی کا راجا تھا + اب ششی ییاتی کے بیٹے آلو کے بنس میں انو سے دسواں ہے اور پرترون ییاتی کے سمکالین سو ہو تر سے دسواں ہے - تو اس حساب سے بھی ایک ہزار برس میں دس سو پیڑھیاں ہو کر ایک پیڑھی تیچھے سو برس ہوئے + اور یہ ہم ابھی تیچھے بتا ہی چکے ہیں کہ رادائن اور جہا بھارت کے بیچ میں جو تین ہزار برس کا فاصلہ ہے اُس میں بھی تیس پیڑھیاں ہو کر ایک پیڑھی یعنی ایک نام تیچھے سو برس ہی ہوتے ہیں +

(۲۰) بہر حال اس میں کوئی شک نہیں کہ بنسا ولیوں کی پیڑھیاں پوری پیڑھی - پیڑھی نہیں ہیں بلکہ اُن میں بیچ بیچ میں سے ایک ایک دو دو اور کئی جگہ تو کئی کئی نام گم ہیں جیسا کہ تیچھے اس ہی ادھیائے میں نگشپ سے دکھایا گیا ہے - اور آگے اور ادھیائوں میں اپنے اپنے استھان پر وستان سے دکھایا جا دلیگا + اور ایسی صورت میں ایک پیڑھی یا ایک نام تیچھے سو برس کی اوسط جو ہم نے لگائی ہے وہ کچھ زیادہ نہیں ہے + کیونکہ اگر ایک ایک پیڑھی تیچھے بحساب اوسط ایک ایک نام کی بھی کی ہو تو اوسط فی

تھ جن راجاؤں کا اس انو اک میں ذکر آیا ہے اُنکے مفصل حال کے لئے دیکھو آگے

ادھیائے (۴) کی بنسا ولیاں نمبر ۳ و نمبر ۴ و نمبر ۵ +

پیرھی پچاس برس پڑ جاوے گی اور ہا بھارت کے بعد جو پیرھیاں بنساویوں میں درج ہیں اور جن کو ہم مکمل کہہ سکتے ہیں اُن کی اوسط یہ ہی پچاس برس آتی ہے ۛ

(۲۱) چنانچہ سورج بنس میں برہد بل سے جو ہا بھارت کے زمانہ میں تھا پر سین جت تک جو ہا تا بُدھ کے زمانہ میں تھا چھبیس پیرھیاں ہوئیں اور اسی طرح سے چند بنس میں یُد مشٹھر سے جو ہا بھارت کے زمانہ میں تھا او دین تک جو ہا تا بُدھ کے زمانہ میں تھا چھبیس پیرھیاں ہوئیں اور چونکہ ہا بھارت مسیح سے ۳۱۰۰ برس پہلے ہوئی اور ہا تا بُدھ مسیح سے ۱۸۰۰ برس پہلے ہوئے اس لئے یہ چھبیس پیرھیاں ۳۱۰۰-۱۸۰۰ = ۱۳۰۰ برس میں ہوئیں اور فی پیرھی $\frac{1300}{65} = 20$ برس ہوئے ۛ

مگدھ دیس کے راجا اسی عرصہ میں جراسندھ سے لے کر ودھی سار تک تینتیس ہوئے اور ان سب کا کال ان کے راجہی کال کے حساب سے جو بنس وار بلکہ نام وار دیا ہوا ہے ۱۳۱۸ ہوتا ہے اس طرح سے کہ :-

۱۳۱۸ دیکھو آگے بھاگ ۲ کا ادھیائے ۳ + اور اُس کے نوٹ ۳۳۵ اور ۳۳۶ ۛ

۱۳۱۸ فرنگی مؤرخ ہا تا بُدھ کو مسیح سے پانچ سو برس پہلے مانتے ہیں مگر پُرانوں کے حساب سے ہا تا بُدھ کا زمانہ مسیح سے ۱۸۰۰ برس پہلے نکلتا ہے - اور اس کے لئے دیکھو ہمارے اس گرنتھ کا بھاگ ۴ ادھیائے ۱ ۛ

جرا سندھ کا بئس (جرا سندھ سے رچنے تک) ۱۰۰۰ برس
 پر دیوت کا بئس (پر دیوت سے نندی تک) ۱۳۸
 ششونابھ کا بئس (ششونابھ سے ودھی یا تک) ۱۸۰
 کل = ۱۳۱۸ یا ۱۳۲۰ برس

اس لئے ان ۳۳۰ راجاؤں کی اوسط ان ۳۳۰ برس میں $\frac{۳۳۰}{۳۳۰} = ۱$ برس پڑتی ہے۔
 پس جبکہ ہما بھارت کے بعد کے راجاؤں کی اوسط فی پٹھری چالیس اور
 ادی پچائش برس بیٹھتی ہے تو ہما بھارت سے پہلے کے اور وہ بھی آٹھ آٹھ
 نو نو ہزار برس پہلے کے راجاؤں کی اوسط فی پٹھری پچائش اور فی نام
 شتو برس جو ہم نے قائم کی ہے وہ کچھ زیادہ نہیں ہے۔ کم ہو تو ہو۔

(۲۲) اور یاد رہے کہ ہندوستان کی تاریخ کا یہ زمانہ وہ زمانہ ہے
 جو بائبل یعنی انجیل میں آدم اور اس کی اولاد کا زمانہ ہے اور جس زمانہ
 کی عمریں بائبل میں آٹھ سو اور نو سو برس کی لکھی ہیں۔
 مگر یہ تو کلام الہی ہے۔ اس لئے فرنگی و دوان جو بائبل کے
 پیرو ہیں ان کو اس کلام میں تو کوئی کلام نہیں ہو سکتا مگر جب
 وہ ہندوستان کی طرف آتے ہیں تو اسی زمانہ کی ہندوستان کی ہستیوں
 کو پندرہ بیس برس کی ہی اوسط دیتے ہیں۔ اور ہندوستانی و دوان
 ان کی پیروی کرتے ہیں کیونکہ اس پیروی سے ہی وہ دوان کہلانے
 کے مستحق ہوتے ہیں۔ چنانچہ رویش چندر دت نے جو کتاب ہندوستان
 کی قدیم تہذیب پر لکھی ہے اس میں وہ بھی اسی بات پر مائل ہیں کہ
 یہ اوسط پندرہ برس کی لگائی جائے اگرچہ خود انہوں نے بڑا حوصلہ
 کر کے یہ اوسط ۲۳ برس کی لگائی ہے اور اس حساب سے

(۲۳) مگر اب تو یہ کفر قدرت نے ہی کھڑا کر دیا ہے۔ میسوپوٹیمیا کے پڑانے کھنڈرات کا حال تو ہم پیچھے صفحہ ۵۱ پر لکھ آئے ہیں کہ وہ آج سے پانچ پانچ سو چھ ہزار برس کے نکلے ہیں ہندوستان میں بھی سندھ کے ریگستان (مونیجو دارو) میں شہر کے شہر دبے ہوئے نکل آئے ہیں جن کو خود فرنگی و دون مسیح سے تین تین چار چار ہزار برس پہلے ماننے پر مجبور ہوئے ہیں۔ پھر اب ہما بھارت کے زمانہ کا آج سے پانچ ہزار برس پہلے ہونا کیا تعجب کی بات رہا۔ اور ہما بھارت سے بعد کے راجاؤں کو چالیس پچاس برس فی

۵۱ آرکیولوجیکل سروے آف انڈیا کی رپورٹ بابہ ۲۲-۲۳ عیسوی میں اس سلسلہ میں یوں لکھا ہے:-

”اب تک ہندوستان عام طور پر دنیا کے کم سن ملکوں میں شمار ہوتا رہا ہے۔

پتھر کے نئے اور پڑانے جگ کے اوزاروں اور ہتھیاروں اور راج گریہ کی فصیل کے جاتی

کھنڈروں جیسے ابتدائی اور ان گڑھ آثار قدیمہ کے سوائے مسیح سے تین سو برس

پہلے کے اور کسی آثار قدیمہ کا وجود معلوم نہ تھا۔ اور مسیح سے تین سو برس پہلے کا

زمانہ وہ زمانہ ہے کہ جب یونان نصف النہار سے ڈھل چکا تھا اور مصر اور میسوپوٹیمیا کی

زبردست سلطنتوں کو لوگ قریب قریب بھول چکے تھے۔ اب ایک جہت میں ہی ہم

ہندوستان کی تہذیب کے متعلق اپنی معلومات کو تین ہزار برس اور پیچھے کی طرف لے

گئے ہیں اور اس امر کو قائم کر چکے ہیں کہ مسیح سے تین ہزار برس پہلے اور شاید اس سے بھی

پہلے پنجاب اور سندھ کے لوگ خوش قطع شہروں میں رہتے تھے۔ نئی تہذیب والے تھے۔ صنعت

و حرفت میں اعلیٰ درجہ کی ہمارت رکھتے تھے۔ اور مقوری حروف لکھنے کا ڈھنگ نکلتے جانتے تھے۔

[اس بیان کی اصل انگریزی عبارت ہم نے اس بھاگ کے آخر میں دی ہوئی ہے۔]

۵۱ دیکھو اس گرنہ کے دوسرے بھاگ کا ادھیائے ۳ جہاں ہم نے اس بات کو طرح طرح

سے ثابت کر کے دکھایا ہوا ہے کہ ہما بھارت کا زمانہ دراصل کج سے پانچ ہزار برس پہلے کا زمانہ ہے۔

پٹھری کی اوسط دینا اور بھارت سے پہلے کے راجاؤں کو سو برس
فی نام کی اوسط دینا (اس وجہ سے کہ بھارت سے پہلے ہندو لیوں کے
نام پٹھری درپٹھی نہیں ہیں) ایسی کون سی بات رہی جو تائیدی لحاظ سے
غفل اور قیاس سے بعید ہو ۛ

(۲۴) پس اس منو نتر کا آخری طوفان جو ایک قسم کی پرے یا قیامت
ہی تھا گلیں پیرٹ کا یہ ہی برفانی طوفان ہے جس کا ذکر ہم کرتے
چلے آئے ہیں + اس کا زمانہ جیولوجی کی رو سے آج سے ۱۳۷۴۸ یعنی
تقریباً چودہ ہزار برس پہلے نکلتا ہے۔ اور جیوتش و دیا سے اور ہندوؤں
کے ورثان سے اور پُرہنوں کی راج ہندو لیوں سے اس زمانہ کی تصدیق
ہوتی ہے + یہ طوفان ہندوستان میں اور دوسرے کئی ملکوں میں آیا۔
دوسرے ملک اس طوفان میں ایسے ڈوبے کہ پھر مدتوں تک نہ اُدھرے
مگر ہندوستان اس رو کے فرد ہوتے ہی پھر سنبھلا اور اپنے پُرانے
سنگاروں کے بل سے ترقی کے میدان میں پھر بڑھا +
یہاں سے ہندوستان کا اتہاس نئے سرے سے پھر شروع ہوا
اور یہ نیا اتہاس ہی جو آج سے کوئی چودہ ہزار برس پہلے شروع
ہوا ہمارے اس گرنٹھ (بھارت پُران) کا اتہاس ہے +
یہ اتہاس نیا ہے پر اس کی سبھتا (تہذیب) جو اُن ہی پُرانے سنگاروں
کا نتیجہ ہے پُرانی ہے اور اسی کارن سے اتہاس کے شروع میں
ہی ایسی مکمل دکھائی دیتی ہے کہ بعض صورتوں میں اور ملکوں کی آج کل
کی تہذیب سے بھی بڑھی ہوئی ہے ۛ

تیسرا ادھیائے

ویدک کال

اور

ویدک رشیوں کا حال

— ❦ —

پچھلے دو ادھیائوں میں بتایا جا چکا ہے کہ رشی کی آیوچار ارب بتیس کروڑ برس کی ہوتی ہے۔ اور کال کے اس مان کو اصطلاح میں کلپ کہتے ہیں۔ اور ایک کلپ میں چودہ منو تتر ہوتے ہیں۔ اور ہر منو تتر کا منو الگ ہوتا ہے + اب یہ اور بتایا جاتا ہے کہ جس طرح ہر منو تتر کا منو الگ ہوتا ہے اُسی طرح ہر منو تتر کے دیوتا۔ انڈر اور سپت رشی بھی الگ ہوتے ہیں + اس کلپ کے چودہ منو تروں میں سے چھ بیت بچے ہیں اور ساتواں چل رہا ہے۔ اور اس ساتویں منو تتر کے منو دیوتا انڈر اور سپت رشی یہ ہیں :-

منو :- (ووسوت یعنی سورج کا بیٹا) دیوسوت

دیوتا :- آدیشہ - دسود - رُدر آدک

انڈر :- پرتندر

سپت رشی :- وسشٹ - کشپ - اتری - جمدگنی - گوتم - وشوانتر

بھردو واج ۶

[دیکھو وشنو پران :- انش ۳- ادھیائے ۱- شلوک ۳ تا ۳۳]
اور شریک بھاگوت :- اسکندھ ۸- ادھیائے ۳- شلوک ۴ تا ۵۶

یہ رشی منو نتر بھر رہیں گے اور ہر چتر مگ کے انت میں ویدوں کا دیلو
(ناش) ہو جانے پر ان کا نئے سرے سے پرورتن کریں گے

[دیکھو وشنو پران :- انش ۳- ادھیائے ۲- شلوک ۴۶ +]
اور ہا بھارت :- شاننی پترو- ادھیائے ۲۱۰- شلوک ۱۹ ۶

جس طرح یہ رشی منو نتر بھر رہیں گے اسی طرح ایک اور شریک کے
رشی میں جو کلیت بھر رہیں گے - ان کو پر جاپتی کہتے ہیں اور وہ تعداد میں دس
ہیں + منو سمرتی (ادھیائے ۱- شلوک ۳۵) میں ان کے نام یہ آئے ہیں :-

مرچی - اثری - انگریس - پلستنیہ - پلہ - کرتو - پڑیتس - وسشٹھ - بھرگو

نارو ۶ شریک بھاگوت (اسکندھ ۳- ادھیائے ۱۲- شلوک ۲۲) میں
بھی یہ نام اسی طرح آئے ہیں - صرف پڑیتس کی جگہ دگش کا نام ہے -

اور دگش پڑیتس کا ہی پتر پڑیتس ہے - جیسا کہ بھاگوت کے سکندھ (۴)
سے ظاہر ہوتا ہے + وشنو پران (انش ۱- ادھیائے ۷- شلوک ۵ اور ۶) میں

بھی پڑیتس کی جگہ دگش کا ہی نام آیا ہے - اور نارو کو چھوڑ کر باقی نو کو تو بڑھا
کہا ہے کیونکہ برہمانے ان کو اپنا سا بنایا ہے + ہا بھارت (شاننی پرو

ادھیائے ۳۴۰ شلوک ۶۹ تا ۷۴) میں لکھا ہے کہ مرچی - انگری - اثری -
پلستنیہ - پلہ - کرتو اور وسشٹھ یہ سات (جو اوپر کے دس پر جاپتیوں میں

شامل ہیں) "مانسا نریتا" ارتھات من سے پیدا کئے ہوئے ہیں - یہ مکھیہ
وید آچارج میں اور پرورتنی دھرم پر چلنے والے پر جاپتی ہیں + منک سینٹن

سناتن۔ سنت لکار۔ سن۔ سنت سجات اور کپل یہ سات رشی بھی جو برہما کے پتر ہیں۔ مانس کہلاتے ہیں۔ ان کو وگیان اپنے آپ آیلے۔ یہ نورتی دھرم پرائن ہیں۔ یوگ میں مکھیہ اور سا نکھیہ گیان میں وشارد ہیں۔ دھرم شاستر کے آچار ج اور موکش دھرم کے پروردہ تک ہیں۔

[ہا بھارت کے اسی ادھیائے (۳۴) کے شلوک ۳۴ اور ۳۵ میں یہ بھی آیا ہے کہ مریچی آدک سات پرچاپتیوں کو اور سو یجھو (برہما) سے اُتپن ہوئے سو ایجھو و منو کو جو اس کلپ کے سب سے پہلے منو تر کا منو ہے وہ آٹھ پر کرتیاں سمجھنا چاہیے جن سے یہ سارا جگت پیدا ہوا ہے + اور یہ آٹھ پر کرتیاں وہ ہیں جن کو شریک بھگوت گینا (ادھیائے ۷۔ شلوک ۷) میں یوں برن کیا گیا ہے کہ ”بھومی (پرتھوی)۔ آپ (آب یا جل)۔ اُنس (اگنی) وایو (ہوا)۔ کھنگش (آکاش)۔ من۔ بُدھی اور اہنکار یہ آٹھ پرکار میری پر کرتی کے ہیں“ +]

ویدوں کے پروردہ تک سپت رشی جو منو تر بھرہیں گے اور پرچاپتی جو کلپ بھرہیں گے نیشہ رشی ہیں۔ اُنہی ارفات دوسرے رشی نیٹنگ رشی

۱۳۔ ان سخلوں میں جو سات آٹھ نو اور دس رشیوں اور پرچاپتیوں کا ذکر آیا ہے اُنکی دھنی رگید کے ان دو منتروں میں جو منڈل ۱۰ کے سوکت ۲ کے منتر میں معلوم ہوتی ہے :-

۱۵۔ سات دیو (پرچاپتی کے) پنجے (یا دھنی) بھاگ سے اور آٹھ اوپر کے (یا اوتر کے) بھاگ سے پیدا ہوئے + نو پچھے (یا بھنی) بھاگ سے اور دس لگے (یا پوربی) بھاگ سے پیدا ہوئے + ۱۶۔ دس میں سے ایک کپل کو (پرچاپتی کے سمان سمجھ کر) پار لگا دینے والے گیان کے لئے پریرنا کرتے ہیں اور ماتا اس گیانی اور بیراگی گرہ کو پرستنا سے پالتی ہے +

ہیں جو سب سے پر کسی ہنٹ سے منشیہ لوک میں آتے ہیں + ان میں سے کوئی نیشہ رشیوں کے ہی اوتار ہوتے ہیں اور ان کے نام بھی ان ہی نیشہ رشیوں کے نام پر ہوتے ہیں جن کے وہ اوتار ہوتے ہیں + ان نیشہ اور نیشنگ رشیوں کے ناموں کی ایکتا سے ان کے چرتر آپس میں ایک دوسرے کے چرتروں کے ساتھ گڈمڈ ہو جاتے ہیں اور ان رشیوں کے دشنے میں بھڑائی پیدا کرتے ہیں +

وید منتروں کے درشٹا اور کرتا (اور یہ بات آگے اسی ادھیائے میں بتائی جاوے گی کہ درشٹا اور کرتا سے کیا مراد ہے) زیادہ تر یہ ہی وید پرور تک نیشہ پنت رشی اور ان کے نیمٹنگ اوتار ہیں اگرچہ ان میں کئی سورج بنی اور چند ربنی راج رشی بھی شامل ہیں جیسا کہ آگے دکھایا جاویگا + چنانچہ دسٹھ جی رگوید کے ساتویں منڈل کے رشی ہیں - اترتی اور ان کے گوتنر رشی پانچویں منڈل کے رشی ہیں - وشوامتر تیسرے منڈل کے اور بھردواج چھٹے منڈل کے رشی ہیں - اور کشپ جمدگنی اور گنوم باقی منڈلوں کے مختلف سوکتوں کے رشی ہیں جیسا کہ آگے دکھایا جاوے گا + دو سوکت (یعنی منڈل ۹ کا سوکت ۱۰ اور منڈل ۱۰ کا سوکت ۱۱) وید میں ایسے بھی ہیں جن کے رشی یہ ساتوں مشترکہ سمجھے جاتے ہیں + سوکت ۱۲ کے منترہ میں یہ ساتوں رشی پراختیا کرتے ہیں کہ سارے دیوتا یاہاں (اس سنسار میں) رکھشا کریں - مروت گن - رکھشا کریں - اور سارے بھوت رکھشا کریں جس سے کہ یہ (سنسار) پاپ رہت ہو +

۱۲ رگوید کے منڈل ۸ کے سوکت ۲۸ اور ۳۰ میں منو (دیو سوت) ان دیوتاؤں کو تودا

خود وید میں سنت رشی کا پد جن منتروں میں آیا ہے اُن میں سے دو منتر رگوید کے ۱۰-۸۲-۲ اور ۱۰-۱۰۹-۴ ہیں + منتر ۱۰-۸۲-۲ میں آیا ہے کہ وِشوکرم (جس کا ارتھ ساین نے آدیثہ (سورج) کیا ہے) سنت رشیوں سے پرے ہے۔ اور یہاں سنت رشیوں سے مُراد غالباً اُن سات تاروں سے ہے جو شیشو مار کی شکل میں دُھرو کے ارد گرد پھرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں کیونکہ سنسکرت میں رشی جیوتی یا تارے کو بھی کہتے ہیں +

[تاروں کا اور خاص کر ان سات تاروں کا نام رِکش بھی ہے اور اس لئے اتر کی دِشا کو جس میں یہ تارے چمکتے ہیں رِکش بھی کہتے ہیں + رگوید ۱-۲۴-۱ میں بھی رِکش اسی ارتھ میں آیا ہے + مگر سنسکرت میں رِکش ریچھ کو بھی کہتے ہیں اور اس لئے مغربی قوموں نے جب ان تاروں کے ساتھ رِکش کا لفظ دیکھا تو اُس کا ترجمہ اپنی زبانوں میں ریچھ کر لیا طینی میں اُن کو اُرسا (Ursa) اور انگریزی میں بیر (Bear) کہا۔ اور چونکہ اس قسم کی دو شکلیں ایک ہی جگہ آکاش میں دکھائی دیتی ہیں ایک چھوٹی اور ایک بڑی اس لئے ان دونوں میں تمیز رکھنے کے لئے چھوٹی کو جس کی پوچھ کا سر اُدھرو یعنی قطب بنتا ہے لاطینی میں اُرسا مائنر (Ursa Minor) اور انگریزی میں لیسر بیر (Lesser Bear) یعنی چھوٹا ریچھ کہا اور بڑی شکل کو جوا اور سیاروں اور ستاروں کی طرح دُھرو کے ارد گرد پھرتی ہے اُرسا ماجر (Ursa Major)

میں تین اوپر تیس ارتھات ۳۳ بتاتا ہے اور سوکت ۲۷ میں ان سے رکشا کے لئے پُرارتھنا بھی کرتا ہے + یہ ۳۳ دیوتا کون ہیں اس کا حال آگے اس گرنتھ کے چھٹے بھاگ میں ویدک لٹریچر کے سبندھ میں بیان کیا جاوے گا +

اور گر میٹر بیر (Greater Bear) یعنی بڑا بیچہ کہا۔ ہندوؤں نے ان کو اپنی اُج بھاونا کے انوسار رشی کہا۔ اور چونکہ یہ گنتی میں سات ہیں اس لئے ان کو (یعنی بڑی شکل کے تاروں کو) سپت رشی کا نام سٹ دیا۔ اور یہ بھاونا جیسا کہ اوپر وکت منتر ۱۰-۸۲-۲ سے ظاہر ہے ویدوں کے وقت سے چلی آرہی ہے +

دوسرے منتر (۱۰-۱۰۹-۴) میں آیا ہے کہ برہمانے جو اپنی جایا جو پو (اسمات واک یا بانی) کو کسی پاپ کے کارن تیاگ دیا تھا اُس کو دیوتاؤں سے اپا پا بتایا۔ اور ”سپت رشیوں نے بھی جو تپ میں لگے ہوئے تھے اس وشے میں ساکشی دی“ + یہاں سپت رشی سے صاف ظاہر ہے کہ سات تپسوی رشی مراد ہے + ایک اور منتر (۱۰-۱۳۰-۱/۲) میں آیا ہے کہ ”ہمارے پترگیوں کے کرنے سے ہی شُشیہ سے رشی ہو گئے اور میں اپنے من کی آنکھ سے اُن کو دیکھ سکتا ہوں جنہوں نے یہ لگتے رہے۔ دِویہ سپت رشیوں نے استی اور چھند اور ودھی کے ساتھ پہلے رشیوں کے رستہ کو دیکھ کر رتھ بانوں کی طرح سے باگ ہاتھ میں لی“ + اور یہاں بھی سپت رشیوں سے صاف ویدک سپت رشی ہی مراد ہے + مگر یہ سات رشی کون تھے۔ اس کی کوئی تفصیل وید میں نہیں ہے اگرچہ بھوید کے شت پتہ براہمن میں اس کی تفصیل دی ہوئی ہے اور یہ تفصیل وہی ہے جو ہم نے اوپر

سٹ وشنو پران کے ٹیکا کارشتری دھرنے انش ۴ کے ادھیائے ۴۴ کے شلوک ۱۰۵ کی ٹیکامیں ان سات تاروں کے نام یہ لکھے ہیں:۔ مریچی و ششٹھ انگرا اتری پلشٹیہ پلہیہ اور کرکرو + اور یہ بھارت کے وہ پروردہ دھرم پران سپت رشی ہیں جو کلپ بھر میں گے اور جن کا ذکر ہم ابھی کیچے کر آئے ہیں +

وِشنو پُران اور شرمید بھاگوت میں سے وید پرورتک رشیوں کی دی ہے
اور جس میں وِشِشٹ - کشپ - اتری - جمدگنی - گئوتم - وِشوامتر اور بھردواج
شامل ہیں †

ویدوں میں ان سب کے نام آتے ہیں۔ مگر الگ الگ آتے ہیں۔ اور
ان سے ان کے کچھ کچھ اتھاس بھی ملتے ہیں۔ مگر پُرانوں میں اور رماہین
اور ہا بھارت میں ان کی انیک کتھائیں بن گئی ہیں †
یہ کتھائیں اگرچہ خاص اتھاس سے سمبندہ نہیں رکھتی ہیں مگر چونکہ
اتھاس میں اُن کا ذکر آتا ہے اور شسکرت لٹریچر ان سے بھری پڑی ہے
اس لئے ان کا جاننا بھی ضروری ہے اور ایسا ہی ضروری ہے جیسا کہ
انگریزی لٹریچر سمجھنے کے لئے رومن اور یونانی مضمون لوجی کی کتھاؤں کا جاننا
ضروری ہے اور اسی لئے ہم ان کا حال سنکشپ سے برنن کئے دیتے
ہیں اور وہ حال یہ ہے۔

(۱) وِشِشٹ

وِشِشٹ کو وِشِشٹ بھی لکھتے پڑھتے ہیں۔ چنانچہ وِشنو پُران
اور شرمید بھاگوت کے جن شلوکوں میں سپت رشیوں کے ناموں
کی تفصیل درج ہے اور جن کا حوالہ اوپر درج کیا گیا ہے اُن
میں سے وِشنو پُران کے شلوک میں وِشِشٹ اور شرمید بھاگوت
کے شلوک میں وِشِشٹ لکھا ہوا ہے۔ مگر وِشِشٹ کہنا زیادہ
صحیح ہے۔ اس کی دیا کرن پانینی (۵-۳-۵۵) کے انوسار
یہ ہے کہ لفظ وِسو کے آخر میں آتی شے ارتھات تفضیل کل کے ارتھ

میں اسٹھ کلمہ تو صیفی لگا ہوا ہے۔ اور جیسے گرو سے گرسٹھ اور لکھو سے لکھٹھ بنا ہوا ہے ویسے ہی دسو سے دسٹھ بنا ہوا ہے اور دسو کا ارتھ ہے دھنوان یا سٹھ وان یا اوتھم + اصطلاح میں دسو آٹھ شکتیوں کا نام ہے جن میں اگنی و سٹھ ارتھات سب سے اوتھم ہے۔ چنانچہ شرمید بھگوت گیتا (ادھیائے ۱۰ - شلوک ۲۲) میں بھگوان کہتے ہیں کہ دسوڈن میں میں پاوک ارتھات اگنی ہوں + وید کے اکثر منتروں میں و سٹھ اسی ارتھ میں آیا ہے (اداہرن کے لئے دیکھو رگوید ۲-۹-۱) اور اس ارتھ میں و سٹھ اون پر جاپیوں میں شامل ہے جن کا حال ہم پیچھے لکھ آئے ہیں +

پُرانوں کی رو سے و سٹھ پر جاپتی کو کر دم رشی کی پتری اودجا بیابھی گئی تھی اور اس استری سے اُن کے چتر کیتو آدک سات پتر ہوئے جو تیسرے منوتر کے سپت رشی ہوئے (دیکھو شرمید بھاگوت اسکندھ ۴ - ادھیائے ۱ - شلوک ۴۰) + ساتویں منوتر میں جواب ورتمان ہے دسٹھ آپ سپت رشیوں میں شامل ہوئے اور چونکہ ایک منوتر میں ۱۷ چترنگ ہوتے ہیں اور ہر چترنگ کے دو اپریں ایک نیارشی وید ویاس ہو کر ویدوں کا ویاس کرتا رہتا ہے اس لئے و سٹھ اس منوتر کے آٹھویں چترنگ میں وید ویاس بھی ہوئے۔ اور و سٹھ کا پتر شکتی جو آرتھ تھی استری سے ہوا پچیسویں چترنگ میں اور شکتی کا پتر پراشتر پچیسویں چترنگ میں اور پراشتر کا پتر کرشن دوپیاٹن ورتمان اٹھاسویں چترنگ

میں وید ویاس ہوئے (دیکھو بھاگوت ۴-۱-۲۱) اور دشنو پران - انش ۳- ادھیائے ۳) †

پرچاپتی وسِٹھ توجیسا بھیجے بتایا جا چکا ہے مانشی سترئی میں شامل ہیں۔ ہرشی وسِٹھ جو وید پرورتک ہوئے منتر اورن کے پتر ہیں (دیکھو رگوید - منڈل ۷- سوکت ۳۳- منتر ۱۱ تا ۱۳)۔ ہتر اورن دوناموں سے مرکب ہے اسقات ہتر اور

ورن سے اور ان دونوں کے بیچ میں آدیا کرن کے انوسار اس طرح سے آیا

ہوا ہے جس طرح وشوامتر میں دشو اور منتر کے بیچ میں آیا ہوا ہے۔ ہتر اور ورن

یوں تو دو دیوتاؤں کے نام ہیں پر ہما بھارت (شانئی پڑو- ادھیائے ۳۱۸-

شلوک ۳۹) میں یا گنیہ ولکنیہ رشی نے ان کا ارتھ پُرش اور پرکرتی

کا کیا ہے۔ پس ہرشی وسِٹھ منتر اورن کے پتر ہیں اور رگوید

کے منڈل ۷ کے رشی یہ ہی منتر اورن کے پتر وسِٹھ ہیں †

وسِٹھ جی کے پتر شکتی آدک (جو آرنہ صتی کے پیٹ سے تھے) اور

شکتی کے پتر پراسر بھی ویدک رشی ہوئے ہیں۔ چنانچہ منڈل ۹ کے سوکت

۹، ۱۰ میں جو ۵۸ منتر ہیں ان میں سے اتاس کے رشی وسِٹھ اور ۲ تا ۲۰

کے رشی ان کے پتر ایند رپرتی - ورکھ گن - مینو - اپننیو - ویا گھرا د - شکتی -

کرن شرت - مرڈیک اور دسکر ہیں۔ اور ۳ تا ۴ کے رشی شکتی کے پتر پراسر

ہیں۔ اور منڈل ۷ کے سوکت ۳۳ میں جن "وسِٹھا" کا ذکر آیا ہے

لکھ یہ رشی یجروید کی کُنکل مسنگمتا کے اور اوس سنگمتا کے شت پتھ براہمن کے

کرتا ہیں (مفصل حال کے لئے دیکھو اس گرنہ کا چھٹا بھاگ اور اُس کے پہلے

ادھیائے میں یجروید کا دشنے) †

اُن سے غالباً یہی سب وسِشٹہ کے بنسج یا گو ترج مراد ہیں + شکتی کے پُتر اور وسِشٹہ کے پوُتر واسِشٹہ نندن پر اشتر مہا بھارت کے زمانہ میں پھر پرگٹ ہوئے اور وید ویاس کرشن دویمپاین کے پتا اور وشنو پران کے وکتا ہوئے (دیکھو وشنو پران - ۴ - ۲۰ - ۳۸) *

سورج بس کے اکشوا کو بنی راجاؤں نے اپنے پرمتموں کو ان ہی وسِشٹہ کے نام پر وسِشٹہ کا خطاب دیا اور یہاں سے وسِشٹہ کا ایک نیا سلسلہ چلا اور یہ سلسلہ اس بس کے بانی اکشوا کو سے لے کر راجندر جی تک جو اکشوا کو سے ساٹھ پیڑھی تیچھے ہوئے برابر چلا گیا + چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ جب اکشوا کو نے اپنے بیٹے وِگلشی سے کہا کہ شترادھ کے لئے مانس لا اور وہ شکار مار لایا مگر راستہ میں بھوک کے مارے اُس میں سے ایک شش یعنی خرگوش کھا کر سارے مانس کو جھوٹا کر لایا تو اس پرادھ کے کارن کل آپار ج وسِشٹہ نے وِگلشی کو شاپ دیا اور اس شاپ سے وِگلشی کا نام ششاد (خرگوش خور) پڑ گیا (دیکھو وشنو پران - ۴ - ۱۸) ادھیائے ۲ - واکیہ ۵ اتا ۱۸) * پھر جب اکشوا کو سے کوئی ۵۰ پیڑھی تیچھے راجا سداس ہو ا اور اس کا پُتر سؤداس جو کلماش پاد کے نام سے مشہور ہے ایک شاپ کے کارن اولاد پیدا کرنے

۵۵ اسی طرح سے زمانہ حال میں مالوہ کے پرمدھ راجا بھوج کے پُتر کیرتی ونا نے ٹھاکر جاجوک کا بیٹہ کے پُتر ہیشور کو وسِشٹہ کا خطاب دیا تھا (دیکھو مختصر تاریخ قوم کا بیٹہ مرتبہ بابو ناگیندر ناتھ باسو) *

۵۶ ششاد کے بچے دیکھو آگے ادھیائے (۴) بنساولی نمبر ۱

سے رہ گیا تو پروہت و سِٹھ نے اُس کی پرار تھنا سے اُس کی استری
 و مینتی کو گر بھ آدھان کرایا اور اُس گر بھ سے اشمک نامی پتر پیدا ہوا
 جس سے بارہ پڑھی پیچھے سدری راجندر جی کا جہم اسی اشمک کے
 بنس میں ہوا (دیکھو وشنو پران - انش ۴ - ادھیائے ۴) اور مہا بھارت
 آدی پر - (ادھیائے ۸۲) اور راجندر جی اور اُن کے پتا دشر تھ کے راج
 میں تو کل پروہت و سِٹھ تھے ہی + غرض جس طرح سے کہ اب بھی ہوا
 شکر آچار ج کی گدی کے وارث کوئی ہوں اور کسی کال میں ہوں ڈھائی ہزار
 برس سے شکر آچار ج کے نام پر شکر آچار ج ہی کہلاتے چلے آتے ہیں
 اُسی طرح سے و سِٹھ جی کی گدی کے ادھکاری بھی جس کسی کال میں ہوئے
 و سِٹھ جی کے نام پر و سِٹھ ہی کہلاتے چلے آئے +

(۲) وشوامتر

وشوامتر کا برتانت اور بھی اُلجھا ہوا ہے - یہ کوئی پر جاپتی تو نہیں
 ہوئے پرو سِٹھ کی طرح اس منو نتر کے سپت رشیوں میں شامل ہیں +

۷۷ نیز دیکھو آگے ادھیائے (۴) - ہنسا ولی نمبر +

۷۸ وشوامتر کا شبید دوشبیدوں سے مرکب ہے اور وہ دوشبید یہ ہیں :-

وشو جو پانچ (۴ - ۳ - ۱۳۰) کے انوسار وشوا ہو گیا ہے - اور مٹر - اور اس کا ارتھ

ہے - وشو ارتھات سبارے جگت کامتر +

مہا بھارت (انوشان پر - ادھیائے ۹۳) میں سپت رشیوں نے اپنے اپنے نام کی بڑھتی ایک یا تو دھائی کو چکرانے

کیلئے عجیب عجیب طرح سے بیان کی ہے - مگر وہ چکرانے کے لئے ہی ہے سمجھانے کے لئے نہیں ہے +

وِشوا مِتر رِگوید کے ایک منڈل (ارتھت منڈل ۳) کے رشی بھی ہیں پر اس
 اوستھاس شؤنک کی آرش انوکرمی میں جس میں وید کے ہر ایک سَوکت
 اور ہر ایک منتر کا رشی بتایا ہوا ہے (اور جس کا ذکر ہم آگے اسی ادھیائے میں
 مفصل کریں گے) وِشوا مِتر کو گاتھی کا پتر لکھا ہے۔ اور رِگوید سنگھتا جو آج
 کل پر چلت ہے اُس میں بھی اسی طرح دکھایا ہوا ہے + گاتھی سے گادھی
 مراد لیتے ہیں اور گادھی کا اتھاس یوں آتا ہے :-

جس طرح اکتھو کو سورج بنس کا بانی تھا اُسی طرح اُس کا سما لین
 پُرور و اچندر بنس کا بانی تھا۔ اس پُرور دَا کے ایک بیٹے آپو سے پُر و بنس چلا
 اور دُوسرے بیٹے رِجے سے وِشوا مِتر کا بنس چلا اِس طرح سے کہ رِجے
 سے آٹھ پڑھی آگے چل کر کش ہوا۔ کش کا بیٹا کُش مَب اور کُش مَب
 کا بیٹا گادھی ہوا + گادھی کی بیٹی ستیہ وتی بھرگوئش کے رچیک رشی کو
 بیاہی گئی [اور رچیک رشی چیون رشی کے پتر تھے (دیکھو ہا بھارت
 انوشاسن پرو - ادھیائے ۴ - شلوک ۸)] + رچیک نے سنتان پیدا کرنے
 کے لئے ایک چرو اپنی استری ستیہ وتی کے لئے اور ایک اور چرو اپنی استری
 کے کہنے سے اُس کی مان (گادھی کی استری) کے لئے تیار کیا۔ مگر ستیہ وتی
 والا چرو جو برہم تیج اُتپن کرنے والا تھا اُس کی ماں نے کھایا اور
 اُس کی ماں کا چرو جو کُش مِتر تیج اُتپن کرنے والا تھا ستیہ وتی نے کھایا +

۹۹ اس سلسلہ میں انوشاسن پرو کے اسی ادھیائے ۴ کے شلوک ۲۷ میں یہ بھی لکھا ہے
 کہ ان استریوں نے رچیک رشی کے کہنے سے پتر پر اپنی کے لئے اشوتھ (پیل) اور اُدُمبر (بڑا
 کے برکشوں سے آئین بھی کیا تھا + اور ان برکشوں کی یہ ماننا ہندو استریوں میں اب
 تک اور شاید اس ہی شلوک کے کلن چلی آتی ہے +

نتیجہ یہ ہوا کہ ستیہ وتی کا پوتا (ارتھتات ستیہ وتی کے پتر جدگنی کا بیٹا) تو پرشورام
 ہوا جو رشی پتر ہوتا ہوا بھی کشتریج سے ایسا بھرپور ہوا کہ کشتریوں کا بیج ناش
 کرنے والا ہوا اور ستیہ وتی کا بھائی (گادھی کا بیٹا) وشوامتر ہوا جو کشتری پتر
 ہوتا ہوا بھی برہم بیج سے ایسا بھرپور نکلا کہ برہم رشیوں میں شامل ہوا اور وہاں
 رشی "وشوامتر" کے نام پر جو پنپت رشیوں میں شامل ہیں اس کا نام بھی وشوامتر
 ہوا جس طرح کہ اس کی بہن ستیہ وتی کے بیٹے کا نام مہرشی جدگنی کے
 نام پر جدگنی ہوا (دیکھو آگے ادھیائے ۴ - ہنساولی نمبر ۲) +

اس حساب سے وشوامتر چروروا سے اور اس کے سمکالین اکشواکو سے
 تیرہ پڑھی بیچے ہوا مگر ہم دیکھتے ہیں کہ اکشواکو سے اٹھارہ پڑھی بیچے امبرکیہ
 کا یگیہ ہوتا ہے تو اس میں وشوامتر کا ہاتھ ہوتا ہے۔ سنائیس پڑھی بیچے ستیہ ورت
 (نری شنکو) یگیہ کرتا ہے تو اسکو وشوامتر یگیہ کرتے ہیں پچاس پڑھی بیچے سداس
 کو بھی وشوامتر ہی یگیہ کرتے ہیں۔ اور ساٹھ پڑھی بیچے جب رام اوتا ہوتا ہے
 تب پھر وشوامتر ہی شری رام چندر جی کو جنگ پوری میں لے جاتے ہیں اور دیتا جی
 سے انکا بیاہ کرتے ہیں + اور ان سب چرتروں میں وشوامتر کی وسٹھ سے ٹکرموتی
 رہتی ہے + معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح راج پوتہوں میں ایک گدی وسٹھ کی قائم
 ہو گئی تھی اسی طرح ایک گدی وشوامتر کی بھی قائم ہو گئی تھی اور جس طرح وسٹھ
 کی گدی پر بیٹھنے والے ہر زمانہ میں وسٹھ کہلائے جاتے ہے اسی طرح وشوامتر
 کے جانشین بھی ہر زمانہ میں وشوامتر کہلاتے چلے آئے اور ان دونوں گدیوں
 میں جو ایک رقابت ہی پیدا ہو گئی تھی وہ برابر قائم رہی +

پہلی ہی ٹکرجو وشوامتر کی وسٹھ کے ساتھ ہوئی یوں ہوئی کہ
 جب وشوامتر اپنے پتا گادھی کے بعد راج گدی پر بیٹھے اور

کانیہ کُج (قنوج) کے راجا ہوئے تو وہ ایک دن پھرتے پھرتے دسِ شٹھ کے آشرم میں پھونچے + دسِ شٹھ کے پاس ایک گائے تھی جو جیسی دیکھنے میں سمندر تھی ویسی ہی دودھ دہی کی سمندر تھی۔ چنانچہ اسی گائے کے دئے ہوئے پدارتھوں سے دسِ شٹھ نے وشوامتر کا ستکار کیا اور ایسا ستکار کیا کہ وشوامتر راج کے بھوگوں کو بھول گیا + چاہا کہ اس کام میں کو اپنے ساتھ لے چلے مگر دسِ شٹھ کے دل نے نہ چاہا کہ اس کو دے۔ وشوامتر نے زبردستی کرنی چاہی تو گائے نے پکار مچائی اور گائے کی پکار سن کر پنڈت اور شک اور یون آدک چھری جاتیاں اُس کی سہایت کو آ موجود ہوئیں + وشوامتر کے چھکے چھوٹ گئے اور اُس کو اپنا سامنہ لے کر لوٹنا پڑا + مگر وشوامتر کو چین کہاں تھا۔ دسِ شٹھ کے برہم تیج نے اُس کے کشتیر تیج کو دھول میں ملا دیا تھا اس لئے اُس نے برہم تیج کو برہم تیج سے ہی دبانا اور برہم تیج کی پراپتی کے لئے تپ کرنا شروع کیا اور ایسا اگر تپ کیا کہ اگرچہ وہ ایک بار ملینکا اپسرا کی جادو و بھری اداؤں کے پھندے میں پھنس کر اپنے تپ سے گرا اور شکنتلا کا جنم داتا ہوا لیکن پھر سنملا

نہ کانیہ کُج (قنوج) کے لئے دیکھو آگے ادھیائے ۴ کی بنساولی نمبر ۲۲ اور اس گرنٹھ کا بھاگ ۳

اور انہیں ہما بھارت کا بن پڑو پانڈوؤں کی تیرتھ یا تڑا کے دشتے میں ۴

۱۱ ان جاتیوں کے لئے دیکھو اس گرنٹھ کا دوسرا بھاگ (ادھیائے ۱۸) راجا سگر کے اتہاس میں اور

چوتھا بھاگ چندر گپت اور اشوک کے سلسلہ میں ۴

۱۲ یہ وہی شکنتلا ہے جس کا پتر بھارت دیش کا دکھیات راجا ہوا ہے اور جس کا چرٹھ کا لید اس

نے اپنے دکھیات نامک شکنتلا میں لکھینا ہے + شکنتلا کے باقی حال کے لئے دیکھو ادھیائے ۴

(بنساولی نمبر ۹) میں پڑوئیں کے میسویں راجا دھینت کا حال جس کو شکنتلا بیابھی گئی تھی ۴

اور انجام برہم تیج پر اپت کر کر چھوڑا اور وسشٹھ ملک سے منوا دیا کہ وشوامتر
برہم رشی ہو گیا (دیکھو بالسیکی رامین - بال کاند - سرگ ۵۲ تا ۵۶ اور سرگ ۶۵ -
اور ہابھارت - ادی پرو - ادھیائے ۱۷۵) +

وشوامتر پورو دا کے ہنس میں پورو دا سے تیرھویں پڑھی پر میں (دیکھو آگے
بنساولی صفحہ ۸۷ پر) اور چونکہ پورو دا اکشوا کو کا سمکالین ہے اس لئے
اکشوا کو سے بھی تیرھویں پڑھی پر پڑھے + مگر اکشوا کو سے اٹھارہ پڑھی بعد (اور تیجے
ادھیائے ۲ میں ہم بتا چکے ہیں کہ یہ پڑھیاں مکمل نہیں ہیں) راجا امریکھ ایک
گیہ رچتا ہے اور اُس میں بھی وشوامتر کا ہاتھ دکھائی دیتا ہے + گیہ کا پشو
گم ہو جاتا ہے اور امریکھ کو کہیں نہیں ملتا ہے - گیہ کرنے والے کہتے ہیں کہ
اگر پشو نہیں ملتا ہے تو اُس کی جگہ کوئی پُرش لاؤ - امریکھ پُرش کی تلاش میں نکلتا ہے
بھرگو تنگ پر رچیک رشی سے ملتا ہے اور اُن سے اُن کا ایک لڑکا مانگتا
ہے - سب سے بڑا لڑکا جس کا نام (جگدینی) تھا رشی کو پیارا ہے اور سب سے چھوٹا
رشی کی امتری کو پیارا ہے - اس لئے منجھلا شہنہ شیب امریکھ کو ملتا
ہے اور وہ اُس کو لے کر چل پڑتا ہے + راستہ میں پشکر کا تبرہ پڑتا ہے
اور وہاں شہنہ شیب اپنے ماما وشوامتر سے ملتا ہے اور اُس کو اپنی بھانجی سنا تا
ہے - وشوامتر اُس کو ایک منتر جپنے کے لئے بتا دیتے ہیں - اجدھیہا پنچک گیہ
شروع ہوتا ہے - اور شہنہ شیب کو ویشنو یو پ ارتھات گیہ کے قحب سے

۱۷۵ دیکھو اس گرنٹھ کا باب ۳ اور اس میں پانڈوؤں کی یا ترا ہابھارت کے بن پرد
میں +

۱۷۶ یہ شہنہ شیب اور شیب سے مل کر رہا ہے اور اس کا خد ارتھ ہے کتے کی پونچھ +

پشو کی جگہ باندھ دیا جاتا ہے۔ مشنہ شپ و شو امتر کا بتایا ہوا منتر چیتا رہتا ہے۔ اور اندرا اس منتر سے پرتن ہو کر مشنہ شپ کو دیر گھ آلو کا برادر راجا کو لگیا کاپھل دیتا ہے (بالمیکی رامین - بال کا ند - سرگ ۶۱ تا ۶۲) *

مشنہ شپ کے اس چرتر کا اشارہ رگوید (۱-۲۴-۱۱) میں بھی آیا ہے جہاں اس موکت کا رشی جو خود مشنہ شپ ہی ہے کہتا ہے :-

۱۲ - یہ منتر مجھ کو دن رات چنے کے لئے بتایا ہے اور اسی کو میرا من چیتا ہے۔

مشنہ شپ نے جس (دیوتا) کو یاد کیا ہے وہ راجا دورن ہم کو ملتی دے *

۱۳ - تین دروید (ارتھت لگیہ کے مہتمبوں سے) بندھے ہوئے مشنہ شپ نے اوتی کے پتر دورن کو یاد کیا ہے - و دوان راجا دورن اس کے پھندوں

کو چھوڑائے *

اس چرتر کے پیشات و شو امتر نے مشنہ شپ کو اپنا کر ترم پتر ارتھت

میتا بنالیا اور اس کا نام دیورات (ارتھت دیوت) رکھا اس لئے مشنہ شپ

رچیک رشی کے سمبندھ سے بھا رگو (بھرگو گوتری) اور شو امتر کے سمبندھ سے

کوشک (گشک گوتری) ہوا (دیکھو شونوپران - انش ۴ - ادھیائے ۷ - واکبے ۳) *

امبریکہ کے نام سے دور راجا وکھیات ہیں - ایک تو اکشوا کو کے بھائی نہگ

کا پوتا اور دوسرا اکشوا کو کے اپنے ہی کل میں اکشوا کو سے اٹھارہ پڑھی پیچھے

ماندھاتا کا بیٹا (دیکھو آگے ادھیائے ۴ - بنسا ولی نمبرا) * رامین میں امبریکہ

کو اکشوا کو سنی اور اجد دھیا کا راجا کہا گیا ہے - اس لئے رامین کا امبریکہ

یہ پچھلا ہی امبریکہ ہے *

شرمید بھاگوت (اسکندھ ۹ - ادھیائے ۷) میں یہ کہتا راجا امبریکہ کے

۱۵ درویدی کے باپ دروید کا نام یہی ویدک شبد دروید ہے *

یگیتہ کی نہیں بلکہ تری شنکو کے وکھیات پتر راجا ہر شچندر کی بیان کی گئی ہے جو اسی ماندھاتا کے بڑے بیٹے پڑوکش کے بنس میں اکشوا کو سے ادنئیس^{۲۹} پیرمھی تیچھے ہوا ہے [دیکھو آگے صفحہ (۸۷)] اور ہا بھارت (انوشاسن پرو۔ اوصیائے ۳) میں بھی ایسا ہی بیان کیا گیا ہے اور غالباً یہ ہی ٹھیک معلوم ہوتا ہے کیونکہ اس سے پہلی کتاب جو رامائن میں بیان کی گئی ہے وہ ہر شچندر کے پتا تری شنکو کی ہی ہے + ائیرے براہمن میں بھی مشنہ شپ کا ذکر ہر شچندر ہی کے سمبندھ میں آیا ہے اور برہم پران میں بھی ایسا ہی لکھا ہے + اور اگر ایسا ہی ہے تو یہاں وشوامتر امرکھ سے بھی بارہ پڑھیاں اور آگے جا کر پوئے + تری شنکو کی کتاب ہے کہ تری شنکو (جس کا اصل نام ستیہ ورت تھا) چاہتا تھا کہ میں کوئی ایسا یگیتہ بچوں جس سے جیتے ہی اسی شریہ کے ساتھ سوزگ کو جاؤں۔ مگر کل پروہت و سٹھ نے اُس کے ہاتھ سے ایسا یگیتہ کرنے سے انکار کر دیا تھا اس لئے تری شنکو پہلے و سٹھ کے پتروں کے پاس گیا اور جب انہوں نے بھی انکار کر دیا اور نہ صرف انکار ہی کیا بلکہ اُس کو گوردی آگیا پالن نہ کرنے کے پرادھ میں چا نڈال ہو جانے کا شاپ بھی دیا تو تری شنکو وشوامتر کے پاس پہنچا اور وشوامتر نے اُس کو اپنے تپ کے بل سے شریہ بہت سوزگ لوک میں پہنچا دیا۔ مگر چونکہ تری شنکو کا شریہ شاپ کے کارن چا نڈال کا شریہ ہو گیا تھا اس لئے اندر نے اُس کو سوزگ میں داخل نہیں کیا اور نیچے وکیل دیا۔ لیکن وشوامتر نے اُس کو زمین پر گرنے سے روک دیا اور وہ نیچ میں ہی رہ گیا اور اب تک آکاش میں اُلٹا لٹکا ہوا ایک تارے کی صورت میں نظر آتا ہے [دیکھو بالیکی رامائن (بال کا نڈ۔ سرگ ۷ تا ۱۰)] + اور اسی رامائن کے نیدھ کا نڈ (سرگ ۴۔ شلوک ۴۹) میں جہاں لکشن جی رام چند رجبی کو نکا پر

چٹائی کرنے کے سے اچھے اچھے شگون دکھاتے ہوئے کہتے ہیں کہ
 پہل تری شنکو راج رشی جو ہم اکشوا کو مہیوں کا پوڑو پتا مہ ہے پروہت
 (شوامشر) کے ساتھ پرکاشمان ہے "وہاں وہ تری شنکو کے اسی اتہاس
 کی طرف اشارہ کرتے ہیں اور شوامشر کے لئے پروہت کا شہید پرگیت
 کر کے بتاتے ہیں کہ تری شنکو کے زمانہ میں شوامشر کی گدی بھی وسیشٹھ
 کی گدی کے مقابلہ میں قائم ہو چکی تھی اور تری شنکو نے شوامشر
 کو وسیشٹھ کی جگہ اپنا پروہت مان لیا تھا + اور معلوم ہوتا ہے کہ شوامشر
 اور وسیشٹھ کی گدیوں میں جو رقابت چلی وہ یہاں سے ہی پیدا ہوئی +

شوامشر کے چرتر یہاں تری شنکو اور اس کے پتر ہریشچندر کے
 ساتھ ہی ختم نہیں ہوتے ہیں بلکہ وسیشٹھ کی طرح آگے تک جاری رہتے
 ہیں + تیجھے بتایا جا چکا ہے کہ سداس جو ہریشچندر سے بھی بیٹا پڑھی اور
 آگے چل کر اکشوا کو سے پچاس پڑھی تیجھے ہوا ہے اس کے پتر سو داس
 عرف کلماش پاد کو وسیشٹھ کی کرپاسے بیٹا پراپت ہوا تھا - اور شوامشر
 یہاں بھی موجود ہیں - اور وہ اس طرح سے کہ کلماش پاد ایک دن شکار کو
 جا رہا تھا کہ سامنے سے وسیشٹھ کا پتر نکلتی آیا اور راجا کو راستہ نہیں دیا -
 کلماش پاد کو رو دھ میں آیا اور نکلتی کو بڑھلا کہنے لگا - شکنتی نے کہا کہ تو
 راکشسوں کی سی باتیں کرتا ہے تو راکشس ہی ہو جا - شوامشر بھی
 کہیں سے ادھر آنکے اور کلماش پاد کو بھڑکانے لگے - کلماش پاد راکشس
 تو ہو ہی گیا تھا شوامشر کے بھڑکانے میں آگیا اور شکنتی کو مار کر کھا گیا (دیکھو
 جہازت - آدمی پرو - ادھیاء ۱۷۸ +)

۱۷۸. شوپران کو اسی شکنتی کے پتر پر اشتر نے اسی تہید سے شروع کیا ہے +

نثری ہماراجہ راجندر جی کے زمانہ میں تو وشوامتر کا ہونا پرستہ ہی ہے۔ اور راجندر جی سداس سے بھی دس پڑھی اور آگے اکتوا کو سے کوئی ساٹھ پڑھی تیجے ہوئے ہیں ۛ

ان چرتروں میں ظاہر ہے کہ نشیہ اور نینک رشیوں کی کتھائیں آپس میں گڈمڈ ہوئی ہوئی ہیں۔ چنانچہ تری شنکو والی کتھا صاف نشیہ رشی وشوامتر کے ساتھ جو آکاش میں چمک رہے ہیں جڑی ہوئی ہے اور اس کتھا کا کارن ہی شاید وشوامتر اور تری شنکو کا آکاش میں ایک دوسرے کے پاس واقع ہونا ہے (دیکھو آگے صفحہ ۹۰) اور کلماش پاد والی کتھا ہمیں شکتی کا ذکر آیا ہے وہ شکتی کے پتا نشیہ رشی وسشٹھ کے ساتھ جڑی ہوئی ہے ۛ

وید میں بھی کئی منتر ایسے آتے ہیں جن سے وشوامتر کے اتھاس پر کچھ روشنی پڑتی ہے۔ ان میں سے شہنہ شیب والے اتھاس کا حوالہ جو وید میں آتا ہے اُس کا ذکر تو ہم تیجے کر چکے ہیں۔ اب تیسرے منڈل میں سے جس کے رشی بھی وشوامتر میں سوکت ۳۳ کے چند منتر لکھتے ہیں جن سے اس وشنے میں کچھ اور روشنی پڑے گی ۛ

ان منثروں کا ارتھ یہ ہے :-

۷۔ یہ بھوج (بھوجا) اور یہ انکس گو تری وروپ (وروپا) وشوامتر کو لگیہ میں دھن دے کر اپنی آویو بڑھاتے ہیں ۛ

۸۔ لکھوا (اندر) انیک روپ دھارن کر لیتا ہے۔ اپنے شری کو مایا سے جیسا چاہتا ہے بنالیتا ہے۔ اور اپنے منثروں سے بلایا ہوا دیو لوک سے سب جگہ آجاتا کلے ۛ

کلہ وید کے اس منتر سے ایشور کا اوتار دھارن کرنا سیدہ ہوتا ہے ۛ

۹۔ جہان رشی وِشوا مِتر نے سندھو کے جل کو روک دیا۔ اور جب اُس نے سدا س کا یگیہ کرایا تو اندر نے (اُس سے کے) گشیک گوتریوں کے ساتھ پیار کیا۔

۱۲۔ پرتھوی اور آکاش میں دونو جگہ میں نے اندر کی استی کی اور وِشوا مِتر کی ہوئی استی بھارت جن کی رکشا کرتی ہے۔

۱۳۔ وِشوا مِتر (وِشوا مِتر کی گوتریں اُتپن ہونے والوں) نے اندر کی آراء صنا کی اور اندر نے ہم کو بل دیا۔

اِن منشروں میں جو کہیں میں (وِشوا مِتر)۔ کہیں جہان رشی وِشوا مِتر اور کہیں وِشوا مِتر کے پد آئے ہیں وہ خاص توجہ کے لائق ہیں۔ میں سے ظاہر ہے کہ اِس منتر کا رشی وِشوا مِتر بھوج بنسیوں اور وِروپ بنسیوں کے زمانہ میں تھا + جہان رشی وِشوا مِتر سے ظاہر ہے کہ اِس منتر کے رشی وِشوا مِتر سے بڑا کوئی اور وِشوا مِتر تھا جو اِس منتر کے رشی وِشوا مِتر کی درشتی میں جہان رشی تھا اور جس نے سدا س کا یگیہ کرایا تھا۔ اور وِشوا مِتر سے ظاہر ہے کہ یہ ”جہان رشی وِشوا مِتر“ کی گوتری کے رشی تھے جو بہوچن (صیغہ جمع) میں وِشوا مِتر کے نام پر ”وِشوا مِتر“ کہلاتے تھے (اور اِس منتر کا رشی وِشوا مِتر بھی شاید اِن ہی میں شامل تھا)۔

بھوج بنسیوں اور وِروپ بنسیوں کا پر سپر سمبندھ وِشوا مِتر کے ساتھ پرکوں کی راج بنسا ویوں کے انوسار یہ ہے:-

اس بنساولی سے ظاہر ہے کہ ورُوپ اور بھوج گادھی کے پتر و شواشر سے پہلے ہو چکے اور اُن کے بنج اُس کے زمانہ میں تھے۔ اور چونکہ ویدک رشی و شواشر بھی اُن کی اس سنتان کو ”یہ بھوج“ اور ”یہ انگریس گوتری ورُوپ“ کہہ کر اپنے زمانہ میں ظاہر کرتا ہے اس لئے اس منتر کا رشی و شواشر یہ ہی گادھی کا پتر و شواشر ہے جو کاٹھ کُج (قنوج) کا راجا تھا۔ اور رگوید کی انوکرنکا میں بھی اُس کو گاتھی (ارتھات گادھی) کا پتر ہی لکھا ہے ”ہان رشی و شواشر جنہوں نے سداس کا یگیہ کرایا تھا اس سے پہلے ہو چکے (اور وہ وسِٹھ آدک سنت رشیوں میں شامل ہیں)“

اکثر ودوان اس سداس کے وشنے میں دھوکہ کھاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ویدک سداس جس کا یگیہ ہان رشی و شواشر نے کرایا تھا وہی سداس ہے جس کا نام پُرانوں کی اُس بنساولی میں جو ہم نے ابھی اوپر دی ہے سورج بنس کے اندر نمبر (۵۰) پر آیا ہے اور ہان رشی و شواشر جس نے اس کا یگیہ کرایا تھا وہی گادھی کا پتر و شواشر ہے اور اس سے الگ کوئی نہیں ہے۔ مگر اول تو این دونوں (سداس اور و شواشر) کے زمانے ایک دوسرے سے نہیں ملتے پھر پورا نک سداس سروکام کا پتر اور راجا نل کے پتر تو پرن کا پوتا ہے (و شواشر پران انش ۴۱-۴۰) ادھیائے ۴-۵ (واکیہ ۳۸-۳۹) اور ویدک سداس چون کا پتر اور دیودت کا پوتا ہے (دیکھو رگوید ۷-۱۸-۲۲ تا ۲۵) اور پھر پورا نک سداس کے نام کا انتم سکار مُر بہت ہے اور ویدک سداس کے نام کا انتم سکار مُر بہت ہے جس سے پورا نک سداس کا وہ رُوپ جو پرمتھا ایک بچن میں بنتا ہے ویدک سداس کا ششٹی ایک بچن ہو جاتا ہے۔ اس لئے

یہ ویدک سداَس پٹورانک سداَس سے الگ کوئی اور سداَس ہے اور اُس کا یگیہ کرانے والا وشوامتر وہ ”ہان رشی“ وشوامتر ہے جو سپنت رشیوں میں شامل ہے۔ اسی طرح سے وہ وسِشٹھ بھی جو اس ویدک سداَس سے سمبندھ رکھتا ہے اور جو منڈل (۷) کے سوکت (۸۳) میں لکھتا ہے کہ ”اے اندر اور ورن جس سے کہ دس راجاؤں نے مل کر سداَس پر اور اُس کے مہابیک تر تسو بنسیوں پر چڑھائی کی اُس سے تم نے میری استی کو سن لیا سداَس اور تر تسوؤں کی رکشا کی اور میری تر تسوؤں کی پروہتائی شنیہ ہوئی“ سپنت رشیوں میں شامل ہیں۔

دوسرے وشوامتر اور دوسرے وسِشٹھ وہ ہیں جو ان ہی چہرشی وشوامتر اور چہرشی وسِشٹھ کے گو ترچ ہیں اور جن کو ویدیتروں میں بھونجی یعنی مسیخہ جمع میں وسِشٹھاہ اور وشوامترہ کے نام سے پکارا گیا ہے [دیکھ منڈل (۷) کا سوکت ۳۳ (وسِشٹھاہ کے لئے) اور منڈل ۳ کا سوکت ۵۳ (وشوامترہ کے لئے)]۔

راجندر جی کے زمانہ میں جو وشوامتر اور وسِشٹھ ہوئے وہ آدی پروہت وسِشٹھ اور آدی پروہت وشوامتر کی گدیوں کے وارث تھے اور گدیوں کے ساتھ ان تمام روایتوں کے بھی وارث ہوئے جو ان گدیوں کے ساتھ پر م پر اسے لگی ہوئی چلی آتی تھیں۔ چنانچہ جب وشوامتر شری راجندر جی کو جنک پوری میں لے کر پہنچے تو جنک کے پروہت مشتانت نے وشوامتر کی ہما برتن کرتے ہوئے سارے ”وشوامترہ“ کے چہر ترن کے چہر ترنوں میں پرو دئے اور بیدھ کاند (سرگ ۴ شلوک ۴۹) میں تو پھمن جی نے ان کو سپنت رشیوں کے ساتھ آسمان پر ہی چڑھا دیا۔ اسی طرح ہا بھارت

(انوشاسن پرو۔ ادھیائے ۳ اور ۴) میں وشوامشر سمبندھی سارے چمڑوں کو گادھی کے پتر وشوامشر کے ساتھ جوڑ کر ادھیائے ۳ کے شلوک ۱۵ میں وشوامشر کے دشنے میں یہ لکھ دیا ہے کہ وہ ”نیتہ ادیکپی (ارتھات اُدترکی) دِشا میں اتان پاد کے پتر دھرو (ارتھات قطب شمالی) اور برہم رشیوں (ارتھات پنت رشیوں) کے مدھیہ میں پرکاشمان رہتا ہے“ +

بات یہ ہے کہ جیسا تیجھے بتایا جا چکا ہے گادھی کا پتر وشوامشر اپنے تپ کے بل سے برہم رشی ہو گیا تھا اور رامین اور ہا بھارت کے زمانوں میں جبکہ جاتی کی دیوس تھا پورے طور سے جنم سے استھایت ہو چکی تھی کسی کشتری کا کیول اپنے کرم کے بل سے اسی جنم میں براہمن ہو جانا کسی اسادھارن کارن کے سمجھو تھا + چنانچہ خودیہ ہٹھن کو اس دشنے میں مذکرا ہوئی ہے اور وہ بھشیم تپام سے پوچھتے ہیں کہ وشوامشر دیہانت پرانت کئے بنا کیونکر براہمن ہو گئے (انوشاسن پرو۔ ادھیائے ۳ - شلوک ۱۷) +

اس لئے ہمارے خیال میں وشوامشر جی کے کرم سے براہمن ہو جانے کو ایک اسادھارن ارتھات غیر معمولی بات قرار دینے کے لئے یہ سب اسادھارن کھٹائیں اُن کے ساتھ جوڑ گئی ہیں + مگر دیکھا جاوے تو یہ کوئی ایسی زیادہ اسادھارن بات بھی نہیں ہے کیونکہ وشوامشر کا برہم رشی ہو جانا براہمننٹو کا پراپت کر لینا ہے (دیکھو انوشاشن پرو کے ادھیائے ۳ کا شلوک ۲)

اور براہمننٹو کا پراپت کرنا براہمن جاتی کا پراپت کرنا نہیں ہے بلکہ براہمن کے بھاؤ کا پراپت کرنا ہے کیونکہ پانہی (۵ - ۱ - ۱۱۹) کے انوسار تو اور تا کے ٹکڑے مشبدوں کے انت میں بھاؤ کے ارتھ میں ہی آتے ہیں + اور برسوں کے جپ اور تپ سے بھاؤ کا پلٹ جانا کوئی اچنبہ کی بات نہیں

ہے ۛ چنانچہ وشوامتر کے سوائے اور بھی بہت سے راجا "کشترویتیا دوج" [ارتھتات کشترویتیا (چھتری پن) سے آپیت (ملے ہوئے) دوج (برہمن)] ہوئے ہیں ۛ اور وایو پُران میں صاف لکھا ہے کہ :-

وشوامتر - ماندھاتا - سنگرتی - کپی - واریدھر آشو - پروکش - بھاسوان
گرشمہد - پرہجو - آرشی شنین - اجمیدھ - بھاگ - گارگنیہ - ککشی دان -
وروپ - مدگل - ہرت - رتھی ہتر - کنو - وشنو ویدھ آدک سب کشترویتیا
دوج تھے جو اپنے تپ سے رشی پدوی کو پہنچے (دیکھو وشنو پُران - انش ۴ -
ادھیائے ۲ - واکئیہ ۱۰ پر وشنو چتی ٹیکا) ۛ

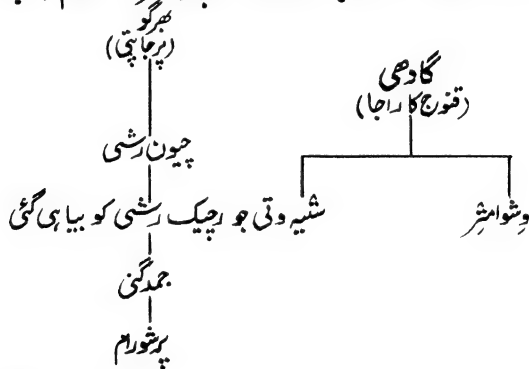
خود وشوامتر اپنے "ہان کٹیک وٹس" میں آپ ہی برہمن رشی نہیں
ہوئے بلکہ اور بہت سے برہمن رشیوں کو پیدا کرنے والے ہوئے اور وہ
سب گوتز کرتا ہوئے ۛ چنانچہ انوشاسن پڑو کے ادھیائے ۱۱ میں شلوک ۵۰
۴۱ کے اندر کوئی ۴۱ نام ایسے رشیوں کے لکھے ہیں - اور ان میں یہ ویکھیات ہیں :-
مدھو چھندا - دیورات - بھجرو - یاگیہ وکئیہ - گالو - نارو - اشولان -
گارگنیہ - جابالی - سمشرت - کپل (ہان رشی) - آئمران - چامپہ - اور
اوچین ۛ ان میں سے پہلے تین وشوامتر کی طرح سے ویدک رشی بھی
ہوئے ہیں ۛ

۵۱ یہ پُرش کون تھے اور کس بنس کے تھے ان باتوں کو آگے اسی ادھیائے میں اپنی اپنی
جگہ دکھایا جاوے گا ۛ
۵۲ ہائیکی رامین (بال کانڈ - مرگ، ۵) میں وشوامتر کے چار پُتر لکھے ہیں :-
ہوئی شینڈ - مدھو شینڈ - ہمارتھ اور درڈھ نمتر ۛ اور ان میں سے مدھو شینڈ
غالباً یہی مدھو چھندا ہے ۛ

مدھو چھندا گوید کے آرمجہ میں ہی سب سے پہلے دس سوکٹوں کا رشی ہے ۛ
۵۳ چامپہ چیا نگری کا رہنے والا معلوم ہوتا ہے اور اوچین شاید اوچین نگری کا نام داتا ہے ۛ

(۳) جمدگنی

جمدگنی کا ذکر بھی پیچھے وِشواَمتر کے سلسلہ میں آچکا ہے کیونکہ جہاں یہ پوڈانک وِشواَمتر کے ساتھ سنت رشیوں میں شامل ہیں وہاں ایتھاسک یعنی تاریخی وِشواَمتر کے ساتھ کانہیہ کینج (قنوج) کے راجا گادھی کے منس سے بھی سمبندھ رکھتے ہیں اس طرح سے کہ وِشواَمتر گادھی کے بیٹے تھے اور یہ گادھی کی بیٹی کے بیٹے تھے + ان کے پتا رشی رچیک چیون رشی کی سنتان تھے اور چیون رشی بھرگو (پر جاپتی) کی گوتریں تھے اس لئے جمدگنی بھی بھرگو گوتری ہونے کے کارن بھا رگو کہلاتے ہیں + اور ان کے پُتر پرشورام تو جگت میں بھا رگو پر سدھ ہی ہیں + نیچے کے نقشہ سے ان کے منس کا حال اچھی طرح معلوم ہو جائے گا :-



وید میں جمدگنی کا نام کئی منتروں میں آیا ہے۔ مثلاً رگ وید (۳-۵۳-۱۵) میں وِشواَمتر کہتے ہیں کہ "جمدگنی دتا (امتعات جمدگنی کی دی ہوئی) بانی سَوَیہ کی پُتری (سواہا کا رہو کر) آکاش میں گونج گئی اور دیوتاؤں میں امرت برسا گئی" + اور اسی وید کے منتر (۷-۹۶-۳) میں وِسِشٹ کہتے ہیں کہ "اے

بھدراسر سوتی بھڈر کرو۔ ہم کو چیتنا دو۔ اور وسِشٹ کی استی سے
 بھی ایسی ہی پرست ہو جیسی جمدگنی کی استی سے، جمدگنی خود اگرچہ وشوا مینر
 کی طرح کسی پورے منڈل کے رشی نہیں ہیں تو بھی کئی شوکتوں کے رشی
 ہیں۔ چنانچہ منڈل ۸ کا شوکت ۱۰۱ اور ۹ کا ۴۲ اور ۱۰ کا ۱۱۰ این ہی کے
 نام سے منسوب ہیں، ویدک انوکٹر منکامیں ان کا پتہ بھاگو (ارتھتات بھاگو
 گوتری) لکھا ہے اور شرمید بھاگوت (۹-۱۴-۲۴) میں ان کو سینت رشی
 منڈل کے رشی جمدگنی سے ملایا ہوا ہے،

جمدگنی کی نام نرکتی (وجہ تسمیہ) یہ ہے کہ جمد (ارتھتات پر جو لیت
 یعنی روشن کی ہے اگنی جس نے،

(۴) گئوتم

چوتھا رشی جو وسِشٹ آوک کے ساتھ سینت رشیوں میں شامل
 ہے گئوتم ہے، یہ گئوتم کا پتر ہے اور گئوتم رہوگن کا پتر ہے اور رہوگن وہ
 راجا ہے جس کو پہلے منو نتر میں ہی رکھ دیو جی کے پتر بھرت نے
 جمانتر میں جو بھرت ہو کر گیان اُپدیش کیا تھا (دیکھو وشنو پُران
 انش ۲- ادھیائے ۱۳-۱۴، اور شرمید بھاگوت اسکند ۵-
 ادھیائے ۱۰-۱۴)، گئوتم کا نام رگوید کے اندر نہیں آیا ہے اگرچہ
 گئوتم کا نام کئی منتروں میں آیا ہے۔ مگر رگوید ۱۳-۴۲ میں جو نود دھاکے
 ساتھ گئوتم کا نام آیا ہے اُس کا ارتھ ساین آچارج نے گئوتم کیا ہے اور
 خود نود دھا (جو اس شوکت ۴۲ کا رشی بھی ہے) گئوتم پتر گئوتم ہے (دیکھو آگے
 رشیوں کے نقشہ میں نمبر ۱)، گئوتم پہلے منڈل کے شوکت ۴۲ تا ۹۳ کا رشی

ہے۔ اور شوکت ۷۸ کے منتر ۲ سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اگنی کا سیوک تھا۔
 شت پتہ براہمن (۱-۷-۱۰) سے ظاہر ہوتا ہے کہ جس طرح وسِشٹھ اکشواکو
 بنسیوں کا پروہت تھا اسی طرح گوتم راہوگن ارتھت راہوگن کا پتر گوتم
 ودیہ بنسیوں کا جن کے راجا جنگ کے نام سے پردہ میں پروہت ہوا۔
 اور مادھو ودیہ نے اپنے پروہت گوتم کی سہایت سے اگنی پوجا کا مت
 سرسوتی سے سدانیہ (حالیہ دریائے گندک) تک پھیلا دیا۔ اور جس طرح
 اکشواکو کے بنس میں راجندر جی تک محل پروہت وسِشٹھ ہی چلا آیا اسی
 طرح جب راجندر جی وشوامشر کے ساتھ جنگ پوری میں پہنچے اور راجا جنگ
 کی پتری جاتی (سیتا) کے ساتھ انکا بواہ ہوا تب اس جنگ کا پروہت
 بھی اگر گوتم نہیں تو گوتم کا "جیشٹھ ست" ارتھت بڑا بیاض تانہ تھا
 (بالمیکی راماین - بال کاند - سرگ ۵ شلوک ۲)۔

گوتم کے وشے میں پڑانوں میں ایک کھتا آتی ہے کہ اندر نے اسکی استری
 اہلیا کا استری دھرم نشٹ کر دیا تھا۔ اور تیری آننیک (۱۲-۱۳) میں بھی اندر کو اہلیا
 کا جار لکھا ہے یہ کھتا ایک استعارہ ہے۔ اصلیت اسکی کچھ نہیں ہے۔ مگر بالمیک جی
 نے راجندر جی کے درشنوں سے اہلیا کا اُدھار کر اس کو ایک اصلیت کی
 شکل دیدی ہے (دیکھو اس گرتھ کا بھاگ ۲- ادھیائے ۲- نوٹ ۵۷)
 اور اس سے اکثر سچن اس وشے میں دھوکہ کھاتے ہیں۔ لیکن اس میں
 دھوکہ کھانے کی کوئی بات نہیں ہے۔ کمارل بھٹ نے جو سوامی شکر اچاریج
 کے زمانہ میں ہوئے ہیں اس وشے میں یوں لکھا ہے کہ اس کھتا میں اندر
 سے مراد سورج سے ہے اور اہلیا سے مراد راتری سے ہے اور اس
 کھتا کا ارتھ کیوں یہ ہے کہ سورج نے ادھرے ہو کر راتری کے

دھرم (اندھکار) کو نشٹ کر دیا (دیکھو میکس مولر صاحب کی کتاب جس کے نام کا ترجمہ یہ ہے کہ قدیم سنسکرت لٹریچر کا اتھاس) * اور ہما بھارت (شانتی پرد - ادھیائے ۳۴۲) میں جہاں یہ کتھا اور ایسی ہی اور کتھائیں آئی ہیں شلوک ۲۲ میں ظاہر کر دیا گیا ہے کہ یہ کتھائیں کچھ یعنی آکاش کی دو بیہ شکستوں سے سمبندھ رکھتی ہیں نہ کہ پرتھوی کی ہستیوں سے * ہما تابدھ بھی گوتم کہلاتے ہیں اور اس لئے شاید وہ بھی اسی مہرشی گوتم کی گوتریں ہونگے *

(۵) بھردواج

مہرشی بھردواج رگوید کے منڈل ۶ کے رشی ہیں * یہ دیوتاؤں کے گورو برہسپتی کے پتر ہیں اور اس نسبت سے بارہ پیشہ کہلاتے ہیں * بھردواج کا شہر دو شہدوں سے مل کر بنا ہوا ہے - اور وہ دو شہد یہ ہیں - بھرت اور واج - اور اُس کا ارتھ ہے برہم منتر کیونکہ بھردیا بھرت برہم کا واجک ہے اور واج کا ارتھ منتر ہے * اور وید میں بھی واج اس ارتھ میں آیا ہے * چنانچہ رگوید منڈل ۶ سوکت ۱۶ کا منتر یہ ہے کہ ”اے اگنی بھرت واج کے ساتھ تیری استی کرتا ہے تو اُس کو منکھ دے“ اور یہاں واج کا ارتھ منتر ہی ہے * مگر اس منتر میں جو بھرت کا نام آیا ہے اُس کو سائین نے دشنیت کا پرستہ پتر بھرت مانا ہے جو وشوامتر کے ویریہ اور مینکا کے پیٹ سے پیدا ہوئی شکتا کا بیٹا تھا اور اس حساب سے اس منتر کا رشی جو برہسپتی کا پتر بارہ پیشہ بھردواج ہے بھرت سے پیچھے ہوا اور یہ اس طرح ہوا کہ جب بھرت کی سنتان ہو ہو کر مر گئی اور اُس کو نوتا رہا

کا ڈر ہو تو اُس نے ایک یگیہ رچا اور عزت گن نے جو دیوتاؤں کا ایک گن ہے اُس کے یگیہ سے پرست ہو کر برہمتی کے بیٹے بھردواج کو ہی جو سنت رشیوں میں شامل ہیں بھرت کے اہل پیدا کر دیا (دیکھو دشنوپران۔ انش ۴۔ ادھیائے ۱۹۔ شلوک ۱۶ تا ۱۹) اور بھرت کا پتر ہو کر بھی بھردواج کا ارتھ ٹھیک رہا کیونکہ واج کا ارتھ دھن بھی ہے اور اس ارتھ میں بھردواج بھرت کا دھن ہوا اگرچہ پُرانوں میں اس کی وجہ تسمیہ کچھ کی کچھ چھانٹ دی گئی ہے (دیکھو آگے ادھیائے ۴۔ بنساولی نمبر ۹)۔

بھردواج آپ (جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے) چھٹے منڈل کے رشی ہیں مگر ان کا نام اور منڈلوں میں بھی آتا ہے۔ مثلاً ۱۔ ۱۲۔ ۱۳ میں آیا ہے کہ ”اے اشونی جن یگیتوں سے تم نے سوزیہ کی رکشاشی۔ من دھاتا (مان دھاتا) کی رکشاشی۔ بھردواج کی رکشاشی۔ اُن ہی یگیتوں کو ساتھ لے کر ہماری رکشاشی کے لئے آؤ“ ۱۰۔ ۱۵۰۔ ۵۔ میں آیا ہے کہ ”اگنی نے اترونی۔ بھردواج۔ گوشتھر۔ کٹو۔ ترسہ۔ شیواں سب کی اور میری آہو (سنگرام یا یگیہ) میں رکشاشی وسشٹہ اگنی کا آہوان کرتا ہے۔ وہ میرا ہتھکڑی ہو“ ۱۰۔ ۱۸۱۔ ۳۱ میں آیا ہے کہ

۱۱۔ اسی طرح سے راجپوتانہ میں کاہستہ راج دھن کہلاتے ہیں (دیکھو فیصلہ ہائیکورٹ پٹنہ ایف۔

اے نمبر، ۲۰۔ رجوعہ ۱۹۲۲ء اور راجپوتانہ گزیٹیئر)۔

۱۲۔ مان دھاتا اکشوا کو کے بن میں اکشوا کو سے سترہ پیرسی پیچے ہوا ہے (دیکھو ادھیائے ۴۔

بنساولی نمبر ۱)۔

۱۳۔ دیکھو آگے رشیوں کی ناما ولی کے نقشہ میں سنگھیا تک ۳۴۔

۱۴۔ دیکھو آگے رشیوں کی ناما ولی کے نقشہ میں سنگھیا تک ۷۔

۱۵۔ دیکھو آگے رشیوں کی ناما ولی کے نقشہ میں سنگھیا تک ۳۱۔

دھاتری۔ سوتا۔ اور دیشٹونے میگے کے پر دم دھام کو بہت (سام گیت) کے
دوارا پالیا۔ اور بھرت دواج نے اس بہت کو اُن سے اور اگنی سے پراپت کیا۔
بھرت دواج اور بھرت دو اگنیوں کے بھی نام ہیں اور اس کے لئے دیکھو آگے
رشیوں کی ناما ولی کے نقشہ میں سنکیانک ۸۷۔

(۶) اثری

اثری کی نام برکتی یعنی وجہ تسمیہ برکت (۳-۱۷) میں یوں بیان کی گئی
ہے کہ ”۱- تری“ ارتھات ”نہ تری“۔ ارتھات نہ ہوں تین (گن) جس میں
ارتھات گنا تیت یا گنوں سے بہت۔

مگر رگوید (۲-۸-۵) میں اثری کا شبد آد دھاتو سے تری پریشکے
ساتھ بکشن کرنے والے کے ارتھ میں اگنی کی صفت میں آیا ہے۔

پرانوں میں اثری جیسا کہ نیچے بتایا گیا ہے دس پر جاپتوں میں شامل
ہے۔ ان اسویا ان کی استری ضی اور اُس سے ان کے تین پتر ہوئے۔

معلوم ہوتا ہے کہ یہ راز کہ گیت ارتھات گان دیا بھی گیا کا ایک نگہی الگ ہے سب سے
پہلے اس بھرت دواج کو ہی معلوم ہوا۔ اور نائک دیا کے آچارج عبرت کا نام بھی شاید اس
بھرت دواج (بھرت دواج) سے کچھ سمجھ رکھنا ہو۔

خللہ ان اسویا سوا میجو منو کی (جو سب سے پہلے منو تھا) اُس پتری دیو ہوتی کی پتری ہی جو کروم
رشی کو بیایا گئی تھی اور جس کا پتر سا نگہی شاستر کا کرتا پس تھا [دیکھو ترید بھاگوت - اسکند ۴
ادھیائے ۱۰ اور مقابلہ کرو اُس سے دیشٹو پیمان میں انش ۱ کے ادھیائے ۷] کا جہاں ان اسویا
کو کو دش پر جاپتی کی ترکیبوں میں شمار کیا ہے۔

ضلع گڑھوال کے سب ڈویژن جموتی میں ان اسویا دیوی کا مندر ہمالہ پرست کی ایک چوٹی
پر جو دس ہزار فٹ بلند ہے بنا ہوا ہے۔ اور مارگ خیرش کی پورنا ششی کو
وہاں بڑا میل لگتا ہے۔ چتر کوٹ کے تیرھوں میں بھی ایک تیرہ ان اسویا سے منسوب
ہے اور وہاں اس نام کی ایک ندی بھی بہتی ہے (دیکھو اس مگر تھ کے تھاک ۲ میں
اجو دھیا کا نڈکا آخری فٹ نوٹ)۔

برہما کے اُنش سے سووم - وشنو کے اُنش سے دت جو دتاترے (ارتھات
دت آترے = دت اتری گوتری) کے نام سے پرستہ ہیں - اور ہمیش
کے اُنش سے دُر و اسا +

ورتمان منوثر کے آدی میں اتری سپت رشیوں میں شامل ہوئے
اُن اسویا پھر اُن کی استری ہوئی - اور اس جنم میں اُن کے ارمیا نامی
ایک پتر اور اکما نامی ایک پتری ہوئی +

رگوید میں اتری پانچویں منڈل کے رشی ہیں کیونکہ اس منتر کے
جتنے سوکت ہیں وہ تقریباً سب اُن رشیوں سے منسوب ہیں جو آترے
ارتھات اتری گوتری ہیں - بعض منثروں کے رشی خود اتری ہیں اور وہاں
اُن کو کہیں کہیں بھٹوم لکھا ہے کیونکہ ایک اور اتری دسویں منڈل کے
سوکت ۱۸۳ کے رشی ہیں اور وہ سانگمیتھ ارتھات سنگھ گوتری ہیں +

اتری کرت منثروں میں کسی تاریخی پرش و شیش کا نام نہیں
ملتا مگر اور رشیوں کے منثروں میں تاریخی ہستیوں کے ناموں کے
سامنے اتری کا نام آتا ہے - مثلاً رگوید کے اندر ۱-۱۲۹-۹ میں
دو وداس کا پتر پچھپ رشی کہنا ہے کہ دوشینگ - انگرا +

۱۱۵ دیکھو آپتے کی سنکرت انگلش وکشنری +

۱۱۶ دیکھو آگے اسی ادھیائے میں رشیوں کی ناما ولی کا نقشہ اور اس میں سنکھیانک ۱۷۹

۱۱۷ دیکھو نقشہ مذکور کا سنکھیانک ۳۲۳ +

۱۱۸ یہ اقرون کا پتر ہے - اور اقرون کے لئے دیکھو آگے رشیوں کی ناما ولی کے نقشہ کا نمبر ۲۲۰

ایضاً

ایضاً

۱۱۹ ایضاً

اور آدیتیہ آدک ارتھات سُر اور اُسُر آدک سب جیوون کے اُتپاؤک
ہیں ۛ

درتمان منوشر کے آدمی میں کُشیپ (مارتچ) بھی سُنِت رشیوں میں
شامل ہوئے اور رگوید کے نویں منڈل کے سوکت (۱۴۴) اور (۹۱) اور
(۹۲) اور (۱۱۳) اور (۱۱۴) کے رشی ہوئے + سوکت (۱۱۴) کے منشر
(۲) میں کُشیپ کا نام بھی آیا ہے اور یہ نام وید میں صرف اسی منشر
میں آیا ہے ۛ

[اسی منشر (۹-۱۱۴-۲) میں رشیوں کو منشر کرت ارتھات منسروں کا کرنے والا
یا بنانے والا کہا گیا ہے اور یہ یجن کچھ دیا لکھیا جاسکتا ہے ۛ ہم پیچھے شوپُران
اور جا بھارت کے حوالوں میں لکھ آئے ہیں کہ ہر چترنگ کے انت میں ویدوں
کا وِتو (ناش) ہو جانے پر اُس منوشر کے سُنِت رشی اُن کا نئے سرے
سے پرورتن کرتے ہیں ۛ اس میں سوال اٹھتا ہے کہ یہ پرورتن کس روپ
میں ہوتا ہے ۛ ایسا کیوں اٹھ کا ہی پرورتن ہوتا ہے یا اُس کے ساتھ شبد کا بھی ۛ
میں انسک ارتھات جمنی کی پورڈ میمانسا کے انویائی کہتے ہیں کہ شبد اور ارتھ
لازم ملزوم ہیں اس لئے وید کا پرورتن اُس کے شبد اور ارتھ دونوں
کا پرورتن ہے اور یہ ہی وید کی نیشا ہے کہ وہ نیشہ شبد اور اُس کے
نیشہ ارتھ کا نیشہ پرورتن ہے ۛ مگر ویا کرن ارتھات ویا کرن
کے انویائی کہتے ہیں کہ یہ پرورتن کیوں ارتھ کا ہے شبد
کا نہیں - اور یہ ارتھ ہی نیشہ ہے - ورنانا لوپوروی (ارتھات
ورنوں کا آگے پیچھے ہونا) یعنی حرفوں کی ترتیب نیشہ نہیں
ہے - رشیوں نے کیوں ارتھ کو ہی سمدھی میں دیکھا

اور پھر اُس ارتھ کو اپنے اپنے شبدوں میں ادا کیا ۛ ارتھ کو دیکھنے کی اپیکشا سے رشی منتر درشتا ہیں اور اُس ارتھ کو اپنے شبدوں میں ادا کرنے کی اپیکشا سے وہ منتر کرت ہیں اور (۹-۱۱۴-۲) میں جو رشیوں کے لئے منتر کرت کا شبد آیا ہے وہ اسی بات کو جتاتا ہے ۛ

وید کے دوسرے منتروں میں اس بات کو اور صاف کر دیا گیا ہے چنانچہ رگوید (۸-۵۹-۶) میں رشی کہتا ہے کہ اے اندر اور ورن جو شرقتی اور متی اور بانی تُم نے رشیوں کو پہلے دی تھی اور جو استھان کہ اُنہوں نے اپنے گیوں سے رچے تھے وہ سب میں نے اپنے تپ سے دیکھ لئے ۛ اور (۸-۹۵-۵) میں آتا ہے کہ اے اندر رشی نے تیرے لئے سچائی سے بھری ہوئی پُرانی دھئی (ارتھات پُرانی بُدھی) ظاہر کرنے کے لئے نئی سے نئی بانی ارتھات نئے سے نئے منتر کو اجی جنت (پیدا کیا ہے) ۛ اور (۱۰-۷۲-۱) کا بچن ہے کہ آؤ ہم اور جو کوئی اور اوتَرنگ میں دیکھے - دیوتاؤں کے پور و جنوں کا حال استنبیوں سے بھرے ہوئے اکھنوں میں برنن کریں ۛ]

ۛۛۛ برہد دیوتا میں لکھا ہے کہ کسی ایک رشی کے سمپوژن واکتیر کا نام سوکت ہے - اور جتنے سوکت کسی ایک رشی کے نام سے پرچلت ہیں وہ سب اُسی رشی کی کرتی ارتھات رچا ہیں - اور جن کی استھتی ان سوکتوں میں برنن کی گئی ہے وہ ان سوکتوں کے دیوتا ہیں ۛ

برہد دیوتا کے لئے دیکھو آگے نوٹ ۛۛۛ

پس وسشٹھ آوک سپت رشی جن کا ذکر ہم کرتے چلے آ رہے ہیں ہتھیہ رشی ہیں اور اس ساتویں منوثر کے وید پر ورتک ہیں + یہی سپت رشی اور ان کے نیٹھک اوتار اور ان کے گوترج ورتمان پترنگ میں وید منثروں کے درشٹا اور کرتا ہیں اور ہتھیہ اور ہتھیک رشیوں کی کھٹائیں آپس میں گڈ ملے ہوئی ہوئی ہیں +

متھیہ پُران (ادھیائے ۱۳۲) میں رشیوں کی ایک گوتر سوچی دی ہوئی ہے اُس کو ہم نیچے نقل کرتے ہیں + ان میں سے اکثر رشی ویدک رشی یعنی وید منثروں کے درشٹا اور کرتا ہوئے ہیں اور ان کے ناموں پر جو انگ دئے ہوئے ہیں وہ اُس سوچی کے سنکھیا نگ یعنی نمبر شمار ہیں جو ہم نے آگے ایک نقشہ کی شکل میں تمام ویدک رشیوں کی (منڈل وار اور سوکت وار) دی ہوئی ہے + نقشہ کے ان نمبروں پر متھیہ پُران کے ان رشیوں کا حال ملے گا اور جن رشیوں کے ناموں پر کوئی انگ نہیں ہے ان کا پتہ اُس انوکھ منکا یا انڈکس سے ملے گا جو ہم اس گرنٹھ کے اتم بھاگ کے انت میں لگائیں گے + متھیہ پُران کی سوچی یہ ہے :-

- (۱) بھرگو گوتری :- کا شیبہ - پرچیتا - دوہی - آتم وان - اورو جمدگنی - سار سوت - بید - آرشی شین - چیون - ویت ہویہ - سوہیدھ وینیہ (پریشو) - دو وواس - برہم وان - گرسمد - شوٹک +
- (۲) انگرا گوتری :- ترت - بھاردواج - لکشم - کرت - واج - گرگ رستی - سنگرنی - گوری ویتی - ماندھاتا - امبریکھ - یوناٹھو - پرولکش - سمہ (یا سمجھ) - شتیہ وان - اجیڑھ - اشوہاریہ - اے اٹکلیں - گوی - پرشداٹھو وروپ - کا وئیہ - مدکل - اتھئیہ - شرڈ وان - واج شروا - ایاسیہ - سچتی وام ویو - آرج - برہد اکتھ - دیرگھ تما - کلشی وان +

(۳) کشپ گوتری :- اولسار - ^{۱۵۱}نڈھرووی - ^{۱۵۱}وڈیہ - ^{۱۵۱}اسبت (دیول) +

(۴) اتری گوتری :- ^{۱۵۱}انچنانا - ^{۱۵۱}شیاواشو - ^{۱۵۱}گوشمہ - ^{۱۵۱}کزن ثرت - ^{۱۵۱}ریشی -

سیدھ - ^{۱۵۱}پوڑواتمی +

(۵) ^{۱۵۱}وسٹھ گوتری : ^{۱۵۱}یشکتی - ^{۱۵۱}پراشر - ^{۱۵۱}اندپرمتی - ^{۱۵۱}مردوسو - ^{۱۵۱}مترادرن

کنڈین +

(۶) ^{۱۵۱}وشوامتر گوتری :- ^{۱۵۱}دیورات - ^{۱۵۱}بن - ^{۱۵۱}مدھوچندا - ^{۱۵۱}اگھمرشن -

^{۱۵۱}اشٹک - ^{۱۵۱}لوہت - ^{۱۵۱}بھرت کیل - ^{۱۵۱}ویوشروا - ^{۱۵۱}پران - ^{۱۵۱}دھنجنے - ^{۱۵۱}شیشتر -

شالنگاں +

(۷) ^{۱۵۱}اگشیہ گوتری :- ^{۱۵۱}درلحدین - ^{۱۵۱}اردھم باہو +

ان کے علاوہ دو اور ریشی (دوتسپری اور سنکیل) ^{۱۵۱}بھلندن گوتری

لکھے ہیں + یہ سب ^{۱۵۱}ہوتے ہیں اور اس سب کے دشے میں اسی

مثنیہ پران میں اسی جگہ لکھا ہے کہ ”یہ سب براہمن چتری اور ویش

رشیوں اور رشیکاؤن کی سنتان ویدک رشی تھے“ +

گر تسمد اور شوٹنگ جن کے نام ^{۱۵۱}اوپر بھرگو گوتری رشیوں میں ایک دوسرے

کے ساتھ آئے ہیں ان کے برتاؤت بھی بچتریں + رگوید کی آئش ^{۱۵۱}الوکومکا

یعنی رشیوں کی فہرست میں جو شوٹنگ کی ہی بنائی ہوئی ہے گر تسمد کو

(جو رگوید کے دوسرے منڈل کا رشی ہے) ^{۱۵۱}آلگرس شوٹن ہوتو - ^{۱۵۱}بھارگو

لکھا ہے (دیکھو آگے نقشہ کا نمبر ۱۸) اور ساین آچار ج نے اپنے بھاشہ

میں اس پر یہ ٹیپ دی ہے کہ یہ گر تسمد پہلے ^{۱۵۱}آلگرس کل میں مشن ہوتر کا

پتر تھا (اس لئے ^{۱۵۱}آلگرس شوٹن ہوتر ہوا) پھر بھرگو کل میں ^{۱۵۱}شٹنگ کا پتر

شوٹنگ ہوا (اور اس لئے ^{۱۵۱}بھارگو ہوا) +

دِشنو پُران (اش ۴ - ادھیائے ۸) میں گرِشمد کو چند ربنس کے بانی راجا
 پُروروا کے بنس میں پیڑھی در پیڑھی یوں دکھا کر کہ پُروروا - آلو - کشتروڑو
 سوہوتر - گرِشمد (دیکھو آگے ادھیائے ۴ - بنساؤلی) واکبہ ۶ میں لکھا ہے کہ
 ”گرِشمد کا شٹونک چترورن کا پُرورنک ہوا“ ۶ اور شاید دِشنو پُران کا یہ
 سوہوتر ہی ساین آچارج کاٹن ہو تر ہے اگرچہ ایک رشی مشن ہو تر بھی ہے
 چنانچہ رگوید کے منڈل ۶ کے سؤکت ۳۱ اور ۳۲ کا رشی سوہوتر اور سؤکت
 ۳۳ اور ۳۴ کا رشی مشن ہو تر ہے ۶ اسی طرح سے ایک سوہوتر بھی اور
 ہے جو پُرور کے بنس میں بھرت کے بیٹے بھردواج سے تین پیڑھی پیچھے
 شہرستنا پور کے بانی ہستی کا پتا ہوا ہے (دیکھو آگے ادھیائے ۴ - بنساؤلی)
 مگر یہاں سوہوتر سے وہ سوہوتر ہی مراد ہے جو گرِشمد کا پتا تھا ۶
 شرمید بھاگوت (۹ - ۱۷ - ۳) میں لکھا ہے کہ گرِشمد سے شنگ ہوا جس
 کا شٹونک ہورج پورومنی ہوا ۶ اور بھارت (انوشاسن پرو - ادھیائے
 ۳۰) کے اندر گرِشمد اور شٹونک کے اس پر سپر سمبندھ کے وٹے میں
 یہ اتہاس آیا ہے کہ (ویوسوت) منو کے پتر متریاتی کے بنس میں دو راجا
 ہئی ہے اور تال جنگھ و تس دیس کے راجا تھے - اسی زمانہ میں کاشی کا
 راجا ہری اشوتھا - اُس کا بیٹا مدیو اور اُس کا بیٹا دو وداس تھا جس نے
 وارانسی (بنارس) بسائی - دو وداس کا بیٹا پرثورن بڑا پرتاپی ہوا - ہئی ہے
 اور اُس کے پتروں نے اِس کے باپ اور دادا کو مار ڈالا تھا - اس لئے
 پرترون نے ہئی ہے پر چڑھائی کی - ہئی ہے کے پتر مارے گئے اور
 ہئی ہے آپ بھاگ کر بھرگو رشی کی شرن میں گیا - پرترون نے اُس کا
 پیچھا کیا اور بھرگو رشی کے آشرم میں جا کر ہئی ہے کو مانگا - رشی نے کہا

کہ یہاں کوئی چھتری نہیں ہے دوئی جاتی (براہمن) ہیں۔ اس پر پرتوں نے کہا کہ آپ کا بچن پرمان۔ مٹی ہے کا چھتری پن آج سے نشٹ ہوا اور یہ ہی میرا کر توئیہ تھا۔ اس طرح بھرگو کے بچن سے مٹی ہے چھتری سے براہمن ہو کر بھرگو گوتریس دیت ہوئیہ اور رگوید کے منڈل ۲ کے ٹوکٹ ۵ اکاشی ہوا (دیکھو آگے کے نقشہ کا نمبر ۸۱) اور پھر اس سے آگے اس گوتریس اُس کی بنسا ولی یوں چلی :-

گر تسمہ - سوتھیں - ورچس - و مہویہ - و تیتہ - ستیہ - سنت - شرواس
تم - پرکاش - و اگندر - پرمتی - ررو - شنک - شوٹک - اتی
اس اتہاس کے انوسار شوٹک گر تسمہ کا شوٹک تو ضرور ہے مگر گر تسمہ
خود آلو کے بیٹے کشر و ردھ کے بنس میں نہیں ہے جیسا کہ دشتو پُران
میں لکھا ہے (اور جیسا کہ ادھیائے (۴) کی بنسا ولی نمبر ۳ میں دکھایا گیا
ہے) بلکہ وہ گر تسمہ ہے جو آلو کے دوسرے بیٹے ہنس کے بنس میں
یدو بنسی مٹی ہے کے براہمن روپ ویت ہوئیہ کا گوتریج ہوا (اور جس
کی بنسا ولی ادھیائے (۴) کی بنسا ولی نمبر ۱ میں درج ہے) :

۵۵ مہا بھارت میں جو مٹی ہے کو دس دیس کا راجا اور شریاتی کا بیج لکھا ہے اسکے دسے میں دشتو پُران
(انش ۴ - ادھیائے ۸) سے معلوم ہوتا ہے کہ دس دیس کا اصلی راجہ تو پرتوں ہی تھا (دیکھو بنسا ولی نمبر ۴)
مگر مٹی ہے پرتوں کے باپ کو مار کر دس کا راجا ہو گیا تھا نیز مٹی ہے سورج بنی شریاتی کے بنس میں
نہیں بلکہ چندر بنی یدو کے پتر سہسرتج کے بنس میں تھا (دیکھو بنسا ولی ۲) مگر چونکہ شریاتی کی پتری
سوتنیا چین رشی کو بیابہی گئی تھی اور چھون رشی بھرگو گوتری تھے اور مٹی ہے بھی دیت ہوئیہ ہو کر
بھرگو گوتری ہو گیا تھا اس لئے مٹی ہے کا شریاتی کے بنس سے بھی سمندر تھا۔ پرتوں کا بنس
اُسی سوہوٹکے دوسرے پتر کاش یا کا ستیہ سے کہ جسکا ایک پتر گر تسمہ اور دیکھا گیا ہے جلد ہے
مگر جہاں مہا بھارت میں (پرتوں کے باپ) دودا اس کے باپ اور دادا کا نام دیو اور سری اتھو
لکھا ہے وہاں پرانوں کی بنسا ولیوں میں لکھ نام مجیم رتھ اور کیتو مان لکھے ہیں۔ پرتوں ویدکا
منتر کرت رشی بھی ہوا ہے اور رشیوں کے نقشہ میں اسکا نام سنکھیا تک (۲۰۵) پر آیا ہے :

شرمید بھاگوت میں آیا ہے کہ شتوئنگ نے پیمش آرنہ میں بارہ برس کا گیہ رچا تھا اور اس گیہ میں اُس کو اور اُس کے گیہ میں شریک ہونے والے اور رشیوں کو نوم ہرشن سوت کے پتر اگر شر و اسوتی نے دیا جس کے پتر شنگ دیو کی سنائی ہوئی اور ارجن کے پوتے پرکشت کی سنی ہوئی شرمید بھاگوت سنائی تھی (مفصل حال کے لئے دیکھو آگے اس گرنہ کا چھٹا بھاگ پُران کے وشے میں) + اسی گیہ میں اگر شر و نے شتوئنگ کو ہا بھارت بھی سنائی تھی۔ اور شتوئنگ کے پوچھنے پر شتوئنگ کی بنسادیوں بتائی تھی کہ بھرگوکل میں ایک رشی چنوں ہوئے تھے۔ اُن کا پتر پرمتی ہوا۔ پرمتی کا پتر رُرو اور رُرو کا پتر شنگ ہوا اور شتوئنگ نے شتوئنگ مہارا پوزو پتامہ تھا (دیکھو ہا بھارت۔ آدی پڑو۔ ادھیائے ۵ شلوک ۱۰) + ہا بھارت کے ٹیکا کارنیل کنٹھ نے پوزو پتامہ (پہلا دادا) کا ارتھ کل پر دھان پُرش ارتھات کل کا پر دھان پرش کیا ہے اور اس سے سپشٹ ہے کہ شتوئنگ اس شتوئنگ کا نہ پتا تھا نہ پتامہ بلکہ پوزو پتامہ ارتھات کوئی دُور کا پوزو رُج (منس داتا یا گو تر داتا) تھا اور یہ شتوئنگ (جس نے پیمش آرنہ میں شرمید بھاگوت اور ہا بھارت سنی تھی) اُس شتوئنگ کا دور جا کر کوئی بنسج یا گو تر ج تھا +

۳۹ دیکھو پرمتی۔ رُرو۔ شتوئنگ اور شتوئنگ کو امبی سیچھے ہا بھارت (انوشاسن پڑو۔ ادھیائے ۳۰) کے انوسار گر تسمد کے بنس میں دکھایا گیا ہے یہاں ان کو چنوں کا پتر پوتر ادک بتایا گیا ہے + پہلے کھن سے انکا گر تسمد بنی ہونا اور دوسرے کھن سے انکا چنوں گو تری ہونا ظاہر کیا گیا ہے + اور گر تسمد اور چنوں دونوں بھارگو تھے گر تسمد بھرگو کی شرن لینے سے اور چنوں بھرگو گو تر میں جنم لینے سے +

[نیمیش آرٹھ کے لئے دیکھو آگے ادھیائے ۸ کا فٹ نوٹ ۱۸]

شٹونک کے ورثے میں اتنی چھان بین ہم نے اس لئے کی ہے کہ رگوید کی آرٹھ انوکرمنا یعنی ویدک رشیوں کی سوچی جس کا ذکر تیجے کئی بار آچکا ہے اور جس سے ہم نے آگے کام لینا ہے شٹونک کی رچی ہوئی ہے اور یہ دیکھنا تھا کہ یہ شٹونک کون ہے ؟ سنسکرت ویاکرن کی رو سے شٹونک شنک کا پتر بھی ہو سکتا ہے اور کوئی دُور کا گوترج بھی ۔ اس لئے معلوم ہوتا ہے کہ گر تسمد کا شٹونک جس کو وشنو پُوران نے چتر ورن کا پرورنک لکھا ہے اور جس کو شرمید بھاگوت نے یوں بکھانا ہے کہ گر تسمد سے شنک ہوا جس کا شٹونک ہو رچ پرور مٹی ہوا اور جس کی بنسا ولی گر تسمد سے شنک اور شٹونک تک سلسلہ وار ہما بھارت میں دی ہوئی ہے شنک کا پتر ہے جو ہما بھارت سے بہت پہلے ہوا (کیونکہ یہ شٹونک چندر بنس کے بانی پرور واسے ۳۲ پٹری بھی تیجے آتا ہے اور ہما بھارت کے سمے میں جو مو رچ بنس راجا برہدیل تھا وہ پرور دا کے سمکالین اکشوا کو سے جو مو رچ بنس کا بانی تھا ۹۵ پٹری بھی تیجے ہوا) اور نیمیش آرٹھ میں بھاگوت اور ہما بھارت کا سننے والا شٹونک شنک کا گوترج ہے جو ہما بھارت سے چار پٹری بھی تیجے ہوا (اور اس ارٹھ میں شنک کا نام پاتنی کی اشٹ ادھیائی کے سوتربہ ۱۱۱-۱۱۲ کے گن پاٹھ میں سپشٹ آیا ہوا ہے) ۔ اور رگوید کی آرٹھ انوکرمنی کا رچنے والا شٹونک یہ ہی شٹونک ہے ۴

۱۱۱ ہما بھارت (آدی پرو۔ ادھیائے ۸۔ شلوک ۲۸-۲۵) میں شنک کے سمکالین چندر بنسوں کے نام بھی اسی پر شنک میں آئے ہیں اور وہ یہ ہیں :-
سوشنی (آترے) ۔ جاجانو ۔ کھک ۔ شنگھ ۔ شنگھیل ۔ اوداک ۔ کھٹ ۔ شویت ۔
بھردواج ۔ کٹون کتھنہ ۔ آرشی شین اور گونم ۴

اختر و وید کی پرچلت شا کھا بھی ایک شٹونک کے نام سے منسوب ہے۔ اور وہ شٹونک بھی یہ ہی شٹونک ہے اور اس سلسلہ میں شٹونک ویاس جی کے شیشیہ سو منتو کے شیشیوں کا شیشیہ ہے اس طرح سے کہ سو منتو۔ کبندھ۔ پتھیہ شٹونک (دیکھو آگے اس گرنٹھ کے بھاگ (۶) میں ادھیائے (۱) کا آد اور ادھیائے (۶) کا انت) †

مُنڈک اُنپند جو اختر و وید کا ہی اُنپند ہے اُس میں آیا ہے کہ جو برہم و دیا برہما سے انگریس تک پر م پر اسے آئی وہ انگریس سے آگے ہاشال شٹونک کو پراپت ہوئی † معلوم نہیں یہاں شٹونک سے کونسا شٹونک مراد ہے مگر ہاشال کا ارتھ گل پتی ہے اور گل پتی شٹونک یہ ہی شٹونک تھا جس کے نیمش آرنبہ کے بگیہ میں ہا بھارت سَنائی گئی تھی (دیکھو ہا بھارت کا سب سے پہلا شوک) †

شٹونک نے رِگوید کی اور انوکرمیاں بھی لکھی ہیں مگر اس جگہ ہم کو صرف اُس کی آئرش انوکرمی سے لینا ہے۔ اس انوکرمی میں اُس نے رِگوید کے (منتر درشتا اور منتر کرتا) رشیوں کی سوچی دی ہوئی ہے اور اس سوچی سے ہم ایک سوچی ان ہی رشیوں کی (منڈل وار اور سوکت وار) ایک نقشہ کی شکل میں تیار کر کے پیش کرتے ہیں اول

لکھ ٹیکا کارنیل کنٹھ نے گل پتی کے دشتے میں لکھا ہے کہ گل پتی اُس کو کہتے تھے جو اکیلا دس ہزار (ودیا رشیوں) کو اُن دان آوک سے پالے۔ اور شٹونک کا ارتھ اُس نے اس جگہ وید کی کر کے اس جھگڑے سے چھٹی پائی کہ شٹونک کون ہے کون نہیں †

ان رشیوں کے سمبندھ میں جو برتانت ہم کو معلوم ہوئے ہیں انکا سار بھی ہم پریشیش ارمغات کیفیت کے روپ میں درج کئے دیتے ہیں + اور چونکہ اردو میں ان رشیوں کے نام ٹھیک ٹھیک لکھے جانے کٹھن ہیں اس لئے دیوناگری میں بھی ایک سوچی ان کے ناموں کی الگ تیار کر کے اس ادھیائے کے آخر میں لگائے دیتے ہیں + اور یہ سب اودیم ہم اس لئے کرتے ہیں کہ اس سوچی سے جہاں ہم کو وید کے سارے رشیوں کے نام اور برتانت و دت ہو جاوینگے اور ایک پرکار سے وید کا ایک سرسری درشن بھی پراپت ہو جاوے گا وہاں چند نام ہم کو ان رشیوں میں ایسے بھی ملیں گے جو اتہاس سے سمبندھ رکھتے ہو گئے اور جنکے برتانت کی روشنی میں ہم ویدک کال کا نرنے بھلی بھاتی کر سکیں گے + اور وہ سوچی یہ ہے :-

۱۔ شتوٹک نے رگوید کے رشی - چھند - اوداک - پاد - موکت - اور دیوتا کے الگ الگ وشنے میں آرش انوکرمی - چھند انوکرمی آوک چھ انوکرمیاں الگ الگ لکھی ہیں اور کایاتین نے ان سب کو ملا کر ایک انوکرمی میں درج کر دیا ہے اور اس کا نام سرو انوکرمی رکھا ہے + شتوٹک کی انوکرمیاں شتوٹک بدھ میں کایاتین کی سرو انوکرمی سوثر بدھ ہے + ویدک دیوتاؤں کے وشنے میں برہمدیوتا بھی ایک بڑا گرنہ ہے جو شتوٹک کی انوکرمیوں سے پیچھے اور کایاتین کی سرو انوکرمی سے پیچھے کا ہے اور دیوتاؤں کے وشنے میں اب یہ ہی گرنہ پر چلت ہے + اس میں یاسنگ کا مت پایا جاتا ہے اور بھاکری اور آشلولاین آوک کا ذکر بھی اس میں آتا ہے + یاسنگ پر بدھ نرکت کار میں اور کایاتین اور آشلولاین شتوٹک کی ششہ پرم پر اس شمار کئے جاتے ہیں + ان سب کا ذکر اس گرنہ کے چھٹے بھاگ میں آئے گا + یجسروید - سام وید - اور اتھرو وید کی بھی انوکرمیاں ہیں اور اتھرو وید کی انوکرمی کا نام برہت سرو انوکرمی ہے +

رگوید کے رشیوں کی سوچی

(اس تفصیل سے کہ کس سوکت کا کون رشی ہے)

پہلا منڈل

سنگھیاٹک (انیشٹا)	رشیوں کے نام اور گوثر	سوکتوں کی سنگھیا	پریش (کیفیت)
۱	مادھوچندا (وشوامتر کا پتر)	۱۰	اس کا ذکر پیچھے وشوامتر کے ذکر میں آچکا ہے
۲	جیتا (مادھوچندا کا پتر)	۱۱	منڈل ۱۰ کے سوکت ۱۹۰ کا رشی اگھمتر بھی مادھوچندا کا پتر ہے
۳	میدھاتپتی (کانو)	۱۲	دیکھو سنگھیاٹک ۷
۴	مشنہ شیب	۲۲-۲۳	اجیکرت کا پتر جو اس کلپ میں رچیک کا پتر ہو کر وشوامتر کا کرترم پتر (مبتنے) دیورات ہوا (دیکھو سنگھیاٹک ۲۸) اس کا پورا برتانت پیچھے وشوامتر کے برتانت میں آچکا ہے پانی (۴-۱-۹۶)
۵	ہرنیشٹوپ (آنگرس)	۳۱-۳۲	میں اجیکرت کا نام آیا ہے سوکت ۳۱ میں ییاتی کا نام آتا ہے اس سے ظاہر ہے کہ ہرنیشٹوپ ییاتی سے پیچھے ہوا ہے۔ ییاتی کے لئے دیکھو

سکھیا نک (نمبر شمار)	رشیوں کے نام اور گوثر	سوکت سکھیا	پریش
			آگے ادھیائے (۴) بنساولی نمبر ۴ +
			آنگرس کا ارتھ آنگرس گوثری ہے اور
			آنگرس کیئے دیکھو آگے سکھیا نک ۲۷۷ +
۴	گھور (گھور) (آنگرس) کا پتر	۳۴	چھاندو گیتہ اپنشد (۳-۱-۶) میں آیا ہے کہ
۷	کنو (گھور = گھور گوثری)	۳۳-۳۷	گھور (آنگرس) نے دیو کی پتر کرشن کو
۸	پرکنو (کانو)	۵۰-۴۴	سکشادی مگر یہ کرشن شری کرشن (واسودیو)
			نہیں ہے بلکہ وہ کرشن ہے جو آٹھویں منڈل
			کے سوکت ۷۵-۸۷ اور دسویں منڈل کے
			سوکت ۴۲-۴۴ کا رشی ہے (دیکھو آگے سکھیا نک
			۱۴۴-۲۴۴) + شری کرشن جی بھی ماتا
			دیو کی کے پتر تھے اس لئے یہاں بھرائی
			ہوتی ہے کہ یہ کرشن جنہوں نے گھور
			سے شکشالی شری کرشن تھے یا کوئی
			اور + مگر شری کرشن جی گھور سے بہت
			پچھے ہوئے ہیں کیونکہ گھور گوثری رشی
			کنو جن کے آشرم میں وشوامتر کی پتری
			(دُشیت کی استری اور بھرت کی ماتا)
			شکستہ ملی تھی شری کرشن جی سے
			بہت پہلے ہوئے ہیں +

سنکھیا لگ (نمبر شمار)	رشیوں کے نام اور گوثر	سوکت سنکھیا	پریشیش
			<p>پُرانو کی بنا و لیو کے اوسار چند رشن میں یاتی کے پتر پڑو کے کل میں پڑو سے بارہ پڑھی پیچھے جو انتی بھاگ (یا انتی نادر) راجا ہوا اُس کے ایک پتر اپرتی رتھ سے کنو ہوا اور دوسرے پتر سومتی سے دشنیت ہوا جس کا پتر شکنتلا کے پیٹ سے بھرت ہوا (دیکھو ادھیائے ۴-۵ بنا دلی نمبر ۹) کنو کا پتر میدھا تھتی ہوا جس سے کالو این براہمن ہوئے ۶ میدھا تھتی سے پر سکنو آدی اور بہت سے دوی جاتی ہوئے (دیکھو شریک بھاگوت - سکندھ ۹ - ادھیائے ۲۰ اور وشنو پران - اش ۴ - ادھیائے ۱۹ والکیم نام ۱) پر سکنو کا نام وید پتروں میں بھی کئی جگہ آیا ہے اور رگوید (۱-۴۵-۳) میں لکھا ہے پر سکنو کو یا سکے رکت (۳-۱۷) میں کنو کا پتر لکھا ہے ۶ آٹھواں منڈل تقریباً سارا کالو اتھا کنو گوتری رشیوں کا ہے ۶</p>
۹	سویہ (آنگرس)	۵۷-۵۸	رگویدک اندیا میں لکھا ہے کہ کوی گیش ایس پتر پڑو

شکھیاں گ (فہرست)	رشیوں کے نام اور گوثر	سوکت شکھیا	پریشیش
			دو دواس نرسدنیو۔ ریشوا۔ اور گویہ اوک ویدک آریاؤکے راجائے انڈس کے خاص پائے تھے۔
۱۰	نودھا (گوتم)	۵۸-۶۶	دیکھو شکھیاں گ ۱۶۵ +
۱۱	پراشر (شکتی پتر)	۶۵-۷۳	ان کا حال پیچھے پت رشیوں میں دسٹھ کے حال میں مفصل آچکا ہے۔
۱۲	گوتم (ربوگن کا پتر)	۷۲-۹۳	ان کا حال پیچھے پت رشیوں میں گونم کے حال میں آچکا ہے۔
۱۳	گتس (آنگرس)	۹۴-۱۱۵	ان سوکتوں کے بیچ میں سوکت ۹۹ کا رشی کشپ (مانج) ہے اور سوکت ۱۱۵ کے رشی راجا ورکھاگر کے پانچ پتر امبریکہ آدی ہیں اور سوکت ۱۰۵ کا رشی بعض آپتہ کے پتر ترت کو بتاتے ہیں۔ ترت کے لئے دیکھو شکھیاں گ ۱۱۷ + اور ورکھاگر کے لئے دیکھو شکھیاں گ ۲۰۷ + گتس کا نام پاتنی (۲-۴-۶۵) میں آیا ہے + اور گوید میں گتس کا ذکر انیک منزروں میں آتا ہے + سوکت ۱۱۲ کے منتر میں من دھاتا کا نام آیا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ گتس من دھاتا (ماندھاتا) سے پیچھے ہوا

تکسیانک (فریشاں)	رشیوں کے نام اور گوثر	سوگت سنکیا	پریشیش
۱۴	لکشی دان (دیرگھتس کا پتر)	۱۱۴-۱۳۶	<p>ہے + ماندھاتا اکشواکوسے ۸ پڑھی بیچھے ہوا ہے اور پوکش ماندھاتا کا بیٹا تھا (دیکھو ادھیائے ۴۹ - میناولی ۱۷) نیز دیکھو سنکیانگ ۳۱ اور ۴۹ اور اُتھتھہ برہسپتی کا پتر تھا ۶ ہا بھارت (ادی پڑ - ادھیائے ۱۰۴) میں دیرگھتس کا اتھاس آیا ہے اور اس اتھاس کی رو سے اُتھتھہ برہسپتی کا بڑا بھائی تھا اور لکشی وان دیرگھتس کے ویر سے اُس شودھا دھایا کی یونی میں اُتھن ہوا تھا جس کو راجا بلی کی استری نے اپنی جگہ دیرگھتس کے پاس بھیج دیا تھا ۶ پھر راجا بلی کے دوبارہ سبھانے پر اس کی استری آپ دیرگھتس کے پاس گئی اور اس یوگ سے لکے انگ - بنگ - کلنگ پنڈور اور مٹھ یہ پانچ پتر اتھن ہوئے اور انہوں نے اپنے اپنے نام پر پانچ</p>

سکھیا لک (نہر شکار)	رشیوں کے نام اور گوثر	سوکت سکھیا	پریشیش
۱۵	پرچھپیپ (دوداس کا پتر)	۱۳۹-۱۴۰	<p>دیس الگ الگ بسائے ۽ راج بنا دلیوں کی رو سے یہ راجا بلی میاتی کے بیٹے اور پتر کے بھائی انو کے بنس میں ہے (دیکھو آگے ادھیائے ۴ بنا دلی ۱۵) ۽ رگوید کے کئی سوکتوں میں متا کے پتر دیز گھتس کا ذکر آیا ہے اور متا اُتھتھ کی استری تھی ۽ رگوید ۱-۱۸-۱ میں لکشی دان کو اوشج ارجھت اُشج گوثری لکھا ہے اور ۴-۱۰ میں بھی ایسا ہی مانا ہے ۽ اُشج کے لئے دیکھو پیچھے منشیہ پران کی رشی گوثر سوچی صفحہ ۱۰۲ پر ۽ پرانوں کی راج بنا دلیوں میں ایک دوداس کاشی کا راجا ہوا ہے (دیکھو آگے ادھیائے ۴-۱۵ بنا دلی ۳۱) ۽ مگر اُس بنا دلی میں دوداس کا کوئی پتر پرچھپیپ نہیں لکھا ہے اور اس کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ پرچھپیپ راج کا ج چھوڑ کر برہم رشی ہو گیا ہو ۽</p>

سکھیا	سوکنت	پریشیش	سکھیا	رشیوں کے نام اور گوثر	سکھیا
		یا یہ کہ پڑھ پیپ دو و داس کے پتر پرتودن کا کوئی دوسرا نام ہو کیونکہ پرتودن بھی دیدک رشی ہوا ہے + (دیکھو ۲۰۵ اور ۲۲۲) + یا یہ پڑھ پیپ اور دو و داس کوئی اور ہی ہوں +			
۱۶	۱۴۲-۱۴۱	دیکھو پیچھے سکھیا ۱۶ اور اگے سکھیا ۱۷		دیر گتس (اُچھیا یا اُتھیا کا پتر)	
۱۷	۱۹۱-۱۹۰	اگشیہ بھی اُسی طرح متر اور دن کا پتر تھا جس طرح کہ وِسٹھ اور اس کے لئے دیکھو پیچھے وِسٹھ کا حال سینٹ رشیوں کے پرنگ میں + سوکنت ۱۷۹ کے لئے اگشیہ کے ساتھ اُس کی استری لوپ مدر کو بھی سوکنت کا رشی لکھا ہے + اور اگشیہ اور لوپ مدر دونوں کے نام بھی اُس سوکنت کے اندر آئے ہیں + اگشیہ کے نام کے ساتھ انیک کھٹائیں جڑی بوٹی ہیں اور ان میں سے کئی کھٹائیں جہا بھارت کے بن پڑ میں آئی ہیں جن کے لئے دیکھو		اگشیہ (متر اور دن کا پتر)	

شکھیا تک (زمیندار)	رشیوں کے نام اور گوثر	سکونت سکھیا	پریشیش
			<p>اس گرنختہ کا تیسرا بھاگ ہما بھارت کے دشتے میں اور پیچھے اسی بھاگ کے ادھیائے ۲ کا انوداک ۶ + نیز دیکھو سکھیا تک ۱۶۲-۱۶۳ + پانہی (۲-۱-۱۰۵) میں اگشیہ کا نام آیا ہے + جزیرہ جاوا میں ہندو بھیتا کو ایک رشی اگشیہ نے دکن سے لے جا کر پھیلایا ہے اور وہاں ان کی بڑی مانتا ہے۔ مگر معلوم نہیں وہ رشی اگشیہ یہ ہی ہیں یا کوئی اور +</p>
دوسرا منڈل			
۱۸	گرشمدا (انگریس شیٹون ہوثر بھارگو)	۳۱	<p>گرشمدا کا ذکر پیچھے ٹوٹک کے پرنگ میں مفصل آچکا ہے اور یہ دوسرا منڈل سارا گرشمدا سے ہی منسوب ہے + یہ بھی کوئی گرشمدا گوثر ہی ہوگا + اور اس لئے گرشمدا کی طرح بھارگو ہوا +</p>
۱۹	سوم ۲ ہوتی (بھارگو)	۴-۷	

پیش	سُکُت سُکھیا	رشیوں کے نام اور گونتر	سُکھیا (نمبر شمار)
	۲۶-۸	گرشمد	۲۰
	۲۹-۲۷	گرشمد یا اُس کا پُتر کوزم	۲۱
	۳۲-۳۰	گرشمد	۲۲

تیسرا منڈل

[یہ سارا منڈل وِشوا مِتر سے منسوب ہے کیونکہ اس کے
سارے سُکُت وِشوا مِتر یا اُس کے گوتریوں سے منسوب ہیں۔]

وِشوا مِتر کا ذکر پیچھے سپت رشیوں کے پر کرن میں مفصل آچکا ہے +	۱۲ تا ۱۱	وِشوا مِتر	۲۳
	۱۲-۱۳	رکب (وِشوا مِتر کا پُتر)	۲۴
دیکھو سُکھیا ننگ ۲۶ +	۱۷-۱۵	اُتکیل (کا تیا ارقط کت پُتر)	۲۵
	۱۸	کُت (وِشوا مِتر کا پُتر)	۲۶
گادھی کا ذکر بھی وِشوا مِتر کے پرسنگ میں آچکا ہے +	۲۲-۱۹	گافنی یا گادھی (کُشک کا پُتر)	۲۷
دیورات تو شہنہ شیب کا دوسرا نام ہے جو وِشوا مِتر کا کرثرم پُتر تھا اور جس کا ذکر پیچھے وِشوا مِتر کے حال میں اور جس کا نام پیچھے	۲۳	دیو شروا اور دیورات (یہی سُکُت ۲۲ میں دیو شروا اور دیورات نامی دو رشیوں کا ذکر آیا ہے کہ انہوں نے اگنی کو درشودتی اور مروتی کے دیں)	۲۸

پریشیش	سوکت سکھا	رشیوں کے نام اور گوثر	سکھیا (نمبر شمار)
<p>اسی فہرست کے سکھیا نک ۴ میں آچکا ہے اور دیوثر و امتیہ پڑان کی اُس ناما ولی کے انوسار جو تیجھے دی گئی ہے و شوامثر گوثری ہے +</p> <p>سوکت ۳۶ کی دسویں رچا کا رشی گھور (آنگرس) ہے - ۳۸ کارشی پر جاتی ہے - ۵۶ تا ۵۷ کارشی پر جاتی یا و شوامثر کا پتر واجیہ ہے + گھور کیلئے دیکھو سکھیا نک + سوکت ۶۲ کا منتر ۱۰ ہندوؤں کی سندھیا کا گائتری منتر ہے +</p>	۴۲-۲۲	<p>میں متعین کر لاکھا + اور شاید یہ ہی دورشی اس سوکت کے رشی ہوں + مگر یہ رشی بھارت ارتھتات بھرت گوثری ہیں اور یہ سارا منڈل و شوامثر اور اُس کے گوثریوں سے منسوب ہے +</p> <p>۲۹ و شوامثر</p>	
<p style="text-align: center;">چوتھا منڈل</p> <p style="text-align: center;">[یہ سارا منڈل و ام دیو سے منسوب ہے - کیونکہ اس کے سارے سوکت سوائے تین کے و ام دیو کے ہیں]</p>			
<p>متیہ پڑان کی فہرست میں جو تیجھے درج کی گئی ہے و ام دیو کا نام انگرس</p>	۴۱-۱		۳۰ و ام دیو

سنکیانک (فری شمار)	رشیوں کے نام اور گوثر	سوکت سنکیا	پریشیش
			<p>گوثری رشیوں میں آیا ہے +</p> <p>برہد آرنیک اُپشہ (۱-۴-۱۰) کا یہ</p> <p>بچن کہ ”میں ہی منو ہوا میں ہی سوچ“</p> <p>وام دیو کے سوکت ۲۶ کا پہلا منتر</p> <p>ہے + اور رائترے اُپشہ ادھیائے ۱-</p> <p>کھنڈ ۴ واکہ ۵ کا (اور یہ ادھیائے</p> <p>ایترے آرنیک میں دوسرے</p> <p>آرنیک کا چوتھا ادھیائے ہے)</p> <p>یہ بچن کہ گرہ میں ہی رہتے ہوئے</p> <p>میں نے دیوتاؤں کے سارے</p> <p>جنموں کو جان لیا - منو امہنی</p> <p>پنجروں نے مجھ کو جکڑ کر رکھا پر میں</p> <p>باز کی طرح اپنے بن سے اُن کے</p> <p>اندر سے نکل آیا“ وام دیو کے</p> <p>سوکت ۲۷ کا پہلا منتر ہے +</p> <p>پانینی (۲-۲-۹) میں وام دیو</p> <p>کا نام آیا ہے +</p> <p>راماین میں وام دیو کو دس شٹھ کے</p> <p>ساتھ راجا دشرٹھ کا رتوج لکھایا ہے۔</p>

سکھیا	رشیوں کے نام اور گوشت	سکھیا	پریشیش
			(دیکھو بال کا نڈ سرگ، شلوک ۳۴) اور انتم کا نڈ کے انتم سرگ کا شلوک (۶۰) پر یہ دام دیو اور ہے جو اس ویدک رشی دام دیو سے بہت پیچھے راماین کے زمانہ میں ہوا ہے + اسی طرح جابھارت (بن پر و۔ ادھیائے ۱۹۲) میں ایک دام دیو کا ذکر ابو دھیا کے ایک اکتوا کو بنی راجا پریشیت کے سمبندھ میں آیا ہے جس کے تین پتر شل دل اور بن تھے +
۳۱	ترسدشیو (پروگتس کا پتر)	۴۲	نیز دیکھو آگے سکھیا نک ۲۸۹ + راج بسا ویوں کی رو سے اکتوا کو بنی وگتس کے کل میں مانڈھاتا کا ایک پتر پروگتس تھا اور اس کا پتر ترسدشیو تھا + دیکھو سکھیا نک (۹) اور ادھیائے ۴ کی بسا وی ۱۱ +
۳۲	پرومیدھ اور اجمیدھ (سوہوتر کے پتر)	۴۲-۴۳	سوہوتر کے لئے دیکھو آگے سکھیا نک ۸۲ +
۳۳	وام دیو	۵۸-۶۵	وام دیو کا ذکر اوپر ۳۲ پر آچکا ہے +

پریشیش	سوکت سنکھیا	رشیوں کے نام اور گوثر	سنکھیا نمبر شمار
<h2>پانچواں منڈل</h2> <p>اس سارے منڈل کے رشی اتری ہیں۔ کیونکہ اس منڈل کے جتنے سوکت ہیں وہ اتری کے ہیں یا اترے یعنی اتری گوثری رشیوں کے ہیں۔ اور اتری کا ذکر نیچے پست رشیوں کے ذکر میں مفصل آچکا ہے *</p>			
پانی (۴-۱-۱۰۶) میں گوثر کا نام آیا ہے *	۱	بدھ اور گوثر (اترے)	۳۴
یہ کمار پست و دھری ہے (دیکھو سنکھیا تک ۷۷) * پانی کے سوتر ۴-۱-۹۹ کے گن پاٹھ میں بھی ایک کمار کا نام آیا ہے *	۲	کمار (اتری کا پتر) یا ویش (جکا پتر)	۳۵
۳-۴	۳۶	دوسو شرت (اترے)	
۸-۷	۳۷	اکھ (اترے)	
۱۰-۹	۳۸	گے (اترے)	
۱۱-۱۰	۳۹	شمنجر (اترے)	
۱۵	۴۰	دھرن (آنگرس)	
۱۷-۱۷	۴۱	پرو (اترے)	
راج ہنساویوں میں ایک پڑویاتی کا بیٹا ہے * بیاتی کے لئے دیکھو سنکھیا تک ۲۱۰ *			

نمبر شمار	رشیوں کے نام اور گو تر	سؤکت سنکھیا	پریشیش
۴۲	دوت مرکٹ دابا (آترے)	۱۸	دیکھو سنکھیا نک ۱۱۷
۴۳	دوڑی (آترے)	۱۹	
۴۴	پیشوٹ (آترے)	۲۰	
۴۵	سس (آترے)	۲۱	
۴۶	ویشو سام (آترے)	۲۲	
۴۷	دین (دشوچرشی)	۲۳	
۴۸	بندھو۔ سو بندھو۔ شرت بندھو۔ و پر بندھو (گو پائیا لٹو پائیا)	۲۴	دیکھو سنکھیا نک ۲۵۰ (یہ بندھو آدک اگشیہ رشی کی بہن کے بیٹے تھے) +
۴۹	دسو یو (آترے)	۲۵	
۵۰	تری ارن۔ تری ویشن۔ تری سیکو (پرکٹس کا پتر) یا اشومیدھ (بھرت کا پتر) یا اتری	۲۶	ترمد سیو کے لئے دیکھو سنکھیا نک ۳۱ + اسی ترمد سیو کے بس میں سات پریمی آگے تری شنکو کا پتا تری آرونی ہوا ہے اور وہ شاید یہ تری ارن ہی ہو + ایک تری آرونی بھرت کے پتر بھردواج کے بس میں بھی ہوا ہے + یہ استری تھی +
۵۱	دشو دارا (آترے)	۲۸	
۵۲	گوری ویتی (شاکتیہات) شکتی کا پتر	۲۹	دیکھو سنکھیا نک ۱۱ + متیہ پُران میں ایک گوری ویتی کو انگر گوری

پریشیش	سوکت سنکھیا	رشیوں کے نام اور گوتر	سنکھیا نمبر شمار
<p>لکھا ہے + نثرید بھاگوت (اسکندھ ۱۱- ادھیائے ۷) کے انوسارا اقرودید کی ایک شاکھا بجھرو کے نام سے ہے مگر وہ بجھرو شٹونک (آگرس) کا ششہ ہے + ایک بجھرو تیچے دِشوامتر کے حال میں دِشوامتر کے پُتروں یا شیشوں کی نثرینی میں بیان کیا گیا ہے + ایک بجھروید کے پُتر کروشتا کے بنس میں روم پاد کا پُتر ہوا ہے جس سے چوتھی پڑوسی میں چیدی ہوا ہے + چیدیوں کا ذکر وید میں کئی جگہ آیا ہے اور بجھرو کا نام بھی وید میں کئی جگہ آیا ہے اور خود اس سوکت ۳۰ کے منتر ۴۱ میں آیا ہے + پانینی (۴-۱-۱۰۵) میں بھی بجھرو کا نام آیا ہے + دیکھو سنکھیا نک ۴۱-۷</p>	۳۰	(آترے)	۵۳
	۳۱	(آترے)	۵۴
	۳۲	(آترے)	۵۵

پریش	سُکنت سُکھیا	رشیوں کے نام اور گوتر	سُکھیا نمبر شمار
پُرائوں کی رو سے سورج کی پُتری پتی جو چھایا استری سے تھی اور ساؤرنی (منو) کی بہن تھی وہ اس سُورن کو بیاہی گئی تھی (شرمید بھاگوت ۸-۱۳-۱۰) راج بنادلیوں میں سُورن پرد کے سن میں اجمیر کا پوتا اور کورو کا پتا ہے اور مہابھارت (آدی پرو- ادھیائے ۱۴۱-۱۴۳) میں اس سُورن کے ساتھ سورج کی پُتری پتی کے بیاہ کی کھٹا جڑی ہوئی ہے + سُورن کی بناولی کے لئے دیکھو ادھیائے ۴ کی بناولی ۹ اور دوسری کھٹاؤں کے لئے دیکھو آگے سُکھیا نک ۲۱۲ اور ۲۲۷ + ۳۶-۳۵ دیکھو آگے سُکھیا نک ۱۴۱ + ۴۳-۳۴ ان کا ذکر پیچھے سپت رشیوں میں آچکا ہے + ۴۴ دیکھو سُکھیا نک ۱۴۸ + ۴۵	۵۶ سُورن (پرچاپتی کا پُتر) ۵۷ پرچھو و سو (آنگرس) ۵۸ اتری ۵۹ اوتسار (کاشپ) ۶۰ سداپرن (آترے)		

پریش	سُوکٹ سنکھیا	رشیوں کے نام اور گونتر	سنکھیا تک نمبر شمار
	۴۶	پرتی کُشتر (آترے)	۴۱
	۴۷	پرتی رُکھ (آترے)	۴۲
	۴۸	پرتی بھانو (آترے)	۴۳
	۴۹	پرتی پرکھا (آترے)	۴۴
	۵۰-۵۱	سُوستی (آترے)	۴۵
دیکھو سنکھیا تک ۷۸ + ۲۰۹	۵۱-۵۲	شیا واشو (آترے)	۴۶
	۵۲	شترتی ود (آترے)	۴۷
	۵۳-۵۴	اُرچنا (آترے)	۴۸
	۵۵-۵۶	رات ہونہ (آترے)	۴۹
	۵۷-۵۸	یجکت (آترے)	۵۰
	۵۹-۶۰	اُرد چکری (آترے)	۵۱
	۶۱-۶۲	باہو و رکت (آترے)	۵۲
	۶۳-۶۴	پنور (آترے)	۵۳
دیکھو سنکھیا تک ۵۴ + ۵۲	۶۵	اوسو	۵۴
دیکھو سنکھیا تک ۵۸ + ۵۹ +	۶۶-۶۷	اثری	۵۵
دیکھو نیچے نوٹ ۵۳ +	۶۸	سنت و دھری (آترے)	۵۶

۵۶ اسی سوکٹ ۵۶ میں جس کا رشی سنت و دھری ہے اثری اور سنت و دھری دونوں کے نام آئے ہیں اور ربط عبارت سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا اثری ہی سنت و دھری ہے +
(دیکھو اگلا صفحہ)

نمبر شمار	رشیوں کے نام اور گونتر	سُکُنت سُکُمیا	پریشیش
۷۷	سُتِیہ سُتروا (آترے)	۸۰-۷۹	اکشوا کو کے بھائی نریشنت کے بس میں وِستی ہونتر کا پُتر سُتِیہ سُتروا ہوا ہے اور یہ سُتِیہ سُتروا شاید وہی ہو ۛ
۷۸	سُتِیا داشو (آترے)	۸۱-۸۲	دیکھو سُکُمیا نک ۷۷ ۛ
۷۹	اُترِی (بھٹوم)	۸۳-۸۴	دیکھو سُکُمیا نک ۷۸ ۛ ۷۹ کے مقابلہ کے لئے دیکھو سُکُمیا نک ۸۳ ۛ ۸۴ چودھویں منوتر کے منو کا نام بھی بھٹوم ہے ۛ
۸۰	ایویا مُرت (آترے)	۸۷-۸۸	

چھٹا منڈل

اس سارے منڈل کا رشی برہسپتی کا پُتر بھردواج ہے (جر کا)
مفصل ذکر تیجے پست رشیوں میں آچکا ہے۔ کیونکہ اس منڈل
کے ۷۹ سُکُنتوں میں سے سوائے نین لکھت سُوتروں کے جو وہ
بھی بھردواج گونتریوں کے ہیں باقی سب بھردواج کے ہیں ۛ

۸۱ ویت ہویہ (آنگرس) ۱۵ ویت ہویہ کا ذکر تیجے گر تسمد اور

سُت و دھری کا شبد ارتھ ہے ہفت زخم یعنی سات (ماہ) کا زخم یا سحر یا نرِبل۔ اور تلک
کے قطبی خیال کے بموجب اس سے مُراد ہے وہ سورج جو قطب شمالی میں چھ ہینہ کا دن
کر چکے کے بعد قطب جنوبی میں چھ ہینہ کی رات اور ایک ہینہ کی شام یعنی کل سات ہینہ
کے لئے پڑا ہوا قطب شمالی کے لئے نہت دھری بنا ہوا ہے + اسی سُکُنت کے آخری دو
منتر میں آئیر واد ہے کہ تو دس ہینہ کے گرجہ سے نکل کر صبح جاگتی مان کے لئے جینا جاگتا
کُمار پیدا ہو۔ اور یہ منتر تلک کے قطبی خیال کے لئے ویش گنو رور کھتے ہیں ۛ

پیشیش	سوکت سنکھیا	رشیوں کے نام اور گوثر	سنکھیا (رشیوں کے نام)
<p>شٹونک کے پر سنگ میں مفصل آچکا ہے۔ راج بنسا ویونی رو سے سوہوتر بھردواج کا پڑوتا ہے اس طرح سے کہ بھردواج۔ نینو برہن کشر۔ سوہوتر ہتھاپور کا بانی ہستی اس سوہوتر کا پتر تھا (دیکھو سنکھیا نک ۳۲)۔ اور اگر بھردواج کے پتر سے مراد بھردواج کا گوتری ہے تو یہ سوہوتر کشر دردھ کا بیٹا ہے۔ مفصل حال اسکا پیچھے گزرا۔ شٹونک کے حال میں آچکا ہے۔</p>	۳۲-۳۱	سوہوتر (بھردواج کا پتر)	۸۲
<p>شن ہوثر کا ذکر بھی پیچھے سوہوتر کے ساتھ آچکا ہے۔</p>	۳۲-۳۳	شن ہوثر	۸۳
<p>نر اور نارائن دو پرستہ رشی ہیں۔ شری کرشن جی اور رجن کو ان دو رشیوں کا اوتار بھی کہا گیا ہے ہا بھارت کا ہر ایک پڑو نر اور نارائن کی استی سے شروع ہوتا ہے۔ مگر معلوم نہیں کہ یہ نر جو یہاں ان سوکتوں کا رشی ہے اور نارائن جو دسویں منزل کے سوکت ۹۰ کا رشی ہے اور جس کا نام</p>	۳۴-۳۵	نر	۸۴

سکھیا	سؤکت	رشیوں کے نام اور گوثر	سکھیا نمبر شمار
آگے سنکھیا نک ۲۷۰ پر آیا ہے وہ کون سے تر اور ناراین ہیں + بھاگوت (اسکندھ ۴ - ادھیائے ۱ - شلوک ۵۲ - ۵۹) کے انوسار تر اور ناراین دھرم کی استری مورتی سے پیدا ہوئے + دیکھو سنکھیا نک ۸۷ +	۴۴-۴۴	(بارصپتیہ)	۸۵
چندریشی یاتی کے پتر پرو کے بس میں جو بھرت کا پتر بھردواج ہوا ہے اُس کے پتر شیو کا ایک پتر گرگ بٹا ہے جس سے گرگ گوثر کے گارگہ برامن ہوئے (وشنو پران - انش ۴ ادھیائے ۱۹ - واکہ ۲۳) + نیز دیکھو سنکھیا نک ۸۲ + پانتی (۴ - ۱۵) میں گرگ کا نام آیا ہے +	۴۷	(بھاردواج)	۸۶
شن یو کا نام وید میں ۱۰ - ۱۴۳ - ۶ کے اندر آیا ہے + بھارت (بن پرو - ادھیائے ۲۱۹ - شلوک ۲) کے انوسار شن یو برہسپتی کا پتر ہے - تارا استری سے - اور اگنیوں میں ایک اگنی ہے +	۴۸	(بارصپتیہ)	۸۷

پریشیش	سوکت سکمیا	رشیوں کے نام اور گوثر	سکمیا نمبر شمار
بھردواج اور بھرت نام کی انگلیاں شن یو کے پتر ہیں + اس بھرت کے ایک پتر بھرت اور ایک پتری بھرتی ہوئی +	۵۲-۴۹	ریشوا (بھاردواج)	۸۸
وہ اندر کا سہایک کوئی راجرشی ہے - دیکھو سکمیا نک ۹ +		پایو (بھاردواج)	۸۹
پایو کا نام بھی وید میں کئی جگہ آیا ہے + دیکھو سکمیا نک ۲۶۷ +			

ساتواں منڈل

{ اس سارے منڈل کے رشی وسٹھ ہیں (جن کا مفصل ذکر تیجے
سنت رشیوں میں آچکا ہے) کیونکہ اس منڈل کے ۱۷ سوکوتوں میں سے
سوائے ان دو تین کے جو وہ بھی وسٹھ کے ہی ہونگے باقی سب وسٹھ کے ہیں }

۹۰	وسٹھ اور وسٹھ پتر	۳۳	وسٹھ پتروں کا حال وسٹھ کے پر سنگ میں آچکا ہے +
۹۱	وسٹھ یا کمار (آگے)	۱۰۱-۱۰۲	

سنگیانک نمبر شمار	رشیوں کے نام اور گوثر	سُوکِتی سنگیانک	پریشیش
<h2 style="text-align: center;">آٹھواں منڈل</h2> <p>یہ منڈل تقریباً سارا پرگاتھ آدک کا تواریختات کنوگو تری رشیوں کا ہے۔ اور کنو جیسا کہ پیچھے سنگیانک (۷) کی کیفیت میں دکھایا جا چکا ہے پرود کے بس میں بھرت کے پتا دُشْنیت کے چاچا تھے + پانتی کی اشٹ آدھیائی میں بھر دواج کا نام ۲-۱-۱۰۲ میں اور کنو کا نام ۲-۱-۱۰۵ میں آیا ہے +</p>			
۹۲	پرگاتھ (گھوڑ یا کانو) + میدھاتتی یا میدھیاتتی (کانو) آسنگ (پرا یوگی) اور اُسکی پتی	۱	گھوڑ اور کنو اور میدھاتتی کے لئے دیکھو سنگیانک ۱۶ اور ۷ + اور پرا یوگ جس کی نسبت سے آسنگ پرا یوگی ہے اُس کے لئے دیکھو آگے سنگیانک ۱۵۵
۹۳	میدھاتتی (کانو) اور پریمیدھ (آنگرس)	۲	پریمیدھ اجمیڈھ کا پتر تھا (شرعیہ بھاگوت - اسکندھ ۹ - ادھیائے ۲۱ - شلوک ۲۱) اور اجمیڈھ کے لئے دیکھو سنگیانک (۳۲) اور ادھیائے ۲ کی بنیاد ولی نمبر ۹ + دیکھو سنگیانک ۹۲ +
۹۴	میدھاتتی (کانو)	۳	
۹۵	دیو اتتی (کانو)	۴	
۹۶	برھاتتی (کانو)	۵	

نمبر شمار	رشیوں کے نام اور گوتر	سوت	سنگھیا تک	پریشیش
۹۷	وٹس (کانو)	۶	یہ کاشی کے راجا پرترون کا پتر تھا۔ بعض کا خیال ہے کہ پرترون کا ہی دوسرا نام وٹس تھا۔ پرترون کے لئے دیکھو سنگھیا تک ۲۰۵ + ایک وٹس اگنی پتر ہے اور دسویں منڈل کے سوت ۱۸۷ کا رشی ہے جس کے لئے دیکھو سنگھیا تک ۳۶۷ + پانپتی (۱۰۵-۱۰۶) میں گرگ آدی گن میں وٹس کا نام آیا ہے +	
۹۸	پتر وٹس (کانو)	۷		
۹۹	سدھوٹس (کانو)	۸		
۱۰۰	شش کرن (کانو)	۹		
۱۰۱	پرگاٹھ (کانو)	۱۰		دیکھو سنگھیا تک ۹۲ +
۱۰۲	وٹس (کانو)	۱۱		دیکھو سنگھیا تک ۹۷ +
۱۰۳	پروت (کانو)	۱۲		پانپتی (۱۰۳-۱۰۴) میں پروت کا نام آیا ہے +
۱۰۴	نارد (کانو)	۱۳		دیکھو آگے سنگھیا تک ۲۱۵-۲۱۶ +
۱۰۵	گوشتوتی اور اشو سوتی (کانو)	۱۴-۱۵		
۱۰۶	ایر مٹی (کانو)	۱۶-۱۸		
۱۰۷	سوہری (کانو)	۱۹-۲۲		اکشوا کو مٹی ماندھاتا کی پتریاں سوہری

نمبر شمار	رشیوں کے نام اور گوت	سوکٹ سنکھیا	پریشیش
			رشی کو بیاہی گئی تھیں + ماندھاتا کے لئے دیکھو آگے سنکھیا نک ۳۱۴ اور پیچھے سنکھیا نک ۳۱ + نیز دیکھو آگے سنکھیا نک ۱۳۲ +
۱۰۸	وِشومتا (وئی لیشو)	۲۶-۲۳	
۱۰۹	منو (ویو سوت)	۳۱-۲۶	ورتمان منو نثر اسی ویو سوت منو سے شروع ہوتا ہے + دیکھو سنکھیا نک ۲۲۷ +
۱۱۰	میدھیاتھنی (کانو)	۳۳-۳۲	دیکھو پیچھے سنکھیا نک ۹۲ +
۱۱۱	نیپاتھنی (کانو)	۳۴	
۱۱۲	شیا واشو (آترے)	۳۸-۳۵	دیکھو پیچھے سنکھیا نک ۷۸ +
۱۱۳	ناجھاگ (کانو)	۴۲-۳۹	پانینی (۴-۱-۱۱۲) کے شو آدی گن میں ناجھاگ رشی کا نام آتا ہے۔ یہ ناجھاگ اُن کی سنتان ہوگا + راج ہنسادیوں میں بھگ سورج ہنس کے بانی اکشواکو کا ایک بھائی ہے اور ناجھاگ بھگ کا پُتر ہے + رگوید (۸-۴۱-۲) کے اندر بھی ناجھاگ کا نام آیا ہے +

نمبر شمار	رشیوں کے نام اور گوتر	سوکٹ سکھیا	پریشیش
۱۱۴	وِروپ (آنگرس)	۴۳-۴۴	وِروپ کا نام رگوید میں کئی جگہ مثلاً (۳-۵۳) میں آیا ہے * توفیح کے لئے دیکھو پیچھے دشوامشر کا حال سپت رشیوں کے پر سنگ میں صفحہ ۸۷ پر *
۱۱۵	تری شوک (کانو)	۴۵	
۱۱۶	وش (اشوکا پتر)	۴۶	پانی (۴-۱۲۳) کے شتھر آدی گن میں ایک اشوکا نام آیا ہے * اور سوتر ۴-۱-۱۱۰ تو اشوکے ہی شروع ہوتا ہے *
۱۱۷	ترت (آپتہ)	۴۷	تیتھری براہمن (کاند۳-۲ پر پانچک-۲) انوداک (۸) میں ایک کتھا آئی ہے کہ ایکت - ڈوت اور ترت تین بھائی تھے - پہلے اور دوسرے نے مل کر تیسرے ترت کو ایک کوپ (کنوئی) میں پھینک دیا پھر برہسپتی نے اس کو کوپ میں سے نکالا + رگوید میں الکت کا ذکر تو نہیں نہیں آیا ہے - مگر ڈوت اور ترت کا ذکر اسی سوکت ۷۷ میں

پریشیش	سوکت سنکھا	رشیوں کے نام اور گوثر	لکھیانک نمبر شمار
<p>آیا ہے اور تریت کو آتشہ لکھا ہے * آتشہ کا ارتھ یا تو آپ ارتھات آب سے نسبت رکھنے والا ہے جو گوپ کی مناسبت سے درست ہے یا آپ نامی کسی رشی سے سمبندھ رکھنے والا ہے * ہا بھارت (شانتی) پر و۔ ادھیائے ۳۳۵ میں ان کو پرچاپتی کے پتر بیان کیا گیا ہے * لوکمانہ تلک ان تینوں بھائیوں کو برس کے تین چتر ماس سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس کھٹا کا مطلب یہ ہے کہ قطب شمالی میں پہلے دو چتر ماس آٹھ ہینہ کا دن کر کے تریت ارتھات تیسرے چتر ماس کو اندھیرے میں ڈال دیتے ہیں * گویا تلک کے نزدیک تریت آدک کوئی حقیقی ہستیاں نہیں ہیں بلکہ محض مجازی نام ہیں * شت پچھ براہمن (کانڈ ۱-۱) ادھیائے ۲۔ براہمن ۳ میں لکھا ہے کہ یہ تریت</p>			

پیشیش	سوکت سنکھیا	رشیوں کے نام اور گوتر	سنکھیا نمبر شمار
آدک اندر کے ساتھی ہیں (جیسے کہ براہمن راجا کا ساتھی ہے) اور اس لئے یہ اور خاص کر تِرت اُس دوش کے بھاگی ہیں جو اندر کو تو شترِ کے پُتر و شوروپ کو مار دینے سے برہمن تیا کا لگتا ہے (دیکھو سنکھیا ۲۲۶) سنکھیا ۲۱۳ - ۲۱۴ - اور ۳۲۷ پر بھی ان کے نام آتے ہیں * دیکھو سنکھیا ۹۲ +			
یہ گیارہ سوکت ۵۹ تا ۵۹ والکھلیہ	۴۸	پرگاٹھ (کاٹو)	۱۱۸
کہلاتے ہیں اور بطور ضمیمہ کے سمجھے جاتے ہیں - اس لئے ساین آچارج نے ان سوکتوں کو اپنے بھاشیہ میں نہیں لیا ہے اور اس لئے اُس کے بھاشیہ کا سوکت ۵۹ ان والکھلیہ بہت سوکتوں کا سوکت ۴۰ ہے - اور اسی طرح سے آگے سمجھنا چاہیئے *	۴۹	پر سکٹو (کاٹو)	۱۱۹
	۵۰	پُشتی گو (کاٹو)	۱۲۰
	۵۱	شترِ شتی گو (کاٹو)	۱۲۱
	۵۲	آلیو (کاٹو)	۱۲۲
	۵۳	میدھنیہ (کاٹو)	۱۲۳
	۵۴	ماترِ شوا (کاٹو)	۱۲۴
	۵۵	کرشن (کاٹو)	۱۲۵
	۵۶	پرشدھر (کاٹو)	۱۲۶
	۵۷-۵۸	میدھنیہ (کاٹو)	۱۲۷
والکھلیہ کا شبد دیا کرن کی رو	۵۹	سو پرن (کاٹو)	۱۲۸

پریشی	سوکت سکھیا	رشیوں کے نام اور گوثر	سکھیا نمبر شمار
<p>سے کسی رشی و کھل سے نسبت رکھتا ہوا معلوم ہوتا ہے جیسے یاگنیہ و کھل رشی یگنیہ و کھل سے نسبت رکھتا ہے + پڑانوں میں واکھلیہ ساتھ ہزار رشی ہیں جو پر جا پتی کرتو کی سنتان ہیں اس کلپ کے سب سے پہلے منو ارتھات سوا یجمنو کی پتری دیو ہوتی کی ایک بیٹی سے (بھاگوت ۴ ۱۱) + یہ قد میں انگوٹھے کے برابر ہیں اور سورج کے رتھ کے آگے آگے چلتے ہیں اور شاید ان سے سورج کی کرنیں مراد ہیں + کرتو کا حال پر جاپتیوں کی ذیل میں اس ادھیائے کے شروع میں ہی آچکا ہے +</p>			
<p>پر گاتھ کے لئے دیکھو سکھیا نک ۱۱۸ +</p>	۶۱ - ۶۰	ہجڑ (پر گاتھ ارتھات پر گاتھ کا پتر ۶۰ - ۶۱)	۱۲۹

پریش	رشیوں کے نام اور گوثر	
اور ۹۲ پاننی (۴-۱-۱۱۱) میں بھگ کا نام آیا ہے ۽ اور رگود میں بھی کئی جگہ آیا ہے ۽ بنا ولیوں میں بھگ کاشی کے راجا پر ترون کے نس میں آخری راجا ہے (دیکھو آگے ادھیائے ۴-۴-۱۱۱) ۽ دیکھو سنکھیا نک ۱۱۸ اور ۹۲ ۽ پاننی (۴-۲-۸) میں کلی کا نام آیا ہے۔ رگود (۱-۱۱۲-۱۵) میں بھی ایک کلی کا نام آیا ہے ۽ سنکھیا نک ۱۱۸ پر سو بھری رشی کا ذکر آیا ہے جنہوں نے مانتھا تا کی پنتر یوں کو بیا ہا تھا۔ ان کی کتھاس آتا ہے کہ انہوں نے جل کے اندر ایک مثنیہ کو جس کا نام سمڈھتا اپنے بال بچوں کے ساتھ کھیلے دیکھا تھا اور اس کے بال بچوں کو دیکھ کر ہی ان کا جی بیاہ کرنے کو چاہا تھا ۽ یہ مثنیہ جو اس سوکت کا رشی ہے	۴۵-۴۲ ۴۶ ۴۷	۱۳۰ پرگاتھ (کاٹو) ۱۳۱ کلی (پرگاتھ) ۱۳۲ مثنیہ (سامد)

پریشیش	سؤکت سنکھیا	رشیوں کے نام اور گوثر	سنکھیا نمبر شمار
اُسی سمد کا کوئی لگتا ہوگا +			
دیکھو سنکھیا نک ۹۳ +	۴۹-۴۸	پریم میدھ	۱۳۳
	۴۰	پُر و سہنا (آنگرس)	۱۳۴
دیکھو سنکھیا نک ۳۲ +	۴۱	سودیتی اور پُر و میدھ	۱۳۵
	۴۲	ہریت (پراگاتھ)	۱۳۶
پانینی (۲-۴-۷۷) میں گوپ و ن کا نام آیا ہے	۴۳-۴۲	گوپ و ن (آترے)	۱۳۷
دیکھو سنکھیا نک ۱۱۷ +	۴۵	وِروپ (آنگرس)	۱۳۸
	۴۸-۴۷	کروستی (کانو)	۱۳۹
بھارگو سے مراد بھرگو گوتری ہے -	۴۹	کرشنو (بھارگو)	۱۴۰
اور بھرگو کے لئے دیکھو سنکھیا نک ۱۸۳ +			
تیسے سنکھیا نک ۱۸ پر اور آگے سنکھیا نک	۸۰	ایکدیو (نودھس)	۱۴۱
۱۷۵ پر نودھا (نودھس) کا نام آیا ہے			
یہ نودھس اُسی نودھس کا گوتری			
ہے +			
	۸۳-۸۱	کسیدی (کانو)	۱۴۲
اُشنا اگرچہ خود کوئی ہیں لیکن یہ	۸۴	اُشنا (کاڈیہ)	۱۴۳
کوئی پُتر (کاڈیہ) بھی ہیں (دیکھو آپتے			
کی ڈکشنری) + نیز دیکھو سنکھیا نک			
۱۷۴ +			

سکھیا	شوکت	رشیوں کے نام اور گوت	سکھیا
۱۴۴	۸۷-۸۸	کرشن (آنگرس)	دیکھو سکھیا نک ۴ + پاننی (۴-۱-۱۰۵)
۱۴۵	۸۸	نودھا (گوتم)	دیکھو سکھیا نک ۱۰ + ۱۵ + ۱۶ + ۲۰ + ۲۱ + ۲۲
۱۴۶	۸۹-۹۰	نرمیدھ اور پُرمیدھ	نرمیدھ کے لئے دیکھو سکھیا نک ۱۵۲ +
۱۴۷	۹۱	آپال (آترے)	
۱۴۸	۹۲-۹۳	ثرت کش یاسو کش (آنگرس)	پاننی (۴-۱-۱۰۶) میں بندو کا نام آیا ہے + مگر یہاں وندو ہے +
۱۴۹	۹۴	وندو یا پُوت دکش (آنگرس)	
۱۵۰	۹۵-۹۶	ترشچی (آنگرس)	
۱۵۱	۹۷	ریبھ (کاشپ)	پاننی (۴-۱-۱۰۵) میں ریبھ کا نام آیا ہے + اور رگوبید میں ریبھ کا ذکر کئی جگہ آیا ہے +
۱۵۲	۹۸-۹۹	نرمیدھ	دیکھو سکھیا نک ۱۴۶ + ۱۴۷ + ۱۴۸
۱۵۳	۱۰۰	نیم (بھارگو)	
۱۵۴	۱۰۱	جمدگنی (بھارگو)	جمدگنی پر شورام کے پنا تھے اور ان کا حال پیچھے پت رشیوں کے پر سنگ میں وشنو امتر کے ساتھ آچکا ہے + دیکھو سکھیا نک ۱۸۰ اور ۲۹۰ +
۱۵۵	۱۰۲	پریوگ (بھارگو)	دیکھو سکھیا نک ۹۲ +

پریشیش	سوکت سنکھیا	رشیوں کے نام اور گوثر	سنکھیا تک نمبر شمار
دیکھو سنکھیا تک ۱۰۷ اور ۱۳۲ +	۱-۳	سو بھری (کاٹو)	۱۵۶
<h2>نواں منڈل</h2>			
دیکھو سنکھیا تک ۱ +	۱	مدھو چندا	۱۵۷
دیکھو سنکھیا تک ۳ +	۲	میدھا تپتی	۱۵۸
دیکھو سنکھیا تک ۴ +	۳	شہنہ شپ	۱۵۹
دیکھو سنکھیا تک ۱۸۷ +	۷	ہرنیہ ستوپ (انگرس)	۱۶۰
۱۰۔ شرمی بھگوت گیتا (ادھیائے ۱۰۔ شلوک ۱۳) میں بھی است اور دیول دونوں نام ساتھ آئے ہیں + مگر بھارت (شلیہ پڑو۔ ادھیائے ۵۰) سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ دونوں نام ایک ہی رشی کے دو نام ہیں + اسی ادھیائے سے ظاہر ہے کہ یہ است یا دیول ایک بڑی یوگی تھا جو اپنے یوگ بل سے انترکش چرتا ادھتات آکاش میں اڑ کر چلتا تھا۔ مگر ایک بھکشو جگیشو یہ جو اس سے آکر ملا اس	۲۷-۵	است (کاشپ) یا دیول	۱۶۱

پریش	سوکٹ سکھیا	رشیوں کے نام اور گوتہ	سکھیا نکر نمبر شمار
<p>سے بھی ادھک یوگ بل رکھتا تھا اور اُس نے اس کو موکش دھرم سکھایا + شانتی پڑو کے ادھیائے ۲۲۹ میں بھی دیول اور جگیشویہ کا سمود آتا ہے اور اسی پڑو کے ادھیائے ۲۷۵ سے پھر است اور دیول کا ایک ہی ویکتی ہونا ظاہر ہے + دریائے سندھ کے کنارے پر ایک تیرتھ دیول نامی ہے اور وہ شاید اسی دیول کے نام پر ہو + مُشیہ پران کی ناما ولی جو تیچھے دی گئی ہے اُس میں در دھدمن اور ادھم باہو دو رشی اگتہ گوتری دکھائے گئے ہیں اور وہ دو شاید یہ ہی دونوں رشی ہوں + مگر جہا بھارت (بن پڑو - ادھیائے ۹۹) میں لکھا ہے کہ اگتہ رشی کے پوپ مدرا استری سے ایک پتر سور ڈھسیو ہوا جو پتا کے لئے ادھم ادھتات</p>		<p>در دھ اچیت (اگتہ پتر) ۲۵ ادھم و اہ (در دھ اچیت کا پتر) ۲۶</p>	<p>۱۶۲ ۱۶۳</p>

پریش	سوکت سکھیا	رشیوں کے نام اور گوتر	سکھیا نمبر شمار
اینہن لایا کرتا تھا اور جو اس نے ادھم واہ کہلایا دیکھو سکھیا نک ۱۷۱			
دیکھو سکھیا نک ۱۷۲ اور ۱۵۲	۲۷	نرمیدھ (آنگرس)	۱۴۶
دیکھو سکھیا نک ۱۷۳	۲۸	پریمیدھ (آنگرس)	۱۴۵
دیکھو سکھیا نک ۱۷۴	۲۹	نرمیدھ (آنگرس)	۱۴۴
دیکھو سکھیا نک ۱۷۵	۳۰	وندو (آنگرس)	۱۴۷
دیکھو سکھیا نک ۱۷۶	۳۱	گوتم (راہوگن ارتھات رہوگن کا پتر)	۱۴۸
دیکھو سکھیا نک ۱۷۷	۳۲	شیواشو (آترے)	۱۴۹
دیکھو سکھیا نک ۱۷۸	۳۳-۳۴	ترت	۱۵۰
دیکھو سکھیا نک ۱۷۹	۳۵-۳۶	پریمو وسو (آنگرس)	۱۴۱
رہوگن کا حال تیجے سپت رشیوں میں گوتم کے سمبندھ میں کیا جا چکا ہے * پانٹی (۱-۷-۱۰۵) کے گن پاٹھ میں گرگ آدی کے ساتھ رہوگن کا نام آیا ہے *	۳۸-۳۷	رہوگن	۱۴۲
	۳۹-۴۰	برہمتی (آنگرس)	۱۴۳
دیکھو سکھیا نک ۱۸۰	۴۱-۴۲	میدھاتھی (کاٹو)	۱۴۴
شریکید بھاگوت (سکندھ ۹ - ادھیائے ۷ - شلوک ۲۳)	۴۴-۴۵	ایاسیہ (آنگرس)	۱۴۵

نمبر شمار	رشیوں کے نام اور گوثر سنکھیا	نوٹ	پریشیش
۱۷۶	کوی (بھارگو)	۸۹-۸۷	<p>میں لکھا ہے کہ ہر لٹینڈر کے اُس یگیہ میں جس میں شنبہ شیب لٹنو بنا تھا وِشوا مٹر اور جمد گنی اور وِشٹھ کے ساتھ چوتھا رتوج ایا سنیہ تھا + برہد آرنیک اُنشد کے دلش براہمن (۲-۴-۳) میں ایا سنیہ کو برہما (سومبھو) سے سولہ نام پیچھے لکھا ہے + شرید بھاگوت (۸-۱-۷) کے انوسار کوئی یگیہ اور دکشنا کے بارہ پتروں میں سے ایک پتر میں جو اس کلپ کے سب سے پہلے مونتر میں ہوئے ہیں اور وہ شاید یہ ہیں + دیکھو سنکھیا نک ۱۸۳-۱۸۳-۱۹۳-۱۹۹- اور ۲۸۷ + ایک کوئی اکشوا کو کا بھاٹی بھی تھا (دیکھو آگے ادھیائے ۸) + نیز دیکھو سنکھیا نک ۹ + سنکھیا نک ۱۸ کی کیفیت میں اتھیه یا اُچھیه کو برہمنی کا پتر بتایا گیا ہے۔ اور برہمنی انگرس کا پتر تھا (دیکھو</p>
۱۷۷	اُچھیه (انگرس)	۵۰-۵۲	

پریشیش	سوئٹ سکیمیا	رشیوں کے نام اور گوثر	سکیمیا تک نمبر شمار
جہا جہارت بن پرو - ادھیائے ۲۱۷ شلوک ۱۸ + اور جھاگوت ۹-۱۲-۶) اس لئے اُچھتہ بھی آنگرس ارتھات انگرس گوتری ہوا + انگرس کے لئے دیکھو سکیمیا تک ۲۷۷ + دیکھو سکیمیا تک ۵۹ + دیکھو سکیمیا تک ۲۹۸ + دیکھو سکیمیا تک ۱۵۴ + بھرگو کے لئے جس کے گوتری ہونے کے کارن یہ بھاگو کہلاتے ہیں دیکھو آگے سکیمیا تک ۱۸۳ مثیہ پُران کی سوچی میں اسکا نام آیا ہے + کشپ سپت رشیوں میں شامل ہیں اور مرتجی جن کے پُتر ہونے سے یہ مار تیج کہلائے عرس پر جاپتیوں میں شامل ہیں اور این دونوں کاحال ہم پیچھے سپت رشیوں کے پرنگ میں کر آئے ہیں + نیز دیکھو سکیمیا تک ۲۰ + بھرگو دس پر جاپتیوں میں شامل ہیں جسیاکہ اس ادھیائے کے	۵۳-۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵	اوتسار (کاشپ) آہی یو (آنگرس) جڈگنی (بھاگو) نڈھرقووی (کاشپ) کشپ (مار تیج) (وارینی) بھرگو	۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳

نمبر شمار	رشیوں کے نام اور گوثر	سؤکت سکھیا	پریشیش
۱۸۴	شت وٹیکاناس	۴۶	آرمبھ میں ہی بیان کیا جا چکا ہے + اور ہما بھارت (آدی پڑو۔ ادھیائے ۵ شلوک ۳) میں آیا ہے کہ برہما نے بھگ کو کو ورن کے یگیہ میں اگنی میں سے پیدا کیا تھا اس سمبندھ سے بھگ کو وارنی ہوئے + دیکھو آگے سکھیا نک ۲۷۹ +
۱۸۵	وسیشٹھ آدک سپت رشی	۴۷	یہ وسیشٹھ آدک سپت رشی اسی سؤکت کے الگ الگ منتروں کے الگ الگ رشی ہیں + اور ان سب کا ذکر پیچھے آچکا ہے + مقابلہ کے لئے دیکھو سکھیا نک ۲۱۸ اور ۳۱۷ جہاں یہ سپت رشی پورے سؤکت کے مشترکہ رشی ہیں +
۱۸۶	وتسیری (بھلندن پتر)	۴۸	پانہی (۴-۱-۱۱۲) میں بھلندن کا نام آیا ہے + اور پرانوں کی راج بنسا ولیوں میں بھلندن اکشوا کو کے بھائی دیشٹھ سے تسیری پیڑھی میں ہے۔ (اس

پیش	سوکت	رشیوں کے نام اور گوثر	لکھیا نک نمبر شمار
طرح سے کہ:- وشت - نا بھاگ بھلندن - وٹس پری + مشیہ پڑان کی سوچی میں بھی اس کا نام آیا ہے + دیکھو سنکھیا نک ۱۶۰ +	۴۹	ہرنئیہ شوپ (آنگرس)	۱۸۷
دیکھو اس سے اگلا ادھیائے ۴ (بناولی ۲) جہاں یہ دکھایا گیا ہے کہ وشنو امتر کے بھانجے جمدگنی نے رینو کی بیٹی کو بیاہا تھا + یہ رینو پر سین جت ہے جو سورج بسن میں اکشوا کو سے ۱۶ پڑھی بد آتا ہے +	۷۰	رینو (ویشوامتر)	۱۸۸
		رکھ یا ورکھ (ویشوامتر)	۱۸۹
		ہری منت (آنگرس)	۱۹۰
		پوثر (آنگرس)	۱۹۱
دیکھو سنکھیا نک ۱۴۲ +		لکشئی دان (دیگر گھنس کا پتر)	۱۹۲
دیکھو سنکھیا نک ۱۷۶ + ۱۹۹ +	۷۹-۷۵	کوی (بھارگو)	۱۹۳
	۸۲-۸۰	وسو (بھار دواج)	۱۹۴
دیکھو سنکھیا نک ۱۹۱ +	۸۳	پوثر	۱۹۵

نمبھارت	رشیوں کے نام اور گوثر	سؤکت سنکھیا	پریش
۱۹۶	پر جاپتی (واچا پتر و اجپتہ)	۸۴	دیکھو آگے سنکھیا نک ۳۰۳
۱۹۷	دین (بھارگو)	۸۵	
۱۹۸	اگرشا - ماکھا - سکتا آدی شنگ		
۱۹۹	اشنا (کاؤم ارتھات کوئی کا پتر)	۸۶-۸۷	دیکھو سنکھیا نک ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵
۲۰۰	وسیشٹ	۹۰	ان کا مفصل حال سنیت رشیوں میں آہی چکا ہے
۲۰۱	کشپ (مارتھ)	۹۱-۹۲	دیکھو سنکھیا نک ۱۸۲
۲۰۲	نودھا (گنوم)	۹۳	دیکھو سنکھیا نک ۱۸۵
۲۰۳	کنو (آنگرس)	۹۴	دیکھو سنکھیا نک ۸۴ ۸۵
۲۰۴	پرکنو (کانو)	۹۵	دیکھو سنکھیا نک ۱۱۹ ۱۲۰
۲۰۵	پرترون (ودوداس کا پتر)	۹۶	پرترون کا حال پیچھے ٹیونگ کے پر کرن اور ہی ہے کے سمبندھ میں دکھایا جا چکا ہے
			پران کی ناما ولی میں ایک کاشیہ کو بھرگو گوثری رشیوں کے اندر لکھا ہے اور وہ کاشیہ اسی پرترون کا پوروج تھا کشر وردھ کے بن میں (دیکھو پیچھے سنکھیا نک ۱۵)
۲۰۶	وسیشٹ (مترادرن کا پتر)	۹۷	اس سؤکت ۹ کی مختلف رچاؤں کے

سکھیانک نمبر شمار	رشیوں کے نام اور گوثر	سوکت سکھیا	پریشیش
	۲۰۷ امبریکھ (راجا ورکھا گر کا پتر) ۹۸		<p>وسشٹھ آدک کے مختلف رشی منتر کرتا ہیں + مینو آدک کا ذکر پیچھے سہت رشیوں کے پر سنگ میں وسشٹھ کے ساتھ آچکا ہے +</p> <p>رگوید (۱-۱۰۰-۱۷) میں آیا ہے کہ اے اندر۔ راجا ورکھا گر کے پتر رجز اشو۔ امبریکھ سہدیو۔ بھمان۔ اور سورادھا تیری استنی میں یہ آگھ (ستوتن) گاتے ہیں + اور ورکھا گر کے ان پتروں میں سے امبریکھ کو اس سوکت ۹۸ کا رشی قرار دیا ہے۔ جیسا کہ پہلے منڈل کے سوکت ۱۰۰ کا (جس کا حوالہ اوپر درج کیا گیا ہے) ان پانچوں پتروں کو رشی قرار دیا گیا ہے (دیکھو سکھیانک ۱۳) + مگر راج نسا دیوں میں سورج بنی اکشوا کو کے بھائی نہجک کے پتر نا بھاگ کا بیٹا بھی امبریکھ نامی ہے۔ اور اکشوا کو کے بنس میں بھی اور آگے</p>

لکھیا نکر نمبر شمار	رشیوں کے نام اور گوتم	سوکت سنگھیا	پریشیش
			<p>چل کر ماندھاتا کا بیٹا امبرکیہ نام کا ہے ۔ اور ممکن ہے کہ ان دونوں امبرکیہ میں سے ہی کوئی سا امبرکیہ اس سوکت کا رشی ہو کیونکہ دونوں امبرکیہ بڑے دھرماتما ہوئے ہیں + پہلے امبرکیہ کا تو بیٹا دروپ بھی آٹھویں منڈل کے سوکت ۴۳-۴۴ کا رشی ہے (دیکھو سنگھیا نکر ۱۱۴) پھر اُس کے پتا کے رشی ہونے میں کیا آشچرچ ہے ۔ اور دوسرے امبرکیہ کا برتانت ششہ شیب سے سمبده ہے اور ششہ شیب رگوید کے پہلے منڈل کے سوکت ۲۶-۳۰ کا رشی ہے (دیکھو سنگھیا نکر ۴) اس لئے اگر وہ بھی اس سوکت ۹۸ کا رشی ہو تو آشچرچ نہیں + پھر جب ان دونوں امبرکیہ سے آگے تک کی تادیخی ہستیاں ویدمنزوں کی رشی ہیں تو پھر ان دونوں تادیخی</p>

پیش	سوکت سنگیا	رشیوں کے نام اور گوثر	لکھیاں نمبر شمار
امبر لکھیں سے کسی ایک کا منتر درشتا رشی ہو جانا کیا آئینہ ہے + مگر انوکھنی کا بچن پران ہے +			
پانہی (۴-۱-۱۰۵) میں ریشہ کا نام گرگ آدک رشیوں کے اندر آیا ہوا ہے۔ اور رگوید میں ریشہ کا نام انیک منتروں میں آیا ہے (دیکھو سنگیاں ۱۵۱ + دیکھو سنگیاں ۶۶ + دیکھو سنگیاں ۲۱۱ + دیکھو سنگیاں ۲۱۲ + دیکھو سنگیاں ۵۶ +	۹۹-۱۰۰	۲۰۸ ریشہ سو نو ارتھات ریشہ کے دو پتر (کشپ گوثری) +	
		۲۰۹ اندھو گو (شیاد آشوکا کا پتر)	
	۱۰۱	۲۱۰ بیاتی (ناہش ارتھات ریشہ پتر ۲۱۱ تبش (مالو)	
		۲۱۲ منو (ساموون) پر جاتی	
دیکھو تیچے سنگیاں ۱۱۷ +	{ ۱۰۲ ۱۰۳ }	۲۱۳ توت { آشیہ ۲۱۴ دوت	
پانہی (۴-۱-۱۰۳) میں پروت کا نام آیا ہے اور ناراد کو سب جانتے ہی ہیں + ہا بھارت (درون پرو۔ ادھیائے ۵۵) میں آتا ہے کہ یہ دونوں بڑے مہتر تھے پر یہ دونوں رہا سر بنے	۱۰۴	۲۱۵ پروت اور ناراد (کالو) یا کشپ کی پتریاں لکھندی نام کی دو پتریاں +	

سکھیا ننگ نمبر شمار	رشیوں کے نام اور گوثر	سؤکت سکھیا	پریش
۲۱۷	پروت اور ناردر	۱۰۵	کی بیٹی پر مومہت ہو گئے اور اس مومہ میں ان دونوں نے ایک دوسرے کو شاپ دیدیا۔ پروت نے کہا کہ تو اپنی اچھلے سوزگ میں نہ جائے اور ناردر نے جواب دیا کہ تو بھی میرے بنا سوزگ میں نہ جائے + ایک ناردر پرچا پنتیوں میں بھی شامل ہیں جسیا کہ اس ادھیائے کے شروع میں ہی دکھایا گیا ہے +
۲۱۶	اگنی (چاکشوس) اور چکشوس (مانو) اور منو (اُپسو ارمھات اپسو کا پتر)	۱۰۶	دیکھو سکھیا ننگ ۱۰۳ + ۱۰۴ + ۲۱۵ + چاکشوس چکشوس کا پتر ہے اور چھٹے منو کا نام بھی چاکشوس اسی نسبت سے ہے - دیکھو -
۲۱۸	سپت رشی (ویشٹھ آدک)	۱۰۷	شرید بھاگوت - (اسکند ۷۸ - ادھیائے ۵ - شلوک ۷) نیز دیکھو سکھیا ننگ ۲۲۷ +
۲۱۹	گئوری ویتی شکتی آدک	۱۰۸	ان سپت رشیوں کا ذکر بھی مفصل آچھلے ہے + نیز دیکھو سکھیا ننگ ۳۱۷ +
۲۲۰	اگنی	۱۰۹	دیکھو سکھیا ننگ ۱۱ + ۵۲ + ۲۵۸ +
۲۲۱	نری آرُن اور ترسدیو	۱۱۰	دیکھو سکھیا ننگ ۲۲۸ + دیکھو سکھیا ننگ ۵۰ +

پریشیش	سَوَکَت سنکھیا	رشیوں کے نام اور گوثر	سنکھیا تک نمبر شمار
دیکھو سنکھیا تک ۱۵ +	۱۱۱	انانت (نپمچپ کا پتر)	۲۲۲
	۱۱۲	شیشو (آنگرس)	۲۲۳
دیکھو سنکھیا تک ۱۸۲ +	۱۱۳-۱۱۴	کشیپ (مارتج)	۲۲۴

دسواں منڈل

دیکھو سنکھیا تک ۱۱۷ +	۷-۸	ترت (آپتیہ)	۲۲۵
پُرانوں کی کتاب ہے کہ آٹھ وسوؤں میں سے ایک وسو پر جھاس تھا جو برہسپتی کی بہن کو بیاہ گیا تھا اور اس کے وشوکرم اور توشتری آدک کئی پتر ہوئے تھے۔ توشتری (توشٹا) کا پتر دستور ویا تھا جو اس کارن سے کہ اُس کے تین سر تھے تری شرس کہلانا تھا (دیکھو وشنوپُران۔ انس۔ ادھیائے ۱۵۔ شلوک ۱۲) + تیشتری سنکھتا میں لکھا ہے کہ اس کے تین مکھ تھے۔ ایک مکھ سے یہ سوم پیتا تھا۔ دوسرے سے مدرا پیتا تھا	۹-۸	تری شرس (توشتری پتر)	۲۲۶

پریشیش	سوکت سنکھیا	رشیوں کے نام اور گوثر	سنکھیا نمبر شمار
<p>اور تسمیرے سے کھانا کھاتا تھا + اندر نے اس کا رن سے کہ وہ اُٹروں کے ساتھ بھی میل رکھتا تھا اُس کو مار ڈالا اور اس طرح سے اندر برہم ہتیا کا بھاگی ہوا + اس پر تو شٹا نے اندر کو مارنے کے لئے ورتر پیدا کیا۔ مگر وہ بھی اندر کے ہاتھ سے مارا گیا + یہ کھتا ترمید بھاگوت میں بھی چھٹے اسکندھ کے ادھیائے ۷ تا ۱۲ میں آئی ہے۔ مگر وہاں تو شٹا اُن بارہ اُدیوں میں سے ایک ہے جو اُدتی کے پیٹ سے پیدا ہوئے تھے + برگت (۲-۱۶) میں آیا ہے کہ برگت وے ورتر کو میگھ (بادل) سمجھتے ہیں اور اہاس وے اس کو تو شٹری کا پتر اُٹر کہتے ہیں (دیکھیں سنکھیا نک ۲۲- اور ۱۱ +)</p>			
<p>اوپر سنکھیا نک ۲۲۶ میں جس وٹو کو ما کا ذکر آیا ہے اُس کے دو پتریاں</p>	۱۰	یم اور جی	۲۲۷

سنگیا کا نمبر شمار	رشیوں کے نام اور گوثر	سوکت سنگیا	پریش
			<p>تھیں۔ ایک سنگیا اور دوسری چھایا دونوں دوسوان (سورج) کو سیاہی مکھنیں + سنگیا سے منو (ویٹوسوت) جو درتمان ساتویں منوتر کا منو ہے اوریم اوریم (دو جڑواں بھائی بہن) پیدا ہوئے + سنگیا سورج کا تپ نہ سہہ سکی اور بن میں بھل گئی اور اپنی جگہ چھایا کو چھوڑ گئی + چھایا سے منو (سادرنی) جو اٹھویں منوتر کا منو ہے اور تپتی کنیا اور ستیر پیدا ہوئے + تیچے سے سورج کو معلوم ہوا کہ یہ استری سنگیا نہیں ہے چھایا ہے اور وہ سنگیا کی تلاش میں نکلا اور اس کو ایک بن میں جا پایا + سنگیا اشونی ارتھات</p>
<p>سادرنی منو سور اور چش منوتر میں سورقہ راجا تھا جو بھگوتی جہا مایا کے برے اٹھویں منوتر میں سادرنی منو ہوا اور جس کی کھاد دیوی بھاگوت میں آتی ہے + سادرنی کا ارتھ ہے گورنا کا پتر - اور سورنا کا ارتھ ہے اسی ورن کی استری برھطان اور تانکے جو دوسرے ورن کی ہو +</p>			

پریشیش	سوکت سنکھیا	رشیوں کے نام اور گوثر	سنکھیا نمبر شمار
<p>گھوڑی بنی ہوئی تھی سورج گھوڑا بن گیا اور اُس سے دو جڑواں پُتر پیدا ہوئے جو اشونی کمار کہلائے (یہ اشونی کمار پراتہ کال کے وہ جڑواں نورہیں جن میں رات کی جاتی ہوئی تاریکی کے ساتھ دن کی آتی ہوئی روشنی جڑی ہوتی ہے اور جس کو انگریزی میں ٹوائی لائٹ کہتے ہیں) + پُران کی اس کھٹا کا ادھار گوید کے اسی منزل ۱۰ کے سوکت ۷۱ کے پہلے دو منتر ہیں جن کا لفظی ترجمہ یہ ہے :- "تو شٹا اپنی پُتری کا بیاہ رچنا چاہتا ہے اور اس سے سارا بھون اکثر</p>			
<p>۷۱۵ پُران کی اس کھٹا کا یونان کی اس کھٹا سے مقابلہ کرو کہ آرگس کے ایک راجا کی ایک بیٹی تھی۔ آئیو اس کا نام تھا۔ دیوتا جوپیٹر (برہسپتی) اُس پر عاشق تھا اور وہ جوپیٹر (Jupiter) کی استری جونیو (Juno) کے ڈر سے بچائے بن گئی +</p>			

لکھیا تک نمبر شمار	رشیوں کے نام اور گوتھ	سوکت سکھیا	پریشیش
			<p>ہوتا ہے۔ یم کی ماتا جو وِ دِ سوان (سورج) کی بڑی استری ہے الوپ ہو جاتی ہے۔ اور آپ چپ کرا پی سوزنا (ہم رنگ) کو وِ دِ سوان کے لئے دے دیتی ہے۔ پھر سر پتو (سنگیا) بھی دو اور جڑواں پتر اغونی کمار پیدا کرتی ہے۔ (دیکھو ۱۱-۱۲ + نیز دیکھو پرتکت ۱۱-۱۲) اغونی کی نام کرتی کے دشنے میں + ان منزروں سے تو شٹا و شوکرما کا بھائی نہیں بلکہ خود و شوکرما ہی وِ دِ ت ہوتا ہے۔ اس لئے بعض تو شٹا کو و شوکرما ہی سمجھتے ہیں۔ اور آپنے کی سنسکرت ڈکشنری میں بھی ایسا ہی لکھا ہے + آگے سوکت ۸۱-۸۲ میں و شوکرما کو بھوون ارتھات بھون سمبندھی لکھا ہے (دیکھو سکھیا تک ۲۴۳) اور بھون کے لئے دیکھو آگے</p>

پیشکش	سوکت سنگھیا	رشیوں کے نام اور گوثر	سنگھیا نمبر شمار
<p>سنگھیا ننگ ۳۳۷</p> <p>اس دسویں سوکت میں جس کے رشی یم اور یمی ہیں اپنی بھائی یم سے کہتی کہ میں تجھ کو اپنا پتی بنانا چاہتی ہوں تو مجھے کو اپنی جایا (استری) بنا۔ مگر یم جواب دیتا ہے کہ بہن بھائی کا ایسا کرنا پاپ ہے اور کہتا ہے کہ ابھی وہ زمانہ نہیں آیا ہے جس میں بھائی بہن سے بیاہ کرے۔ اس لئے تو میرے بہن کسی اور کو اپنا پتی بنانے کی اچھا کر۔ (دیکھو آگے ادھیائے ۵۔ ویدک سہیٹا کے دتے میں۔ اور اُس میں نالک کا پر کرن) *</p>			
<p>ایک انگ کا نام آگے سنگھیا ننگ ۳۱۸ میں آیا ہے اور یہ پور دھان اُس انگ کا گوثری تھا اس طرح سے کہ انگ۔ وین۔ پرمقو۔ وجت آشو (انتر دھان)۔</p>	۱۲-۱۱	ہوڑ دھان (آنگی)	۲۲۸

پریشیش	سوکت سنکھیا	رشیوں کے نام اور گوثر	سنکھیا نمبر شمار
ہوز دھان (شریک بھاگوت ۴-۲۲-۵) دیکھو سنکھیا نک ۳۰۳ +			
ورتمان ساتواں منو (ویوسوت) اسی ویوسوان کا پتر ہے (دیکھو سنکھیا نک ۲۲۶) +	۱۳	وِوسوان (آدتیہ ارتھات آدتی کا پتر سورج)	۲۲۹
دیکھو سنکھیا نک ۲۲۶ + ۲۲۷ ۲۲۹ +	۱۴	یم (ویوسوت ارتھات ویوسوان کا پتر) +	۲۳۰
دیکھو سنکھیا نک ۲۳۰ + رگوید کاشا نکھیان براہمن اور شانکھیان کے گریہ اور شرؤٹ موثر اسی شانکھ کی گوثر کے رشیوں کے بنائے ہوئے ہیں + پانی (۴-۱-۹۸) اور (۴-۱-۱۰۵) میں شانکھ کا نام آیا ہے +	۱۵	شانکھ (یامین ارتھات یم گوثری)	۲۳۱
	۱۶	دمن (یامین ارتھات یم گوثری)	۲۳۲
مقابلہ کے لئے دیکھو سنکھیا نک ۲۸	۱۷	دیوشرؤٹ	۲۳۳
	۱۸	شانک (یامین ارتھات یم گوثری)	۲۳۴
	۱۹	مخت	۲۳۵
ان ہی سوکتوں میں سے سوکت ۲۳	۲۰-۲۴	وِمد (انیدر ارتھات اندر کا)	۲۳۶

پریشیش	سوکت سنگھا	رشیوں کے نام اور گوثر	سنگھیاں نمبر شمار
کے اندر رشی دیند اور دیند گوتریوں کا ذکر بھی آیا ہے +		یا وسوگرت (وٹکر کا) +	
ایک وٹکر وسٹھ کا پتر بھی ہے (دیکھو پیچھے وسٹھ کا حال پت رشیوں کے پر سنگ میں) +	۲۹-۲۷	وٹکر (ایڈر ارتھات اندر کا)	۲۳۷
نیز دیکھو سنگھیاں ۲۵۳ +			
سوکت ۳۲ کا رشی یا کوش ہے۔ یا اکش (مچوان کا پتر) +	۳۲-۳۰	کوش (ایلووش)	۲۳۸
	۳۶-۳۵	نش (دھاناک)	۲۳۹
	۳۷	اچھی تپا (سوریہ پتر)	۲۴۰
پیچھے اس ادھیائے کے آرمبھ میں ہی بتایا جا چکا ہے کہ ہر منو نتر کا اندر بھی الگ ہوتا ہے اس لئے یہ ایڈر کسی اور منو نتر کا اندر ہوگا +	۳۸	اندر (مشک دان)	۲۴۱
دیکھو سنگھیاں ۱۴۷ + رگوید میں اس کا نام کئی جگہ آیا ہے + ۱۱۷-۱۱۶ میں آیا ہے کہ جب گھو شاپنے پتا کے گھر میں رہتی ہوئی بڑھی ہو گئی تب اشونی کناروں نے اس کو ایک پتی دیا۔	۱۴۷-۱۴۶	گھو ش (کنشی وان کی پتر)	۲۴۲
		برہم و ادینی)	

نکھیا نک نمبر شمار	رشیوں کے نام اور گوثر	سوکت نکھیا	پریشیش
۲۴۳	سوسہتیہ (گھوشا کا پتر)	۷۱	دیکھو نکھیا نک ۲۴۲ +
۲۴۴	کرشن (آنگرس)	۷۲-۷۳	دیکھو نکھیا نک ۷۱ +
۲۴۵	وٹس پری (بھلندن کا پتر)	۷۴-۷۵	دیکھو نکھیا نک ۱۸۴ +
۲۴۶	سپت گو (آنگرس)	۷۶	اسی سوکت کے اندر سپت گو کا نام بھی آتا ہے +
۲۴۷	اندر (وئی گنٹھ)	۷۸-۸۰	پانچویں منو (رٹوت) کے انتر میں شمصر کی استری و گنٹھا کا پتر (شرمید بھاگوت - اسکندھ ۸ - ادھیائے ۵ - شلوک ۴) +
۲۴۸	اگنی (شوچیک)	۸۱-۸۳	اگنی کی استری سواہا سے پاوک - پوٹان - اور شچی تین پتر ہوئے + اور ان سے ۸۵ اگنیاں اور ہوئیں - اور یہ ۸۵ اپنے تین پتا اور ایک پتامہ (سواہا پتی اگنی) کے ساتھ مل کر ۸۵ = ۱ + ۳ + ۸۱ ہوئیں + اگنی (شوچیک) جو اس سوکت کا رشی ہے ان ہی میں سے ایک شچی کا پتر ہے (شرمید بھاگوت اسکندھ ۴ - ادھیائے ۲ -

پیش	سوکت سکھیا	رشیوں کے نام اور گوثر	لکھیا تک نہر شار
شلوک ۴۰-۴۱) +			
دیکھو سکھیا تک ۳۰ +	۵۴-۵۴	برہما کتھ (وام دیو گوثری)	۲۴۹
دیکھو سکھیا تک ۲۸ +	۴۰-۵۴	بندھو-سو بندھو-شمر	۲۵۰
		بندھو-وہ بندھو (گوپا بن)	
نرمید بھاگوت (اسکندھ ۹ -	۴۲-۴۱	ناہانے دیشٹھ (ماٹھ)	۲۵۱
ادھیائے ۲- شلوک ۱۱) کے			
ٹیکا کار نے لکھا ہے (ہورج براہمن			
ارتھت رگوید کے براہمن کے حوالہ			
سے) کہ ناہانے دیشٹھ منو کے			
پتر اکشواکو کے بیٹے نبھگ کا			
دوسرا نام ہے +			
راج بنسا دیوں میں ایک گے منو	۴۳-۴۳	گے (پلات ارتھت پتی کا	۲۵۲
کے پتر سدن میں کا بیٹا تھا۔ اور یہ		پتر)	
سدن دہ ہے جو لڑکی (الا) سے			
لڑکا ہو گیا تھا (دیکھو سکھیا تک ۲۴۵ +)			
دیکھو سکھیا تک ۲۳۴ + ۲۳۳ +	۴۴-۴۵	وسو کرن (وسو کا پتر)	۲۵۳
دیکھو سکھیا تک ۱۴۵ +	۴۸-۴۷	ایاسیہ (آگرس)	۲۵۴
	۷۰-۴۹	سومتر (دھری اشو کا پتر)	۲۵۵
دیکھو سکھیا تک ۱۴۷ +	۷۱	برہسپتی (آگرس)	۲۵۶

نمبر شمار	رشیوں کے نام اور گوثر	سوکت سنکھیا	پریشیش
۲۵۷	برہسپتی (آنگرس) یا برہسپتی (لٹوکیہ) یا اَدِتی (دکش کی پُتری)	۷۲	اَدِتی کے ویدک ارتھ کے لئے دیکھو رگوید (۱-۸۹-۱۰) اور سوکت ۲۲-۴ جہاں اس کے ارتھ ادینا دیو مانا کئے گئے ہیں +
۲۵۸	گئوری دیتی (شکنتی پُتری)	۷۳-۷۴	دیکھو سنکھیا نک ۲۱۹ +
۲۵۹	سندھو کشیت (پریمیدھ کا پُتری یا شیشیہ)	۷۵	دیکھو سنکھیا نک ۹۳ + اس سوکت میں دریائے سندھ اور اس کے مشرقی اور مغربی معاونوں کا اور گنگا جنا آدک ندیوں کا برہمن ہے + اور اس لئے یہ سوکت اتہاس کے لئے وشیش گئورو رکھتا ہے +
۲۶۰	جَرت کزن (راؤت کا پُتری) سرپ جاتی کا +	۷۶	
۲۶۱	سینوم رشی (بھارگو)	۷۷-۷۸	رگوید - ۱۱۲-۱۱۴ اور ۵۲-۵۳ میں سینوم رشی کا ذکر آیا ہے +
۲۶۲	اگنی (شوچیک یا ویشوانر) یا سِپتی (واجبھر) +	۷۹-۸۰	دیکھو سنکھیا نک ۲۷۸ شوچیک کے لئے - اور شرمید بھگوت گیتا ادھیائے ۱۵ اشلوک ۱۲ ویشوانر کیلئے +

نمبر شمار	رشیوں کے نام اور گوثر	سوکت سکھیا	پریشیش
۲۶۳	وِشوکرما (بھوؤن)	۸۲-۸۱	دیکھو سکھیا ننگ ۲۲۶ + ۲۲۷ + ۳۳۷
۲۶۴	مٹیو (تپس کا پتر)	۸۳-۸۲	
۲۶۵	سوڑیا (ساوڑی)	۸۵	اس سوکت کے منتر بواہ کی پدوحی سے سمبندھ رکھتے ہیں اور اس کے لئے دیکھو ادھیائے (۵) اسی بھاگ کا دیرک سمیت کے دتے ہیں +
۲۶۶	ویرکھاپی (اندر پتر)	۸۶	ویرکھاپی کا نام وید میں اسی سوکت ۸۶ کے کئی منتروں میں آیا ہے + عام طور پر ویرکھاپی سورج کا ارتھ دیتا ہے خصوصاً اُس سورج کا جو شام کو سمندر میں ڈوبتا دکھائی دیتا ہے۔ اور بعض کا خیال ہے کہ ہنومان جی کا بندر بن کر لٹکا کا سمندر پھلانگنے کا خیال رامائن کے مصنف واماکی نے وید کے اسی کپی یعنی بندر سے اڑایا ہو (دیکھو آرکٹک ہوم مصنفہ تک) + مگر مہا بھارت (الوشاں پرو- ادھیائے ۶۶-شلوک ۲۳) میں اگشیہ

پریشیش	سوکت سنکھیا	رشیوں کے نام اور گوثر	سنکھیا تک نمبر شمار
کنو۔ بھگوا اور اتری کے ساتھ ورکھاپی کا نام بھی رشیوں کے ذیل میں آیا ہے + رگوید میں پایو کا شبد انیک منتروں (مثلاً ۱-۳۱-۱۳) میں آیا ہے مگر وہاں وہ شبد کیول گن واجک یوگک ہے روڑھی نہیں + دیکھو سنکھیا تک ۸۹ +	۸۷	پایو (بھارڈواج)	۲۶۷
وام ویو کے لئے دیکھو پیچھے سنکھیا تک ۳۰ + دیکھو سنکھیا تک ۱۸۸ +	۸۸	مور دھنوان (آگرس) یا (وام ویوہ)	۲۶۸
یہ سوکت رگوید کا پرسدھ پرش سوکت ہے۔ اس کا رشی ناراین اور دیوتا پرش ہے + براہمن آدک جاتیوں کی جگہ آدک سے اُتپتی کے دشنے میں اسی سوکت کی رچا (۱۲) آئی ہے + کبی کا لیداس نے اروشی پسرکا ایک رشی ناراین کی جاگہ سے پیدا ہونا لکھا ہے معلوم نہیں وہ	۸۹	رینو (ویشوامشر)	۲۶۹
	۹۰	ناراین	۲۷۰

پیشیش	سوکنت سنکھیا	رشیوں کے نام اور گوثر	سنکھیا نمبر شمار
رشی نارائن کون سے ہیں؟ (دیکھو سنکھیا نک ۸۴) +			
ویت ہوتیہ کے لئے دیکھو سنکھیا نک ۸۱ +	۹۱	اَرُن (ویت ہوتیہ کا پتر)	۲۷۱
شریاتی منو (ویسوت) کا پتر اور اکشواکو کا بھائی تھا۔ شاریات اسی شریاتی کے بسن کا کوئی رشی ہوگا جو شریاتی کی نسبت سے شاریات اور منو کی نسبت سے مائو ہوا؟	۹۲	شاریات (مائو)	۲۷۲
	۹۳	تائو (پائے خفیہ)	۲۷۳
اَرُبہ کا نام وید کے اندر بھی آیا ہے اور کئی منڈلوں کے سوکتوں میں آیا ہے۔ اور کدرو پتروں کا ذکر بھی ۵-۲۵-۲۶ میں آیا ہے؟ پُرانوں میں کدرو دکش (پر اچتیس) کی پتری اور کشپ کی استری اور ناگون کی ماں ہے (دیکھو سنکھیا نک ۳۵۸) +	۹۴	اَرُبہ (کدرو کا پتر سرپ جاتی کا)	۲۷۴
پاننی (۴-۱۲۳) میں کدرو کا نام مشہور آدک گن کے اندر شامل ہے؟ جہاں بھارت (بن پرد) میں پانڈوؤں			

پریشیش	سوکت سنکھیا	رشیوں کے نام اور گوثر	سنکھیا نمبر شمار
<p>کے تیرھ یاترا کے سلسلہ میں آئرت دیس کے اندر اربد پر بت کا ذکر آیا ہے جس سے غالباً حالیہ کوہ اُبو مراد ہے اور یہ اربد پر بت شاید اسی رشی اربد سے منسوب ہوگا + (دیکھو سنکھیا ننگ ۳۵۵) +</p> <p>اس سوکت میں پُروروا اور اُروشی کا سمواد ہے - اور یہ سمواد اُن کتھاؤں کا بیج ہے جو پُروروا اور اُروشی کے وشنے میں شت پتھ براہمن اور مہا بھارت اور پُرانوں میں آئی ہیں اور جن کے آدھار پر انجام کا لید اس نے اپنا نالک وکرم اُروشی رچا ہے + ان سب کا اور اِنا کا ذکر ہم اس سے اگلے ادھیائے میں کریں گے +</p>	۹۵	<p>پُروروا (رلا پتر) اور اُروشی</p>	۲۷۵
	۹۶	سُرورہری (اِندکا)	۲۷۶
<p>مُنڈک اُپنشد (مُنڈک - اکھنڈا) میں آیا ہے کہ :- سب دیوتاؤں سے</p>	۹۷	بھشنگ (اقتروکن کا پتر)	۲۷۷

پیشیش	سوکت سنکھیا	رشیوں کے نام اور گوثر	سنکھیانک نمبر شمار
<p>پہلے برصھا جگت کا کرتا اور دھرتا ہو۱۔ اُس نے ساری وِدیائوں کی پرشٹھا برهم وِدیا اپنے بڑے بیٹے اُتھرو کو بتائی + اُتھرو کو جو برهم وِدیا برصھانے بتائی وہ اُتھرو نے انگیر کو بتائی۔ اُس نے بھاردواج (ارتھات بھردواج گوثری) ستہ واہ کو بتائی۔ بھاردواج نے انگیرس کو + پس سب سے پہلا رشی جو برصھا کے پیچھے ہوا اُتھرو ہے جس کے نام سے اُتھرو وید پر سڑھ ہے + رگ وید (۱-۱۷-۱۳) میں آیا ہے کہ: ”اے اگنی۔ تجھ کو اُتھرو نے کمل میں سے متھن کر نکالا ہے اُس کمل میں سے جو سارے جگت کا دھارک اور واک ہے“ اس منتر سے ظاہر ہے کہ جب برصھا جی اُس کمل میں سے پیدا</p>			

پریشیش	سوکت سنکھا	رشیوں کے نام اور گوثر سنکھا	سنکھا نمبر شمار
<p>ہو چکے جو دشمن کی ناہمی میں سے نکلا تھا اور جس کا برہنہ شرمید بھاگوت (اسکندہ ۲ - ادھیائے ۸) میں آیا ہے تو اُن کے مِتر اُتھروا نے اُن کی سیکشا سے اُسی مکمل کو متھا اور اُس میں سے اگنی کو پرگٹ کیا اور برہم کی اُپاسنا کو اگنی کے روپ میں رچا +</p> <p>اُتھروا جو لفظ اُتھروں کی شکل فاعل ہے اُسکا نام پارسیوں کی مقدس کتاب اوستا میں بھی اُتھروں کی شکل میں آیا ہے اور اس سے ظاہر ہے کہ اُتھروا ہندوؤں اور پارسیوں کا مشترک رشی ہے اور اُن پرانے وقتوں کا ہے کہ جب پارسی لوگ ابھی ہندوستان میں ہی رہتے ہوئے ہندو آریا جاتی میں شامل</p>			
۵۷۶ پارسیوں کے لئے دیکھو آگے ادھیائے ۵ +			

پریشیش	سُوکُت سکھیا	رشیوں کے نام اور گوثر	سکھیا نمبر شمار
<p>تھے اور ہندوستان سے الگ ہو کر پارسی نہیں کہلائے تھے پارسیوں کی آتش پرستی اور ہندوؤں کا اگنی ہوثر اسی اتھروا کی رچنا ہے پُرانوں کی رو سے اتھروں اس کَلپ کے شروع میں ہی ہوا ہے اور اس کَلپ کے سب سے پہلے منو (سوا بھو) کی پُتری دیو ہوتی سے جو آٹھ لڑکیاں پیدا ہوئیں اور بعد گو آدک پر جا پتیوں کو بیاہی گئیں اُن میں سے ایک (رثانتی) اتھروں کو بیاہی گئی تھی + دیو ہوتی کر دم رشی کو بیاہی گئی تھی اور سا لکھیا درشن کا کرنا کپل اسی کر دم رشی کا پُتر تھا (شری مد بھاگوت - اسکندہ ۴ - ادھیائے ۱) + وید میں اسی سُوکُت کے اندر دیو اپنی کا نام آیا ہے اور ہم اس دیو اپنی</p>		<p>۹۸ (رشی مہیشین کا پُتر)</p>	<p>۲۷۸</p>

سنگھیا نمبر شمار	رشیوں کے نام اور گوثر	سوکت سنگھیا	پریشیش
			<p>کے دشتے میں آگے کچھ ستارے لکھیں گے + پانی ۱-۲-۱۰۷ کے گن پانچ میں رشی شین کا نام آیا ہے +</p>
۲۷۹	ومر (وئی کھانس)	۹۹	<p>کرشن یجر وید کی مینتر اپنی شا کھا کے کھپ سوثر بھی کیا شرؤت اور کیا سمازت کسی وئی کھانس انھات وئی کھنس گوثری کے ہیں + دیکھو اس گرنتھ کا چھٹا بھاگ ویدانگ (کھپ) کے پر کرن میں + رگوید میں ومر کا نام (۱-۵۱-۹) اور (۸-۱۰۲-۲۱) میں آیا ہے +</p>
۲۸۰	دوسو (وندن پتر)	۱۰۰	<p>اسی سوکت کے اندر دوسو کا نام بھی آیا ہے + اور وندن کا نام رگوید میں کئی جگہ آیا ہے +</p>
۲۸۱	بدھ (سوم کا پتر)	۱۰۱	<p>یہ بدھ اُس پروردہ کا پتا ہے جس کا نام سنگھیا نک ۲۷۵ میں آیا ہے +</p>
۲۸۲	مدگل (بھڑگیا شو کا پتر)	۱۰۲	<p>مدگل کا نام رگوید کے اندر بھی اسی سوکت میں آیا ہے + راج بنسادیوں</p>

سنگیائک نمبر شمار	رشیوں کے نام اور گوثر	سوکت سنگیائک	پریشیش
			<p>کی رو سے ایک مدگل اُس اجمیڑ کے بس میں جو منزل ۴ کے سوکت ۴۳-۴۴ کا رشی ہے اور جس کا نام پیچھے سنگیائک ۳۲ میں ہے بھرمیا شو کا پتر ہے (دیکھو ا دھیائے ۴ ہنسا ولی ۹) اور وہ بھرمیا شو کا پتر مدگل شاید یہی بھرمیا شو کا پتر مدگل ہو جس کو اس سوکت ۱۰۲ کا رشی مانا ہے + اور یہ کوئی سندھ جنک بات نہیں ہے کیونکہ بھرمیا شو جس کا دوسرا نام ہری اشو ہے اجمیڑ کے بیٹے نیل کے بس میں اجمیڑ سے کل پانچ پیڑھی پیچھے ہے مگر یانگ نے اس سوکت میں آئے ہوئے مدگل کو بھرمیا شو کا پتر ہی مانا ہے اور اُس کا ایک اتھاس بھی دیا ہے + (دیکھو سوکت ۸-۲۳ + پانینی (۴-۱-۱۵) میں بھی مدگل کا نام گزگ آدک</p>

پیش	سکونت	رشیوں کے نام اور گوثر سنکھیا	سنکھیا نمبر
گن میں شامل ہے ہمشیہ پیران کی ناما ولی میں مدگل کو انگرگو تریوں میں شامل کیا ہے +			
ایک اپرتی رتھ پڑو کے بنس میں کنو کا پتا بھی ہوا ہے - دیکھو سنکھیا نک (۷) +	۱۰۳	اپرتی رتھ (اندر کا)	۲۸۳
	۱۰۴	اشنگ (ولیشوامتر)	۲۸۴
پانی (۴-۱-۹۴) میں سومتر اور ورمتر کے نام آئے ہیں - اور کٹس کے لئے دیکھو پیچھے سنکھیا نک ۱۳ +	۱۰۵	سومتر یا ورمتر (کٹس کا پتر)	۲۸۵
	۱۰۶	بھوتائش (کاشپ)	۲۸۶
دکشنا کا نام اسی سکونت میں کئی جگہ آیا ہے اور رگوید ۳-۵۸-۱ سے ظاہر ہے کہ دکشنا سے مراد آشا ہے +	۱۰۷	دوبہ (آگرس) یا دکشنا (پر جاپتی کی ستا)	۲۸۷
مگر یہاں انوکھ منکا میں اس کو پر جاپتی کی ستا لکھا ہے اور اس کی پٹورانک گتھا یہ ہے کہ سوامیجھو و منو جو اس کٹپ کا سب سے پہلا ہی منو اور سوامیجھو (برصا) کا پتر تھا اس کی			

پریشیش	سؤکت سنکھیا	رشیوں کے نام اور گوثر	سنکھیا نمبر شمار
<p>ایک پُتری رُچی پر جاپتی کو بیاہی گئی تھی اور اس پر جاپتی کا ست مگھ اور ستادکشا تھی + دیکھو شریہ بھاگوت (اسکند ۴ - ادھیائے ۱ - شلوک ۴) اور آگے سنکھیا نمبر ۳۱۰ +</p> <p>پروفیسر میکس مولر صاحب کا خیال ہے کہ اس سؤکت میں کسی ویدک رشی نے (ایک خیال باندھا ہے جس میں گنودیس سورج کی کرنیں ہیں۔ پتی تاریکی کے اُتر ہیں جو ان کرنوں کو چُرا کر لے جاتے ہیں اور سوما اُتال یعنی صبح ہے جو پھر ان کرنوں کو واپس لاتی ہے +</p> <p>پروفیسر صاحب کا خیال یہ بھی ہے کہ ایک اسی سؤکت پر کیا مدار ہے وید کے اکثر سؤکتوں کے بیانات اسی قسم سے تاریکی اور روشنی - دن اور رات - صبح اور شام کے چتروں کے بیانات ہیں +</p>	۱۰۸	<p>پتی نامک اُتر گن اور سوما نام کی دیوشونی (دیولوک کی کتیا) +</p> <p>نوٹ :- اس سؤکت میں ان دونوں (پتی اور سوما) کا آپس میں سوا ہے ایڈر کے پروہت پرستیتی کی گنوں کی چوری کے دشنے میں اور چونکہ منترؤں کے دکنائن منروں کے رشی سمجھے جاتے ہیں اسلئے یہاں یہ دونوں اس سؤکت کے منترؤں کے دکنتا ہو کر ان کے رشی ہوئے +</p>	۲۸۸

پریشیتش	سوکنت سنکھیا	رشیوں کے نام اور گوثر	سنکھیانک نمبر شمار
<p>کلکتہ کی یونیورسٹی نے رگوبیک انڈیا نامی ایک کتاب مصنفہ بابو انباش چندر داس شائع کی ہے اُس میں معنیف کتاب نے یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ سنی آریا جاتی کی ایک قوم تھی جو تجارت پیشہ تھی اس کے اکثر گروہ خانہ بدوش پھرتے تھے اور لوگوں کے مولینی اُوٹالے جاتے تھے۔ اور یہ سوکنت کسی ایک ایسے ہی واقعہ کی طرف اشارہ کرتا ہے + بابو صاحب کا خیال ہے کہ ملک فینیشیا یا پیشیا اپنی اپنی لوگوں کا آباد کیا ہوا تھا + اور شاید سنکرت کے شبد اپنی بمعنی بازار اور پنیہ بمعنی تجارتی شے کا ماد بھی یہی ہی ہوں +</p>	۱۰۹	<p>جو ہو (برہم جایا) یا اُور دھونا لکھا (برہم پتر)</p>	۲۸۹
<p>اس سوکنت کے منتر میں جو ہو کا ذکر بھی آیا ہے کہ برہمنے اس کو نیاگ دیا تھا مگر دیوتاؤں نے اس کو اپا</p>			

پیش	سوگت سنگیا	رشیوں کے نام اور گوثر	سنگیانک نمبر شمار
بتایا اور سپت رشیوں نے اس کی ساکشی دی + اور جوہو سے مراد واک یا بانی سے ہے جیسا کہ پیچھے اس ادھیائے کے آدھے میں ہی بتایا جا چکا ہے + شہزادہ میں ایک استھان سمندر کے کنارے جوہو کہلاتا ہے اور وہ شاید اسی جوہو کے نام پر ہو + دیکھو سنگیانک ۱۵۴ +	۱۱۰	جمدگنی (بھارگو) یا پرشورام (جمدگنی کا پتر)	۲۹۰
وروپ کا پتر - اور دروپ کے لئے دیکھو سنگیانک ۱۱۴ +	۱۱۱	آشر ادشتر (وئی روپ)	۲۹۱
"	۱۱۲	نہ پر بھیدن (وئی روپ)	۲۹۲
"	۱۱۳	شت پر بھیدن (وئی روپ)	۲۹۳
"	۱۱۴	سدھری (وئی روپ) یا گھرم (تپس کا پتر)	۲۹۴
اُپنت کا نام رگوید میں کئی جگہ آیا ہے۔ مگر اس کے پتا یا گوثر کرتا کا نام دریشٹی ہوئے نہ جانے کہاں سے	۱۱۵	اُپنت (دریشٹی ہوئے کا پتر)	۲۹۵

نمبر شمار	لکھیا نک	رشیوں کے نام اور گوثر	سؤکت سنکھا	پریشیش
				لیا گیا ہے۔ اور ایسا ہی اور رشیوں کا حال ہے کہ ان میں سے اکثر کے نام تو دید کے اندر مل جاتے ہیں مگر ان کے پتیا یا گوثر کرتا کے نام نہیں ملتے *
۲۹۶	اگنی یت یا گنی یو پ	۱۱۶		
۲۹۷	سٹھور کا پتر چکشو (آنگرس)	۱۱۷		دیکھو چکشو کا شبد بڑو دھون کے زمانہ سے ہی نہیں نکلا ہے بلکہ ویدک کال سے ہی چلا آتا ہے * دیکھو سنکھا نک ۱۱۸
۲۹۸	اُرکٹے (اُمہی یو کا)	۱۱۸		دیکھو سنکھا نک ۱۱۹
۲۹۹	لو (اندر کا)	۱۱۹		اس سؤکت میں اندر لو کے روپ میں اپنی استی آپ کرتا ہے *
۳۰۰	برہدو (اقرون کا پتر)	۱۲۰		اقرون کے لئے دیکھو تیچھے سنکھا نک ۲۷۷
۳۰۱	برہنہ گرجھ (بدھاپتی کا پتر)	۱۲۱		یہ سؤکت برہنہ گرجھ کے نام سے ہی شروع ہوتا ہے اور اس میں آتا ہے کہ برہنہ گرجھ سب کا ایک پتی سب سے پہلے ہوا *
۳۰۲	چترہا (دسٹھ کا پتر)	۱۲۲		دیکھو تیچھے دسٹھ کا حال سہت

پریشیش	سوکت سنکھیا	رشیوں کے نام اور گوثر	سنکھیا تک نمبر شمار
<p>رشیوں میں + یہ وین (بھاڑگو) ٹھیک معلوم نہیں کہ کون ہے پر پُرانوں کے انوسار سوا یسھو دمنو (سویسھو برہما) کا پُتر [جو سب سے پہلا منو ہوا ہے اُس کا ایک پُتر اُتان پاد تھا۔ اُتان پاد کا پُتر دھرو تھا جو لوک پر سدھ ہے۔ دھرو کے بنس میں کئی پڑھی تیجے انگ ہوا اور اُس انگ کا بیٹا دین تھا اور شاید وین ہی وہ وین (بھاڑگو) ہو جو اس سوکت ۱۲۳ کا رشی ہے کیونکہ اسی منڈل کے سوکت ۱۳۸ کا رشی انگ ہے جو وین کا پتا تھا اور اُس کے آگے سوکت ۱۴۸ کا رشی پر تھو ہے جو وین کا پُتر تھا اور جس کے نام پر بھومی کا نام پڑی ہوا + دیکھو سنکھیا تک ۳۱۸۔ ۳۲۸ - ۳۲۸</p>	۱۲۳	وین (بھاڑگو)	۳۰۳

لکھیا تک نمبر شمار	رشیوں کے نام اور گوثر	سوکت سنگھیا	پریشیش
		۱۲۴	<p> وید کے اندر دین کا نام انیک گتوں میں آیا ہے اور اس سوکت ۱۲۲ کے منتر میں بھی آیا ہے۔ اور اس سوکت ۱۲۳ کا دیوتا بھی دین ہے + اور جاری اس شنکا کا کارن کہ ویدک دین یہ ہی پڑوانک دین ہے یا کوئی اور یہ ہے کہ پورالوں میں لکھا ہے کہ یہ دین دُر آجاری تھا اور رشیوں نے اُس کو مار کر اُس کی چھاتی سے پرستو کو پیدا کیا [دیکھو وشنو پران انش ۱ - ادھیائے ۱۳ + اور شری بھاگوت اسکند ۷ [۴ + مگر جیسا کہ ہم نے اوپر بیان کیا یہ باتیں سب سے پہلے منو نثر کی ہیں اور اب ساتویں منو نثر کی سرشٹی ہے اور اس عرصہ میں باتیں نہ جانے کیا کی کیا بن گئی ہیں + دیکھو سنگھیا تک ۱۸۳ - ۲۴۸ ۲۸۱ - ۳۴۵ + </p>

۳۰۴ گنی - دُر - سوم

نمبر شمار	رشیوں کے نام اور گوثر	سُوکت سنکھیا	پریشیش
۳۰۵	داک (امبیرن رشی کی پُتری) برہم دِوشی		امبیرن کا نام رگوید (۱-۱۳۳-۵) میں آیا ہے اور واک کا مشبد کئی منتروں میں آیا ہے۔ اس سُوکت کی دیوتا بھی یہی داک ہے ارمھات یہاں داک اپنی ہی استی کرتی ہے + متسہ پُران کی ناما ولی میں ایک وائچ کو انگر گوثریوں میں لکھا ہے اور شاید وہ وائچ اور یہ واک ایک ہی ہوں + برہد آرنگ اپنشد کے وُش براہمن (۴-۵-۳) میں داک کو امبھنی سے اور امبھنی کو آدثیہ (سورج) سے لکھا ہے اور شاید امبھنی اور امبیرن ایک ہوں +
۳۰۶	کھل برہش (شلوش کا) یا اُہنومک (دام دیوکا)	۱۲۶	دام دیوکے لئے دیکھو پیچھے سنکھیا تک ۳۰۶ + اُہنومک کا نام اسی سُوکت ۱۲۶ کے پہلے منتر میں آیا ہے +
۳۰۷	گُشک (سومہری کا پُتری) یا راتری (بھرو وراج کی پُتری)	۱۲۷	سومہری کے لئے دیکھو سنکھیا تک ۱۰۷ + اس سُوکت کی دیوتا بھی راتری ہی ہے +
۳۰۸	دِہویہ (آنگرس)	۱۲۸	دِہویہ کا نام رگوید (۱-۱۰۸-۶) اور

سنگیاءک نمبر شمار	رشیوں کے نام اور گوثر	سوکت سنگیاء	پریشیش
			(۲-۱۸-۷) میں آیا ہے اور پشاید گر تسمہ بنی شونک کا پور ورج تھا جسکا حال تیجھے بیان کیا جا چکا ہے + پریشیشی سے مراد برہما ہے +
۳۰۹	پرچاپتی (پریشیشی)	۱۲۹	
۳۱۰	یگنیہ (پرچاپتی کا پتر)	۱۳۰	یہاں پرچاپتی سے مراد رچی پرچاپتی سے ہے جس کے لئے دیکھو سنگیاءک ۲۸۷ + پانہی (۲-۱-۱۵۴)
			میں بھی یگنیہ کا نام آیا ہے + دیکھو سنگیاءک ۱۲۷ +
۳۱۱	سوکیرتی (کشتی داں کا پتر)	۱۳۱	دیکھو سنگیاءک ۱۴۲ +
۳۱۲	شک پوت (نرسیدھ کا پتر)	۱۳۲	سُداس کے دسے میں ہم تیجھے شواشر کے حال میں مفصل بحث کر آئے ہیں +
۳۱۳	سُداس (پوجون کا پتر)	۱۳۳	مان دھاتا (یو وناشو کا پتر) سورج بنی اکشوا کو کے محل میں شری رام چندر جی سے بیالیس بیڑھی پہلے بڑا پرستھ راجرشی ہوا ہے دیکھو سنگیاءک ۳۱ +
۳۱۴	مان دھاتا (یو وناشو کا پتر) اور گو دھا (برہم وادنی)	۱۳۴	گو دھا کا نام رگوید (۸-۶۹-۹) اور (۱۰-۲۸-۱۱) میں آیا ہے اور پانہی (۲-۱-۱۲۳) میں بھی آیا ہے +

پیشیش	سوکت سنکھیا	رشیوں کے نام اور گوثر	سنکھیا نمبر شمار
دیکھو سنکھیا تک ۲۳ تا ۲۵ + پانی	۱۳۵	گمار (یا ماین)	۳۱۵
(۲-۱-۹۹) میں گمار کا نام آیا ہے + منبو و ات رشناہ ارتھات وات رشن گوتری منیوں کا ذکر اسی سوکت ۱۳۶ کے منتر ۲ میں آیا ہے + دیکھو سنکھیا تک ۲۱۸ +	۱۳۶	وات رشن گوثر کے منی	۳۱۶
یہ آگ اُس وین کا پتا تھا جس کا ذکر سنکھیا تک ۳۰۳ میں آیا ہے (دیکھو وشنو پران - انش ۱ - ادھیائے ۱۳ - شلوک ۱۲) +	۱۳۷	دشیشٹھ آدک سپت رشی	۳۱۷
۱۳۸	۱۳۸	آنگ (اُرو کا پوتر)	۳۱۸
۱۳۹	۱۳۹	دیشوا و سو (گندھرو)	۳۱۹
۱۴۰	۱۴۰	اگنی (پاوک)	۳۲۰

پریشیش	سوکت سنگھیا	رشیوں کے نام اور گوثر	سنگھیا نمبر شمار
اور شدھ اگنی دیوتا ہے (دیکھو سنگھیا نک ۲۲۸)		کارشی ہے اور شدھ اگنی دیوتا ہے +	
دیکھو سنگھیا نک ۲۲۸ +	۱۴۱	اگنی (تاپس)	۳۲۱
	۱۴۲	شارنگ ارتھات شرنگ	۳۲۲
		گوثر کے رشی اور درون آڈک	
		کئی اور رشی +	
مقابلہ کے لئے دیکھو سنگھیا نک ۷۹ +	۱۴۳	اتری (سانگھیا ارتھاسنگھ گوثری)	۳۲۳
اس سے ظاہر ہے کہ اتری دوپوٹے ہیں ایک بھٹوم اور ایک سانگھیا۔ ان میں شاید ایک پر جاپتیوں میں سے ہے اور دوسرا سپت رشیوں میں سے + سنگھ کا حال معلوم نہیں کہ کون ہے مگر شریدریدھا گوثر (۳-۸-۱۶) سے ظاہر ہے کہ سنت مکر نے سانگھیا میں کو اور سانگھیا میں پر اثر کو گیان سکھایا اور سانگھیا میں کا نام سنگھ سے مرکب ہے۔ جیسے بادرین کا نام بدر سے (گوثر کے ارتھ میں) + سنگھ کا نام تو پانینی			

پیشیش	سوت نکھیا	رشیوں کے نام اور گوثر	نکھیا نک نیشخار
کے کئی سوتروں میں آیا ہے مگر معلوم نہیں کہ شکھ اور سنکھ ایک تھا ہی یا الگ الگ ؟ دیکھو سنکھیا نک ۳۵۸ + دیکھو سنکھیا نک ۳۱۵ +	۱۴۲	سونرن (تارکشیم کا پتر) اوردھوکریشن (یامین)	۳۲۲
	۱۴۵	اندرا نی	۳۲۵
	۱۴۶	دیومنی (رند کا پتر)	۳۲۶
	۱۴۷	سودید (شریش کا پتر)	۳۲۷
دیکھو سنکھیا نک ۳۰۳ +	۱۴۸	پیشو (وین کا پتر)	۳۲۸
دیکھو سنکھیا نک ۱۸۷ +	۱۴۹	آرجن یا آرچن (ہرنیشوپ کا پتر) +	۳۲۹
دیکھو وسشٹھ کا حال پت رشیوں کے پرنگ میں + وید میں مرڈیک کا نام بھی اس سوت میں آیا ہے + اس سوت کی دیوتا بھی شرڈھا ہے ارتھات اس سوت کے اندر استی بھی شرڈھا کی ہی ہے + اسکو کامائی اس لئے کہا ہوگا کہ من میں سب سے پہلے کام آتین ہوتا ہے (دیکھو	۱۵۰	مرڈیک (واسشٹھ)	۳۳۰
	۱۵۱	شرڈھا (کامائی)	۳۳۱

نمبر شمار	رشتیوں کے نام اور گوثر	سوکت سنکھیا	پریشیش
			<p>لگوید۔ ۱۰-۱۲۹-۴) پھر شرڈھا پیدا ہوتی ہے + پُرانوں میں شرڈھا کو دکش کی اُن تیرہ پُتر یوں میں شمار کیا ہے جو دھرم کو بیاہی گئی تھیں اور کام کو شرڈھا کا پُتر بیان کیا گیا ہے (دیکھو وشنو پُران = ۱-۷-۲۸) +</p>
۳۳۲	شاس (بھار دواج)	۱۵۲	<p>شاس کا نام بھی اس سوکت کے اندر آیا ہے +</p>
۳۳۳	اندر کی ماما	۱۵۳	
۳۳۴	یئی (ووسوان کی پُتری)	۱۵۴	<p>ییم کی بہن (دیکھو سنکھیا نک ۲۲۷) +</p>
۳۳۵	شرمنہ (بھار دواج)	۱۵۵	<p>شرمنہ کا نام بھی اس سوکت میں آیا ہے</p>
۳۳۶	کیتو (اگنی پُتر)	۱۵۶	<p>کیتو کا نام اس سوکت میں آیا ہے +</p>
۳۳۷	بھوون (آپتہ) یا سادھن (بھوون)	۱۵۷	<p>بھوون کا نام اس سوکت کے اندر آیا ہے اور یہ بھوون تروت (آپتہ) کے سب سے بڑے بھائی ایکنت کا دوسرا نام ہوگا + دیکھو سنکھیا نک ۱۱ اور ۲۶۳ +</p>
۳۳۸	چکشو (سورب کا پُتر)	۱۵۸	<p>چکشو کا شبد اس سوکت میں آیا ہے مگر ربط عبارت سے وہ کیول آنکھ</p>

نمکینا رنگ نمبر شمار	رشیوں کے نام اور گوثر	سوکت سکمیا	پریشیش
۳۳۹	سشی (پلوم کی پتری)	۱۵۹	<p>کا واپک وِدت ہوتا ہے۔ یوں چھٹے منوتر کا منو چاکشش چکشوش (چکشو) کا پتر ہے اور وہ چکشویہ چکشوہوگا جس کو اس سوکت ۱۵۸ کا رشی مانا ہے۔ مقابلہ کے لئے دیکھو سکمیا نک ۲۱۷</p> <p>سشی اندرانی کا نام ہے۔ اور وہ ایک اُسر پلوم کی پتری تھی۔ بھرگو رشی کی اُستری پلوم جس سے چون رشی پیدا ہوئے اُس کا بھی ایک اُسر پلوم سے کچھ جھگڑا ہوا تھا اور اُس کی کھتا تھا بھارت (ادی پرو۔ ادھیائے ۵) میں آئی ہے۔</p>
۳۴۰	پورن (ولیشوامتر)	۱۶۰	
۳۴۱	لیکشم نائن (پر جاپتی کا پتر)	۱۶۱	<p>لیکشم تپ دق کو کہتے ہیں۔ اس سوکت میں رشی لیکشم نائن کرنے کی پرارٹھنا کرتا ہے۔ اس لئے وہ لیکشم نائن ہے۔ لیکشم اور راج لیکشم کے پد اس سوکت کے اندر آئے ہیں۔</p>

پیشیش	سوکت	رشیوں کے نام اور گوثر	لکھیاں نمبر شمار
یہ سوکت گڑبہ رکھشا کے وشے میں ہے + اور اس کے اندر کشوہا کا شبد آیا ہے جس کا ارتھ ہے راکشسوں کا ہنن کرنے والا +	۱۶۲	رکشوہا (اگنی) برہم پتر +	۳۴۲
یہ سوکت بھی کیشم کی بیماری کے دور کرنے کے وشے میں ہے - اس میں رشی کہتا ہے کہ میں کیشم کو دور رہی دور کر دوں گا - اس سے وہ رشی دور رہا ہے - ورنہ دھاتو سے اؤین کے ارتھ میں +	۱۶۳	وورہا (کاشپ)	۳۴۳
منوسمرتی (ادھیائے ۱ - شلوک ۳۵) میں پرچیتا کو دس پرچاپتیوں میں سے ایک پرچاپتی شمار کیا ہے (دیکھو نیچے پرچاپتیوں کا حال اسی ادھیائے کے آرمبھ میں) + پڑاؤں میں پرچیتس دس ہیں مگر وہ سب ایک جان ہیں اور دھروشی وکش اُن کا پتر ہے (دیکھو شرید بھاگوت - اسکندھ ۴) +	۱۶۴	پرچیتا (آنگرس)	۳۴۴

پیشیش	سوکت سنگھیا	رشیوں کے نام اور گوثر	لکھیا گیا نمبر شمار
<p>مشیہ پُران کی ناما ولی میں پرچیتا کو بھر گو گو تر یوں میں لکھا ہے + وید میں کپوت اور ہر رتی دونوں شب اسی سوکت میں آئے ہیں + ہر رتی کا نام وید میں اور کئی سوکتوں میں بھی آیا ہے - اور اُس سے دکن کا یا زمین کے نصف کمرہ جنوبی کا دیوتا (یم) مراد ہے + منوسمرتی (ادھیائے ۱۱۹ شلوک) میں گنو ہتیا کے پریشچیت کے لئے ہر رتی کا پو جن لکھا ہے + پُرانوں میں ہر رتی ادھرم کی استری ہے اور مرثیو اُس کا پتر ہے (جہا بھارت - آدی پرد - ادھیائے ۶۶ - شلوک ۵۴ - ۵۵) ساین نے ہر رتی کو پاپ دیوتا لکھا ہے + کپوت (کپوتر) کا ہر رتی کے اسی پتر کپوت کے ہم نام ہونے کے کارن گھر میں ہونا پاپ سمجھا گیا ہے اور یہ سوکت اُس پاپ کے</p>	۱۶۵	کپوت (ہر رتی کا پتر)	۳۳۵

سکھیا نمبر شمار	رشیوں کے نام اور گوثر	سوکت سکھیا	پریشیش
۳۴۶	لکھب (وراج کا یا شکر کا پتر)	۱۶۶	پرائیچت کے وشے میں سمجھا جاتا ہے + وید کے اندر رکھب اور وراج کے نام اس سوکت میں آئے ہیں - مقابلہ کے لئے دیکھو سکھیا نمبر ۱۸۹ +
۳۴۷	وشوامیتر اور جمدگنی	۱۶۷	یہ دونوں سپت رشیوں میں شامل ہیں اور ان کے حالات پیچھے مفصل بیان کئے جا چکے ہیں + اس سوکت کے آخری منتر میں بھی ان دونوں کے نام اکٹھے آئے ہیں +
۳۴۸	اٹل (واتا تین = وات گوتری)	۱۶۸	اٹل اور وات دونوں ہوا کو کہتے ہیں اور شاید اس ہی لئے اٹل کو واتا تین لکھا ہے - وات کا شبد بھی اس سوکت میں آیا ہے + دیوتا بھی اس سوکت کا دایو یعنی وات (باد) یا ہوا ہے + پُرانوں میں ایک وات دوسرے منوتر کے سپت رشیوں میں سے ہے + ایک اور واتا تین یعنی وات گوتری رشی کا حال آگے سکھیا نمبر ۳۶۶ پر آیا ہے +

پیش کش	سوکنت سنکھیا	رشیوں کے نام اور گوثر	سنکھیا نمبر شمار
اَنل آٹھ دسودن میں سے ایک دسود کا نام بھی ہے + دیکھو سنکھیا نک ۱۷ +	۱۴۹	شیر (ککشی دان کا)	۳۴۹
وید میں دھراٹ کا شبد اسی سوکنت میں آیا ہے +	۱۵۰	وہراٹ (سوریہ یا سورج پتر)	۳۵۰
وید میں اٹ کا شبد اسی سوکنت میں آیا ہے +	۱۵۱	اٹ (بھارگو)	۳۵۱
اس سوکنت میں سم پوربک ورت دھاتو سے مرکب سم ورت کا شبد بھی آیا ہے اور رشی کا نام جھلکاتا ہے + بھارت (بن پرو) میں ایک تیرتھ کا ذکر آیا ہے جس کا نام برہم رشی سموزت کے نام پر سموزت ہے + تشریہ بھاگوت (۹-۲-۲۶) سے ظاہر ہے کہ یہ انگرس کا پتر تھا اور اس نے اُس رجا مروت کا یگیہ کرایا تھا جو اکشواکو کے بھائی دشت کے بنس میں ہوا ہے اور جس کا یگیہ پر سیدھ ہے + برہسپتی		سموزت (انگرس)	۳۵۲

سکھیا نمبر شمار	رشیوں کے نام اور گوٹھ	سؤکت سکھیا	پریشیش
۳۵۳	دُھرو (آنگرس)	۱۷۳	اور اَتھِیہ اس کے بھائی تھے (دیکھو سکھیا نمبر ۱۷۷) * اس سؤکت میں راجا کی استی ہے اس لئے یہ استی ہی اس کا دیوتا ہے۔ دُھرو کا شبد اس استی میں بار بار آیا ہے اور دُھرو کا ارتھ ہے اچل کیونکہ دُھرو یعنی قُطب بھی اچل ہے * پُرانوں کے اہناس میں دُھرو سب سے پہلے منو یعنی سوامی صومنو کے بیٹے اُتان پاد کا بیٹا ہے اور انگ اور دین اور پرتھو جن کے ذکر پیچھے کئی دفعہ آئے ہیں اسی کی سنتان ہیں * (دیکھو سکھیا نمبر ۱۷۳) * اس سؤکت کا دیوتا بھی راج استی ہے اور اس میں ”ابھی ورت“ دھاتو سے مرکب ابھی ورت آدک کئی شبد آئے ہیں جس کا ارتھ ہے اکسی کی طرف جانا یا بُخ کرنا یا رجوع
۳۵۴	ابھی ورت (آنگرس)	۱۷۴	

سکھیا نکر نہر شاہ	رشیوں کے نام اور گوثر	سُوکْتَ سکھیا	پریشیش
۳۵۵	اُردھو گِراوا (اَرَبْد کا پُتر)	۱۷۵	کرنا + اور یہی شبد رشی کا نام جھلکاتے ہیں + دیکھو سکھیا نکر ۲۷۸ جہاں سُوکْتَ ۹۴ کا رشی اَرَبْد ہے + اُس سُوکْتَ کا اور نیز اس سُوکْتَ کا دیوتا گِراوا ن ہے۔ گِراوا ن یا گِراوا ن کا ارتھ کوش میں پتر یا پہاڑ کا ہے اَرَبْد سرپ جاتی کھے اور سرپ جاتی کا سمبندھ پہاڑ سے ظاہر ہے اور اسی سمبندھ سے نگر سے ناگ بنا ہے +
۳۵۶	سُو نو (رِجھو کا پُتر)	۱۷۶	رِجھو وید میں رِ تو وُن یعنی موسوں کے ابھی مانی دیوتا ہیں۔ اور کئی سُوکْتَوں کے دیوتا ہیں۔ چوتھے منڈل کے سُوکْتَ ۲ تا ۳۷ جن کے رشی و ام دیو ہیں خصوصاً ان کی استی میں ہیں + اس سُوکْتَ ۷۶ کے دیوتا بھی یہی رِجھو ہیں اور اسیں رِجھو وُن کا نام بھی آیا ہوا ہے +

لکھیا نکر نمبر شمار	رشیوں کے نام اور گوثر	سوکٹ سنکھیا	پریشیش
۳۵۷	پتنگ (پرجاپتی کا پتر)	۱۷۷	پتنگ کا نام دید کے اندر بھی اس سوکٹ میں آیا ہے + اور پتنگ کا ارتھ سورج ہے کیونکہ وہ آسمان میں پتنگ ارتھات پرندہ کی سمان اڑا چلا جاتا ہے +
۳۵۸	ارشٹ نیبی (تارکشہ)	۱۷۸	ارشٹ نیبی (تارکشہ) کا نام وید میں بھی اس سوکٹ کے اندر آیا ہوا ہے اور اس سوکٹ کا دیوتا بھی تارکشہ ہے + پورانوں کی رو سے ارشٹ نیبی گڑ کا بھائی ہے اور کشپ کا پتر ہے دکش کی پتری وِنتا کے پیٹ سے گڑ کے بھائی کا دوسرا نام ارن ہے۔ وہ سورج کا رقبان ہے اور اس کا نام ارشٹ نیبی شاید اس وجہ سے ہے کہ اُس کے رتھ کے چکر کی نیبی ارشٹ ارتھات ابدھ ہے + ارن کا ارتھ اُس سُرنی کا ہے جو مہ سورج کے نکلنے سے

پریشیش	سوکنت سنکھیا	رشیوں کے نام اور گوثر	لکھناٹک نمبر شمار
<p>پہلے آسمان پر نمودار ہوتی ہے + پانی (۴ - ۱ - ۱۰۵) کے گرگ آدمی گن میں ترکش رشی کا نام آیا ہے اور اس سوکنت کے انوسار تارکشہ کا ارتھ ترکش گوثری ہے۔ پس اریشٹا نی (تارکشہ) ترکش گوثری یعنی ترکش کا پوتا ہے اور اُس کا پتا کشپ جو جو تارکش ہے (دیکھو آتے کی سنکرت دکشتری) ترکش کا پتر ہے + بھارت (بن پرو - ادھیائے ۱۸۴) میں رشی اریشٹا نی کی ایک کتاہی ہے جس کے ایک راکھار کے سمندھ میں آئی ہے +</p>			
<p>اس سوکنت کے تین منتر ہیں اور تینوں کارشی انگ انگ ہے + شوی اور اسکا پتا ادشی نزد دونوں اہاسی یعنی تارنجی ہستیاں ہیں اور ریاتی کے پتر اور پرو کے بھائی آتو کے بن میں آتو سے سات آٹھ</p>	۱۷۹	<p>۳۵۹ شوی (ادشی کا پتر) + پرو (کاشی کا راجا) + دسونا یا روہاسو کا پتر + دسونا</p>	

پریشیش	سوکنت سنکھیا	رشیوں کے نام اور گوثر	سنکھیا تک نمبر شمار
<p>پڑھی پیچھے ہوئے ہیں + (بیاتی کے لئے دیکھو پیچھے سنکھیا تک ۲۱۰) + پرتر دن بھی تاریخی ہستی ہے جس کے لئے دیکھو سنکھیا تک (۲۰۵) + ایک و سومان پُر و روا کے پُتر اور ایو کے بھائی شرت آیو کا بیٹا بھی ہے - یہاں و سومان اور و سومان خبر نہیں کس روہداشو کے پُتر ہیں + روہداشو اور و سومان کے شبہ دید میں کئی جگہ آئے ہیں مگر وہ کیوں گئے دایک یوگ شبہ پر تبت ہوتے ہیں - روہی ہیں + اس سوکنت کا دیوتا اندر ہے چنانچہ اندر کا نام اس سوکنت کے اندر آیا ہے + اس سوکنت کے تین منزلوں کے بھی تین رشی ایک ایک ہیں اور ان تینوں رشیوں کے نام بھی پرتھ سپرتھ اور دھرم اس سوکنت کے</p>	<p>۱۸۰</p> <p>۱۸۱</p>	<p>جے (اندر کا پُتر)</p> <p>پرتھ (واسستھ) سپرتھ (بھار دواج) دھرم (سوریہ)</p>	<p>۳۴۰</p> <p>۳۴۱</p>

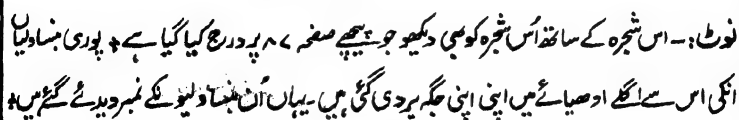
پریشیش	سوکت سنگھیا	رشیوں کے نام اور گوثر	سنگھیا نمبر شمار
کے اندر آئے ہیں اور اسی طرح سے دسٹھ - بھر دواج اور مٹھلیہ کے نام بھی آئے ہیں ۛ			
ان دونوں باپ بیٹوں کے نام (اگر یہ دونوں باپ بیٹے ہی ہیں) اس سوکت کے اندر آئے ہیں - اور برہسپتی اس سوکت کا دیوتا ہے ۛ	۱۸۲	تپرموڑوہا (برہسپتی کا پوتر)	۳۶۲
یہ سوکت بھمان اور اس کی پتی کو پرچا پیدا کرنے کی آئیں واد دیتا ہے ۛ	۱۸۳	پرچا وان (پرچاپتی کا پوتر)	۳۶۳
یہ سوکت گزبھ کے لئے آئیں واد دیتا ہے ۛ	۱۸۴	توشٹا (گرگھ کرنا) یا وشنو (پرچاپتی کا پوتر)	۳۶۴
ورن وید کا وہ دیوتا ہے جو رت اور ستیہ کا ادھشتا ہے - اس لئے ستیہ دھرتی اس کا پوتر ہوا - ورن کا نام اس سوکت کے اندر آیا ہے اور یہ سوکت سوتی این کا ہے ۛ	۱۸۵	ستیہ دھرتی (ورن کا پوتر)	۳۶۵
دیکھو سنگھیا نک ۳۴۸ ۛ	۱۸۶	آل (واتا بن)	۳۶۶
اس سوکت کا دیوتا بھی اگنی ہے ۛ	۱۸۷	وٹس (اگنی کا پوتر)	۳۶۷
اگنی کے لئے دیکھو پیچھ سنگھیا نک ۳۴۸ ۛ			

نکھیانک نمبر شمار	رشیوں کے نام اور گوثر	سوکنت سکھیانک	پریشیش
۳۷۸	ششین (اگنی کا پتر)	۱۸۸	نیز دیکھو شکھیانک ۹۷ اس سوکنت کا دیوتا بھی اگنی (جات ویدس) ہے *
۳۷۹	سارپ راگینی	۱۸۹	اس سوکنت کا دیوتا بھی سارپ راگینی ہے یا سورج ہے (کیونکہ راگینی جس کا ارتھ رانی ہے سورج کی رانی کے لئے خاص طور پر آتا ہے) * ساین آچار ج نے سارپ (سرپ جاتی کی) راگینی (رانی) سے پرہتوی کا ابھانی دیوتا سمجھا ہے * شت پتہ براہمن (۲-۱-۴-۳۰) میں اس کو خود پرہتوی ہی مانا گیا ہے۔ اور اثرے براہمن (۵-۴-۴) میں بھی ایسا ہی مانا گیا ہے * مگر ممکن ہے کہ یہ راگینی سرپ جاتی کی کوئی وشیکا ہو۔ جس طرح کہ آزد اور اُس کا پتر اور دھوگراوا (سکھیانک ۲۷۲ اور ۳۵۵ پر) اسی سرپ جاتی کے رشی ہوئے ہیں *

نمبر شمار	رشیوں کے نام اور گوثر	سوکت سنکھیا	پریشیش
۳۷۰	اکھ مرشن (مدھو چھند اکا پتر)	۱۹۰	دیکھو سنکھیا نک ۱ + دید کا یہ منتر کہ ”سوریا چندر سنو دھاتا تھاپوڑو منکٹا پیت“ اسی سوکت کا منتر ۳ ہے +
۳۷۱	شمون	۱۹۱	شمون کا شبد اسی دسویں منڈل کے سوکت ۹۳ کے منتر ۱۲ میں آیا ہے + اور یہ سوکت ۱۹۱ اس بات کی سکشا دیتا ہے کہ سب مل جل کر چلو (سم گچھ دھوم) اور سب کام سم تنی کے ساتھ کرو + (اور یہ وید کی آخری سکشا ہے)
<p>رشیوں کی اس فہرست سے ہوشو نک کی آرش انوکرمی سے اودھرت کی گئی ہے اور جس کو کاتیاہن نے بھی اپنی سرفو انوکرمی میں مانا ہے اور جو رگوید سنکھتا کی چھپی ہوئی پشتکوں میں جو آج کل پر چلت ہیں اسی طرح دی ہوئی ہے اور جس کو سب مانتے ہیں و دت ہو گا کہ اس فہرست میں اندر آدک دیوتاؤں اور بھگواؤں پر جاپتوں اور وسٹھ آدک پنت رشیوں اور انہی نیشہ اور نیشنگ رشیوں کو چھوڑ کر جو خاص اتہاس سے سمبندھ نہیں رکھتے ہیں چند ایسی ویکتیاں یا ہستیاں بھی ہیں جو کیول اتہاس سے ہی سمبندھ رکھتی ہیں۔ اور اُن ہستیوں کے نام اور سنکھیا تک یعنی اس فہرست میں اُن کے نمبر شمار یہ ہیں جو آگے درج کئے جاتے ہیں :-</p>			

۸۲	سوہوتر	۳	میدھاتقی
۸۴	گزرگ	۷	کنو
۹۳	پریمیدھ	۸	پرینکنو
۱۰۹	منو (ویٹسوت)	۱۱	پرائنٹر
۱۱۴	وڑوپ	۱۵	پرچمپ
۱۵۴	جنگنی	۱۶	دیرگھمتس
۲۰۵	پرترون	۱۸	گرتسمد
۲۰۷	امبریکھ	۲۳	وشوامتر
۲۱۰	یاتی	۲۷	گادھی
۲۱۱	نہش	۳۱	ترشدھیو
۲۵۱	نہجگ	۳۲	پرومیدھ
۲۷۵	پورووا		اجیدھ
۲۹۰	پرشورام	۵۳	بھرو
۳۱۴	مان دھاتا	۵۶	سمورن
۳۵۹	شوی	۸۱	ویت ہویہ

ان ہستیوں میں سورج بنس کی آخری ہستی ترنہریو ہے جو سورج بنس کے بانی اکشواکو سے بیٹا پڑھی تیچھے ہے + اور چنڈر بنس کی آخری ہستیاں اپنی اپنی شاخوں میں یہ ہیں :- گرتسمد - پرترون - وشوامتر - دیرگھمتس - پرشورام بھرو - سمورن + ان میں سمورن سب سے تیچھے ہے اور اکشواکو کے سہکالین پورووا سے جو چنڈر بنس کا بانی ہے اوتیس پڑھی تیچھے ہے جیسا کہ اُس نقشہ سے واضح ہوگا جو اگلے صفحہ (۲۰۰) پر دیا جاتا ہے :-



اس بنسا ولی سے ظاہر ہے کہ زمانہ کے لحاظ سے آخری رشی جو
 وید منتروں کا درشتا ہوا ہے وہ راجرشی سمورن ہے جو اکشواکو کے
 سکالین پر دورا سے ۲۹ یا ۳۰ پیرھی پیچھے ہوا ہے۔ شتوگ کی آرش
 انوکرنکا میں اس کو پر جاپتی کا پتر لکھا ہے مگر بھارت میں جو سورج
 کی پتری پستی کے بواہ کی کتھا اس کے ساتھ جوڑی گئی ہے اس سے
 ظاہر ہے کہ ویدک رشی سمورن راج بنسا ولی کا یہ ہی سمورن ہے
 جس کے من میں کورو پیدا ہوا۔ اب ہم اس سے تھکے دونوں
 ادھیائوں میں دکھا آئے ہیں اور آگے پھر دکھائیں گے کہ ان بنساویوں
 میں ایک پترھی بحساب اوسط سو برس کی ہے۔ اس لئے ان
 ویدک رشیوں کا کال متو کے بیٹے اکشواکو سے لے کر تیس پترھی آگے تک یعنی تین
 ہزار برس آگے تک رہا اور چونکہ اکشواکو کا زمانہ اس برفانی طوفان سے شروع ہوتا ہے
 جس کو آج تقریباً چودہ ہزار برس ہوئے اور جس کا ذکر ہم پیچھے کر آئے ہیں اس
 لئے ان ویدک رشیوں کا زمانہ یعنی ویدک کال آج سے چودہ ہزار برس پہلے
 سے لے کر آج سے گیارہ ہزار برس پہلے تک رہا۔ طوفان سے پہلے کا زمانہ اتھاس
 سے پہلے کا زمانہ ہے اور اس کی کچھ کچھ جھلک وید کے منتروں میں دکھائی دیتی
 ہے چنانچہ رگوید (۳-۳۲-۱۳) میں رشی دشوامتر کہتے ہیں کہ میں اس اندر کی
 استثنی کرتا ہوں جس کے لئے پورو کال (زمانہ سابق) میں مدیم کال (زمانہ
 درمیانی) اور نوتن کال (زمانہ حال) میں اوروں نے بھی استثنیاں کی ہیں۔
 اور اسی طرح سے رگوید (۶-۲۱-۵) میں بھردواج کہتے ہیں کہ اے اندر
 جو رشی کہ پورو کال میں یا مدیم کال میں یا نوتن کال میں ہوئے ہیں انہوں
 نے اپنی استثنیوں سے تیری مثر تا پراپت کی ہے اب تو میری استثنی بھی من ہے۔

پس ویدک کال کا یہ زمانہ جو ہم نے آج سے چودہ ہزار برس پہلے شروع ہونا قرار دیا ہے ویدک کال کا نو تین کال یعنی زمانہ حال ہے جس کا اتہاس اکشواکو سے شروع ہوتا ہے + اس سے پہلے کا زمانہ جو پوزو کال اور مدھیم کال کا زمانہ ہے اتہاس سے پہلے کا زمانہ ہے جو جیو لوجی کے ان زمانوں سے تعلق رکھتا ہے جن کا حال ہم نے دوسرے ادھیائے میں بیان کیا ہے۔
 رشیوں کی اس فہرست میں جو ہم پیچھے دے آئے ہیں سکھیا نک ۲۸ پر دیو آپتی کا نام آیا ہے جو دسویں منڈل کے سوکت ۸ و ۹ کا رشی ہے اور اس کے نام کے آگے ہم نے یہ نوٹ دیا ہوا ہے کہ اس کا ذکر ہم آگے کریں گے چنانچہ ہم اب اس کا ذکر کرتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ اس سوکت میں دیو آپتی اندر سے پراگھنا کرتا ہے کہ شتتو کے لئے بادل برسا۔ اور اس کا اتہاس یا شک آچارج نے ریگت (ادھیائے ۲- کھنڈ ۱۰ تا ۱۲) میں یوں برن کیا ہے کہ دیو آپتی (آرشی مشین ارتھات

۵۷۷ اس سلسلہ میں یہ معلومات بھی دلچسپی سے خالی نہ ہوں گیں کہ برطانیہ اور امریکہ کے کھدائی کرانے والوں نے ملک فلسطین کے اندر کوہ کارمل کے دامن میں غاروں کا ایک سلسلہ دریافت کیا ہے جن میں کوئی ایک لاکھ برس سے لگاتار انسان کی ہڈیوں کے آثار پائے جاتے ہیں۔ چند مکمل پنجر انسانوں کے ایسے ملے ہیں جو آج سے پچھتر ہزار برس پہلے کے جہانچے گئے ہیں اور ایک آدمی کی ٹوٹی ہوئی ران کی ہڈی آج سے نوٹے ہزار برس پہلے کی جانچی گئی ہے۔ ہندوستان کے اتہاس میں یہ لاکھ لاکھ برس کے زمانے اور اس سے بھی پہلے کے زمانے وہی زمانے ہیں جن کو دیدیں اسجگہ پوزو کال اور مدھیم کال کہا ہے۔ مگر جن کی کوئی تاریخ نہیں ہے۔

رشی شین کا پُتر اور شنتنو کو روہنس کے دو بھائی تھے چھوٹا بھائی شنتنو
 راجا بن گیا اور بڑا بھائی دیو آپتی تپسوی ہو گیا شنتنو کے راج میں بارہ
 برس تک برکھا نہیں ہوئی اور براہمنوں نے اُس سے کہا کہ تُو نے ادھرم
 کیا ہے جو بڑے بھائی کی جگہ آپ راجا بن بیٹھا ہے اس لئے دیوتیرے
 لئے برکھا نہیں کرتا ہے۔ اس پر شنتنو دیو آپتی کے پاس گیا اور اُس سے
 کہا کہ تم راج سنبھالو۔ پر دیو آپتی نے کہا کہ راج تم ہی کئے جاؤ میں تمہارا
 پروہت بن کر تم سے یگیہ کراؤنگا اور برکھا ہو جائے گی۔ اور یہ سوکت اُسی
 یگیہ کے وشے میں ہے۔ اتی +

اب پُرانوں کی بنسادی میں دیو آپتی اور شنتنو کو روہنس میں پر تپ کے
 بیٹے دو گئے بھائی ہوئے ہیں اور اگر وید کے دیو آپتی اور شنتنو پُرانوں کے یہ
 ہی دیو آپتی اور شنتنو ہیں جو پر تپ کے بیٹے ہیں تو ویدک رشیوں کا زمانہ
 مہا بھارت کے زمانہ تک چلا جاتا ہے کیونکہ دیو آپتی رگ وید کے منڈل ۱۰ کے
 سوکت ۹۵ کا رشی ہے اور اُس کا بھائی شنتنو مہا بھارت کے پر سڑھ
 جو دھما بھیشم پنامہ کا پتا ہے + مگر یہ بات اُپر مانگ ہے اور متروہا مانہ ہے
 اس لئے وشنو پوران کے ٹیکا کار شری دھرم نے نوٹ کیا ہے کہ ویدک
 سوکت میں جس آکھیاں کا اشارہ ہے وہ کسی اور کلپ کا آکھیاں ہے اس
 کلپ کا آکھیاں نہیں ہے + اور شری دھرم کا یہ کہنا بزمول نہیں ہے کیونکہ
 ویدک دیو آپتی آرشی شین ہے ارتھات رشی شین کا آتج یا گو ترج ہے
 اور پُورا نک دیو آپتی پر تپ کا آتج ہے + پھر وید میں ان دونوں کو ایک
 دوسرے کا بھائی نہیں لکھا ہے مگر پُرانوں میں یہ ایک دوسرے کے
 گئے بھائی ہیں اور یا سنگ نے پُرانوں کے اس برتن سے ہی متاثر ہو کر

ان دونوں کو اپنے نرکت میں بھی ایک دوسرے کا بھائی لکھ دیا ہے * اور پھر ویدک آکھیاں اور پورا ایک آکھیاں میں بھی کچھ بھید ہے کیونکہ ویدک آکھیاں تو یہ ہے کہ دیو اپنی نے شنتنو کا پر و ہت بن کر گیہ رچا اور اس گیہ کے پر بھاو سے ورشی ہوئی اور پرانوں کا آکھیاں یہ ہے کہ شنتنو نے براہمنوں کے کہنے سے دیو اپنی کے پاس ایسے لوگ بھیج دیئے جو وید کے ورد و دھمی تھے اور ان کی سنگت سے دیو اپنی بھی وید کا ورد و دھمی ہو گیا اور دھرم سے پتت ہو گیا اور پتت ہو جانے سے راج کا ادھکاری نہ رہا۔ شنتنو ادھکاری ہو گیا اور ورشی ہو گئی (دیکھو شرمید بھاگوت - اسکندھ ۹ - ادھیائے ۲۲ - شلوک ۴ تا ۱۷ اور وشنو پران انش ۴ - ادھیائے ۲۰ - واکہ ۹ تا ۳۰) *

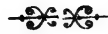
علاوہ اس کے شرمید بھاگوت (۱۲-۲-۳۷) میں اور وشنو پران (۴-۲۴-۱۱۸) میں یہ بھی لکھا ہے کہ کلجگ کے انت اور ست جگ کے آدی میں یہ پُر و ہشی شنتنو کا بھائی دیو اپنی پھر نئے سرے سے کشر بنس کا پر ورتن اور ورن آشرم دھرم کا پر حقن کرے گا اور ہر چترنگ میں یونہی ہو کرے گا * اور اس سے ظاہر ہے کہ رگوید (۱۰-۹۸) میں جو دیو اپنی اور شنتنو کا ذکر آیا ہے وہ کسی ایسے چترنگ کا ذکر ہے کہ جب دیو اپنی کسی پچھلے کلجگ کے انت اور ست جگ کے آدی میں رشی شین کا پتر بنا اور نئے سرے سے کشر بنس کا پر ورتن اور ورن آشرم دھرم کا پر چارک ہوا *

ان باتوں کو دھیان میں نہ رکھ کر سڑ پار جیڑ (Pargiter) آدک فرنگی و دونوں نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ ویدک کال ہا بھارت کے زمانہ

سے ملا ہوا ہے۔ اور ریاست گوالیار کے ایک ریٹائرڈ چیف جسٹس رائے بہادر چٹنامنی و نایک وئی دیہ نے بھی جو یونیورسٹی بمبئی کے انجیری فیلو بھی تھے اپنی ایک تصنیف میں جو مرہٹی زبان میں جا بھارت کا ایک اُپننگھار (خلاصہ) ہے اور جس کا ترجمہ ہندی میں جا بھارت میمانسا کے نام سے ہوا ہے ان ہی لوگوں کی پیروی کی ہے۔ مگر یہ اُن کی محجول ہے اور اس محجول کے جو کارن ہیں وہ ہم اُوپر بیان کر آئے ہیں۔ اسی طرح سے جو یہ ودوان رگوید (۴-۱۵-۹) میں ساہیوہ سومک (ارتھات سہدیو کے پتر سومک) کا نام آجانے سے یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ یہ سومک اور سہدیو وہ ہیں جو پٹورانک راج بنسا دلیوں میں درویدی کے باپ دردید کے دادا اور پودا ہیں اور اسلئے انکے نام بھی اس بات کی دلیل ہیں کہ وید کا زمانہ جا بھارت کے زمانہ سے ملا ہوا ہے وہ بھی ٹھیک نہیں ہے کیونکہ وید میں اکثر ایسے نام اور شبد آتے ہیں کہ جن پر پتھچھے راجاؤں نے اپنے نام رکھے ہیں اور اُن سے یہ صادق نہیں آتا کہ وہ ویدک نام اور یہ پتھچھے نام ایک ہی زمانہ کے ہیں تا وقتیکہ کوئی اور قرائن اس بات کے ثبوت میں پیدا نہ ہوں۔ مثلاً وید میں ایک راجا سداس کا ذکر آیا ہے اور پٹورانک راج بنسا دلیوں میں ایک سداس تو اسی سومک کے پتا سہدیو کا دادا ہوا ہے اور ایک سداس وہ ہوا ہے جو راجندر جی سے بھی بارہ پیرھی پہلے ہوا ہے اور جس کا مفصل ذکر ہم تیسرے رشی و سیشٹ اور رشی و شوامبر کے پر سنگ میں کر آئے ہیں۔ اور اگر ویدک ناموں کی شناخت کا دار و مدار صرف اسی بات پر رکھا جائے کہ وہ پٹورانک ناموں سے مطابقت کھا جائیں تو ویدک سداس پٹورانک سداسوں میں سے چاہے جو نسا سداس قرار دیا جاسکتا ہے۔ مگر ایسا نہیں ہو سکتا۔

لوگ کہیں گے کہ اگر یہ ہی بات ہے کہ ویدک ناموں اور پٹورانگ ناموں کی ایکتا سے ہی ان نام دھاری ویدک اور پٹورانگ ہستیوں کی ایکتا سمجھ لینی ٹھیک نہیں ہے تو اس بات کا ہی کیا ثبوت ہے کہ تم نے جو ویدک رشیوں کو ان ہی ناموں کے آدھار پر پٹورانگ بننا ویوں کے راجاؤں سے جا ملایا ہے وہ مزید ٹھیک ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ ہم نے جو کچھ قرار دیا ہے وہ ٹھونک کی انوکھنی میں دئے ہوئے پتے کے بموجب قرار دیا ہے اور جو نقشہ ہم نے ان راج رشیوں کا پیچھے صفحہ (۲۰۰) پر دیا ہے اس پر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ یہ سلسلہ مسلسل ہے اور اس میں کہیں کوئی کھانچہ نہیں ہے + برخلاف اس کے اگر رگوید میں آئے ہوئے دیواپتی اور سومک کو ہا بھارت کے زمانہ کا دیواپتی اور سومک سمجھا جائے تو ان میں اور سمورن میں جو وید کا آخری رشی ہے کوئی ساٹھ پینسٹ پڑھی کا کھانچا رہیگا (کیونکہ سمورن تو پورو وا سے تیس پڑھی پیچھے ہے اور دیواپتی اور سومک ہا بھارت کے سے میں ہو کر راجا برہدہن کے سمکالین ہوئے جو پورو وا کے سمکالین اکشوا کو سے ۵۹ پڑھی پیچھے ہے) اور سمورن سے ساٹھ پینسٹ پڑھی پیچھے تک کسی راجا کا منتر درشتا رشی نہ ہونا اور پھر دفعہ دیواپتی اور سومک کا نکل پڑنا قرین قیاس نہیں ہے۔ اس لئے ویدک رشیوں کا زمانہ ورتمان جگ میں اکشوا کو سے شروع ہو کر کورو سے پہلے سمورن تک ہی رہا اور اس سے آگے نہیں بڑھا + اکشوا کو سے سمورن تک تیس پڑھیاں ہیں۔ ایک پڑھی یا یوں کہو کہ ایک نام پیچھے سو برس نکلتے ہیں اسلئے تیس پڑھیوں کا زمانہ تین ہزار برس نکلتا ہے۔ اکشوا کو کا زمانہ آج سے چودہ ہزار برس پہلے ہے اسلئے یہ ویدک کال جو اکشوا کو سے سمورن تک ہے آج سے چودہ ہزار برس پہلے سے آجے گیارہ ہزار برس پہلے تک رہا اور اس کا اتہاس جیسا کچھ اور بحثنا کچھ کہہ رہا ہے اس سے اگلے ادھیائے میں بیان کیا جا دلیگا +

ऋग्वेद के ऋषि



इन ऋषियों के नाम पीछे उर्दू में भी दिये जा चुके हैं परन्तु उर्दू में यह नाम न ठोक लिखे जा सकते हैं न पढ़े जा सकते हैं। इसलिये यहां इन नामों को देवनागरी में भी लिख दिया जाता है ताकि ठीक पढ़े जायें।

पहिला मंडल

संख्यांक	ऋषियों के नाम	गोत्र
१.	मधुच्छन्दा	विश्वामित्र का पुत्र
२.	जेता	मुधुच्छन्दा का पुत्र
३.	मेधातिथिः	काण्व
४.	शुनः शेष	
५.	हिरण्यस्तूप	आङ्गिरस
६.	घौर	घोर आङ्गिरस का पुत्र
७.	काण्व	घौर=घोर गोत्री
८.	प्रस्कण्व	काण्व
९.	सव्य	आङ्गिरस
१०.	नोधो	गौतम
११.	पराशर	शक्ति पुत्र
१२.	गोतम	रहुगण का पुत्र
१३.	कुत्स	आङ्गिरस
१४.	कक्षिवान्	दीर्घतमस का पुत्र
१५.	परुच्छेप	दिवोदास का पुत्र
१६.	दीर्घतमस	उचथ्य अथवा उतथ्य का पुत्र
१७.	अगस्त्य	मित्रावरुण का पुत्र

दूसरा मंडल



१८.	गृत्समद	आङ्गिरस, शौनहोत्र, भार्गव
१९.	सोमाहुति	भार्गव
२०.	गृत्समद	
२१.	गृत्समद	अथवा उसका पुत्र कूर्म
२२.	गृत्समद	
तीसरा मंडल		
२३.	विश्वामित्र	
२४.	ऋषभ	विश्वामित्र का पुत्र
२५.	उत्कील	कात्य अर्थात् कुत का पुत्र
२६.	कत	विश्वामित्र का पुत्र
२७.	गाथी अथवा गाधी	कुशिक का पुत्र
२८.	देवश्रवा और देववात	
२९.	विश्वामित्र	
चौथा मंडल		
३०.	वामदेव	
३१.	त्रसदस्युः	पुरुकुत्स का पुत्र
३२.	पुरुमीढ और अजमीढ	सुहोत्र के पुत्र
३३.	वामदेव	
पाँचवाँ मंडल		
३४.	बुध और गविष्ठिर	आत्रेय

३५.	{ कुमार	अत्री का पुत्र
	{ वृश	जिर का पुत्र
३६.	वसुश्रुत	आत्रेय
३७.	इष	आत्रेय
३८.	गय	आत्रेय
३९.	सुतम्भर	आत्रेय
४०.	धरुण	आङ्गिरस
४१.	पुरु	आत्रेय
४२.	द्वित मृक्तवाहा	आत्रेय
४३.	वत्रि	आत्रेय
४४.	प्रयस्वन्त	आत्रेय
४५.	सस	आत्रेय
४६.	विश्वसाम	आत्रेय
४७.	द्युम्न	विश्वचर्षणि
४८.	{ बन्धु, सुबन्धु,	गौपायना अथवा लौपायना
	{ श्रुतबन्धु, विप्रबन्धु	
४९.	वसूयव	आत्रेय
	त्र्यरुण	
	त्रैवृष्ण	
५०.	{ त्रसदस्यु	पुरुकुत्स का पुत्र
	अश्वमेध	भारत
	अत्रि	
५१.	विश्ववारा	आत्रेयी
५२.	गौरिवीतिः	शाक्त्य अर्थात् शक्ति का पुत्र
५३.	वभ्रु	आत्रेय
५४.	अवस्यु	आत्रेय
५५.	गातु	आत्रेय
५६.	संवरण	प्रजापति का पुत्र
५७.	प्रभूवसु	आङ्गिरस

५८.	अत्रि	
५९.	अवतसार	काश्यप
६०.	सदापृण	आत्रेय
६१.	प्रति क्षत्र	"
६२.	प्रति रथ	"
६३.	प्रति भानु	"
६४.	प्रति प्रभ	"
६५.	स्वस्ति	"
६६.	श्यावाश्व	"
६७.	श्रुतिविद	"
६८.	अर्चनाना	"
६९.	रात हव्य	"
७०.	यजत	"
७१.	उरुचकि	"
७२.	बाहुवृक्त	"
७३.	षौर	"
७४.	अवस्यु	"
७५.	अत्रि	"
७६.	सप्तवधि	"
७७.	सत्यश्रवा	"
७८.	श्यावश्व	"
७९.	अत्रि	भौम
८०.	एवयामरुद	आत्रेय

छटा मंडल

८१	वीतहव्य	आङ्गिरस
८२	सुहोत्र	भरद्वाज का पुत्र
८३	शुनहोत्र	
८४	नर	
८५	शंयु	बार्हस्पत्य
८६	गर्ग	भारद्वाज
८७	शंयु	बार्हस्पत्य
८८	ऋजिश्वा	भारद्वाज
८९	पायु	"

सातवाँ मंडल

९०	वसिष्ठ और वसिष्ठ पुत्र	
९१	वसिष्ठ अथवा कुमार	आग्नेय

आठवाँ मंडल

	प्रगाथ	घौर अथवा काण्व
	मेधातिथि अथवा	काण्व
९२	मेध्यातिथि	
	आसङ्ग	प्रायोगि
	आसङ्ग की पत्नि	
९३	मेधातिथि	काण्व
	प्रियमेध	आङ्गिरस
९४	मेधातिथि	काण्व
९५	देवातिथि	"

६६	ब्रह्मातिथि	काएव
६७	वत्स	"
६८	पुनर्वत्स	"
६९	सध्वंस	"
१००	शशकर्ण	"
१०१	प्रगाथ	"
१०२	वत्स	"
१०३	पर्वत	"
१०४	नारद	"
१०५	गोपूक्ति और अश्व- सूक्ति	"
१०६	इरिम्बिठि	"
१०७	सोभरि	"
१०८	विश्वमना	वैयश्व
१०९	मनु	वैवस्वत
११०	मेधातिथि	काएव
१११	नीपीतिथि	"
११२	श्यावाश्व	आत्रेय
११३	नाभाक	काएव
११४	विरूप	आङ्गिरस
११५	त्रिशोक	काए व

११६	वश	अश्व का पुत्र
११७	त्रित	आप्त्य
११८	प्रगाथ	काण्व

अथ बालखिल्यम्

११६	प्रस्कण्व	काण्व
१२०	पुष्टिगु	"
१२१	श्रुष्टिगु	"
१२२	आयु	"
१२३	मेध्य	"
१२४	मातरिश्वा	"
१२५	कृश	"
१२६	पृषध्र	"
१२७	मेध्य	"
१२८	सुपर्णा	"

इति बालखिल्यम्

१२६	भर्ग	प्रागाथ अर्थात् प्रागाथ का पुत्र
१३०	प्रगाथ	काण्व
१३१	कलि	प्रागाथ
१३२	मत्स्य	सामद
१३३	प्रियमेध	

१३४	पुरुहन्मा	आङ्गिरस
१३५	सुदीति और पुरुमीद	
१३६	हर्यत	प्रागाथ
१३७	गोपवन	आत्रेय
१३८	विरूप	आङ्गिरस
१३९	कुरुसुति	काण्व
१४०	कृत्नु	भार्गव
१४१	एकधू	नौधस
१४२	कुसीदी	काण्व
१४३	उशना	कान्व
१४४	कृष्ण	आङ्गिरस
१४५	नोधा	गौतम
१४६	नृमेध और पुरुमेध	
१४७	अपाल	आत्रेय
१४८	श्रुतकक्ष अथवा सुकक्ष	आङ्गिरस
१४९	बिन्दु अथवा पूतदक्ष	"
१५०	तिरश्ची	"
१५१	रेभ	काश्यप
१५२	नृमेध	
१५३	नेम	भार्गव
१५४	जमदग्नि	"
१५५	प्रयोग	"
१५६	सोभरि	काण्व

नवाँ मंडल

१५७	मधुच्छन्दा	
१५८	मेधातिथि	
१५९	शुनः शेष	
१६०	हिरण्यस्तूप	आङ्गिरस
१६१	{ असित देवल	काश्यप
१६२	दृढच्युत	आगस्त्य
१६३	इध्मवाह	दृढच्युत का पुत्र
१६४	नृमेध	आङ्गिरस
१६५	प्रियमेध	"
१६६	नृमेध	"
१६७	विन्दु	"
१६८	गोतम	राहूगण अर्थात् राहूगण का पुत्र
१६९	श्यावाश्व	आत्रेय
१७०	त्रित	
१७१	प्रभूवसु	आङ्गिरस
१७२	रहूगण	
१७३	बृहन्मति	आङ्गिरस
१७४	मेधातिथि	काश्यप

१७५	अयास्य	आङ्गिरस
१७६	कवि	भार्गव
१७७	उचथ्य	आङ्गिरस
१७८	अवत्सार	काश्यप
१७९	अमहीयु	आङ्गिरस
१८०	जमदग्नि	भार्गव
१८१	निध्रुवि	काश्यप
१८२	काश्यप	मारीच
१८३	भृगु	वारुणि
१८४	शत वैखानस	
१८५	वसिष्ठ आदिक सप्तऋषि	
१८६	वत्सग्री	भलन्दन का पुत्र
१८७	हिरण्यस्तूप	आङ्गिरस
१८८	रेणु	वैश्वामित्र
१८९	ऋषभ अथवा वर्षभ	वैश्वामित्र
१९०	हरिमन्त	आङ्गिरस
१९१	पवित्र	”
१९२	कक्षीवान	दीर्घतमस् का पुत्र
१९३	कवि	भार्गव
१९४	वसु	भारद्वाज
१९५	पवित्र	
१९६	प्रजापति	वाचा पुत्र वाच्य
१९७	वेन	भार्गव

१६८	{ आकृष्टा, माषा, सि- कता आदि ऋषिगण	
१६९	उशना	काव्य अर्थात् कवि का पुत्र
२००	वसिष्ठ	
२०१	कश्यप	मारीच
२०२	नोधा	गौतम
२०३	कश्यप	आङ्गिरस
२०४	प्रस्कण्व	काण्व
२०५	प्रतर्दन	दिवोदास का पुत्र
२०६	{ वसिष्ठ { मन्यु, उपमन्यु आदिक	मित्रावरुण का पुत्र वासिष्ठाः
२०७	अम्बरीष	राजा वृषागिर का पुत्र
२०८	{ रेभस्तू अर्थात् रेभ { के दो पुत्र	कश्यप गोत्रि
२०९	अन्धीगु	श्यावश्व का पुत्र
२१०	ययाति	नाहुष अर्थात् राजा नहुष का पुत्र
२११	नहुष	मानव
२१२	{ मनु { प्रजापति	सांवरण
२१३	त्रित	आप्य
२१४	द्वित	
२१५	{ पर्वत और नारद अथवा कश्यप की पुत्रियां शिखण्डी नाम की दो अप्सरायें	काण्व

२१६	पर्वत और नारद	
	अग्नि	चाक्षुष
२१७	चक्षुष	मानव
	मनु	आप्सव अर्थात् अप्सु का पुत्र
२१८	सप्त ऋषि	वसिष्ठ आदिक
२१९	गौरिवीति, शक्ति आदिक	
२२०	अग्नि	
२२१	त्र्यरुण और त्रसदस्यू	
२२२	अनानत	परुच्छेप का पुत्र
२२३	शिशु	आङ्गिरस
२२४	कश्यप	मारीच

दसवाँ मंडल

२२५	त्रित	आप्य
२२६	त्रिशिरस	त्वष्टि का पुत्र
२२७	यम और यमी	
२२८	हविर्धान	आङ्गि
२२९	विवस्वान	आदित्य अर्थात् अदिति का पुत्र
२३०	यम	वैवस्वत अर्थात् विवस्वान का पुत्र
२३१	शंख	यामायन अर्थात् यम गोत्रि
२३२	दमन	यामायन अर्थात् यम गोत्रि
२३३	देवश्रवा	" " "
२३४	संकुसुक	" " "
२३५	मथित	" " "
२३६	विमद	ऐन्द्र अर्थात् इन्द्र का अथवा वसुकृत

२३७	वसुक्र	वसुक्र का
२३८	कवष	ऐन्द्र अर्थात् इन्द्र का
२३९	लुश	पेलूष
२४०	अभितपा	धानाक
२४१	इन्द्र	सूर्य पुत्र
२४२	घोषा	मुष्कवान
२४३	सुहस्त्य	कक्षिवान की पुत्री ब्रह्मवादिनी
२४४	कृष्ण	घोषा का पुत्र
२४५	वत्सप्रि	आङ्गिरस
२४६	सप्तगु	भलन्दन का पुत्र
२४७	इन्द्र	आङ्गिरस
२४८	अग्नि	वैकुण्ठ
२४९	बृहदुक्थ	सौचीक
२५०	{ बन्धु, सुबन्धु, श्रुतबन्धु विप्रबन्धु,	वामदेव गोत्रो
२५१	नाभानेदिष्ट	गोपायनः
२५२	गय	मानव
२५३	वसुकर्ण	स्रात अर्थात् सति का पुत्र
२५४	अयास्य	वसुक्र का पुत्र ।
२५५	सुमित्र	आङ्गिरस ।
२५६	बृहस्पति	वघ्निरश्व का पुत्र
२५७	{ बृहस्पति बृहस्पति अदिति	आङ्गिरस
२५८	गौर्वीति	लौक्य
		दत्त की पुत्री
		शक्ति पुत्र

२५६	सिन्धुक्षित	प्रियमेध का पुत्र अथवा शिष्य
२६०	जरत्कर्ण	हरावत का पुत्र सर्पजाति का
२६१	स्युमरश्मि	भार्गव
२६२	{ अग्नि सप्ति	सौचीक अथवा वैश्वानर
२६३	विश्वकर्मा	वाजम्भर
२६४	मन्यु	भौवन
२६५	सूर्या	तपस का पुत्र
२६६	वृषाकपि	सावित्री
२६७	पायु	इन्द्र पुत्र
२६८	मूर्धन्वान	भारद्वाज
२६९	रेणु	आङ्गिरस अथवा वामदेव्य
२७०	नारायण	वैश्वामित्र
२७१	अरुण	वातहव्य का पुत्र
२७२	शार्यात्	मानव
२७३	तान्व	पृथु का पुत्र
२७४	अर्बुद	कद्रु का पुत्र सर्पजाति का
२७५	{ पुरूरवा उर्वशी	इला पुत्र
२७६	सर्वहरी	इन्द्र का
२७७	भिषग	अथर्वण का पुत्र
२७८	देवापि	ऋष्टिपेण का पुत्र
२७९	वम्र	वैखानस
२८०	दुवस्यु	वन्दन पुत्र
२८१	बुध	सोम का पुत्र

२८२	मुद्गल	भर्ग्यशिव का पुत्र
२८३	अप्रतिरथ	इन्द्र का
२८४	अष्टक	वैश्वामित्र
२८५	सुमित्र अथवा दुर्मित्र	कुत्स का पुत्र
२८६	भूतांश	काश्यप
२८७	{ दिव्य दक्षिणा	आङ्गिरस प्रजापति की सुता
२८८	{ पणि नामक असुर और सरमा नाम की देवशुनी	कुतिया
२८९	{ जुहू ऊर्ध्वनाभा	ब्रह्मजाया ब्रह्मपुत्र
२९०	{ जमदग्नि परशुराम	भार्गव जमदग्नि का पुत्र
२९१	अष्टादष्ट	वैरूप
२९२	नभ प्रमेदन	"
२९३	शत प्रमेदन	"
२९४	{ सध्नि धर्म	"
२९५	उपस्तुत	तपस का पुत्र वृष्टिहव्य का पुत्र
२९६	अग्नियुत अथवा अग्निगुप	स्थूर का पुत्र
२९७	भिद्यु	आङ्गिरस
२९८	अरुक्षय	अमहीयु का
२९९	लव	इन्द्र का
३००	बृहद्वि	अथर्वण का पुत्र
३०१	हिरण्य गर्भ	प्रजापति का पुत्र
३०२	चित्रमहा	वसिष्ठ का पुत्र

२५६	सिन्धुक्षित	प्रियमेध का पुत्र अथवा शिष्य
२६०	जरत्कर्ण	हरावत का पुत्र सर्पजाति का
२६१	स्यूमरश्मि	भार्गव
२६२	{ अग्नि सप्ति	सौचीक अथवा वैश्वानर
२६३	विश्वकर्मा	वाजम्भर
२६४	मन्यु	भौवन
२६५	सूर्या	तपस का पुत्र
२६६	वृषाकपि	सावित्री
२६७	पायु	इन्द्र पुत्र
२६८	मूर्धन्वान	भारद्वाज
२६९	रेणु	आङ्गिरस अथवा वामदेव्य
२७०	नारायण	वैश्वामित्र
२७१	अरुण	
२७२	शार्यात्	वीतहव्य का पुत्र
२७३	तान्व	मानव
२७४	अर्बुद	पृथु का पुत्र
२७५	{ पुरुरवा उर्वशी	कद्रु का पुत्र सर्पजाति का
२७६	सर्वहरी	इला पुत्र
२७७	भिषग	इन्द्र का
२७८	देवापि	अथर्वण का पुत्र
२७९	वम्र	ऋष्टिपेण का पुत्र
२८०	दुवस्यु	वैखानस
२८१	बुध	वन्दन पुत्र
		सोम का पुत्र

२८२	मुद्गल	भर्ग्यारिव का पुत्र
२८३	अप्रतिरथ	इन्द्र का
२८४	अष्टक	वैश्वामित्र
२८५	सुमित्र अथवा दुर्मित्र	कुत्स का पुत्र
२८६	भूतांश	काश्यप
२८७	{ दिव्य दक्षिणा	आङ्गिरस प्रजापति की सुता
२८८	{ पणि नामक असुर और सरमा नाम की देवशुनी	कुतिया
२८९	{ जुहू ऊर्ध्वनाभा	ब्रह्मजाया ब्रह्मपुत्र
२९०	{ जमदग्नि परशुराम	भार्गव जमदग्नि का पुत्र
२९१	अष्टादष्ट	वैरूप
२९२	नभ प्रमेदन	"
२९३	शत प्रमेदन	"
२९४	{ सन्धि धर्म	" तपस का पुत्र
२९५	उपस्तुत	वृष्टिहव्य का पुत्र
२९६	अग्नियुत अथवा अग्नियूप	स्थूर का पुत्र
२९७	भिन्नु	आङ्गिरस
२९८	अरुक्षय	अमहीयु का
२९९	लव	इन्द्र का
३००	बृहद्विव	अथर्वण का पुत्र
३०१	हिरण्य गर्भ	प्रजापति का पुत्र
३०२	चित्रमहा	वसिष्ठ का पुत्र

३०३	वेन	भार्गव
३०४	अग्नि, वरुण, सोम	
३०५	वाक	अम्भृण ऋषि की पुत्री ब्रह्म विदुषी
३०६	{ कुल्मलवर्हिष अंहोमुक	शिलूष का वामदेव का
३०७	{ कुशिक रात्रि	सोभरी का पुत्र भरद्वाज की पुत्री
३०८	विहव्य	आङ्गिरस
३०९	प्रजापति	परमेष्ठी
३१०	यज्ञ	प्रजापति का पुत्र
३११	सुकीर्ति	कक्षिवान का पुत्र
३१२	शकपूत	मृमेध का पुत्र
३१३	सुदास	पिञ्जवन का पुत्र
३१४	{ मान्धाता गोधा	युवनाश्व का पुत्र ब्रह्मवादिनी
३१५	कुमार	यामायन
३१६	वातरशन गोत्र के मुनि	
३१७	वमिष्ठ आदिक सप्तऋषि	
३१८	अङ्ग	उरु का पुत्र
३१९	विश्वावसु	गंधर्व
३२०	अग्नि	पावक
३२१	अग्नि	तापस
३२२	{ शार्ङ्ग अर्थात् शृङ्ग गोत्र के ऋषि	
३२३	अत्रि	सांख्य
३२४	{ सुपर्ण ऊर्ध्व कृशन	तार्क्ष्य का पुत्र यामायन
३२५	इन्द्राणी	

३२६	देवमुनि	इरम्मद का पुत्र
३२७	सुवेदा	शिरीश का पुत्र
३२८	पृथु	बेन का पुत्र
३२९	अर्चन अथवा अर्चित	हिरण्यस्तूप का पुत्र
३३०	मृडीक	वासिष्ठ
३३१	श्रद्धा	कामायनी
३३२	शास	भारद्वाज
३३३	इन्द्र की माता	
३३४	यमी	विवस्वान की पुत्री
३३५	शिरिम्बिठ	भारद्वाज
३३६	केतु	अग्नि पुत्र
३३७	{ भुवन साधन	आप्त्य भौवन
३३८	चक्षु	सूर्य का पुत्र
३३९	शची	पुलोम की पुत्री
३४०	पूरण	वैश्वामित्र
३४१	यक्ष्मनाशन	प्रजापति का पुत्र
३४२	रक्षोहा	अग्नि ब्रह्म पुत्र
३४३	विबृहा	काश्यप
३४४	प्रचेता	आङ्गिरस
३४५	कपोत	निऋति का पुत्र
३४६	ऋषभ	विराज का अथवा शक्र का
३४७	{ विश्वामित्र और जमदग्नि	
३४८	अनिल	वातायन=वात गोत्री

३४६	शबर	कक्षीवान का
३४०	विभ्राट	सूर्य अथवा सूर्य पुत्र
३४१	इट	भार्गव
३४२	संवर्त	आङ्गिरस
३४३	ध्रुव	"
३४४	अभीवर्त	"
३४५	उर्ध्वग्रावा	अर्बुद का पुत्र
३४६	स्रुतु	ऋभु का पुत्र
३४७	पतङ्ग	प्रजापति
३४८	अरिष्टनेमि	तार्क्ष्य
३४९	{ शिवि प्रतर्दन	उशीनर का पुत्र
३५०	वसुमना, वसुमान्,	काशी का राजा
३५१	जय	रोहिदश्व का पुत्र
३५२	{ प्रथ सप्रथ	इन्द्र का पुत्र
३५३	धर्म	वासिष्ठ
३५४	तपुर्मूर्धा	भारद्वाज
३५५	प्रजावान	सौर्य
३५६	{ त्वष्टा विष्णु	बृहस्पति का पुत्र
३५७	सत्यधृति	प्रजापति का पुत्र
३५८	उल	वरुण का पुत्र
३५९	वत्स	वातायन
३६०	श्येन	अग्नि का पुत्र
३६१	सार्पराज्ञी	" " "
३६२	अघमर्षण	मधुच्छन्दा का पुत्र
३६३	संवनन	

چوتھا ادھیائے

ویدک کال کا اتہاس

(اب سے چودہ ہزار برس پہلے سے گیارہ ہزار برس پہلے تک)
 پیچھے بتایا جا چکا ہے کہ سرشٹی کا درقان مجگ دھرم پاد و یوستھاکے
 انوسار ساتویں سنوتر کا اٹھائیسواں چترنگ ہے اور اس چترنگ کا آخری اوگھ
 یا طوفان ہم جگ کا وہ آخری طوفان ہے جو آج سے کوئی چودہ ہزار برس
 پہلے برقصی پر آیا ہے یہ ادگھ ایک پرکار کی کھنڈ پرے تھا جو بہت سے
 نلکوں کو لے ڈوبا ہے اور ملک ایسے ڈوبے کہ پھر مذتوں تک نہیں ادھرے پر
 بھارت دیش پھر سنبلا اور اپنے تپھے سنسکاروں کو ساتھ لے کر آگے بڑھا ہے
 سب سے پہلا راجا جو اس کھنڈ پرے کے پشچات بھارت میں پرگٹ ہوا
 اکشوا کو تھا ہے یہ اسی سنوتر کے منو کا پتر مانا گیا اور چونکہ منو و وسوت یا دو وتوان
 اور قنات سورج کا پتر مانا جاتا تھا اور اس نسبت سے ویوتوت کہلاتا تھا
 اس لئے اکشوا کو کا بنس سورج بنس کہلایا ہے اکشوا کو کی بنس اے چندر کے بیٹے
 بدھ کو بیا ہی گئی۔ بدھ کا بیٹا پروردوا ہوا اور پروردوا کا بنس چندر کے
 نام پر چندر بنس کہلایا ہے

ان بنسوں میں تین ہزار برس تک ایسے راجا بھی اوتپن ہوتے رہے

جو برہمن شیوں کی سمان وید منتروں کے درشتا اور کرتا رہے اور ویدک
 رشیوں کی شرنی میں شامل ہوئے (جیسا کہ اس سے پچھلے ادھیائے میں
 کھول کر دکھایا گیا ہے) اور اس لئے ہم نے اس تین ہزار برس کے کال کو
 جو اب سے چودہ ہزار برس پہلے سے گیارہ ہزار برس پہلے تک کا کال ہے
 ویدک کال کا نام دیا ہے + اس کال کا اتہاس ویدک کال کا اتہاس
 ہے اور اس کا پرتانت جیسا کچھ کہ ہم کو وید پُران رامائن جہا بھارت اور انیائیم
 (اور اور) شاستروں سے وِدِت ہوا ہے اس ادھیائے میں برنن کیا جاتا ہے +
 اس اتہاس میں زیادہ تر پُرانوں کی روایتیں ہیں اور اتنے پُرانے
 زمانے کے اتہاس میں جو آج سے کم سے کم چودہ ہزار برس
 پہلے شروع ہوتا ہے اور ہو بھی کیا سکتا ہے + اور ہندوستان
 کا اتہاس تو اتنا پُرانا رہا دوسرے ملکوں کے اتہاس جو اس
 سے بہت پیچھے شروع ہوتے ہیں وہ بھی روایتوں سے ہی شروع ہوتے
 ہیں + ایران کا سب سے پہلا بادشاہ کیومرث تھا اور ایرانیوں میں روایت
 ہے کہ وہ آدمؑ تھا یا آدمؑ کا بیٹا تھا + یونان میں ایک طوفان آیا جو فالباگنوج
 کا وہ طوفان ہی تھا جو آدمؑ کے بعد زمین پر نازل ہوا - اس طوفان میں
 صرف ایک جوڑا استری پُرش کا بچا - اس نے زیوس (zeus) دیوتا سے
 پراگھنا کی کہ ہم اکیلے ہیں ہمیں ساتھی دو - زیوس نے کہا کہ اچھا اپنے سروں
 پر پتھر رکھو - انہوں نے ایسا ہی کیا اور پُرش کے پتھروں سے پُرش اور
 استری کے پتھروں سے استریاں پیدا ہو گئیں + یورپ کی عیسائی
 سلطنتیں جو زمانہ حال کی نہایت مہذب سلطنتیں ہیں اپنی تاریخ عیسے مسیح
 سے شروع کرتی ہیں اور عیسے مسیح کو مریم کے پیٹ سے خدا کا بیٹا مانتی ہیں +

یہ سب روایتیں ہی ہیں اور ایسے زمانوں کی روایتیں ہیں جو ہمارے اس ادھیائے کے زمانہ سے بہت پیچھے کے زمانے ہیں ۽ پھر ہمارے اس اتہاس میں جو اُن سے بہت پہلے کا زمانہ ہے روایتوں کا ہونا کیا تعجب ہے ۽ اور یہ روایتیں بالکل بے بنیاد بھی نہیں ہیں۔ بات کا ہنگامہ ضرور یہ مگر ان کی تہ میں اصلیت جھلکتی ہے اور سمجھنے والے سمجھ سکتے ہیں کہ یہ اصلیت کیا ہے ۽

روایتوں کو چھوڑ کر راج ہنساولیاں جو پُرانوں میں دی ہوئی ہیں نہایت قابلِ قدر چیز ہیں اور ہندو اتہاس کی جان ہیں ۽ ان میں اکشوا کو سے لے کر جو اب سے کم سے کم چودہ ہزار برس پہلے ہوا ہے گنت ہنس کے راجاؤں تک جن کا سلسلہ فرنگی مورخوں کے نزدیک عیسے مسیح سے کوئی پانچ سو برس بعد تک اور ہندو اتہاس کے انوسار مسیح سے کوئی ۵۷۰۰ برس پہلے تک رہا بارہ تیرہ ہزار برس کی مسلسل ہنساولیاں درج ہیں اور پروفیسر ایچ ایچ ویلسن (H.H.Wilson) صاحب جنہوں نے ویشنو پُران کا انگریزی میں ترجمہ کیا ہے ان ہنساولیوں کے دشنے میں اپنے دیباچہ میں یوں لکھتے ہیں :-

”ویشنو پُران کے) چوتھے ائش میں وہ تمام مادہ شامل ہے جو ہندوؤں کے پاس اپنے پُرانے (اتہاس) کا موجود ہے ۽ یہ ہنسوں اور ہنسجوں کی ایک خاصی مفصل فہرست ہے اگرچہ واقعات کا بیان اس میں کچھ نہیں ہے۔ اور اس میں کلام نہیں ہو سکتا کہ یہ اگر واقعات کا نہیں تو ذاتیات کا ایک سچا چٹا ہے ۽ ہاں اس میں شروع شروع کے ہنسوں کے راجاؤں کی بڑی بڑی عمروں کی بابت جو مرتبہ تواریخ درج ہیں اُن سے ان کی مانتا

پر حرف آتا ہے اور بعض کے چرچر بھی اس میں فضول قہقہے میں تاہم بنسادیوں میں ایک ایسی سادگی اور یکسانیت ہے اور بعض چرچروں میں امکان اور قیاس کا ایسا قریبہ ہے کہ وہ ان روایتوں کو وثوق کی شکل دیتے ہیں اور گمان غالب پیدا کرتے ہیں کہ یہ روایتیں بالکل بے بنیاد نہیں ہیں $x \times x \times x$ $x \times x \times x$ ہا بجارت کے بعد تو وشنو پُران اُن دوسرے پُرانوں کی طرح سے جن میں یہ بنسادیوں دی ہوئی ہیں راجاؤں اور اُن کے بنسوں کا بیان اور بھی زیادہ صحت کے ساتھ دیتا ہے اور پویشکل اور تاریخی واقعات ایسے پیش کرتا ہے کہ جن پُران کے اغلب ہونے کے لحاظ سے کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ اور حقیقت میں اُن کی تمام صداقت اب ایسے طور پر قائم ہو چکی ہے کہ اُس کی تردید نہیں ہو سکتی +

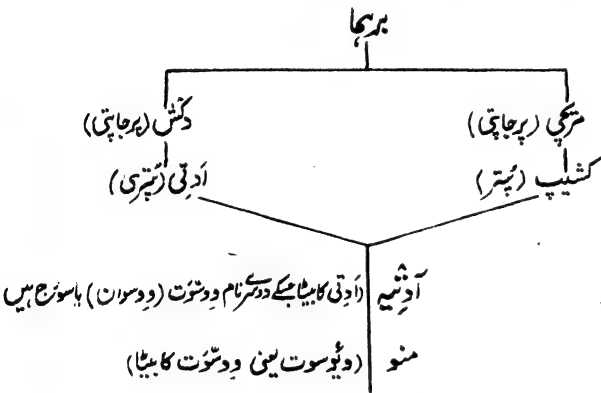
پتھر کے میناروں۔ چٹانوں اور سٹکوں پر جو کتبے ملے ہیں اور جواب حال میں ہی مسٹر جیمس پرنسپ (James Prinsep) صاحب کی عجیب ذہانت اور استقلال کے باعث پڑھے اور سمجھے جاسکتے ہیں اُن سے گہت بنسی اور انڈھرنسی وغیرہ بنسوں کے نام اور راجاؤں کے القاب کی تصدیق ہوتی ہے جو پُرانوں میں درج ہیں اور ایک ایسا قائم نقطہ ملتا ہے جس سے ہم ذاتیات اور واقعات کے سن و سال کا شمار کر سکتے ہیں +

ان ہی بنسادیوں سے ہم نے اپنے اتہاس میں کام لیا ہے اور عمروں کے معاملہ میں جہاں بائبل نے آدم اور اُس کی اولاد کو نو سو برس کی عمریں دی ہیں وہاں ہم نے ایک پیڑھی یا ایک نام پیچھے کل سو برس بحساب اوسط لگائے ہیں اور اس اوسط کی مفصل وجوہات پچھلے ادھیڑوں میں بیان کی جا چکی ہیں + یہ بنسادیوں جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے ایک

طرف اکشواکو کے سورج منس سے اور دوسری طرف اُس کی بہن اِلا کے چندر منس سے شروع ہوتی ہیں +

اِلا کی کتھایہ ہے کہ اس جگہ آرمہ میں جو ہم جگہ کے آخری طوفان کے بعد شروع ہوا اور جس کا ذکر تیجے کئی بار آچکا ہے منو (دیوسوت) نے پتر کی کامنا سے ایک گیہ رچا نگر اُس کی استری نے پتر کی جا، پتر کی کامنا کی اور بتائے اپچا ر سے پتر ہی ہوئی اور وہ پتر اِلا ہوئی + یہ دیکھ کر منو بہت گھبرایا + بھگوان کو اُس پر دیا آئی۔ پتر سے پتر بنا دیا اور پتر کا نام سَدَ تین ہوا + سَدَ تین کے تین پتر ہوئے۔ اُتکل۔ گے اور اُتکل (یا وِنت) + مگر پھر وہ استری

سہ منو (دیوسوت) کی اتپتی بھی پُرانوں میں جس طرح لکھی ہے اس کا خلاصہ یہ ہے:-



چندرما کی اتپتی کے لئے دیکھو اگلے صفحہ کا فٹ نوٹ سہ +

سہ وید میں اِلا اگنی کا نام ہے کہ جس کی آرا دھنا سے یہ پیدا ہوئی تھی اور ساتھ ہی سرسوتی کے کنارے اُس دیس کا بھی نام ہے جہاں یہ پیدا ہوئی تھی + (دیکھو رگ وید۔ منڈل ۳۔ سوکت ۱۲۳ + ۲۴) +

ہوتا کے لئے دیکھو آگے ادھیائے ۵ کا فٹ نوٹ ۱۲۵ +

ہو گیا اور چند لڑکا کے پُتر بدھ سے اُس کے ایک پُتر ہوا جس کا نام پروکروا ہوا۔
 اِلا کا پُتری سے پُتر اور پُتر سے پُتری ہو جانا قدرت اور قُدرت کے
 خلاف اور ایک ہنسی کی سی بات معلوم ہوتی ہے مگر اوّل تو یہ ہزاروں
 برس کی بات ہے نہ جانے اصل بات کیا تھی اور کیا کی کیا بن گئی ہے۔
 دوسرے اب بھی قدرت کبھی کبھی ایک دو نمونے اس طرح کے پیدا
 کر دیتی ہے اور دکھا دیتی ہے کہ انسان کی کیا ہستی ہے جو قدرت
 کے معاملات میں دخل دے۔ چنانچہ الہ آباد کے انگریزی اخبار لیڈر
 مطبوعہ ۲۸ اگست ۱۹۲۵ء میں لندن کے اخبار مورننگ پوسٹ سے
 نقل کی ہوئی یہ خبر دیکھنے میں آئی کہ فرانس کے ملک میں ایک لڑکی
 لڑکا ہو گئی اور ۱۹۱۱ء میں اس کی شادی ایک لڑکی سے ہو گئی۔ مگر
 شادی کے کچھ عرصہ بعد میاں بیوی میں بد مزگی پیدا ہوئی اور بیوی
 نے میاں کے خلاف بد چلنی کی بنا پر طلاق کا دعوے دائر کیا۔ دوران
 مقدمہ میں خاوند کی پیدائش کا سرٹیفکیٹ عدالت میں پیش ہوا تو اس
 کی رو سے خاوند لڑکی نکلا اور عدالت نے قرار دیا کہ چونکہ قانوناً فریقین
 عورت ہیں اس لئے دعویٰ طلاق ناجائز ہے۔ سایلہ بیوی کے وکیل
 نے عرض کی کہ اصل واقعات کی موجودگی میں یہ قانونی بحث بے معنی
 ہے مگر عدالت نے جواب دیا کہ سول کوڈ (قانون دیوانی) کے بموجب

سہ پورا ایک متعالوجہ (متمنیا لوکی) میں چند رما یا سوم اتری کا پُتر تھا۔ اس
 نے برہسپتی کی امتری تادا کو ہر دیا تھا اور اُس سے بدھ پیدا ہوا تھا۔
 اتری کے لئے دیکھو پیچھے صفحہ ۹۷۰

اس قسم کا کوئی سوال شادی کے چھ مہینہ بعد قابل لحاظ نہیں ہے +
شادی کو پندرہ سال ہو چکے تھے اور اس لئے بیوی کا دعویٰ خارج
ہوا +

اس واقعہ کے چار سال بعد لاہور کے اردو اخبار ہندو سماچار
مطبوعہ ۵ دسمبر ۱۹۲۹ء میں یہ خبر نکلی کہ :-

”پڑا صنف مدراس میں ایک ۲۵ سالہ جوان مرد دست قدرت کی
سحر طرازیوں سے بالکل خوبصورت عورت بن گیا ہے۔ وہ کچھ عرصہ
سے اپنے جسم میں تبدیلیاں دیکھ رہا تھا اور آخر کار قدرت کی حیرت انگیز
طاقت سے اُس کی تمام بلندیاں پستیوں میں اور پستیاں بلندیوں میں
تبدیل ہو گئیں۔ اب وہ پردے میں ہے اور کسی مرد کے سامنے منہ نہیں
کھولتا + پار سال اٹلی میں ایک عورت پوری مرد بن گئی تھی +“

اس طرح کے بہترے واقعات آئے دن ہوتے رہتے ہیں اور اخباروں
میں نکلتے رہتے ہیں پھر کیا تعجب ہے جو اسی طرح سے آلا بھی استری سے
پمیش اور پمیش سے پھر استری ہو گئی ہو + ہاں پڑانوں کی کتھا میں
ایک ٹکٹ اور ہے اور وہ یہ ہے کہ ہر اوستھا میں آلا کے اولاد بھی
ہو گئی + چنانچہ سڈ تین روپی پمیش اوستھا میں اُس کے اپنی استری
سے اُتکل۔ گے اور مل تین پمیش ہوئے اور آلا روپی استری اوستھا

۱۹ اصل انگریزی کے لئے دیکھو انگریزی کی عبارت نمبر (۲) جو اس بھاگ
کے آخر میں بطور ضمیمہ کے لگا ئی گئی ہے۔ اور جس میں ایک دو مثالیں اس
قسم کی اور زیادہ کی گئی ہیں +

میں اُس کے اپنے پتی بُدھ سے جو چندرما کا بیٹا تھا پُروردہ نامی ایک
 پُتر ہوا + اُنکل نے وہ دیس بسایا جس کا پُرانا نام اُسی کے
 نام پر اُنکل ہے اور جو اب اُڑیسہ کہلاتا ہے - گئے نے گیا بسائی
 (اگرچہ جہارت کی رو سے گیا کا بانی وہ گئے ہے جس کا ذکر آگے
 بناوولی رہا میں آتا ہے اور غالباً وہی ٹیک ہے) اور ریل
 دکھن میں جالبسا + پُروردہ نے اپنا استھان پر تشٹھان میں جمایا -
 اور اُس سے چندرمنس چلا + یہ سب چاہے سَدَیَمن کی اولاد
 تھے چاہے بُدھ کی ایک طرح سے اِلا کی ہی اولاد تھے اور بیٹی کی اولاد
 ہونے کے کارن منو کی گدی کے وارث نہیں ہوئے + اس لئے منو
 کا بیٹا اکشوا کو جو سب سے بڑا بیٹا تھا گدی کا مالک ہوا اور اس سے
 سورج منی راجاؤں کا سلسلہ چلا + اور پہلے ہم سورج منس کے
 ہی راجاؤں کا حال لکھیں گے +

سہہ پریاگ یا الہ آباد کے قلعہ کے مشرقی جانب ایک گاؤں جھونسی ہے - کہتے ہیں
 کہ پر تشٹھان اسی جگہ آباد تھا - کسی دقت میں جل کر خاک ہو گیا اور جھونسی کہلایا +
 اپنی سرسبزی کے زمانہ میں یہ چندرمنی راجاؤں کی راجدھانی رہا اور اُس کے
 بعد عرصہ تک ودیا کا ایک اگرتھار رہا - اور سوامی شنگر آپار ج کے زمانہ تک جو
 مسیح سے پانچ سو برس پہلے کا زمانہ ہے قائم تھا + شنگر آپار ج کے لئے دیکھو جھاگ ۶ - ویرات کاٹھ
 کا لید اس نے اپنے نالک وکرم اروشی کا استھان اسی پر تشٹھان میں قائم
 کیا ہے اور اس نالک کا خلامہ ہم آگے اسی ادھیائے میں پُروردہ اور اس کی
 استری اروشی کے حال میں بیان کریں گے +

سورج بنس

سورج کے بیٹے منو کے دس پُتر تھے۔ ایک اکشوا کو جو سب سے بڑا تھا اور جس سے اس بنس کا سلسلہ چلا۔ اور نو اور جن کے نام یہ ہیں :-

(۱) کوی (۲) پرشدر (۳) کروش (۴) دھرشٹ یا ورشٹ (۵) بھگ (۶) نریشنت (۷) ڈگ (۸) ثریا قی (۹) دیشٹ اور ان کے مختصر حالات یہ ہیں :-

(۱) کوی :- یہ پرم ہنس ہو کر مکت ہو گیا اور اس سے کوئی بنس نہیں چلا۔
(۲) پرشدر :- یہ گئیں چراتا تھا ایک دن ایک شیر گئوں پر آپڑا۔ یہ تلوار لے کر اُس کو مارنے اُٹھا۔ مگر تلوار غلطی سے ایک گائے کے لگی اور وہ مر گئی۔ اور اس گؤدھ کے اپردھ میں پرشدر شوڈر ہو گیا اور اس کا شوڈر بنس ہمیشہ گئیں ہی چراتا رہا۔

(۳) کروش :- اس سے کاروش چھتریوں کا بنس چلا۔ کاروش دیس (حالیہ شاہ آباد واقع صوبہ بہار) ان ہی لوگوں کا بسایا ہوا تھا۔ بالیکی راماین میں اسکا برن کروشا کے نام سے آیلہ ہے اور اُس برن سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ دیس راماین کے زمانہ سے پہلے آباد تھا اور راماین کے زمانہ میں تالکا راجھسی کے ہاتھوں سے اُجڑ کر تالکا کا بن بن گیا تھا (دیکھو آگے بھاگ ۲ میں راماین کا حال اور اس میں بال کا نڈکا نوٹ ۳۵)۔

(۴) دھرشٹ یا ورشٹ :- یہ براہمن ہو گیا اور اُس سے دھارشٹ یا وارشت براہمن چلے۔

(۵) بھگ :- اس کا بنس بھی چھ پڑھی آگے چل کر براہمن ہو گیا اور وہ چھ پڑھیاں یہ ہیں :- بھگٹ - نابھاگٹ - امبریکھ - وروپٹ -

پر کھدا شو۔ رتھی تریہ ان میں سے بھگ نا بھانے دستھ کے نام سے رگوید منڈل ۱۰ کے سوکت ۱۱ اور ۱۲ کا رشی ہے اور اس کا یہ نام پچھل ادھیائے کے اُس نقشہ میں جس میں رشیوں کی فہرست دی گئی ہے سنکھیا نک ۲۵۱ پر آیا ہے + امبریکھ منڈل ۹ کے سوکت ۹۸ کا رشی ہے جیسا کہ نقشہ مذکور کے سنکھیا نک ۲۰۷ پر دکھایا گیا ہے۔ اور وِروپ (انگرس) آٹھویں منڈل کے سوکت ۴۳ اور ۴۴ اور ۷۵ کا رشی ہے اور اُس کا نام سنکھیا نک ۱۱۴ اور ۱۳۸ پر آیا ہے + امبریکھ بھگوان کا بڑا بھکت ہوا اور اُس کی بھگتی کے آگے دُر و اس جیسے رشی نے بھی اپنا سر جھکایا + ہما بھارت (شانتی پر و۔ ادھیائے ۹۸) میں ایک کتھا آئی ہے۔ اس میں رن سے مہنہ نہ موڑنے والے جو دھاؤں کی ہما برن کی گئی ہے۔ اور اُس کے پر سنگ میں برن کیا گیا ہے کہ اس امبریکھ کا سینا پتی سودیو اسی بات سے کہ وہ رن سے مہنہ نہیں موڑتا تھا دھرم کے مارگ میں امبریکھ سے بھی بڑھ گیا + چھٹے اور آخری رتھی تریہ کی استری سے انگرا رشی نے سنتان پیدا کی اور وہ سنتان انگرس ارتھات انگرس گوتری براہمن ہوئی (دیکھو شرید بھاگوت ۹-۷-۱۱ + اور وشنو پران ۴-۲-۱۰ + اور وہ بنا ولی جو تیجے صفحہ ۸۷ پر دی گئی ہے) +

(۷) تریشینت :- اس کا کشرنس گیارہ نام آگے چل کر اگنی ویشیہ پر ختم ہو گیا۔ کیونکہ اگنی ویشیہ براہمن ہو گیا اور جاتو کر ثیہ کے نام سے دکھتا ہوا۔ شرید بھاگوت (۹-۲-۲۱) میں اس وشنے میں یوں آیا ہے کہ :-

”اُس سے (یعنی دیودت سے) اگنی ویشیہ۔ ساکشات بھگوان اگنی۔

پتھر ہوئے۔ یہ جالو کرئیہ کے نام سے جہان رشی ہوئے اور کانین (ارتھتات کنیا پتر) دکھیات ہیں۔ * برہد آر نیک اپنشد کے ونش براہمنوں میں جالو کرئیہ کو آسٹراین اور یاسک سے لکھا ہے اور پھر اسی ششہ پرم پرا میں جالو کرئیہ سے سترہ پیرمی پیچھے آگنی ویشیہ کو ایک جگہ شانڈلیہ سے اور دوسری جگہ گارگئیہ سے لکھا ہے۔ * پاننی (۴-۱-۱۰۵) کے گوگ آدی گن میں جنوکرزن (جالوکرزن) کا نام آیا ہے اور اس سے ظاہر ہے کہ جالو کرئیہ اس جنوکرزن یا جالوکرزن کا کوئی گوترج تھا۔ * اسی گن میں آیو ویدک آچارج آگنی ویش کا نام آیا ہے مگر پتہ نہیں کہ اس کا بنسادی کے آگنی ویشیہ سے کیا سمبندھ ہے۔ * معلوم ہوتا ہے کہ بنسادیوں کا اور شریڈ جگوت کا آگنی ویشیہ اصل میں آگنی ویش ہی ہے اور غلطی سے آگنی ویشیہ چھپ گیا ہے اور ونش براہمنوں کا آگنی ویشیہ اس آگنی ویش کا کوئی گوترج ہے۔ *

جالو کرئیہ سے تین پیرمی پہلے دینی ہونڈ کا پتھر ششہ شر و رگوید کے منزل ۵ کے سوکت ۹ کا رشی ہوا۔ *

(۷) برگ :- اس کا بنس بھی چھ نام چل کر اوگھوت یا اوگھوان کے ساتھ بڑھائیں ہو گیا۔ * اس اوگھوت کی بن اوگھوتی سدرشن کو بیا ہی تھی۔ سدرشن کا ٹھیک پتہ نہیں کہ کون تھا مگر بھارت (اوشاس پرو۔ اوشیا) سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایک سدرشن اکشوا کے ایک بیٹے دشا شو کے بنس سے سمبندھ رکھتا تھا۔ اس طرح سے کہ دشا شو کے جانشین ایک دوسرے کے بعد مدرا شو۔ دیوتی مان۔ سودیر۔ دے۔ اور دیو دھن ہوئے۔ در یو دھن کی بیٹی سدرشنا ہوئی۔ اور سدرشنا کا بیٹا سدرشن ہوا۔ اور شاید یہ سدرشن ہی

وہ سدرشن ہے جس کو اوگھوتی بیاہی گئی تھی ۛ کوروکشیتز میں ایک تیرھ
سپت ساروت (سات سرسوتی) کے نام سے پرمدھ ہے اور ان سات سرسوتیوں
میں ایک سرسوتی اوگھوتی ہے اور وہ غالباً اسی اوگھوتی کے نام پر اوگھوتی
کہلاتی ہے کیونکہ جہا بھارت میں اسی انوشاسن پرو کے ادھیائے ۲ میں لکھا
ہے کہ سدرشن اپنی استری اوگھوتی کے ساتھ کوروکشیتز میں رہا کرتا تھا ۛ اسی
سدرشن کے زمانہ میں وہ طوفان آیا جس کو نوح کا طوفان کہتے ہیں اور جس
کا حال ادھیائے (۲) میں مفصل بیان کیا جا چکا ہے ۛ

(۸) شریاتی :- اس کے ہنس کا کچھ حال معلوم نہیں۔ سوائے اس کے
کہ ریوتی جو شری کرشن جی کے بھائی بلدیو جی کو بیاہی گئی تھی اسی ہنس کے
ایک راجا کلدی کی بیٹی تھی ۛ پرائوں میں کلدی اور اُس کے باپ ریوت
اور دادا آرت کو شریاتی کے ساتھ ہی لگتے ہوئے تین راجا بیان کیا گیا ہے اور
کلدی کی بیٹی ریوتی کے بیاہ کو بلدیو جی کے ساتھ یوں جوڑا گیا ہے کہ
کلدی اپنی بیٹی ریوتی کو ساتھ لے کر برہم لوک میں برہما جی سے یہ مشورہ
کرنے چلا تھا کہ وہ ریوتی کو کس کے ساتھ بیاہے۔ مگر راستہ میں گندھروؤں
کا راگ ہو رہا تھا اور وہ اُس کو سننے کے لئے ٹھہر گیا اور اُس میں ایسا مت
ہوا کہ جگ کے جگ بیت گئے اور اُس کو کچھ خبر نہیں ہوئی۔ انجام
جب وہ برہما جی کے پاس پہنچا اور اُن سے ریوتی کے وٹے میں ذکر کیا
تو برہما جی نے کہا کہ تم جس سے کی باتیں کر رہے ہو اُس کو تو تائیس چترنگ
بیت چکے اور اٹھائیسویں کے بھی تین جگ بیت کر چوٹا کلمج شروع
ہونے والا ہے اور اُس سے میں بھگوان کے اوتار شری کرشن جی کے
بھائی بلدیو جی ہی ایک ایسے پُرش ہیں کہ جن کے ساتھ تم ریوتی کو بیاہ سکتے

ہو ۽ بیسن کر لگدی برہم لوک سے لوٹ آیا اور بلدیو جی کے ساتھ ریوتی کو بیاہ دیا ۽ اس عرصہ میں لگدی کی راجدھانی کشستھلی غارت ہو چکی تھی اور اُس کی جگہ دوار کا بن چکی تھی اگرچہ اُس کا دیس اب تک اُس کے دادا اَنرت کے نام پر اَنرت دیس کہلاتا تھا ۽ حالیہ سواراشٹر یا کاٹھیا وادی پر پُرانا اَنرت کا دیس ہے اور ریونک (حالیہ گرنار) اسی اَنرت کے بیٹے ریوت کے نام پر ہے ۽

[اس سلسلہ میں دیکھو آگے چند رنس کے بانی پروروا کا حال کہ جس طرح یہاں لگدی نے گندھروں کے راگ میں ست ہو کر جگ کے جگ بتا دئے اسی طرح وہاں پروروا نے اپسر اروشی کے روپ کے موہ میں پیڑھبوں کی پڑھیاں گزار دیں اور ان کھاؤں کا جو مطلب ہے وہ ہم وہاں ہی بیان کریں گے] ۽ شریاتی کی کنیا سکینیا چیون رشی کو جو بھارگو ارتھات بھرگو رشی کے گوترج تھے بیاہی گئی تھی۔ اور یہاں بھی شریاتی کی کنیا سے شریاتی بس کی ہی کوئی کنیا مراد ہو سکتی ہے۔ کیونکہ چیون رشی جو پرشورام کے پتا جمدگنی کے دادا تھے گادھی اور دشوامتر کے زمانہ میں شریاتی کے بھائی اکشوا کو سے کئی پڑھی پیچھے ہوئے ہیں جیسا کہ اس سے پچھلے ادھیائے میں دکھایا جا چکا ہے ۽ ویدوں میں چیون کا ذکر کئی جگہ آیا ہے اور رگوید (۱-۱۱۶-۱۰) میں چیون کے اس بیاہ کی طرف اشارہ بھی پایا جاتا ہے اگرچہ وہاں چیون کی جگہ چیون کا شبہ ہے اور اکثر ودوان اُس کا ارتھ ڈوتا ہوا سورج کرتے ہیں ۽ شتاریات (مانو) کے نام سے ایک رشی منڈل ۱۰ کے سوکت ۹۲ کا رشی ہوا ہے اور وہ اسی شریاتی کا کوئی گوترج ہوگا ۽ رشیوں کے نقشہ میں اس کا نام سنکھیا نک ۲۷۲ پر آیا ہے ۽

(۹) دیشٹ :- اس کا پتر نا بھاگ (جو اکشوا کو کے پانچویں بھائی نھگ کے بیٹے نا بھاگ سے الگ ایک اور نا بھاگ ہے) ویشنبہ ہو گیا۔ مگر ویشنبہ ہونے سے پہلے نا بھاگ کے ایک بیٹا ہو گیا تھا۔ اور اُس سے اُس کا کشر بنس چلتا رہا۔ اس بیٹے کا نام بھلندن یا بلندھن تھا + پانی (۱-۱۱۲) میں بھلندن کا نام رشیوں کی ذیل میں آیا ہے اور بھلندن کا پتر دتس پرتی یا دتس پری رگوید کے منڈل ۹ کے سوکت ۴۸ اور منڈل ۱۰ کے سوکت ۵۴ کا رشی ہوا ہے اور اس کا نام پیچھے ادھیا نے کے اُس نقشہ میں جس میں رشیوں کی فہرست درج ہے سکھیا نک ۱۸۴ اور ۴۵ پر آیا ہے + دیشٹ سے چودھویں پیرطی میں اوپکثیت کا بیٹا مرٹ ایک چکرورتی راجا ہوا اور وہ اپنے یگیہ کے کارن بڑا مشہور ہوا۔ رشی سمورت نے جس کا نام پیچھے نقشہ میں سکھیا نک ۳۵۲ پر آیا ہے اس کا یگیہ کرایا تھا + مرٹ سے دتس پیرطی اور دیشٹ سے چوبیس پیرطی آگے ترن بندو کا بیٹا وشال ہوا جس نے وشالا یا ویشالی بسائی + راجندر جی کے زمانہ میں یہاں کا راجہ سومتی تھا۔ مگر بسا ولی میں سومتی وشال سے چھ پیرطی اور دیشٹ سے تیس پیرطی پیچھے آتا ہے حالانکہ راجندر جی اپنی بسا ولی میں دیشٹ

۱۱۳ رگوید (۸-۴۱-۲) میں رشی نا بھاگ کا نام آیا ہے اور وہ شاید یہی نا بھاگ ہو (دیکھو نوکت ۱۰-۴۵ اور پیچھے ادھیا نے ۳۳ میں رشیوں کے نقشہ کا سکھیا نک ۱۱۳) + یہ میتر اپنی اپنشد سے ظاہر ہے کہ اس اپنشد میں جو گیان ہے وہ ایک رشی شاکتیمہ نے راجا برہد رتھ کو جو اکشوا کو ہنسی تھا میتر سے رشی کی زبانی بیان کیا تھا۔ اس راجا کا دوسرا نام مرٹ تھا اور شاید وہ مرٹ یہی مرٹ ہو اگر یہ اُس کے چا کا نام وہاں شپیش اور یہاں اوپکثیت لکھا ہے اور اُس کا بنس بھی وہاں اکشوا کو کا اور یہاں اکشوا کو کے بھائی دیشٹ کا ہے +

کے بجائی اکشو کو سے ساٹھ پڑھی پیچھے آتے ہیں اس سے ظاہر ہے کہ دیشٹ کی بھاوولی میں سوتی سے پہلے تیس پڑھیاں گم ہیں ہوتی کے بیٹے جینے کے بعد یہ بھاوولی ختم ہے +

[ترہت دیس کے ضلع مظفر پور میں ایک گاؤں بساڑہ نامی آباد ہے اور کننگم صاحب کے نزدیک یہ گاؤں اسی ویشال نگری کا ایک کھنڈر ہے +

اس کے پاس ایک ٹیلہ ہے جس کا نام ویشال کا گڑھ ہے۔ ۱۹۰۳ء میں اس ٹیلے کی کھدائی ہوئی تھی اور اُس کھدائی میں سے گہت بن کے راجاؤں کے زمانہ کی چند ہریں برآمد ہوئی تھیں جن پر ترہتکتی (جو ترہت کا اصلی اور پُرانا نام ہے) اور ویشالی کے نام کندہ ہیں + چینی سیاح (ہون سانگ) جو ساتویں صدی عیسوی میں ہندوستان آیا تھا اُس کے زمانہ تک ویشالی قائم تھی اور ساٹھ یا سترتی (۳۰ میل) کے گھیرے میں آباد تھی + جینیوں کے آخری تیرہ شکر ہاویہ کا جنم اسی استھان میں ہوا تھا اور ہاتما بُدھ کے کئی چہر تروں کا استھان بھی یہ ہی ویشالی ہے + ہاتما کے زمانہ میں ویشالی گلدھ دیس کے اُتر میں گنگا پار آباد تھی اور پھوئی جاتی کی راجدھانی تھی اور اُس کی تین فصیلیں تھیں +

بُدھ گھوش نے جو بُدھوں کا ایک وکھیات گرتھہ کار ہے ویشالی کی وجہ تسمیہ کے دیشے میں ایک عجیب گپ ہانگی ہے اور وہ یہ ہے کہ بنارس کا ایک راجا تھا اُس کی رانی کے گڑبھ سے ماس کا ایک لونچھرا اُتپن ہوا۔ اُس کو ایک ٹوکری میں رکھ کر گنگا میں بہا دیا گیا ٹوکری ایک رشی کے ہاتھ لگی۔ رشی کے پتوں سے لونچھرے کے دو ٹکڑے ہو گئے اور دونوں میں جان پڑ گئی۔ وہ دونوں دو جڑواں بچوں کی طرح پلے۔ اُن کی کھال ایسی صاف اور شفاف تھی کہ اُن کے پیٹ

میں اُن اور جل صاف دیکھتا تھا۔ اس لئے لوگ اُن کو رنجھوی یعنی کھال پین کہتے تھے۔ رنجھوی سے وہ رنجھوی کہلائے + وہ اپنے ہم عمر بچوں سے زیادہ بلوان تھے اور اُن کو مارتے اور پیٹتے رہتے تھے اس لئے لوگ کہتے تھے کہ یہ وَرَجَتَوِیہ یعنی نکال دینے کے لائق ہیں۔ اس کارن سے وہ وَرَجی - وَجی یا بجی کہلائے + یہ دونوں جڑواں بچے ایک لڑکا اور ایک لڑکی تھے۔ اِن دونوں کی آپس میں شادی ہو گئی (اور اس سے رنجھوی جاتی میں بھائی اور بہن کی شادی جائیز ٹھہری) پھر اُن کے بھی اسی طرح کئی جڑواں بچے ہوئے اور اُن سب کی اولاد اتنی پھیلی کہ نگری میں نہ سمائی - نگری بڑھائی گئی اور بڑھتے بڑھتے اتنی وِشال ہو گئی کہ اس کا نام ہی وِشالا ہو گیا + اِتی + یہ بڑدھوں کے گرنھوں کا حال ہے] +

(۱۰) اب منو کے سب سے بڑے بیٹے اور اُن بھائیوں میں سب سے بڑے بھائی اکشوا کو کا حال سُنئے جو منو کی گدی کا وارث ہوا اور جس کا بس ہا تا بُدھ کے زمانہ تک مسلسل چلا آیا + اس ادھیائے میں ہم صرف اُن راجاؤں کا ذکر کریں گے جو ویدک کال میں ہوئے اور چونکہ یہ ویدک کال جیسا کہ ہم اس سے پہلے ادھیائے میں دکھا آئے ہیں اکشوا کو اور اس کے سمکالین پُرورا سے تئیں پڑھی آگے تک رہا اس لئے اس ادھیائے میں ہم اکشوا کو اور پُرورا دونوں کی تئیں تئیں پڑھیوں ہی کا حال برتن کریں گے + اکشوا کو کی تئیں تئیں پڑھیوں سلسلہ وار یہ ہیں :-

بنساولی نمبر

(۱) لکشواکو	(۱۶) پرسین جت
(۲) وِگِکشی (رشتاد)	(۱۷) یون آشو
(۳) پرنجے (گکشتہ)	(۱۸) ماندھاتا
(۴) انینا	(۱۹) پُروکشی
(۵) پرتھو	(۲۰) نرس وِسیو
(۶) وِشتر آشو (وِشورندھی)	(۲۱) اُنرنیہ (اُن ارثیم)
(۷) چندر	(۲۲) پرکھداشو
(۸) یون آشو	(۲۳) ہری آشو
(۹) شا وِشت	(۲۴) ہشت
(۱۰) برہداشو	(۲۵) سومنا
(۱۱) کوولے آشو	(۲۶) تری دسوا
(۱۲) درپڑھ آشو	(۲۷) تری آرونی
(۱۳) گکیمج	(۲۸) ستیہ ورت (تری شنکو)
(۱۴) اُمیت آشو	(۲۹) ہر شچندر
(۱۵) کرشن آشو	(۳۰) روہت (روہت آشو)

[س سے آگے سلسلہ نسب کے لئے دیکھو بھاگ (۲) کا ادھیائے (۱)]

ان میں سے بہت سے راجاؤں کا اتہاس تو کچھ معلوم نہیں۔ باقیوں

سے بھوشیہ پُران میں یون آشو سے پہلے بھدر آشو اور آریا ہے +

کا جو معلوم ہے وہ روایتوں سے ملا ہوا ہے۔ اور وہ ہم نیچے کرم پور بک (نمبر وار) درج کرتے ہیں:-
(۱) اکشواکو:-

یہ ووسوت (ارتھات سورج) کے بیٹے ویوسوت منو کا سب سے بڑا بیٹا تھا اور اس نے یہ سورج بنی راجاؤں کا پرور تک ارتھات بانی ہوا۔ اس کے وگنشی کے علاوہ جو اس کی گدی کا وارث ہوا بنی اور دندک آدک اور بھی بہت سے پتر ہوئے۔ بنی مقلادیس کے راجگان جنگ کا بانی ہوا اور اس کا حال ہم اس سے اگلے بھاگ میں شری راجندر جی کے حال کے ساتھ جن کو یہاں کے ایک راجا جنگ کی پتری شری جاجی (سیتا) جی بیاہی گئی تھیں بیان کریں گے اور وہاں ہم دیکھیں گے کہ جہاں شری راجندر جی اپنے بنس میں ۴۰ یا ۴۲ پڑھویوں کے پیچھے آتے ہیں۔ وہاں یہ جنگ اپنے بنس میں ۲۲ پڑھویوں ہی کے پیچھے آتا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ جنگ کے بنس میں کوئی چالیس پڑھیاں گم ہیں۔ اور اُس کے بنس میں ہم کو سو برس فی پڑھی یا فی نام دینے کی بجائے دھائی سو برس فی نام سے بھی زیادہ دینے پڑیں گے۔ دندک کے نام سے دندک بن کا وہ دیس منسوب ہے جہاں شری راجندر جی نے بن باس کی دشا میں پھرتے ہوئے حالیہ مشہر ناسک کے قریب راون کی بہن شوزپ نگھا کی ناسکا (ناک) کاٹی تھی اور ناسک کے نام کا کارن شوزپ نگھا کی یہی ناسکا ہے۔ ایک اور بیٹے دشا شو کا حال ہم نیچے بیان کر چکے ہیں جس کے بنس میں ایک بیٹی صدرشنا کا بیٹا صدرشن اکشواکو کے بھائی یرگ کے بنس کی ایک بیٹی ادگھوتی

سے بیاہا گیا تھا :

رگوید میں اِکشوا کو ذکر ۱۰-۶۰-۴ میں ارتھات منڈل ۱۰ کے سوکت ۶۰ کے منتر ۴ میں آتا ہے اور اس طرح آتا ہے کہ اِکشوا کو دھن وان اور بلوان اپنے دھرم کرم میں وروہی کو پاتا ہے : اس منتر کے رشی بندھو آدک ہیں جو اگستھ رشی کے بھانجے ہیں اور جن کا ذکر تیجھے رشیوں کے نقشہ میں سنکیانک ۲۵۰ پر آیا ہے :

[مدراس کے ضلع کرشنا میں ایک کتبہ براہمی اکشروں میں لکھا ہوا ملا ہے جن میں ایک راجہ اپنے آپ کو اکبا کو یعنی اِکشوا کو منی کہتا ہے۔ اور کتبہ شناس اس کتبہ کو تیسری صدی عیسوی کا بتاتے ہیں] (دیکھو آرکیولوجیکل ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ ہند کی رپورٹ بابت ۱۹۳۳-۱۹۳۴ کتبہ جات جنوبی ہند کے ورثے میں) :

(۲) وِگنشی :-

یہ اِکشوا کو کا سب سے بڑا بیٹا تھا جو اِکشوا کو کی گدڑی کا وارث ہوا اور جس سے اصل سورج بن چلا۔ شری رام چندر جی اسی بنس میں اِکشوا کو سے ساٹھ پٹری پیچھے پیدا ہوئے :

وِگنشی کو ششاد (شش آد = خرگوش خور) بھی کہتے ہیں کیونکہ روایت ہے کہ اُس کے چنا اِکشوا کو نے اس سے کہا تھا کہ شرادھ کے دن کچھ مائیں لے آ اور یہ کئی جانور شکار کر کے لے آیا تھا۔ مگر راستہ میں جھوک کے مارے ایک شش یعنی خرگوش اُن میں سے کھا آیا تھا :

کل آچارج وسیشٹھ جی نے اس بات کو تار لیا اور اُس تمام مائیں کو جھوٹا سمجھ کر پھینک دیا اور وِگنشی کو شاپ دیا کہ تو جگت میں ششاد ارتھات خرگوش خور کہلائے گا۔ چنانچہ اسی شاپ کے کارن وہ آج تک

ششاد کہلاتا ہے ۛ

راجپوتانہ کی حالیہ ریاست اودے پور کے ہارانا جو اپنا سلسلہ نسب اسی سورج بنس سے ملاتے ہیں سودیہ کہلاتے ہیں۔ اور یہ لفظ سودیہ اسی ششاد سے ششادیہ کا بگڑا ہوا معلوم ہوتا ہے ۛ کرنل ٹاڈ صاحب اپنی کتاب راجستھان میں لکھتے ہیں کہ اُن کا یہ نام اُن کی ایک پُرانی راجدھانی سود کے نام پر ہے اور اس راجدھانی کا نام سود اس لئے رکھا گیا تھا کہ یہاں ایک ہارانا نے ایک بڑی سخت دوڑ کے بعد ایک شش یعنی خرگوش شکار میں مارا تھا مگر یہ روایت بھی اگر صحیح ہے تو اُسی پُرانی روایت کی ایک بگڑی ہوئی شکل معلوم ہوتی ہے جو پُرانوں نے وِگتشی کے ششاد ہونے کے دسے میں برن کی ہے ۛ (۳) پُرےجے :-

اس کو اِندرواہ اور گتھ بھی کہتے ہیں اور اس کے ان ناموں کی کھتا یہ ہے کہ ایک بار دیوتاؤں اور اُمرؤں میں بڑا بھاری سنگرم ہوا۔ دیوتا ہارے اور پُرےجے سے سہایتا چاہی۔ پُرےجے نے کہا کہ اگر اِندریل بن کر میرا دہن بنے تو میں اُس پر سوار ہو کر لڑ سکتا ہوں چنانچہ اِندریل بنا اور پُرےجے اُس کے کُند ارتھات کو ہان پر بیٹھ کر چلا اور اُمرؤں کو مار کر اُن کے پُر ارتھات لے کر کو جیت لیا اور پُرےجے سے پُرےجے اور اِندرواہ اپنا دہن بنانے سے اِندرواہ اور اُس کے کُند پر سوار ہونے سے لگتھ کہلایا ۛ

(۴) اُنینا :-

اس کے نام کا پد چھید یہ ہے کہ اُن اینس ارتھات بردوش ۛ

(۵) پرتھو :-

پرائوں میں ایک راجا پرتھو کی کھائی ہے جو دھرو کے بنس میں
 دین کا بیٹا اور انگ کا پوتا ہے + کھایہ ہے کہ دین در آچاری تھا
 اس نے رشیوں نے اس کو اپنے شاپ سے مار دیا اور اس کی
 چھاتی سے ایک پُتر پیدا کر دیا - وہ پُتر پرتھو ہوا جو بڑا دھرماتما اور
 سد آچاری اٹھا - اُس نے دھرتی کو جوتا اور اُس سے ناج پات
 کو پیدا کیا اور اس کا رن سے دھرتی پرتھو کی استری پرتھوی کہلائی
 (دیکھو دشنو پُران - انش ۱ - ادھیائے ۳۱ + شریہ بھاگوت -
 اسکندھ ۴ - ادھیائے ۲۲ + مہا بھارت - درون پرو - ادھیائے ۴۹ +
 منو سمرتی ادھیائے ۹ رشلوک ۴۴) اکشو اکو بنی پرتھو کا نام اسی
 دھرو بنی پرتھو کے نام پر اس کا رن سے ہے کہ جیسے اُس پرتھو نے
 اپنے منوتر میں جو سب سے پہلا منوتر ہے سب سے پہلے زمین کو
 جوتا تھا ایسے ہی اس پرتھو نے اپنے منوتر میں جو ساتواں منوتر ہے
 سب سے پہلے فنِ زراعت کو جاری کیا +

(۸) یوون آشو :-

ٹاڈ صاحب نے اپنی بناو لی میں یوون آشو کی جگہ یوون کا نام
 لکھا ہے اور پھر راجپوتوں کو ملک سِتھیا کی قوم یوون سے منسوب کیا ہے +
 مگر یہ ٹھیک نہیں ہے نہ یہاں یوون آشو کی جگہ یوون کا نام ہے اور نہ یوون
 ملک سِتھیا کے اصلی باشندے ہیں + سِتھیا والے خود ہندوستان
 سے نکلے ہوئے ہیں اور اُن کی اپنی ہی روایت ہے کہ وہ اِل کی پُتری
 سے پیدا ہوئے ہیں جس کی صورت کمر سے اوپر استری کی سی اور

کمر سے نیچے سانپ کی سی تھی ۽ اور ہم پیچھے بتا آئے ہیں کہ اِلا منو کی پُتری تھی جو استری سے پُرش اور پُرش سے استری ہو گئی تھی اور بُدھ کو جس کا چھٹا سانپ ہے بیا ہی گئی تھی ۽ اور قوم کوَن تو صاف ہندوستان کی ہی اُن جاتیوں میں سے ایک جاتی تھی جو باہر جا کر چھتری دھرم سے پُنت ہو گئی تھیں اور جن کا حال ہم آگے اسی ادھیائے میں بیان کریں گے (دیکھو بساوی ۱۷ میں ترو و شو کا حال) ۽ ایک اور یوَن آشوا اسی اکشوا کو بنی میں نمبر ۱۷ پر آیا ہے اور جس طرح کہ اودے پور کے راجپوت اپنا نکاس وِگنشی (مششاد) سے بتاتے ہیں اُسی طرح جو دھپور کے راجپوت اپنا نکاس اُس یوَن آشوا سے بتاتے ہیں۔ جیسا کہ ہم آگے دکھائیں گے ۽

(۹) شاوست :-

اِس نے شاوستی پوری بسائی جو بعد میں شراوتی کہلائی ۽ کوشل دیس کی سب سے پہلی راجدھانی یہی شاوستی تھی ۽ اودھیابود میں بنی جس کو مشری رام چندر جی کے پتا راجا دشرتھ نے رچا اور اپنی راجدھانی بنایا ۽ ہما تمبھ کے زمانہ میں شودرک کا پتا پر سین جت پھر اپنی راجدھانی کو اودھیابود سے شراوستی میں لے گیا ۽ شراوتی اودھیابود کے اوتر میں تھی اور اب یہ جگہ ساہت ماسہت کہلاتی ہے ۽ باقی حال کے لئے دیکھو بھاگ ۱۷ کے ادھیائے (۱) میں پر سین جت کا حال ۽

(۱۱) کوولے آشو :-

کوولے سنسکرت میں نیلے کل کو کہتے ہیں۔ اِس لئے کوولے آشوا ار تھ ہے وہ پُرش جس کا آشو (گھوڑا) رنگ

میں کووے جیسا ہویا جو خود رنگ روپ میں نیلے گھوڑے جیسا ہو ۛ
 کووے آشوکو دھندھو مار بھی کہتے ہیں کیونکہ اس نے دھندھو یا دندو
 نامی ایک اُمر کو مارا تھا ۛ

ہا بھارت کے بن پرؤ میں مارکنڈے سما سنیا پڑو کے اندر اس کی
 کتھایوں آئی ہے کہ کووے آشوکے زمانہ میں ایک رشی تھے جن کا نام
 اوتنگ تھا وہ ایک دن کووے آشوکے پاس آئے اور بولے کہ مرو دیس
 میں میرے آشرم کے پاس بالوکا سمندر ہے جسکو ادجا لک کہتے ہیں -
 وہاں دھندھو نام کا ایک دیشیہ رہتا ہے جو دھو کیٹھہ کا پتر ہے - ہر
 سال جب یہ دیشیہ جاگتا ہے تو اس کے سانس سے ریت کے بادل
 اٹھ کھڑے ہوتے ہیں اور آسمان پر چھا جاتے ہیں اور سورج کو ڈھک
 لیتے ہیں - مجھ کو اس سے بڑی تکلیف ہوتی ہے کہ پا کر کے اس کو ماریے
 اور پر بخوی پر شانتی پھیلائیے ۛ کوویے آشوکے پاس اوتنگ رشی کے کہنے سے
 مرو دیس میں گیا اور اُس دیشیہ کو مار کر مرو دیس میں شانتی
 پھیلائی ۛ

اس کتھا کا مطلب صاف ہے کہ کووے آشوکے ہندوستان
 کا وہ ریگستانی علاقہ آباد کیا جو اب راجپوتانہ میں شامل ہے - بالوکے
 سمندر سے اس علاقہ کی وہ شور ریت مراد ہے جو سورج کی کرنوں سے
 پانی کی طرح چمکتی ہے - ایسی ریت کو اُردو فارسی میں ثراب اور سنکرت
 بھاشا میں مرگ ترشنا یا مرگ جل کہتے ہیں کیونکہ مرگ یعنی ہرن
 اس کو دُور سے جل کی طرح چمکتا ہوا دیکھتا ہے اور ترشنا یعنی پیاس
 کے مارے اس کی طرف بھاگتا ہے - مگر جوں جوں یہ اُس کی طرف بھاگتا

ہے وہ ٹیچے ہٹتا جاتا ہے ۽ جابھارت میں اس علاقہ کا نام سیندھو آئیم
 آیا ہے اور اُس کے لئے دیکھو آگے بھاگ ۳ میں جابھارت کا بن پرہ
 اور اُس میں پانڈوؤں کی تیرھ یاترا کا تیرھ نمبر ۲۶ ۽ راجپوتانہ کی ریاست
 جو دھپور (واقع مروت دیس) کے راجا اپنا نکاس ایک یوون آشورا راجا
 سے بتاتے ہیں۔ اور وہ یوون آشوراسی کو دے آتھو سے پھ پڑھی
 آگے اس بنس کا سترھواں راجا ہوا ہے اور اُس کا حال آگے بیان
 کیا جاتا ہے :-

(۱۷) یوون آشور :-

اس کا بیٹا مان دھاتا ایک بڑا وکھیات اور چلہ دورتی راجا ہوا ہے
 اور اُس کو ستر و سادھارن (عام) لوگوں کے مقابلہ میں ایک اسادھارن
 پدیش ظاہر کرنے کے لئے اُس کے جنم کی ایک اسادھارن کتھا بڑی ہے
 ادویوں جڑی ہے کہ یوون آشور کے سنتان نہیں ہوتی تھی اس
 لئے ریشیوں نے اس کی سنتان کے لئے ایک یگنہ رچا اور اس کی استری
 کو پلنے کے لئے جل کا ایک کلش منتروں کی شکتی سے تیار کیا۔ مگر
 رات کو رشی تو سو گئے اور یوون آشور کو جو پیاس لگی تو وہ اُس کلش
 کا جل پی گیا۔ پرانہ کال جب رشی اُٹھے اور کلش کو خالی دیکھا اور پوچھ
 تاچھ کرنے سے اُن کو ووت ہوا کہ یوون آشور اُس کو پی گیا ہے تو بولے کہ
 اس جل کا پر بھاو یہ تھا کہ جو کوئی اس کو پیے اُس کو گڑ بھرہ جائے اور اُس
 گڑ بھرے ایک پرتاپی پشتر پیدا ہو۔ یہ جل پلانا تھا رانی کو پر پی گیا راجا اس
 لئے اب راجا کے ادریں ہی گڑ بھرہ او تپن ہوگا ۽ چنانچہ یوون آشور کو گڑ بھرہ ہو گیا
 اور سسے پاکر وہ گڑ بھرہ ایک پشتر کی صورت میں اُس کے ادر کو پھاڑ کر نکلا۔ اور

یہ پیشتر مان دھاتا تھا +

کرنیل ٹوڈ صاحب مصنف راجستھان لکھتے ہیں کہ جو دھپور کے راجپوتوں میں ایک روایت ہے کہ وہ اپنے ایک پوڑو ج یوون آشو کے دوارا جو اوٹر دیس کا راجا تھا انڈر کی راجھ یعنی ریڑھ کی ہڈی سے اوٹن ہوئے ہیں اور یہ روایت صاف اسی یوون آشو کا پتہ دیتی ہے جو دھپور سے اوٹر میں کوشل دیس کا راجا تھا + اس یوون آشو سے ۷ نام آگے اسی بنس میں ۸۷ پر مرو کا نام آتا ہے اور اُس کے نام پر مارواڑ کا دیس اب تک مرو دیس کہلاتا ہے اور اور اس سے اس روایت کی اور تصدیق ہوتی ہے کہ راجپوتوں کا نکاس اسی مرو کے پوڑو ج یوون آشو سے ہے + مرو کے لئے دیکھو اس بنس کا سلسلہ نسب اس گرنٹھ کے دوسرے بھاگ کے پیشتر شٹ یعنی ضمیمہ میں +

[راجپوتوں کی اس روایت کے متعلق کہ وہ یوون آشو سے انڈر کی راجھ یا ریڑھ کی ہڈی کے ذریعے پیدا ہوئے تھے مقابلہ کرو بائبل (پرانے عہد نامہ کی کتاب جنیسس چیمپٹر ۲- پیر ۱۲-۱۳) کے اس کتھن کا کہ خدا نے آدم کو اکیلا اور بغیر کسی رفیق کے دیکھ کر اُس کے جسم میں سے ایک پسلی نکالی اور اُس کو عورت (حوا) بنایا اور آدم سے ملایا +

(۱۸) مان دھاتا :-

جب مان دھاتا اس طرح سے پیدا ہوا تو سوال اٹھا کہ یہ کس کا دودھ پیئے گا۔ انڈر نے آکر کہا کہ مام دھاتا۔ (یہ) مجھ کو پیئے گا + یہ کہہ کر انڈر نے اپنی انگلی اُس کے منہ میں دیدی۔ لڑکے نے وہ اُمرت کی بھری ہوئی

انگلی پچھوڑی تو ایک دن میں ہی بڑا ہو گیا اور انڈر کے ان شبدوں سے کہ مام دھاتا اُس کا نام بھی مام دھاتا یا مان دھاتا ہی پڑ گیا ۛ

”مان دھاتا“ کا سادھارن ارتھ ہے مان کا دھارن کرنے والا۔ مگر اس کے جنم کو اسادھارن رنگ دینے کے لئے اس کے نام کا بھی اسادھارن ارتھ کیا گیا ۛ

مان دھاتا کے راجیہ کے وشے میں یہ شلوک پر سدھ ہے کہ جہاں سورج اودے ہوتا ہے اور جہاں ڈوبتا ہے یعنی ساری پرتھوی میں مان دھاتا کا راجیہ تھا (دیکھو وشنو پڑان ۴-۲-۴۵) اور شرمید بھاگو ت ۴-۳) اور یہ کھن آج کل کی اس انگریزی کہاوت کے مانند ہے کہ سلطنت برطانیہ پر سورج کبھی نہیں چھپتا ۛ

ہا بھارت (شانتی پڑو-راج دھرم-ادھیائے ۴۵) میں ایک کھٹا آئی ہے کہ وشنو نے انڈر کے روپ میں ماندھاتا کو دلشن دے کر کشتری دھرم کی ہما بتائی اور کہا کہ اس دھرم کی ہما اس میں ہے کہ اُور سارے ورنوں اور اُتر موموں کی رکھشا اس کشتری دھرم سے ہی ہے۔ اور اسی سلسلہ میں یہ بھی بتایا کہ یون شک اندھر پلنڈ آدک جاتیاں بھی (اگرچہ وہ کشتریوں کی اُرتھ پدوی سے گر گئی ہیں) اس کارن سے کہ وہ رکھشا کا دھرم نباہتی ہیں ویدک گینیہ یاگ کر سکتی ہیں ۛ

[ان جاتیوں کے لئے دیکھو آگے اسی ادھیائے میں بنساولی نمبر ۴۴ درھیو کے بش کا حال۔ اور بھاگ ۲ کے ادھیائے میں راجا سگر کا حال اور بھاگ کے ادھیائے ۵ میں اشوک کا حال]

اسی طرح سے رشی اشقیہ نے مان دھاتا کو دھرم کے وشے میں

ایک بڑا اوقم اُپدیش کیا اور یہ اُپدیش مہا بھارت (شانتی پڑو۔ ادھیائے ۹۰ اور ۹۱) میں درج ہے اور دیکھنے کے لائق ہے + ایک اور اُپدیش اسی راجا ماندھاتا کو انگ دیس کے راجا وسومتم نے دند کے دشتے میں کیا ہے اور وہ شانتی پڑو کے ادھیائے ۱۲۲ میں درج ہے +

مان دھاتا کو چندر بنی مہا بھوج کی پوتری ہندومتی بیابھی گئی تھی + مہا بھوج کا دوسرا نام شش بندو (بروئے بھاگوت) یا شت بندو (بروئے وشنو پوران) ہے اور یہ اکشوا کو کے سمکالین پردودا سے ۱۱ پڑھی پیچھے یو کے بنس میں ہوا ہے (دیکھو ہنسا ولی نمبر ۸)۔ مان دھاتا اکشوا کو سے ۸ پڑھی پیچھے ہوا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ یا تو مہا بھوج کے بنس میں چھ سات پڑھیاں گم ہیں یا اس بنس کی ۱۱ پڑھیوں کا کال مان دھاتا کے بنس کی ۸ پڑھیوں کے کال کے برابر ہے +

مان دھاتا کے تین بیٹے ہوئے۔ ایک پروگتس جس سے اس کا راج بنس آگے چلا۔ دوسرا امبریکھ جس سے ہرت گوثر کے ہاریت براہمن چلے۔ تیسرا مچکند جو ایک بڑا جوگی ہوا + حالیہ راجدھانی دھوپور میں ایک تیرہ مچکند کے نام سے پرستہ ہے اور وہ تیرہ غالباً اسی مچکند کے نام پر ہے کیونکہ جب کنش کے مارے جانے پر اس کا سسر جراسندھ (جو ملکہ دیس کا راجا تھا) یون دیس کے راجا کال یون کو ساتھ لے کر مسخر پر چڑھ آیا تھا اور شری کرشن جی کال یون کو اپنے پیچھے بھگاتے ہوئے مچکند کی گچھ میں لے آئے تھے اور وہاں لاکر اس کو بمشتم کر دیا تھا تو مچکند مسخر کے آس پاس ہی ہونا چاہئے تھا اور یہ مچکند

جو دھولپور میں ہے مستحق کے پاس ہی ہے +

مان دھاتا رگوید منڈل ۱۷ کے سوکت ۱۳۳ کا رشی ہے اور اس کا نام پیچھے رشیوں کے نقشہ میں سنکھیا تک ۳۱۷ پر آیا ہے + رگوید کے اندر بھی مان دھاتا کا نام ۸-۳۹-۸ اور ۱۲-۳۱-۸ میں آیا ہے + اصل مشبدان متروں میں من دھاتری (من دھاتا) ہے مگر ساین نے اس کا ارتھ یوون آشو کا پتر من دھاتا کیا ہے اور وہ ہنسا ولیوں کا یہی مان دھاتا ہے +

مان دھاتا کے کئی پتریاں بھی تھیں جو سوہجری رشی کو بیا ہی گئیں + سوہجری رگوید منڈل (۸) کے سوکت ۱۹ تا ۲۲ اور سوکت ۳۱۷ کے رشی ہیں اور ان کا ذکر رشیوں کے نقشہ میں سنکھیا تک ۱۷۱ اور ۱۵۴ پر آیا ہے + سوہجری کا ٹو ارتھات کتو گوٹزی تھے اور کتو وہ رشی تھے جن کے آشرم میں چندربنی بھرت کی ماما شکنتلا پٹی تھی + اور یہاں تک سورج بنس اور چندربنس کی پیڑھیاں ملتی چلی آتی ہیں کیونکہ جہاں سورج بنس میں مان دھاتا کا نمبر ۱۸ ہے وہاں چندربنس میں پروہنی کتو رشی کا نمبر ۱۹ ہے (دیکھو آگے ہنسا ولی نمبر ۹) +

(۱۹) پروکٹس :-

مان دھاتا کے تین بیٹے تھے جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے۔ ان میں سے امبرکیہ اور چکند کا حال اوپر آچکا ہے۔ پروکٹس کا بڑا پر اثر یہ ہے کہ اس نے اُس دیس کے ناگوں کو جہاں دکن میں نزدیک بہتی ہے گندھروں سے بچایا اور

اس کے بدلے میں ناگوں نے اپنی بہن نربدا کو اس کے ساتھ بیاہ دیا۔
 پروگتس کا راج اس طرح سے دکن کے سرے تک پھیل گیا اور آئریہ
 سمیت کاڈنکا تمام شمالی ہند میں بچ گیا اور شمالی ہند آریا ورت کہلایا۔
 صوبجات متوسط کے ضلع نیما میں اب بھی ایک مقام مان دھاتا کے
 نام پر مانڈھاتا کہلاتا ہے۔ یہ دریا نئے نربدا کے اندر ایک جزیرہ ہے۔

نربدا ندی صوبجات متوسط میں امرکنک کی پہاڑی پر سے نکلتی ہے اور کیم کوہتی ہے۔ اسی جگہ
 سے دریا نئون نکلتا ہے اور کچھ دور کیم کی طرف بہرے ایک پورب کو ہولیتا ہے اور ایک چھوٹی سی
 ندی جوہیلا کو اپنے ساتھ لیکر دریا نئون کے ساتھ خلیج بنگالہ میں جا گرتا ہے۔ لوگوں میں اس
 نظارہ کی ایک دلچسپ کھابن گئی ہے اور جنرل سلیمین (Sleeman) صاحب نے جو پہلے ان
 صوبجات میں ایجنٹ گورنر جنرل کے اسٹنڈ تھے اور پھر کمشنر کے ریڈنٹ ہو گئے تھے اپنے
 سفر نامہ ریمبلز (Rambles) میں اس کا ذکر کیا ہے۔ کھتا ہے کہ نربدا کا بیاہ سون سے
 ہونے والا تھا اور سون بڑی دھوم دھام سے برات لئے آ رہا تھا کہ نربدا نے اپنی سہیلی جوہیلا
 کو سون کا رنگ روپ دیکھنے کے لئے بھیجا۔ جوہیلا گئی تو سون اس پر ہی موہت ہو گیا
 اور جوہیلا کو اپنے ساتھ لے کر آیا تو نربدا کے لئے بچم کو آ رہا تھا یا اولٹا پورب کو
 ہو لیا۔ نربدا جھنجھلائی اور جھگیائی اور سانپ کی طرح بل کھاتی ہوئی دوسری
 جانب بچم کو ہوئی۔

ناگوں کا اپنی بہن نربدا کو پروگتس سے بیاہ دینے کی کہانی بھی اس طرح
 سے ایک تاریخی واقعہ کا استعارہ ہے اور وہ واقعہ یہ ہے کہ اکشواکو
 بنسبوں کا راج پروگتس کے زمانے میں نربدا تک پہنچ گیا تھا۔ ناگوں کے لئے
 دیکھو اس گرتھ کا جاک ۲- ادھیائے ۱- نوٹ ۱۲۔

اور سکند پُران کے نزدیک کھنڈ کے انوساریہ وہ مقام ہے جو پہلے ویڈیریمنی پر بت کہلاتا تھا + معلوم ہوتا ہے کہ جب یہ دیس پُر و کُش کے قبضہ میں آیا تو اُس نے اس پر بت کا نام اپنے پتا کے نام پر مان دھاتا رکھا + مان دھاتا اب ایک تیرتھ ہے اور نربدا کا ماہاشیہ اس جگہ گنگا جی سے بھی زیادہ مانا جاتا ہے + ناگوں کے ساتھ میسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے اس کا سمبندھ بہن بھائی کا ساتھ اور اس لئے روایت ہے کہ جو کوئی صبح شام نربدا کا سمرن کرے اس کو ناگوں کا زہر کبھی نہ چڑھے +

پُر و کُش آپ وید کے کسی سُوکت کا رشی نہیں ہوا۔ اگرچہ اس کا پتا مان دھاتا اور اس کا پتر ترس دیو دونوں ویدک رشی ہوئے ہیں مگر اور رشیوں نے اس کا ذکر کیا ہے + چنانچہ رگ وید (۱-۱۱۲-۷) میں آیا ہے کہ اے اشونی کمارو جن اوتیوں (جھکتیوں) سے تم نے پُر و کُش کی رکشا کی تھی اُن ہی اوتیوں کو لے کر ہمارے پاس آؤ + اور اس رکشا سے شاید کسی اُس رکشا کی طرف اشارہ ہو جو پُر و کُش کو ناگوں کے پکش میں گندھروں کے ساتھ یُدھ کرنے میں پراپت ہوئی ہوگی + پُر و کُش کا ذکر رگ وید کے اور بھی کئی منتر میں آتا ہے +

(۲۰) ترس دیو (ترس دیو) :-

اس نام کی بڑکتی یہ ہے کہ ترس (ڈرتے ہیں) دیو لوگ جس سے (دیکھو بھاگوت ۹-۴-۳۳) + سنسکرت کا یہ ہی ترس فارسی کا ترس ہے جو ترسیدن مصدر بمعنی ڈرنا سے بنتا ہے۔ اور دیو وہ لوگ ہیں جن میں بھاگوت کے اسی اشلوک کے انوسارہ راون آدک شامل تھے + وید میں

دستیو لوگوں کا اکثر ذکر آیا ہے اور یہ ذکر اس طرح سے آیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ دستیو ہندوستان کی وہ اُن آڑیہ اور اویڈک جانتیاں تھیں جن کو ویدک آریاؤں نے اوڑھے دھن میں اور دھن سے لٹکائیں دھکیل دیا یہاں تک کہ انجام شری راجندر جی نے لٹکائیں بھی آریہ بھینٹا کا ڈنکا بجا دیا۔ دستیو لوگوں کا ذکر ہم اس سے اگلے ادھیائے میں ویدک بھینٹا کے پرنگ میں مفصل کریں گے۔ ترسدستیو پہلے مان دھاتا کا گن واپک یعنی توصیفی نام تھا۔ پھر اُس کے پوتے ترسدستیو نے اُس کو اپنا اصلی نام بنالیا۔ ارتھات ترسدستیو کا شبد جو پہلے مان دھاتا کے لئے یوگک تھا اُس کے پوتے کے لئے رُوڑھی ہو گیا۔ اودوید کے اکثر شبد اسی طرح سے جو پہلے یوگک تھے پیچھے رُوڑھی ہو گئے ہیں۔

ترسدستیو رگوید منڈل ۴ کے سوکت ۴۲ کا رشی ہے۔ اس سوکت میں اس نے اپنے آپ کو اِنڈر دَرَن آدک مان کر راجا کی راجائی کو ایشور کرت قرار دیا ہے۔ اور منوسمرتی (ادھیائے ۷۔ شلوک ۴) میں جو راجا کو آٹھ دیوتاؤں اِنڈر آدک کے انشوں سے بنا ہوا مانا ہے وہ غالباً اسی سوکت کی دیا کھیا ہے۔ رگوید (۱۔ ۱۱۲۔ ۱۴) میں رشی گتس نے ترسدستیو کے نام کو بھی اُس ہی پرشنسا سے یاد کیا ہے کہ جس پرشنسا سے اُس کے پتا پُر وگتس کے نام کو ۱۱۲۔ ۷۔

۱۱۲ مزید مثالوں کے لئے دیکھو آگے ہر چند کہ نام اسی سلسلہ کے نمبر (۲۹) میں اور رام اور دشرتھ کے نام ادھیائے (۵) کے کٹ نوٹ

میں یاد کیا ہے ؟ اسی طرح سے ۱۰-۱۵۰-۵ میں آیا ہے کہ اگنی نے
 اتتری-بھردواج-گوشٹھر-کنو اور ترسڈیو کی رکشا کی ؟
 بھوشیہ پُران میں ترسڈیو کی جگہ ترنشا شو بن گیا ہے
 اور اس نام کا کارن یہ لکھا ہے کہ اُس کے رختے میں میسٹا گھوڑے
 جتے تھے ؟ رشیوں کے نقشہ میں ترسڈیو کا نام سنکھیانک ۳۱
 پر آیا ہے ؟

(۲۱) اَنرنیہ (اَن ارنیہ) :-

اِس کے ورثے میں دشمن پُران (۴-۳-۷) میں لکھا ہے
 کہ یہ راوَن کے ہاتھ سے مارا گیا - اور اس کی وجہ ظاہر ہے -
 کیونکہ اس کا پتا ترسڈیو اور پردادا مان دھاتا دسیو لوگوں
 کے دشمن تھے اور راوَن جیسا کہ ہم پیچھے بتا چکے ہیں دسیو تھا ؟
 مگر یہ راوَن وہ راوَن نہیں ہو سکتا جس کو شری رام چندر جی نے
 لٹکایا جا کر مارا تھا کیونکہ شری رام تو اکشوا کو سے ساٹھ پڑھی
 پیچھے ہوئے ہیں اور اَنرنیہ ابھی اکیسویں پڑھی میں ہی تھا ؟
 پیچھے بتایا جا چکا ہے کہ اکشوا کو کے نویں بھائی دِشٹ کے
 بس میں دِشٹ سے چوبیس پڑھی آگے چل کر ترن بندو کا بیٹا
 وشال ہوا جس نے وکیشالی بسائی ؟ اِس وشال کی بہن اڈوڈا
 وِمنروس رشی کو بیاہی گئی اور اُس سے ایک پُتر پیدا ہوا جو بڑا دھن
 وان ہونے کے کارن دھند ارتھات دھن کا دینے والا کہلایا (دیکھو
 شرمید بھاگوت ۹-۲-۳۲) ؟ اور چونکہ پُرانوں میں دھن
 کا دیوتا کبیر ہے اِس لئے یہ دھند بھی کبیر کہلایا ؟

ایک راجہسی نے کبیر کو دھنوان اور روپ دان دیکھ کر چاہا کہ اس کے بھی ایک پوتر کبیر جیسا ہو اور اس لئے اس نے ویشرووس سے پوتر کی کاٹنا پرگٹ کی۔ رشی نے اس کی اچھا پوری کی اور اس سے ایک پوتر پیدا ہوا جو اس طرح سے کبیر کا سونٹیلہ بھائی ہوا اور راون کہلایا + ویشرووس کا بیٹا ہو کر راون دیا کرن کے انوسار راون کیوں کہلایا اور ویشرووس کیوں نہ کہلایا اس کا کارن ٹیگا کار ملی ناٹھ نے رگھوونش (۱۲-۹۱) کی ٹیکامیں یہ دیا ہے کہ جب ویشرووس کے ساتھ سنتان واپک آن پر تہ لگایا جاتا ہے تو ویشرووس کی جگہ ویشرون اور راون آدیش ہو جاتے ہیں۔ اس لئے ویشرووس کی سنتان ویشرون کی نسبت سے ویشرون (کبیر) اور راون کی نسبت سے راون ہے + اگرچہ بالیکی رامین کے اوتو کانٹیں جو بالکل پیچھے کی گھڑت ہے راون کے ارٹھ کچھ اور ہی گھڑ دئے گئے ہیں + ویشرون اور راون دونوں نام پاننی (۴-۱-۱۱۲) کے بیوادی گن میں آئے ہیں اور اس سوٹر کے انوسار بھی جیسے ویشرون کا گوترج وئی شرون کہلایگا ایسے ہی راون کا گوترج راون کہلایگا اور ان سے اگلی پیڑھیاں بھی اسی طرح سے وئی شرون اور راون کہلاتی چلی جائیں گی۔ جیسے بیو بنی یا دو اور رگھو بنی رگھو پیڑھی در پیڑھی کہلاتے چلے جاتے ہیں پس راون کسی ویکتی ویشیش کا نام نہیں ہے بلکہ راون کے گوتر کی ہر ایک ویکتی کا نام ہے مگر چونکہ ان سب میں وہ راون سب سے زیادہ وکھیات ہوا ہے جو سیتا جی کو ہر کر لے گیا اور

شری رام چندر جی کے ہاتھ سے مارا گیا اس لئے ہر ایک راؤن کے چرٹر اسی ایک راؤن کے چرٹر سمجھے جانے لگے ہیں (چنانچہ دیکھو آگے بسا دلی کے میں سہسرت آرجن کا مال) +

(۲۸) شہ ورت (تری شنکو) :-

اس کی ایک کھٹا بالیکی رامین (بال کا نڈ - سرگ ۵ تا ۶) میں آتی ہے اور اس کا ساریہ ہے کہ جب تری شنکو و شوامشر کے پرتاپ سے شریہت سورگ میں پہنچا اور اُنڈ نے اُس کو سورگ سے نیچے گرا دیا تو و شوامشر نے اُس کو نیچے گرنے سے روک دیا اور وہ آکاش میں لٹکتا رہ گیا اور اب تک اُسی طرح ایک تارا بنا ہوا لٹک رہا ہے + معلوم نہیں اس کھٹا کی اصلیت کیا ہے مگر اتنا ضرور ہے کہ تری شنکو اور و شوامشر نام کے دو تارے آکاش میں ایک دوسرے کے پاس چمکتے ہیں اور شاید اُن سے اس کھٹا کا مضمون سوجھا ہو (دیکھو پیچھے صفحہ ۸۵) +

(۲۹) ہر شچندر
(۳۰) روہت

ہر شچندر کا ذکر بھی پیچھے اس پر سنگ میں آچکا ہے کہ شمنہ شنیپ کے چرٹر کو رامین تو امبریکہ کے یگیہ سے اور بھاگوت ہر شچندر کے یگیہ سے منسوب کرتی ہے + امبریکہ کے یگیہ کا حال تو پیچھے بیان کیا جا چکا ہے - ہر شچندر کے یگیہ کی کھٹا یہ ہے کہ ہر شچندر نے ورن دیوتا سے منت مانی تھی کہ اگر اُس کے پتر ہوا تو وہ اُس پتر سے ہی اُس کا

یگیہ کر دے گا۔ پتر پیدا ہوا (اور وہ پتر روہت تھا) تو ہر شچندر اُس کے موہ میں آگیا اور طرح طرح کے بہانوں سے یگیہ کو ٹالتا رہا۔ اس پر ورن کو کرو دھ آیا اور ہر شچندر کے پیٹ میں پانی پڑ گیا۔ یہ دیکھ کر روہت شہنہ شپ کو اُس کے پتا اہیکرت (رشی بچیک) سے مول لے آیا اور اپنے پتا سے کہا کہ اس کے ساتھ ورن کا یگیہ کر دیا جاوے۔ چنانچہ اُس کے ساتھ یگیہ کیا گیا مگر وشوامتر کی کرپا سے شہنہ شپ کو کوئی آ بچ نہیں پہنچی۔ روہت بھی بچ گیا اور ہر شچندر کی ٹمکتی ہو گئی۔

ہر شچندر کے نائک میں جو لیلہ دکھائی جاتی ہے وہ شرمید بھاگوت میں نہیں ہے۔ مگر اس سلسلہ میں جو وشوامتر اور وسیشٹ کا جھگڑا آپس میں ہے اُس کی طرف ایک شلوک میں (اور وہ شلوک سکندھ ۹-۱ ادھیائے ۷ کا شلوک ۷ ہے) کچھ اشارہ ہے۔ اور اس شلوک کا ارتھ یہ ہے کہ تری شلوک کا پتر ہر شچندر ہوا جس کے نیت وشوامتر اور وسیشٹ یکپشتی بن کر برسوں تک یدھ کرتے رہے۔ دیوی بھاگوت میں یہ لیلہ ساری برہن کی گئی ہے۔

رگوید (۹-۶۶-۲۶) میں ہر شچندر کا شبہ آیا ہے اس طرح کہ ”ہر شچندر و مڑ دگنہ“ مگر وہاں وہ کسی ویکتی و شیش کا نام نہیں ہے بلکہ مڑ دگن کا دشیشن ارتھات گن واپک ہے۔ اور یہ ہی گن واپک پیچھے گئی کے ارتھ میں ہو کر راجا ہر شچندر کا نام بن گیا ہے۔ اسی طرح سے روہت کا شبہ بھی رگوید میں آیا ہے مگر کسی کا نام ہو کر نہیں آیا ہے۔

چنڈر بنس

اب چنڈر بنس کا حال سنئے ۛ پیچھے (اس ادھیائے کے آرمھ میں ہی) بتایا
جا چکا ہے کہ سورج بنس منو (ویوسوت) کے بیٹے اکشوا کو کی سنتان ہے تو چنڈر بنس
اُسی منو کی بیٹی اِلا کی سنتان ہے اس طرح سے کہ سوم ارنھات چنڈر کا بیٹا بڈھ
جو تارا نامی استری کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا اس اِلا کو بیاہ گیا اور اس سے
پُروروا پیدا ہوا ۛ پُروروا کا سمبندھ اِندر لوک کی اپسرا اُروشی سے ہوا اور
اس سمبندھ سے آبیو آدک کئی پُتر ہوئے اور اُن سے چنڈر بنس چلا ۛ
رگوید (منزل ۱۰ سوکت ۹۵) میں پُروروا اور اُروشی کا

ذکر آتا ہے - اس سوکت کے ۱۸ منتر میں - ان منتروں میں
پُروروا اور اُروشی کا سواد ہے - اور اس لئے یہی دونوں ان
منتروں کے رشی ہیں - اور رشیوں کے نقشہ میں جو اس سے
پہلے ادھیائے میں دیا گیا ہے ان کا نام سنگھیانک ۲۷۵ پر آیا
ہے ۛ شت پتھ براہمن (۲-۵-۱) میں ان منتروں کی کچھ ویاکھیا ہے
اور پُرانوں نے ان منتروں کے آدھار پر پوری کتھا جوڑ دی ہے ۛ
چنانچہ شریڈ بھاگوت اور وشنو پُران میں ان منتروں کی یہ کتھا آئی ہے
کہ اُروشی جو اِندر لوک کی ایک اپسرا تھی اِندر لوک میں دیورشیوں
کو پُروروا کے ویکرم آدک گنوں کی جہا گاتے سنا کرتی تھی - اس
لئے اُس کے من میں پُروروا کو دیکھنے کی ابھلا کھا آتین ہوئی ۛ چنانچہ

وہ پروروا کو دیکھنے کے لئے منشیہ لوک میں آئی اور دیکھتے ہی اس پر
 موہت ہو گئی۔ پروروا بھی اس پر نوچھا اور ہو گیا اور اس کو اپنے پاس
 رکھنا چاہا۔ اُرُوشی تو بھگوان سے چاہتی تھی کہ پروروا کے
 پاس رہے جھٹ راضی ہو گئی مگر وہ یہ بھی جانتی تھی کہ وہ
 سدا اس کے پاس نہیں ٹھہر سکتی۔ اس لئے اس نے
 یہاں کے لئے یہ دو شرطیں ٹھہرائیں ایک یہ کہ میرے
 دو منڈھے ہیں میں ان کو پتروں کے سمان رکھتی ہوں یہ میرے
 پاس سے جانے نہ پائیں۔ اور دوسری یہ کہ میں تم کو تنگا
 نہ دیکھوں۔ پروروا نے یہ شرطیں مان لیں اور اُرُوشی اس کے پاس
 رہنے لگی۔ پتھوڑے ہی دنوں میں اندر کو اُرُوشی کی یاد آئی۔ اول
 گندھروں کو حکم دیا کہ اُرُوشی کو لاؤ۔ گندھرو پہلے ہی سے سب
 بات جانتے تھے۔ آدمی رات کو آئے اور اُرُوشی کے منڈھے اٹھا کر
 لے اُڑے۔ منڈھے میائے تو اُرُوشی چونکی اور ہاتھ مل کر چلانے
 لگی کہ ہائے میرے پتروں کو کوئی لئے جا رہا ہے اور مجھ اناٹہ کا کوئی
 سہائے نہیں۔ پروروا پاس ہی لیٹا ہوا تھا اٹھا اور اندھیرے
 میں دھنش بان لے کر دوڑا۔ گندھروں نے ایک دم بجلی
 چمکائی اور اُرُوشی نے اس کو تنگا دیکھ لیا۔ اتن یہ
 بوا کہ جب پروروا منڈھوں کی طرف سے ناکام لوٹ کر
 آیا تو اُرُوشی کو بھی نہ پایا۔ بہت گھبرا یا مگر آخر چپ کر کر
 بیٹھ رہا۔ کچھ دنوں بعد پروروا نے اُرُوشی کو کوروشیتز
 میں سرسوتی کے کنارے دیکھا اور ان دونوں کا آپس

میں سمود شروع ہوا (اور وید کے سوکت (۱۰-۹۵) میں اسی سمود کا برنن ہے) پورو وانا نے کہا کہ تو مجھ کو چھوڑ کر کہاں چلی گئی۔ میرے پاس آ نہیں تو میں ابھی مرتا ہوں۔ اروششی نے کہا کہ مرمت دھیرج دھر۔ میں ائند لوک کی رہنے والی ہوں۔ نئشیہ لوک میں تیرے پاس سدا نہیں رہ سکتی۔ ہاں برسویں دن ایک رات کے لئے تیرے پاس آ جایا کروں گی اور مجھ سے تیرے ایک بیٹا ہو جائے گا۔ اور اب بھی میں تجھ سے گڑبھ وئی ہوں پ اور جو تو سدا میرے ساتھ رہنا چاہتا ہے تو یہ سُرگ کی اگنی لے وید منتروں سے اس کی سیوا کیا کر اس کرم کے پر بھاو سے تجھ کو ائند لوک کی پر اپتی ہوگی اور پھر تو وہاں میرے ساتھ رہا کر لگا پ چنانچہ پورو وانا اگنی لیکر چلا آیا مگر من میں بچارا کہ تو نے اُچت نہیں کیا جو اروششی کو چھوڑا اور اگنی کو لایا پ لوثا کہ اروششی کو لے آئے مگر اب اروششی تو کیا ملنی تھی وہ اگنی بھی نہیں ملی جو اروششی نے دی تھی پ اگنی کی جگہ ششی کی لکڑی دیکھی۔ سمجھا کہ اگنی اس کے اندر ہے وہاں سے اُس کو نکالنا چاہیے۔ چنانچہ ششی کی دو اڑنیاں بنائیں اور اُن کو متھ کر اگنی پیدا کی پ پھر چونکہ تریتا جگ کا آرمبھ ہو چکا تھا اور اُس کے ہر دے میں رگ۔ سام۔ اور بجر رہ پی تری وودیا کا پرکاش ہو چکا تھا اس لئے اُس نے اس ایک اگنی کو آہو نیہ کا رُشیہ اور دکن اگنی روپ سے تری ورت کیا اور اس تری ورت اگنی سے وید و پت کرم کرتے کرتے ائند لوک کو

پراپت کیا اور اُروشی کے ساتھ رہنے پہنے لگا +
 بہابھارت (آدی پرو - ادھیائے ۷۵ - شلوک ۳۳) میں ان
 کتھاؤں کا صرف اتنا اشارہ آیا ہے کہ پروردگار گندھو لوک سے اُروشی
 کے ساتھ تین پرکار کی اگنیوں کو بھی ساتھ لایا تھا + شرید بھاگوت
 (۹-۱۲-۲۸) میں خاص اس وشنے میں یوں آیا ہے کہ پہلے ایک
 ہی وید سب بانی کا بیج پرلُو (اوم) تھا - ایک ہی دیونا راتین تھا -
 ایک ہی اگنی تھی - اور ایک ہی وژن تھا - پروردگار سے تریتا لگ
 کے آرمبھ میں تری و دیا ہوئی + اور وشنو پُران (۴-۹۶)
 کا آتشے بھی یہی ہے +

ان کتھاؤں میں سب سے بڑی بات جو خاص توجہ کے لائق ہے
 وہ اس بات کا برتن ہے کہ پروردگار کو جس کا زمانہ سورج ہنس کے بانی
 اکشوا کو کے ساتھ ست جگ سے شروع ہوا تھا اُروشی کی تلاش
 میں سارا ست جگ اور تریتا جگ کا بھی کچھ حصہ لگ گیا - اور اس برتن
 کی تہ میں کچھ اور بات ہے + ہم آگے (بھاگ ۴ - ادھیائے ۱) میں
 دیکھیں گے اور کچھ اسی بھاگ کے ادھیائے ۲ میں دیکھ بھی آئے
 ہیں کہ جہاں سورج ہنس میں اکشوا کو سے لے کر راجا برہدیل تک
 جو بہابھارت کے زمانہ میں ہوا ۹۵ پڑھیاں اور راجا پرسین جت
 تک جو ہاتما بدھ کے زمانہ میں ہوا ۱۱۱ پڑھیاں ہوئیں وہاں چند
 ہنس کی اُس شاخ میں جو پرو سے چلی اکشوا کو کے سمکالین پروردگار
 سے لے کر راجا برہدیل کے سمکالین ہاراجہ یدمشٹر تک ۴۷
 پڑھیاں اور راجا پرسین جت کے سمکالین اودین تک ۱۱۱

پیڑھیاں ہوئیں گویا دونوں صورتوں میں چند رہنس کی پیڑھیاں
 سورج ہنس کی پیڑھیوں کے مقابلہ میں بقدر ۹۵-۲۷ = ۷۸ یا
 ۱۲۱-۷۳ = ۴۸ کم ہوئیں۔ اسی طرح سے چند رہنس کی دوسری
 شاخ میں جو بدو سے چلی تشری کرشن جی تک جو اسی راجا برہنہ کے
 سمکالین تھے ۵۱ پیڑھیاں ہوئیں اور یہ پیڑھیاں بھی سورج ہنسی
 پیڑھیوں سے ۹۵-۵۱ = ۴۴ یعنی تقریباً اتنی ہی کم رہیں۔ اور اتنی
 پیڑھیوں کا کم رہنا اور اُن کا پتہ نہ لگنا ادھر پورو ہنس کے لئے جس
 میں ید مشطہ آدک پانڈو اور دد یودھن آدک کورو پیدا ہوئے تھے اور
 ادھر یا دوہنس کے لئے جس میں تشری کرشن جی پیدا ہوئے تھے
 مانی کارک تھا اس لئے ہمارا خیال ہے کہ اس مانی کو
 چھپانے کے لئے ہی پورو وا کی یہ کھنڈ رچی گئی ہے کہ اُس
 نے اُروشی کے جھوگ میں سارا ست جگ اور تریتا جگ
 کا بھی ایک حصہ گزار دیا۔ اور اس طرح سے وہ اکیلا
 ہی ست جگ کے سارے چار ہزار برس اور تریتا جگ کے
 آٹھ سو برس جو اڑتالیس پیڑھیوں کے اڑتالیس سو برس ہوئے
 پورے کر گیا۔ مگر یہ پیڑھیاں کہاں گم ہوئیں۔ ایا پورو وا کے بعد
 ہی گم ہوئیں جیسا کہ اس کھنڈ سے ظاہر ہوتا ہے یا کہیں آگے جا کر۔
 ہمارا خیال ہے کہ یہ پیڑھیاں آگے جا کر سمورن اور کورو کے بیچ میں جو پورو
 کے ہنس میں ۲۵ اور ست پر آئے ہیں گم ہوئی ہیں۔ سمورن تک
 رشی کال برابر چلا آیا ہے جیسا کہ اس سے پہلے ادھیائے میں دکھایا
 گیا ہے۔ اور سورج ہنس اور چند رہنس کی بساویاں بھی ایک

دوسرے کے مطابق رہی ہیں مثلاً پر سین جت جو سورج بنس
 میں اکشوا کو سے ۱۶ پیر می پیچھے ہے اُس کی بیٹی ریمیکا جمد گنی کو
 جو چندر بنس میں پروڑوا سے ۱۲ پیر می پیچھے ہے بیاہی گئی تھی اور
 مان دھاتا جو سورج بنس میں اکشوا کو سے ۸ پیر می بعد ہے شش بندو
 کی بیٹی کو بیاہا گیا تھا جو چندر بنس کے یَد و نکل میں پروڑوا سے گیارہ
 پیر می پیچھے ہے (دیکھو پیچھے بندا ولی ۱ اور آگے بندا ویاں
 ۱۷ اور ۱۸) ۱ کہا جا سکتا ہے کہ پروڑوا تو پُرانوں کی کتھا کے
 بموجب گندھرو لوک میں ٹھیک اڑتا لیس سو برس تک رہا اور
 نیچے منشیہ لوک میں اُس کی سنتان چلتی رہی۔ تو بھی چندر بنس
 میں سورج بنس کے مقابلہ میں ہابھارت کے زمانہ تک ۲۸
 پیر میوں کی کمی تو ضرور رہی اور یہ کمی پروڑوا کے عین بعد تو ہوئی نہیں
 کیونکہ اِدھر جمد گنی تک اور اُدھر شش بندو تک اس کی پیر میاں سورج
 بنس کے قریب قریب مطابق ہیں اس لئے کہیں آگے جا کر ہی ہوئی اور وہ
 آگے کی جگہ ہم کو سمورن اور کورو کے بیچ میں نظر آتی ہے
 اور سمورن کے ساتھ سورج کی پُتری تپتی کے بیاہ کی کتھا
 کا جڑ جانا بھی یہ ہی ظاہر کرتا ہے (دیکھو پیچھے رشیوں
 کے نقشہ کا سنکھیا تک ۵۶) ۲ تپتی کے بیاہ کے وشے
 میں ہم اس ادھیائے کے آخر میں جہاں سمورن کا ذکر اولیگا
 کچھ اور روشنی ڈالیں گے ۳

[پیچھے بیان کیا جا چکا ہے کہ اکشوا کو کے آٹھویں بھائی شریاتی کے
 بنس میں راجا گلدھی تھا اور اُس کی بیٹی ریوتی شری کرشن جی کے بھائی

بلدیو جی کو بیاہی گئی تھی۔ اس گکدمی کے باپ اور دادا کا حال تو معلوم ہے کہ باپ رلیوت اور دادا آئرت تھا مگر ان سے پہلی پیڑھیوں کا حال معلوم نہیں کہ وہ کون تھیں اور آیا یہ آئرت آدک شریاتی کے ہنس میں بھی تھے یا نہیں۔ اور یہ بات بھی شری کرشن جی کے محل کے لئے ہانی کارک تھی۔ اس لئے اس ہانی پر پردہ ڈالنے کے لئے یہ کتھارچی گئی کہ یہ آئرت آدک شریاتی کے ساتھ لگتی ہوئی ہی پیڑھیاں تھیں پر گکدمی اپنی بیٹی ریوتی کو اپنے ساتھ لے کر برہم لوک میں برہما جی سے اس بات کا مشورہ کرنے جا رہا تھا کہ ریوتی کس کو بیاہی جائے کہ راستے میں وہ گندھروں کا راگ سننے کے لئے ٹھہر گیا اور اس میں ایسا مست ہوا کہ جگ کے جگ بیت گئے اور اس کو کچھ خبر نہیں ہوئی۔ انجام جب وہ برہما جی کے پاس پہنچا تو اس وقت شری کرشن جی کا زمانہ تھا اور برہما نے کہا کہ اب ریوتی کو بلدیو جی کے ساتھ بیاہ دینا چاہیئے اور معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح وہاں گکدمی کے لئے یہ کتھا جوڑی گئی تھی کہ وہ گندھروں کے راگ میں جگلوں تک مست رہا ٹھیک اسی طرح یہاں پرورا کے لئے یہ کتھارچی گئی کہ وہ ایک اپسر کے موہ میں جگلوں تک موہت رہا۔

کبی کالیداس نے وکرم اروشی نامی ناولک میں پرورا اور اروشی کے چہرئوں کا ایک پچتر چتر کھینچا ہے۔ کبتا کی خوبیاں جو اس ناولک میں ہیں ان کا ذکر تو ہم اس گرنہ کے چھٹے بھاگ میں سانشیہ کے پرکون میں کریں گے پرنتو یہاں صرف اس ناولک کا خلاصہ لکھ دیتے ہیں جس سے معلوم ہوگا کہ کالیداس نے جو پرورا اور اروشی کا چتر کھینچا

ہے وہ کیا کہتا ہے ؟ خلاصہ یہ ہے :-

انک (۱)

پردے کے پیچھے سے آواز آتی ہے کہ ارے کوئی دیوتاؤں کا
پکٹش پاتی آکاش میں اڑنے والا ہو تو آئے اور ہم کو بچائے ؟ پردہ
اٹھتا ہے تو دکھائی دیتا ہے کہ چند اپسرائیں آکاش میں یہ دُمائی
دے رہی ہیں اور سامنے سے ایک راجا رتھ میں بیٹھا اڑا کر رہا ہے
اور رتھ کو ٹھیکر کہتا ہے کہ میں راجا پروردہ ہوں سورج کی اُپاسنا
کر کے آرہا ہوں میرے پاس آؤ اور بتاؤ کہ تم کو کس سے بچاؤں ؟
اپسرائیں راجا کے سامنے آتی ہیں اور کہتی ہیں کہ ہم اپنی پیاری سبھی
اُروشی کے ساتھ جو تپسویوں کا تپ بھنگ کرنے کے لئے اُندر
کا کوئل ششتر ہے اور روپ سے گروت گوری کا جواب اور سورگ
کا بھوشن ہے ہمیں کے بھون سے لوٹ کر آرہی تھیں کہ ہر نئیہ پورہ نواسی
دِینتہ کیشی اُس کو چتر لیکھا کے ساتھ ہر کرے گیا ۔ اُس کو جس پر کار
ہو سکے بچائے اور ہم پر کر پائی کھئے ؟ راجا جواب دیتا ہے کہ تم کچھ سوچ
مت کرو میں ابھی جاتا ہوں اور اُس جالم (ظالم) کی خبر لیتا ہوں تم
یہاں ہی سیم کوٹ کی شکھر پر ٹھہری رہو ؟ یہ کہہ کر راجا اڑ جاتا ہے
اور دم کے دم میں کیشی کو جا لیتا ہے اور اُروشی کو اُس کے پنجے
سے چھڑا کر اپسرائوں کو سوئپ دیتا ہے ؟ مگر راجا اُروشی کی سُندرتا
پر موہت ہو جاتا ہے اور اُروشی راجا کی بیرتا اور سُندرتا دونوں پر
نوجھاور ہو جاتی ہے ؟ اتنے ہی میں گندھرؤ چتر رتھ آتا ہے اور کہتا

ہے کہ راجا تو سچ مچ وِکرم کی جہا سے انڈر کا کاج سنوارنے کے یوگیہ ہے ہم بھی انڈر کی آگیا سے اُروشی کو چھوڑنے چلے تھے۔ پر مارگ میں تیری جے کے اُداہرن مئے اور تیرے پاس آئے اب چلو اُروشی کو انڈر کے پاس لے چلو وہ تم سے بہت پر تن ہوں گے۔ پہلے نارائن نے اُروشی رچ کر

صلہ وِکرم کے ارتھ بیرتا کے ہیں اور وِکرم کبی کالیداس کے سوامی راجا وِکرم آدتیہ (بکرماجیت) کا نام بھی ہے۔ اس لئے کالیداس نے بڑی چترائی سے وِکرم کے شبہ کو اُروشی کے ساتھ جوڑ کر اپنے نالک کا نام وِکرم اُروشی رکھا ہے۔ جس کے اصلی ارتھ تو یہ ہیں کہ وِکرم ارتھات بیرتا سے اُروشی کی پراپتی (پرودا کو) جس طرح کہ ابھگیان شگنتلا کا جو اسی کالیداس کے دوسرے نالک شگنتلا کا اصلی نام ہے ارتھ یہ ہے کہ ابھگیان ارتھات بُدرا کے گیان سے شگنتلا کی پراپتی (دُشنت کو) پر اس کے سادسارن ارتھ یہ پر تیت ہوتے ہیں کہ وِکرم اور اُروشی۔ اور اس طرح سے کالیداس نے بڑی یگتی سے اُروشی کے ساتھ وِکرم کا نام لگا کر اپنے نالک کے ساتھ اپنے سوامی کا نام بھی سدا کے لئے روشن اور امر کر دیا ہے + اور وِکرم کا شبہ بھی کالیداس نے اپنی طرف سے نہیں لگایا ہے بلکہ پرانوں سے لے کر لگایا ہے جیسا کہ تیچھے پرودا کے حال کے شروع میں ہی دکھایا جا چکا ہے اور یہ کالیداس کی اور وِدوتا ہے + وِکرم کی جہا کے مشبہ جو کالیداس نے یہاں استعمال کئے ہیں وہ بھی اسی پرکار سے وِکرم آدتیہ کی جہا کو بتاتے ہیں اور کالیداس کی کبتا کی داد دیتے ہیں +

اُند کو دیتی تھی اب تم نے دیتوں سے چھوڑا کر دی ہے + راجا
 اوتر دیتا ہے کہ ایسا نہ کہئے یہ جو کچھ ہے اُندر کا ہی پرتا پ ہے +
 چتر رتھ پرتی اوتر دیتا ہے کہ تمہارا ایسا کہنا بھی ٹیکت ہے کیونکہ
 اُن اُتیک (اُن ابھان) وِکرم کا اُتیک ہے + پرینام یہ کہ راجا
 نے اُروشی چتر رتھ کو سوئپ دی اور اُروشی چتر رتھ کے ساتھ اُڑ
 گئی مگر اپنا چت راجا میں لپٹا ہوا چھوڑ گئی اور راجا کے چت کو
 اپنے ساتھ اُڑا لے گئی - جیسے کوئی راج ہنسی مرنا میں سے
 سوت چیر کر لے اُڑتی ہے +

انگ (۲)

راجا کی ایک رانی تھی جو کاشی نریش اوشی نرکی پُتری اوشی نری
 تھی - اُس نے راجا کی یہ کشا دیکھی اور ایک داسی سے کہا کہ
 اس کا پتہ لگا اور راجا کے (سہجاری اور ہاسیہ کاری منتری) وِڈوشک

اس کی کھتا اس طرح سے ہے کہ جب نارائن رشی بیٹے ہوئے تپ کر رہے
 تھے تو چند اپسرائی اُن کا تپ بھنگ کرنے کے لئے ان کو بُھانے آئیں - اس پر نارائن
 نے اپنی اُروینی جاگھ میں سے اُروشی کو پیدا کر کے اُن کے سامنے کھڑا کر دیا کہ تم
 سے اچھی اچھی اپسرائی تو میری آرویں جس رہی ہیں تم مجھ کو کیا بُھاؤ گی +

اسلئے یہاں ہی وہی وِکرم اُتیک کی دُمن نکلتی ہے جو اوپر نیرسلہ میں دکھائی گئی ہے +
 اُروشی نرکو پُروروا کے بیٹے آکھو کے بس میں بیاتی کے ایک بیٹے انو کے کُل میں
 پُروروا سے تیرھویں پیرھی میں ہوا ہے - اس لئے یہ کالیداس کی غلطی ہے کہ وہ
 اُوشی نرکو پُروروا کا سماکین ظاہر کرتا ہے + دیکھو آگے بساویاں میں اور ۵۷ +

سے لگا ۽ داسی آئی دیکھا کہ راجا کا راج آسن پر براجمان راج کاج کر رہے ہیں اور وِدو شک باہر کھڑا ہے ۽ داسی وِدو شک کے پاس گئی اور اُس کو باتوں میں لگا کر اُس نے راجا کا سارا بھید نکال لیا اور رانی کو جاسنایا ۽ راجا کا راج آسن سے اُٹھ کر باہر آئے اور وِدو شک سے اُرُوشی کے وشے میں بات چیت کرنے لگے ۽ اسی سے اُرُوشی مدن (کام دیو) کے نیوگ سے راجا سے ملنے آئی اور راجا کو وِدو شک کے ساتھ بات چیت کرتے دیکھ کر ہڑسکڑنی و دیا کے پر بھاو سے ہڑوہت (اورون کو دکھائی دینے کے ناقابل) ہو کر اُن کی بات چیت سُنے لگی ۽ راجا نے باتوں باتوں میں کہا کہ اُرُوشی بڑی کھڑ ہے کہ اپنے پر بھاو سے میرے انوراگ کو جانتی ہے اور پھر میرا اذمان کرتی ہے ۽ اُرُوشی نے یہ سُن کر ایک جھوٹج پٹر پر یہ شلوک لکھا اور راجا کی طرف اڑا دیا کہ ”سوامی یدی میں آپ جیسے انوراگی کے اوپر ایسی ہی کھڑ ہوں جیسی کہ آپ اگیا نتا سے مجھ کو سمجھتے ہیں تو پھر یہ کیوں ہو رہا ہے کہ نندن بن کی شبیتل سو گند ہی دایو بھی پارسی جات کے پھولوں کی سیجا پر پڑی ہوئی مجھ کو نہیں بھانی ہے“ ۽ راجا یہ پٹر اٹھا کر پڑھ ہی رہا تھا کہ چتر لیکھا سامنے آکر کھڑی ہوئی اور بولی کہ جہا راج کی جے ہو ۽ راجا نے کہا کہ ہیں تو کہاں اور اکیلی۔ تیری سکھی کہاں ہے۔ اُس کے بنا تو ایسی لگتی ہے جیسی گنگا کے بن جمناسگم میں ۽ چتر لیکھا نے کہا کہ پہلے بادل ہی آتا ہے اور پھر

نندن بن اندر لوک میں ایک بن کا نام اور پارسی جات اندر لوک میں

ایک پریش کا نام ہے ۽

بجلی۔ میں بجلی کا سندھیہ لائی ہوں اور وہ یہ ہے کہ پہلے بھی ہمارا ج
نے اُس کو دانو کے پنجے سے چھوڑا تھا اب بھی ہمارا ج ہی اُس کو
مدن کے پھندے سے چھوڑائیں ؟ راجا نے کہا کہ جب وہ بھی ایسی
ہی تھی ہوئی ہے جیسا کہ میں تو پھر ہم دونوں کے جڑ جانے میں کسر
ہی کیا ہے ؟ یہ سنتے ہی اُروشی جھٹ پرگٹ ہو گئی اور بولی کہ ہمارا ج
کی جے ہو ؟ راجا نے کہا کہ میری جے میں اب کیا سڈیہ رہا جب
تیرے گھک سے یہ جے کا شبد جو اُردر کے سوائے اور کسی پُرش کے
لئے نہیں نکلتا آج میرے لئے نکلا ہے ؟ یہ باتیں ہوئی رہی تھیں
کہ پردہ کے پیچھے سے آواز آئی کہ لے چتر لیکھا اُروشی کو لے کر جلدی
چل۔ بھرت مٹی نے جو اکھوں رس اور کلت ابھی نے والا پر یوگ
(ناٹک) تم میں نیکت کیا ہے اُس کو آج راجا اُردر دیکھنا چاہتے
ہیں ؟ یہ سن کر اُروشی کو بڑا دکھ ہوا پردہ پر آدھین تھی اس لئے
راجا کو چھوڑ چلی گئی ؟ راجا کی یہ دُشا ہوئی کہ وہ
دِل کی دِل میں ہی رہی بات نہ ہونے پائی
ایک بھی اُس سے ملاقات نہ ہونے پائی

بے چین ہو کر راجا نے وِدو شک سے کہا کہ لا وہ بھوُج پٹری لا اُسی
سے اپنا دل بہلاؤں۔ مگر وِدو شک نے جو دیکھا تو پتے کا پتا نہ تھا
راجا اور بے چین ہوا اور وِدو شک کے ساتھ پتے کو ڈھونڈنے لگا ؟
اُدھر سے رانی داسی کے گھک سے راجا کے بھید کو سن کر کرودھ
میں بھری ہوئی راجا کے پاس چلی آ رہی تھی کہ یہ بھوُج پٹری ہوا میں
اُڑتا ہوا اُس کے ٹوپر (پازیب) سے آکر بجا۔ رانی نے اُس کو اوٹھایا

اور اُس کے لیکھ کو پڑھا تو اور جل گئی اور لپک کر راجا کے پاس گئی اور بولی کہ لو جس کو تم ڈھونڈ رہے ہو وہ یہ رہا ہے راجا یہ دیکھ کر گھبرا گیا اور سوائے اس کے اور کچھ نہ بول سکا کہ دیوی میرا پرادھ چھما کر وہ رانی نے کہا کہ اپرادھ تو میرا ہے کہ تم مجھ کو نہیں چاہتے اور پھر میں تمہارے پاس آکر کھڑی ہوتی ہوں۔ اچھا لو اب میں جاتی ہوں یہ کہا اور برسات کی ندی کی سمان ملین نگہ ویگ سے بل کھاتی ہوئی چلی گئی :

انک (۳)

بھرت مئی کے دوش شیشہ پلّو اور گائو آپس میں بات چیت کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں اور اُن کی بات چیت سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ پریوگ جس کے لئے اُروشی کو اندر لوک میں بلایا گیا تھا لکشی سویمبر کا پریوگ تھا۔ اُروشی اُس میں لکشی بنی مٹی اور جب سویمبر کے سے اُس سے پوچھا گیا کہ تو ان جہا پرشوں میں سے جو تیرے سویمبر کے لئے یہاں سماگت ہوئے ہیں کس کو چاہتی ہے تو اُس کے منہ سے پُرتوئم کی جگہ پُروروا کا نام نکل گیا۔ اور گرو نے اس دوش کے تیچے اُس کو شاپ دیدیا کہ آج سے دویہ لوک میں تیرا ٹھکانا نہیں ہوگا : پرتو اندر نے اُس پر دیا کی اور کہا کہ یدی پُروروا میں تیرا چت ہے تو تو اُس کے پاس چلی جا اور جب تک وہ تجھ سے کوئی لڑکانہ دیکھ لے تب تک اُس کے پاس رہ اور پھر دویہ لوک میں آ جا :

ادھر رانی راجا سے بگڑ کر تو چلی آئی پر اپنے من میں پھنسی کہ میں نے بڑا پاپ کیا جو راجا کا زہر آدر کیا + اور زہری پھنسی ہی نہیں بلکہ پاپ نوارن کے لئے اُس نے برت رکھا اور راجا کے ساتھ چند رما کے درشن کر کے برت کھولا اور راجا سے جھما مانگ کر کہا کہ آج سے میرے دل میں کوئی میل نہیں آپ جس استری کو چاہیں بلا لیں میں اُس سے کوئی دولیش نہیں رکھوں گی بلکہ پریم رکھوں گی + اُروشی دویہ لوک کو چھوڑ کر پرتھوی پر آچکی تھی اور پروردہ کے محل میں چھپی ہوئی راجا اور رانی کی یہ سب باتیں سن رہی تھی۔ آخر رانی کے یہ پریم بھرے بچن سن کر پرگٹ ہوئی اور بولی کہ جہاں ج کی جے ہو۔ اب تو دیوی نے بھی آگیا دے دی اور اب میں آپ کے پاس بیٹھ سکتی ہوں + راجا نے اُس کو اپنے پاس بٹھالیا اور رات زیادہ ہونے پر واس گریدھ (خوابگاہ) میں اُس کے ساتھ پرولیش کیا +

انک (۴)

دو اسرائیلیس میں باتیں کرتی دکھائی دیتی ہیں۔ سہجیا پوچھتی ہے کہ سکمی تو اُداس کیوں دکھائی دیتی ہے۔ چتر لیکھا او تر دیتی ہے کہ سکمی مجھ کو دھیان کرنے سے پر تیت ہوا ہے کہ اُروشی پروردہ کو ساتھ لے کر گندھ مادن بن میں بہار کرنے گئی ہوئی تھی وہاں کسی بات پر راجا سے کپت (غصہ) ہو کر چل دی اور گورو کے شاپ سے دیوتاؤں کے نیم کو بھول کر کمار بن میں گھس گئی اور گھستے ہی تائب ہو گئی + اب راجا ہے کہ اُس کی تلاش میں باؤلا ہوا پھرتا ہے۔ اور

مجھ کو اُس کی اس بادل گت سے اور اُڑتی کی اس دشا سے دکھ ہو رہا ہے + سہنیا کہتی ہے کہ سکی ایسی دیکھتوں کے دکھ چر کال تک نہیں رہتے ہیں جلدی ہی کوئی نہ کوئی اپائے نکل آئیگا جس سے ان دونوں کا سماگم پھر ہو جائیگا +

اس کے ساتھ ہی پردہ اٹھتا ہے اور راجا بن میں باؤلوں کی طرح پھرتا دکھائی دیتا ہے۔ کالے بادل میں بجلی چمکتے دیکھتا ہے تو چلتا ہے کہ یہ دیکھو کوئی راتیس میری مندری کو اڑائے لے جاتا ہے + مور کو کونل چتے دیکھتا ہے تو کہتا ہے کہ ہاں ثواب اس خوشی میں ناچ رہا ہے کہ میری پیاری اب نہیں رہی کیونکہ جب تک وہ رہی اُس کے سامنے تیرا رنگ پھیکا رہا اور تجھے ناچ کی نہ سوجھی + کوئل کو کونل کتے سنتا ہے تو کہتا ہے کہ اگرچہ اس کو بھی میرے دکھ کا خیال نہیں ہے مگر چونکہ اس کی آوازیں مجھ کو اپنی پیاری کی آواز کی دُستی سائی دیتی ہے اس لئے خیر میں اس کو کچھ نہیں کہتا + ہنسوں کو اڑتے دیکھتا ہے تو کہتا ہے کہ اے ہنسوں تم مانسرو در کو تو تیسے جانا پہلے مجھ کو میری پیاری کا پتہ تو بتاتے جاؤ کہ وہ کہاں ہے کیونکہ ست پرش اوروں کے کارج کو سواڑتے سے بڑا سمجھتے ہیں اور اس میں کوئی سند یہ نہیں کہ تم نے اُس کو اوشیہ دیکھا ہوگا نہیں تو یہ چال تم نے کہاں سے اڑائی + بھونڈے سے کہتا ہے کہ اے تجھ سے تو میں اپنی پیاری کا پتہ کیا پوچھوں تجھ کو اگر اُس کے ٹکے کی سو گندھی کہیں چھو گئی ہوتی تو پھر تو ان پھولوں کے رسوں میں بھرتا نہ ہوتا + آخر کو پروڑوا ایک لٹا دیکھتا ہے اور کہتا ہے کہ ہونہ ہو میری پیاری یہی ہے۔ اس کے کوئل پتوں

پر مینہ کی بوندیں پیاری کے کومل انگوں پر آنسوؤں کی دھار ہیں - اس کے پھول کیا جھڑے ہوئے ہیں پیاری نے اپنے بھوشن اتارے ہوئے ہیں - بھونروں کے شبندوں سے اس کا نہ گونجنا بتلاتا ہے کہ وہ کسی چنتائیں چپ کھڑی ہے اور پرتھوی پر اس کا بکھرنا درشاتا ہے کہ وہ اپنے کوپ (غصہ) سے بچتا کر میرے چرنوں میں لوٹ رہی ہے یہ کہہ کر راجا اُس لتا سے چٹ جاتا ہے اور آنکھیں بند کر کے کہتا ہے کہ ابا ہا یہ تو سچ منج میری پیاری اُرُوشی ہی ہے کیونکہ اس کے سپرش سے مجھ کو پیاری کے سپرش کا سا آندہ ہوتا ہے اور سچ منج وہ لٹا اُرُوشی ہی تھی جو راجا کے چھوتے ہی اپنے اصلی روپ میں آگئی تھی اور راجا کو جو آنکھیں بند کئے چٹا ہوا تھا اس کی کچھ خبر نہیں تھی اور آخر کو جب راجا نے آنکھ کھولی تو اُرُوشی کو اپنی بغل میں پایا - خوشی سے اُچھل پڑا اور بولا کہ پیاری تو کہاں اور اُرُوشی نے کہا کہ یہاں سے کمار کا رتیکے کا بن لگتا ہے اور اُن کا شاپ ہے کہ اگر کوئی استری اس بن میں گھسے گی تو وہ جڑتا ہو جاوے گی میں بھول کر یہاں گھس آئی اور تاتا بن گئی - پرتو اس شاپ سے نوارن کا کارن تو ایک سنگنی منی ہے اُس کے بنائیں اس شاپ سے کیونکر نکلیں راجا نے کہا کہ ایک منی تو مجھ کو اس بن پھرتے ہوئے ملی تھی وہ میں نے اُٹالی تھی اور اُرُوشی نے کہا کہ دیکھو - راجا نے دکھائی تو اُرُوشی نے کہا کہ یہی تو وہ سنگنی منی ہے اور اسی کے پرتاپ سے ہم بھڑے ہوئے پھر ملے ہیں - پر اب راجا دھانی سے آئے بہت دن ہو گئے پر جام کو دوش دیتی ہوگی چلے لوٹ چلے

انک (۵)

تتقی و شیش کے کارن پروروا اور اروشی گنگا جمن کے سنگم میں اشنان کر کے آئے ہیں اور اپکار یا (پٹ بھون) میں بیٹھے شرننگار کر رہے ہیں کہ ایک ایک داسی باہر سے چلائی کہ یاد رکھنا کہ ہا دھک میں منی کو پکے پردھرے آرہی تھی کہ ایک گروتھ (گڑھ) اُس کو ماس کا ٹکڑا سمجھ کر میرے ہاتھ میں سے اڑا لے گیا۔ راجا یہ سنتے ہی اُٹھ دوڑا۔ کیونکہ یہ منی دہی سنگمنی منی تھی جو اروشی کے ساتھ اس کے سنگمن (ملاپ) کا کارن ہوئی تھی۔ اور پکارا کہ دھنش لاؤ، یوٹی دھنش بان لے کر آئی مگر اتنے میں وہ گڑھ بان کی مار سے دُور نکل گیا اور راجا نے حکم دیا کہ اچھا شکاری لوگ اس کا پھپھا کریں اور جہاں یہ بیٹھے اُس کو نشانہ بنائیں۔ غصہ ڈی دیر نہ گزری تھی کہ ایک کنگھی (انتہ پُرجاری وردھ برہمن) نے منی لاکر پیش کی اور اُسکے ساتھ ہی ایک بان پیش کیا اور کہا کہ ہمارا ج کے پرتاپ نے اس بان کے روپ میں اُس دُشٹ گڑھ کے تن کو بندھا اور یہ منی اُس کے مکھ سے نکالی۔ راجا نے بان اٹھا کر دیکھا تو اُس پر یہ ٹھہرا ہوا تھا کہ یہ بان پروروا اور اروشی کے پُرنز آویزش کا ہے اور دویشیوں کی آویزش (عر) کا ہرنے والا ہے۔ ساتھ

کلہ بچلے زمانوں میں جن میں کبھی کا لید اس اور اُس کے سوامی بکرم آدتیہ کا زمانہ بھی شامل ہے یوں جاتی کی استریاں جن کو فرنگی مورخ یونانی قوم سے تعبیر کرتے ہیں ہندوستان کے راجاؤں کے محلوں میں داسیوں کا کام کرتی تھی اور راجا کے دھنش بان کو سنبھال کر رکھنا اُن کا ایک خاص کام تھا۔ کا لید اس نے اپنے زمانے کی اس بات کو پروروا کے زمانے میں بھی دھر دیا حالانکہ پروروا کا زمانہ ابھی تاریخ کی دھند سے باہر نہیں نکلا تھا۔ اسی طرح کا لید اس کا نیمش آرئیہ کا ذکر پروروا کے زمانہ میں کرنا اور راجا اروشی نر کو پروروا کا سکا لین ظاہر کرنا بھی ٹھیک نہیں ہے (دیکھو آگے نوٹ ۱۸ اور پیچھے نوٹ ۱۰)۔

ہی یہ خبر آئی کہ ایک تاپسی ایک کٹار کو لٹے باہر کھڑی ہے اور اُروشی سے ملنا چاہتی ہے۔ راجا نے اُس کو اندر بلوایا اور اُروشی کو بھی بلا بھیجا۔ اُروشی آئی تو تاپسی نے اُس سے کہا کہ اُروشی لے اب اپنے پُتر کو سنبھال چوَن رشی نے کہا ہے کہ اب یہ پُتر ہمارے آشرم میں رہنے کے یوگیہ نہیں رہا ہے کیونکہ آج اُس نے ایک گِردھ کو اپنے بان سے مار دیا ہے۔ راجا چکر ایا کہ یہ کیا ماجرا ہے تو اُروشی نے بیان کیا کہ ہمارا راج یہ میرے اُدر سے اُپکا پُتر ہے۔ میں نے اپنے پر بھاو سے اپنے گِردھ آکار کو آپ پر پرگٹ ہونے نہ دیا اور جب یہ پیدا ہوا تب آپ نیمش آرنیہ میں یگیہ کر رہے تھے اور میں اُس کو چوَن رشی کے آشرم میں چھوڑ آئی تھی کہ اس کو پال پوس کر اور پڑھا لکھا کر ہو شیار کر دیں چنانچہ آج انہوں نے میری یہ امانت واپس کی ہے اور اس کی دھنس دیا کی پر یکٹنا آپ نے کر ہی لی ہے۔ راجا نے کہا تب تو میرے

۱۷ یہ آرنیہ یا بن صوبہ اودھ کے ضلع سینا پور میں دریا گوتی کے کنارے واقع ہے اور اب اس کو نیشا رکھتے ہیں۔ پچھلے زمانوں میں رشی لوگ یہاں بڑے بڑے یگیہ کیا کرتے تھے۔ چنانچہ اجن کے پوتے پرکیش کے مرنے کے بعد ڈونک آدک رشیوں نے شریہ بھاگوت کی کٹھا اسی بن میں ایک بڑے یگیہ کے سلسلے میں یوم ہرشن کے بیٹے مگر شر و اسوت کے قلم سے سنی تھی۔

۱۸ ہنس دشنو کو اور دشنو یگیہ کو کہتے ہیں اور ہنس کی نسبت سے اس آرنیہ کو نیش آرنیہ اذھات یگیہ کرنے کے لئے کان کہتے ہیں۔ لیکن اسکو سینا جی کے پتا راجا جنگ کے ہنس کے بانی جی یا کسی اور رشی جی سے منسوب کرتے ہیں۔ پیمانوں میں اس کی ہما پڑھانے کے لئے اس کے ارتھ اور ہی کر دئے گئے ہیں۔ مثلاً وادہ پیمان نے ہنس کا ارتھ ہشتم زدن (ہلک جھپکانا) لے کر اس بن کے نام کی وجہ یہ بتائی ہے کہ یہاں دشنو نے ایک دالو کو ہشتم زدن میں مار دیا تھا۔ اور واپو پیمان نے لفظ نیمش کو نیہی سے مرکب مان کر یہ وجہ بتائی ہے کہ یہاں دشنو کے سردار ہنس چکر کی نیہی کسی سے میں آن کر گری تھی۔

اہو بھاگیا کہ مجھ کو اِندر کے پُتر جیئت جیسا پُتر پراپت ہوا۔ یہ سن کر اُردشی
 رونے لگی اور راجا نے گھبرا کر پوچھا کہ پیاری یہ رونے کا کیا سبب ہے؟ اُردشی
 نے جواب دیا کہ ہمارا راج اِندر کے نام پر مجھ کو یاد آئی کہ جب اِندر نے مجھ کو آپکے
 پاس بھیجا تھا تو کہا تھا کہ میں آپ کے پاس تب تک رہ سکوں گی جب تک آپ
 میرے سے اتنے ہو کوئی پُتر نہ دیکھ لیں؟ اب تک میں نے آپ سے اس پُتر کو
 چھپائے رکھا۔ پر اب دیو یوگنیہ سے آپ نے یہ پُتر دیکھ لیا اور اِندر کا نیم پورا ہو گیا اب
 میں آپ کے پاس نہیں رہ سکتی اور نیم انوسار واپس جاتی ہوں۔ راجا نے کہا تو ہم
 بھی راج پاٹ آئوش کو سوئپ بن کو جاتے ہیں؟ آئوش نے کہا کہ تا تا آپ
 یہ کیا کرتے ہیں کہ جو بابل کے کندھوں پر کھنے کے یوگنیہ ہے وہ آپ
 پچھڑے کے کندھے پر رکھتے ہیں؟ راجا نے کہا کہ بیٹا سانپ کے بچے میں ہنسائی
 وہی سختی ہے جو سانپ میں اور راجا کے بالک میں اکھاکی وہی سافرتہ ہے
 جو راجا میں۔ اس لئے منتریوں کو چاہیئے کہ راج ابیشیک کا سامان لائیں
 جو میں ابھی تمہارا ابیشیک کر دوں؟ اتنے میں ہی آکاش میں ایک پرکاش
 دکھائی دیا اور اُس پرکاش میں سے نار دجی کا سروپ نکلا۔ راجا پرور کو
 نے اُٹھ کر اڑکھ دیا اور ابھیو ندنا کی تو نار دجی نے کہا کہ راجن میں اِندر کا ایک
 انوشاسن تم کو منانے آیا ہوں اور وہ یہ ہے کہ ایک سُر اسر سنگرام ہونے والا
 ہے اُس میں تم کو اِندر کا ساتھ دینا ہوگا اس لئے تم ابھی ستیا س دھارن
 نہ کرو اور شستر مت تیاگو۔ راج کا راج میں تمت پر رہو اور یہ اُردشی سدا تمہاری
 سہدرم چارنی رہیگی۔ آئوش کو یو و راج بناؤ اور یو و راج ابیشیک
 کا یہ سنبھار (سامان) جو اِندر نے بھیجا ہے اس سے اُس کا ابیشیک
 کرو؟ چنانچہ آئوش کو بھدر پیٹھ پر بٹھایا گیا اور بیتھا یوگنیہ اُسکا ابیشیک

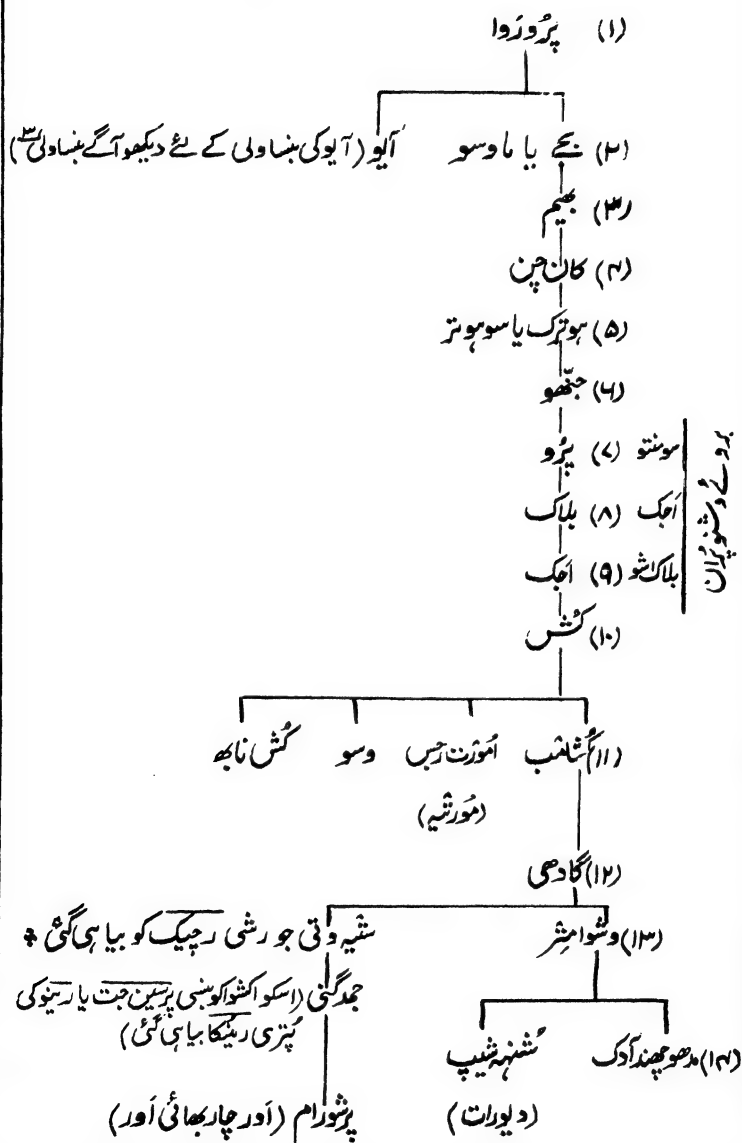
کر دیا گیا۔ نارد جی نے سوئستی بچن کہا۔ ماتا پتانے آشیر وادی اور پردے کے پیچھے سے بیٹا ملک نے تال اڑائی کہ: جیسے امرنی اثری برہما کے انورپ ہوئے۔ چندرما اثری کے۔ بدھ چندرما کے اور دیو (پرووا) بدھ کے ویسے ہی تم بھی لوک میں کانتی پھیلانے والے گنوں سے اپنے پتا کے انورپ ہو۔ اب نارد نے پرووا سے پوچھا کہ تم اندر سے اور کیا چاہتے ہو اور راجا نے اوتر دیا کہ جب اندر پہلے ہی مجھ سے پرتن ہیں تو میں اس سے بڑھ کر اور کیا چاہوں ہاں اگر اندر کچھ اور دیا کریں تو ایسا کریں کہ لکشی اور سرسوتی جو آپس میں ورودھی ہیں اور جن کا اکٹھا ہونا درلجھ ہے ست پرتشوں کے کلیان کے لئے سدا مل کر رہیں؟ اتی؟

پرووا کے کئی پتر ہوئے مگر ان میں سے کیول دو دانش وزدھک ہوئے ایک آیوش یا آیو اور دوسرا بجے جس کا نام وشنو پُران میں ماد سو لکھا ہے؟ آیو کے بنس میں کاشی آدک کاشی (بنارس) کے راجا اوریدو اور پرو آدک ہوئے جیسا کہ آگے بنساولی سے اور بنس سے ظاہر ہوگا۔ اور بجے کے بنس میں وشوامتر اور پرشورام ہوئے جیسا کہ اگلی بنساولی نمبر ۲ سے ظاہر ہوگا۔

لکشی (دھن) اور سرسوتی (ودیا) کا پر سپر و دھ پر بدھ ہے۔ جہاں دھن ہے وہاں ودیا نہیں اور جہاں ودیا ہے وہاں دھن نہیں چنانچہ ایک بزرگ نے فارسی زبان میں کہا ہے:-

ابہان راہم شربت و کتاب و قداس - ثوت دانا ہم از تخت جگرے بینم
اسپ تازی شدہ مجروح بزیر پالان - طوق زرتین ہمہ در گردن خرے بینم
کالیداس کی پرارتھنا ہے کہ لکشی اور سرسوتی اپنا ورودھ چھوڑ دیں اور مل کر رہیں تاکہ ودیا دان دھن سے اور دھنوان ودیا سے بین نہ رہیں؟

بھساولی نمبر ۲



ان ہا پڑشوں میں سے جھٹو کے د شے میں لکھا ہے کہ گنگا کا ایک نام جاحنوی
 ان ہی کی نسبت سے ہے + اس کی کتھایہ ہے کہ یہ گنگا کنارے گیہ کر رہے
 تھے کہ گنگا کی ایک ہر جو آئی تو ان کا گیہ بہا کر لیگی۔ اس پر ان کو کرودھ
 آیا تو یہ ساری گنگا کو ایک گھوٹ میں پی گئے۔ مگر پھر دیوتاؤں اور رشیوں
 کے کہنے سے اسکو اپنے مکھ سے پیدا کر دیا اور اس کو اپنی پتری کر کے مانا
 اور اس سے وہ جاحنوی (جھٹو کی پتری) کہلائی + سارا آتش اس کتھا کا ظاہر
 ہی ہے کہ کیا ہے + جاحنوی گنگا کی ایک انگ دھارا ہے۔ بھاگرتی (گنگا) جب
 گنگوتری سے آگے چل کر بیروں گھاٹی میں اترتی ہے تو یہ جاحنوی وہاں
 اُس سے مل جاتی ہے۔ جھٹو اس کے کنارے رہتے تھے اس لئے اُن کی
 نسبت سے یہ جاحنوی کہلائی جیسے دوسری دھارا بھیگرتی کی نسبت بھاگرتی
 کہلائی (مفضل حال کے لئے دیکھو بھاگ ۲۔ ادھیائے ۱۔ راجا سگر کے حال میں) +
 گُٹش کی نسبت سے اس بنس کے لوگ گُٹش سے آگے کوٹشک
 کہلاتے ہیں۔ چنانچہ دشومتر اسی نسبت سے کوٹشک اور اُن کی بہن
 ستیہ وتی جو رچیک رشی کو بیابھی گئیں تھیں کوٹشکی ہیں اور کوٹشکی ندی بھی
 جس کا نام اب بگرڈر کوٹسی ہو گیا ہے یہی نسبت رکھتی ہے +
 کشائب نے کوٹشابھی نگری بسائی جو یعنی سیاح ہون سانگ کے
 زمانہ تک جو مسلمہ عیسوی میں ہندوستان کی جاترا کو آیا تھا آباد تھی +
 ہستنا پور کے غرق ہو جانے پر ارجن سے اٹھویں پیر میں نبی چکر نے یہاں
 پانڈوؤں کی راجدھانی کو منتقل کر دیا تھا + ہما تادہ کے زمانہ میں یہ وٹس
 دیس کی راجدھانی تھی اور شراستی اور پرتھستان کے مابین ایک پڑاؤ اور
 مگدھ اور کوٹشک کے لئے ایک بڑی بھاری منڈی تھی + اُس وقت ادین

یہاں کاراجا تھا اور تناولی جس کے نام پر رتناولی کا نالک بنا ہوا ہے اسی
 اودین کی رانی تھی + کو شامی کا بگڑا ہوا روپ اور نام اب بھی کو سام میں
 دکھائی دیتا ہے جو الہ آباد سے کوئی تیس میل کے فاصلہ پر ایک چھوٹا سا قصبہ ہے +
 کشامب کا نام کشک بھی لکھا ہے (دیکھو آیت کی ڈکشنری) + اور مہاجرات
 انوشاسن پڑو - ادھیائے ۵۲ تا ۵۴ اور شانتی پڑو - ادھیائے ۸۹ (شلوک ۶)
 اس - یے اکش انوکرمنا میں اس کے بیٹے گادھی کو کہیں کشک پتر اور
 کہیں کو شک لکھا ہے +

امورت رجب نے دھرم کرنیہ میں جو گیا کے پاس ہے اپنی گدھی جمائی +
 اور مہاجرات (بن پڑو - ادھیائے ۹۰) میں لکھا ہے کہ گیا کو امورت رئیس
 کے بیٹے نے بسایا - اور امورت رئیس سے مراد غالباً امورت رجب سے ہی
 ہے + وسونے گری ورج بسائی جو بدیس راج گرہیم - پاٹلی پتر اور پٹنہ کہلائی +
 اور کش ناہ نے ہودے گری بسائی جو بدیس کا ثیہ پتج اور پھر کا ثیہ کچ سے
 بگڑ کر فنوج کہلائی +

کا ثیہ کچ کی وجہ تسمیہ رامین میں یوں لکھی ہے کہ ایک دن کشابھ کی کنیائیں
 ایک باغ میں کھیل رہی تھیں - دایو دیوتا ان پر مہمت ہو گئے - کنیاؤں نے کنارہ کیا
 اور دایو نے کرو دھیں کر ان کنیاؤں کو کجا ارتھات کبڑا کر دیا اور اُس دن سے
 اُس لکھی کا نام کا ثیہ کچ ارتھات کجا کنیا والی ہو گیا + چینی سیاح ہون سانگ
 کے زمانہ تک اس کا نام کا ثیہ کچ چلا آتا تھا - پھر بگڑ کر فنوج ہو گیا +

گادھی نے اپنی راجدھانی اسی کا ثیہ کچ میں استھاپت کی اور شاید
 اسی یے رامین میں گادھی کو کشامب کی جگہ کش ناہ کا پتر لکھا ہے +
 وشوامتر جی اس ہی گادھی کے پتر تھے اور ان کا برتانت اور اُس کے

سمبندھ میں ان کے کرترم پتر ارتھات متبنا بیٹے مشنہ شیب کا چرتر اس سے پہلے ادھیائے میں وستار کے ساتھ برنت کیا جا چکا ہے۔ اور وہاں دکھایا جا چکا ہے کہ ہرشی و شوامتر جو پیت رشیوں میں شامل ہیں اور ہیں اور کانہیک (قنوج) کے راجا گادھی کے پتر و شوامتر جنہوں نے ہرشی و شوامتر کے نام پر اپنا نام و شوامتر اختیار کیا اور ہیں۔ اور شری بھگوان رام چندر جی کے زمانہ میں جو و شوامتر ہوئے ہیں وہ ان ہی و شوامتر جی کی گدی کے پر تی ندھی کوئی اور ہیں۔ کیونکہ گادھی کے پتر و شوامتر تو اکشوا کو کے سمکالین پروروا سے تیرہ پڑھی تیچھے ہوئے ہیں اور شری رام چندر جی اکشوا کو سے ساٹھ پڑھی تیچھے ہوئے ہیں۔

گادھی پتر و شوامتر کا تیرہ پڑھی تیچھے ہونا اول تو اُس کی اُس بنسا ولی سے ہی ظاہر ہے جو ابھی تیچھے دی گئی ہے۔ دوسرے اور بنسوں کی بنسا ولیوں سے بھی اس کی تنھیتا (مطابقت) پائی جاتی ہے۔ مثلاً ہا بھارت (بن پرو۔ ادھیائے ۱۱۶) میں لکھا ہے کہ و شوامتر کے بھانجے جد گئی کی شادی پرسین جت کی بیٹی رینکا سے ہوئی تھی۔ اور پرسین جت اکشوا کو کے بنس میں اکشوا کو سے ساٹھ پڑھی تیچھے ہوا ہے جیسا کہ تیچھے بنسا ولی ۱۱ میں دیکھتا ہے۔ و شنو پران (انش ۴۔ ادھیائے ۷۔ واکہ ۲۵) میں پرسین جت کی جگہ رینو کا نام آیا ہے مگر پرسین جت کی بیٹی رینکا کا نام صاف ظاہر کر رہا ہے کہ پرسین جت اور رینو ایک ہی ہیں۔ رینو رگوید کے منڈل ۹ کے سوکت ۷ کا اور منڈل ۱۱ کے سوکت ۸۹ کا رشی بھی ہے اور اُس کا نام رشیوں کی اُس ناما ولی میں جو ادھیائے (۳) میں ایک نقشہ کی

شکل میں دی گئی ہے سنکھیا نک ۱۸۸ و ۲۶۹ پر آیا ہے +
 پرشورام اس ہی ریو یا پرسین جت کی بیٹی رینکا کے پُتر تھے اور
 تیج اور بل میں کشتریوں سے بھی بڑھ گئے تھے۔ اور رشی کل میں
 یہ ایسے کشتری تیج والے کیسے اُپن ہوئے اُس کی کتھا یہ ہے
 ادھیائے (۳) میں وشوامتر کے پرسنگ میں صفحہ ۷۸-۷۹ پر بیان
 کی جا چکی ہے + پہلا ہی نمونہ جو ان کے کشتری تیج کا دکھائی دیا وہ یہ تھا
 کہ ان کے پتا جمدگنی کو یہ شک ہوا کہ اُس کی استری رینکا مارتکاوت
 کے راجا چتر رتھ کو چاہتی ہے اور اس پر اُس نے اپنے پُتروں سے
 کہا کہ رینکا کو مار دو۔ اور پُتر تو مجھک کر رہ گئے مگر پرشورام جی نے
 تڑت ایک پرشو یعنی گھبراٹا اٹھایا اور ماتا کا سر تن سے جدا کر دیا۔ اور
 اُس دن سے اُن کا نام پرشورام ہوا۔ جمدگنی کا کرودھ شانت ہوا اور
 اُس نے پرشورام سے پرسن ہو کر کہا کہ مانگ کیا مانگتا ہے۔ اس پر پرشورام
 نے مانگا کہ ماتا پھر جی اٹھیں۔ مجھ کو اُن کے ودھ کا دوش نہ لگے۔ مَیڈھ
 میں مجھ جیسا کوئی اور نہ ہو۔ اور میری آلودی دیر گھ ہو + جمدگنی نے کہا کہ ایسا
 ہی ہوگا اور اس پر رینکا پھر جی اٹھی۔ پرشورام جی کا مَیڈھ میں کوئی مقابلہ
 نہ کر سکا۔ اور وہ چر جو ہی ہوئے (دیکھو جہازت۔ بن پرو۔ ادھیائے
 ۱۱۶ + اور آگے اسی ادھیائے کا کاگ پاد یعنی قُٹ لوٹ ۷۷) +
 کچھ عرصہ بعد پرشورام جی کو اپنا کشتری تیج پر گٹ کرنے کا اور کارن
 مل گیا + ہئی ہے بنی سہسر آرجن جمدگنی کے آشرم میں سے ان کی بیاری
 ۷۷ صوبہ برابر کے ضلع جیوٹل کے اندر ماتر نامی ایک مقام میں جو ماہر روڈ کے ریلوے
 اسٹیشن سے میں مل ہے رینکا دیوی کا ایک مندر ہے اور وہ ان ہی رینکا ماتا کا سمارک ہے +

گائے اٹھا کر لے گیا (جس طرح سے کہ وشوامیتر اس سے پہلے وسیشٹ
 جی کی گائے کو اٹھا کر لے گئے تھے) اس پر پشورام جی نے سہسہر آرجن
 کو جان سے مار دیا اور پھر جب اور پڑی ہے بنسیوں نے موقعہ پا کر مجدگنی
 کو مار دیا تب پشورام جی نے نہ صرف ان سے ہی بنسیوں کا ودھونس
 کیا بلکہ ان کے ساتھ اور کشتری راجاؤں کا بھی اکیس بار ودھونس کر
 کے کشتریوں کا صفایا کر دیا (بھارت - بن پرو - ادھیائے ۱۷) *
 اور شرمید بھاگوت - سکندھ ۹ - ادھیائے ۱۵) * سہسہر آرجن
 پر وروا سے اٹھا دیں پڑھی میں ہوا ہے (دیکھو آگے بنساولی مک)
 اور اس سے بھی وشوامتری کا جو سہسہر آرجن کے سمکالین پشورام
 سے دو پڑھی پہلے ہیں (دیکھو پیچھے بنساولی ۷) پر وروا سے تیرہ
 پڑھی پیچھے ہونا ٹھیک بیٹتا ہے *

[روایت ہے کہ پشورام جی کے ان ودھونسوں میں ایک چھتری
 راجا چندر سین بھی مارا گیا۔ اُس کی گربھوتی استری اپنا گربھ بچانے
 کے لئے دالبھیمہ رشی کی شرن میں جا رہی۔ گربھ سے ایک پتر اتپن
 ہوا اور رشی نے اُس کو پشورام کے کرودھ سے بچانے کے لئے
 کاٹھ کا نام دیا (دیکھو سکند پران کا ریکامہاتمیہ) * چندر سینی
 کاٹھ راجا چندر سین کے اسی بیٹے کی اولاد ہیں اور دھن میں
 پر بھو کاٹھ کے نام سے مشہور ہیں (دیکھو فیصلہ ہائی کورٹ (پٹنہ)
 ایف اے مک ۲ متا دیہ ۱۹۲۷ء) * کاٹھیا واڑ میں ایک ریا ست
 وٹھل ہے اور اس کے راجا چندر سینی کاٹھ ہیں * چتر گپت ونشی
 کاٹھ اور ہیں اور چتر گپت جی کی سننات ہیں۔ اور چتر گپت کے لئے

دیکھو آگے بنساولی میں چتر رتھ کا حال [ۛ

گادھی اور وشوامشر اور وشوامشر کے پُتر ششہ شیب اور
مدھو چھندا اور وشوامشر کے بھانجے جمگنی (پرشورام کے پتا) یہ سب
ویدک رشی ہوئے ہیں اور ان کے برتانت اس سے پہلے ادھیائے
میں آچکے ہیں۔ اور رشیوں کے نقشے میں جو اُسی ادھیائے میں
دیا گیا ہے ان کے نام سنکھیا نک ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰ اور ۳۱ پر
آئے ہیں ۛ

بنساولی میں جو مدھو چھندا آدک وشوامشر کے پُتر دکھائے گئے
ہیں ان میں مدھو چھندا کے علاوہ وشنو پُران (۴-۷-۳۸) کی رُو
سے دھننچے - کرت دیو - اشٹک - کچھپ - اور ہری شامل ہیں ۛ اور
بھاگوت (۹-۱۴-۳۶) کی رُو سے اشٹک - ہاریت - جے - کرتو - اور
مد آدک شامل ہیں ۛ جا بھارت کے انوشاسن پڑوس جو ان کا
برتن آیا ہے اُس کا حال ہم پیچھے صفحہ ۹۱ پر بیان کر چکے ہیں اور آیودھ
کے پرمدھ آپاراج سُشتر ہا بھارت کی اس تفصیل میں شامل ہیں ۛ
پُرور واکا دوسرا بیٹا آیو جو سب سے بڑا بیٹا تھا اس کا بنس بہت
پھیلا اور تمام چندر بنس کیا یو بنسی کہ جن میں شری کرشن جی پیدا ہوئے اور کیا چوڑ بنسی
کہ جن میں پاندو اور کٹوڑ پیدا ہوئے اسی آیو کے بنس کی شاخیں ہیں ۛ
آیو کے پانچ پُتر ہوئے جن میں سے کیول دو - ہنش اور کشر ورڈھ -
ونش وردھک ہوئے ۛ ان میں سے ہنش کا حال تو پیچھے لکھیں گے
(کیونکہ چندر بنس کا سارا وستار آیو کے اسی بیٹے ہنش سے ہے)
کشر ورڈھ کا حال پہلے لکھتے ہیں اور اُس کی بنساولی یہ ہے :-

بنساوی نمبر

(۱) پرورو

بجے (اس کی بنساوی ابھی دی جا چکی ہے)

۲ آلو

نہش [اس کی بنساوی کے لئے]
[دیکھو آگے بنساوی سے]
(۳) کشتور دھ
(۴) سوہوتر [ایک اور سوہوتر جو جستی کا پتا ہے پرو کے بس] [یہ آیا ہے - دیکھو بنساوی نمبر ۹]

گر تسد
گش
(۵) کاشیہ یا کاش

(۶) کاشی

(۷) راشٹر

(۸) دیرگھ تپا (یا دیرگھ تا)

(۹) دھنوتری

(۱۰) کیتومان (سری اشو)

(۱۱) بیم رتھ (سڈیو)

(۱۲) دوو داس

(۱۳) پروتون (دش)

(۱۴) انرک

سنتی

سو نیت (سونیتھ)

سو کیتن (سو کیتو)

دھرم کیتو

شیہ کیتو

دھرش کیتو

سکمار

وہی ہوٹر (ایک دیتی ہوٹر دیو بنس میں تال جنگھ کا پتر بھی ہوا ہے)

(۲۳) ہڑگ (بھارگ)

(۲۴) بھارگ بھومی

کشتورودھ کے اس بنس میں سوہوتر کا سب سے بڑا بیٹا کاشی و نش وردھک ہوا جیسا کہ
بنا دلی سے ظاہر ہے اور کاشیہ اور اُس کے بنسجوں کا حال یہ ہے :-

کاشیہ ششیہ پُران کی اس نامادلی کے انوسار جو ادھیائے ۳ میں دی گئی ہے
ویدک رشی ہوا ۶ پاننی کے سوتر ۴-۱-۹۹ کے گن پاٹھ میں اس کا نام آیا ہے
اور سوتر ۴-۱-۱۱۰ میں کاش کا نام آیا ہے ۶ ترکستان کا شہر کاشغر جو اصل
میں کاش گڑھ ہے شاید اسی کاش کا یا اس کے بنس کے کسی اور راجا کا
بسیا یا ہوا ہے کیونکہ سارا ترکستان ہی یاتی کے بیٹے تروشو کی اولاد کا بسیا ہوا
ہے اور تروشو بھی پُرواسے پانچویں پڑھی ہی میں ہے (دیکھو آگے بنا دلی ۱۷) ۶
کاشی نے کاشی پوری بسیائی ۶

دھنوتری اشٹانگ انیورید کا درشتا اور کرتا ہوا اور یا تو اس کا نام اُس
دھنوتری کے نام پر رکھا گیا جو پُرائوں کی کٹھا کے انوسار سمندر کے منٹھے
جانے پر امرت سے بھرا ہوا ایک کلش ہاتھ میں لئے ہوئے لکشمی آدک
اور کئی رتنوں کے ساتھ سمندر میں سے نکلا تھا یا خود یہ پورا ننگ کٹھا
ہی کاشی کے اس راجا دھنوتری کی جہا میں رچی گئی ۶ دیوالی سے
پہلی ترودشی جو دھن ترودشی کہلاتی ہے اصل میں دھنوتری ترودشی
ہے اور اسی دھنوتری کا جنم دن ہے۔ دیوالی کے جوڑ سے جو لکشمی
کی پوجا کا تہوار ہے دھنوتری کا اختصار دھن ہو گیا ہے ۶ (سمندر
متن کی کٹھا کے لئے دیکھو شرید بھاکوٹ ۱- اسکندھ ۸- ادھیائے ۸-
شلوک ۳۵ ۶ اور جہا جہارت - آدی پرو - ادھیائے ۱۸ - شلوک ۳۸) ۶
کیتومان اور بیم رتھ کی جگہ جہا جہارت (انوشاسن پرو - ادھیائے ۳۰)
میں ہری اتھ اور سد دیو کے نام آئے ہیں ۶

دووداس نے بارانسی یعنی کاشی کا وہ بھاگ بسایا جو برنا
اور اسی نامی دوندیوں کے بیچ میں ہونے سے بارانسی کہلایا۔ یہی
نام بارانسی اب بگڑ کر بنارس ہو گیا ہے۔
دووداس کا ذکر رگوید میں کئی جگہ آیا ہے مثلاً ۱۲-۱۲-۱۴
میں آیا ہے کہ اے اشوئی کماروں جن اوتیوں (گلیٹیوں) سے آپ نے
دووداس اور ترندستیو کی رکشا کی ہے ان ہی اوتیوں کو لے
کر آپ ہمارے پاس آؤ۔

دووداس کا پتر پتر دن بڑا پرتاپی ہوا ہے یہ ابھی یو دراج ہی
تھا کہ اُس نے مہی ہے کو جس نے اس کے باپ کو بہت ستایا تھا
جیت لیا اور اُس کے چھتری پن کو بھی ہر لیا۔ اس کی کتھا بھارت
کے انوشاسن پروس ادھیائے ۳۰ کے اندر آئی ہے اور اس کا
خلاصہ ہم اس سے پہلے ادھیائے میں صفحہ ۱۲۸ پر دے آئے ہیں۔
دووداس پتر دن کو پیار سے وٹس کہہ کر لپکا کرتا تھا اس وجہ سے
اس کا نام وٹس پڑ گیا (دیکھو وشنو پڑان ۴-۸-۱۲)۔ اس کے
بعد اس کی سنتان جو بارانسی (بنارس) سے باہر پھیلی وٹس کہلائی
اور جاتا بدھ کے زمانہ میں کنو شامی ان ہی وٹسوں کی راجدھانی تھی
اور ان کا راجا اودین تھا جیسا کہ ابھی پیچھے بتایا جا چکا ہے۔

[ایئرے براہمن میں مدھیہ دیسی جاتیوں کے اندر کو روچال اور اوشی نر کے
ساتھ وٹس جاتی کا نام آیا ہے اور خیال کیا جاتا ہے کہ وٹس سے یہ
ہی وٹس مراد ہیں۔ پالی لٹریچر میں وٹس کا وٹش اور چینی گرنختوں
میں وٹس کا وچھ ہو گیا ہے]۔

پرترن رگوید کے منڈل ۹ کے سوکت ۹۶ کا رشی ہے اور رشیوں کے نقشہ میں اس کا نام سنکھیانک ۲۵ پر آیا ہے ۛ کٹوشکی براہمن کے ادمیا ۳ میں بھی اس کا ذکر آیا ہے ۛ

پرترن کا بیٹا اترک بھی بہت وکھیات ہے۔ پرانوں میں اس کی بڑی جھالکھی ہے اور رگوید (۶-۲۶-۸) میں اس کا ذکر اس طرح آیا ہے۔ کہ اے اگنی۔ اس یگیہ میں ہم تجھ کو سب سے ادھک پیارے ہوں اور پرتردنی (پرترن کا پتر) جو کشر مشری (ارتھات کشر یوں کی شوبھا) ہے شتروؤن کے مارنے اور دھن کے بھوگنے میں تشریشٹھ ہو ۛ

بھگ آٹھویں منڈل کے سوکت ۶۱۶ کا رشی ہوا ۛ ہا بھارت کے بھیشم پڑویں اس کے بنس کے بھگ لوگوں کا ذکر آیا ہے اور ہاتما بدھ کے زمانہ میں کٹوشامبی کے راجا اوڈین کا ایک بیٹا بودھی ان لوگوں کا راجا تھا ۛ

بھاگ بھومی چترورن کا پرورنک ہوا (ویشنو پڑان ۸-۲۰-۲۱) اور اس کے بعد اُس کا راج بنس سمپت ہوا ۛ

سوہوتر کے دوسرے پترکش کا بنس بارہ پیڑھی چل کر رہ گیا ۛ اس میں کوئی پُرش قابل ذکر نہیں ہے سوائے اس کے کہ آخری ہستی کشر دھرم سے دو پیڑھی پہلے ایک سنکرتی ہوا ہے اور متیہ پڑان کے رشیوں کی ناما ولی میں جو انگر اگوتری رشیوں میں ایک سنکرتی کا نام آیا ہے وہ سنکرتی شاید یہی سنکرتی ہوگا (نیردیکھو ہنسا ولی ۵) ۛ سوہوتر کا تیسرا پتر گرسمد تھا ۛ ایک اور گرسمد ہی ہے (ویت ہویہ) کا پتر ہوا ہے جس کا نام آگے ہنسا ولی ۱ میں آیا ہے اور جس کے بنس

میں شٹک کا پتر شٹونک ہوا ہے + ان دونوں گرسمدوں کا حال نام کی ایکتا کے کارن آپس میں گڈمڈ ہو گیا ہے اور اس کا برتانت و ستار پوربک تبھلے ادھیائے میں بیان کیا جا چکا ہے +

یہ سب برتانت جو اوپر بیان کیا گیا آلو کے چھوٹے بیٹے کشر و ردھ کے بنس کا ہوا - اب آلو کے بڑے بیٹے ہنیش کے بنس کا برتانت سنئے + رگوید میں ہنیش کا ذکر کئی منڈلوں کے منتروں میں آتا ہے اور منڈل ۷ کے سوکت ۹۵ کے منتر ۲ سے ظاہر ہوتا ہے کہ سرسوتی ندی اس کے راج کے اندر تھی - کیونکہ لکھا ہے کہ نامش ارفھات ہنیش کے بیٹے (بیاتی) کے لئے سرسوتی نے دھن اور گھرت (گھی) اور دودھ کا دریا بہا رکھا تھا + ہا بھارت میں ہنیش کی ایک کتھا آئی ہے جو دلچسپ ہونے کے ساتھ تاریخ کا ایک پتہ بھی بتاتی ہے اور اس لئے ہم اسکا خلاصہ نیچے درج کرتے ہیں :-

توشٹری (پرچاپتی) کا اندر سے جو دیوتاؤں کا راجا تھا و ردھ تھا - اس لئے اس نے اندر کو مارنے کے لئے تری شرس کو پیدا کیا مگر اس سے پہلے کہ تری شرس اندر پر وار کرے اندر نے ہی تری شرس کو مار دیا + اس پر توشٹری نے ورثر کو پیدا کیا اور ورثر اندر کو نکل گیا + دیوتاؤں نے جرمبکا (جائی) پیدا کی - ورثر کو جائی آئی اور اندر اس کے نکلے سے نکل گیا + ورثر نے پھرتنگ کیا تو دیوتاؤں نے وشنو سے سہا یتا چاہی - وشنو نے صلح کی رائے دی - اس پر ورثر سے صلح کے لئے ساز باز ہوئی - ورثر نے کہا کہ میں اس شرط پر صلح کرتا ہوں کہ میں کسی چیز سے فٹک ہو یا تر - لکڑی ہو یا پھر - ششتر ہو یا اشتر کسی وقت دن ہو یا رات اندر کے ہاتھ سے نہروں + یہ شرط

منظور ہوئی اور صلح ہو گئی + مگر ایک دن شام کے وقت جو نہ دن تھا نہ رات اُنہ نے موقع پا کر سمندر کے جھاگ سے جو نہ خشک تھا نہ تر۔ نہ لکڑی نہ پتھر۔ نہ شمشیر نہ اشتر و رتر کو مار ڈالا + ساری دشاںیں اندھیرے سے پاک ہو گئیں اور اندھیرا مٹ گیا + مگر اب اندر کو دو دوش لگ گئے۔ ایک برہم ہتیا کا جو تو شتری کے پتر نری شرش کو مارنے سے لگا اور دوسرا بھوٹ اور دھوکہ کا جو ورتر کو مارنے سے لگا + اس لئے اندر کا تیج گھٹ گیا اور وہ شرم کے مارے پانی میں جا چھپا + دیوتاؤں کا اب کوئی راجا نہ رہا۔ صلاح ہوئی کہ پریتوی کا راجا ہنیش جو بڑا دھرم اتما اور تجسوی ہے اُس کو اندر لوک کا راجا بنایا جاوے چنانچہ دیوتا ہنیش کے پاس گئے اور اُس کو راجا بنانا چاہا ہنیش نے کہا کہ مجھ میں یہ شکتی کہاں ہے کہ تمہارا راجا بنوں + دیوتاؤں نے کہا کہ تم اس کا سوچ مت کرو۔ جس پر تم دہٹی ڈالو گے اُس کی شکتی تم میں آجائے گی + ہنیش اس پر راضی ہو گیا اور اُن کا راجا بن گیا + مگر پریتوتا پا کر ہنیش کو مد ہو گیا اور وہ دھرم کرم سب بھول گیا + ایک دن اُس نے اندرانی کو دیکھا اور دیکھتے ہی اُس پر مہم ہو گیا + دیوتاؤں سے کہا کہ اندرانی کو میرے پاس لاؤ + دیوتاؤں نے اُس کو روکا تو وہ بہت بگڑا اور بولا کہ جب اندر نے ایک رشی (گوتم) کی استری اہلیا کا ست ہر اوقات تم کچھ نہ بولے اب مجھ کو روکتے ہو + دیوتا اندرانی کے پاس گئے اور اُس کو یہ سندیسہ سنایا + اندرانی ڈری اور گورو برہمپتی کی شرن میں گئی +

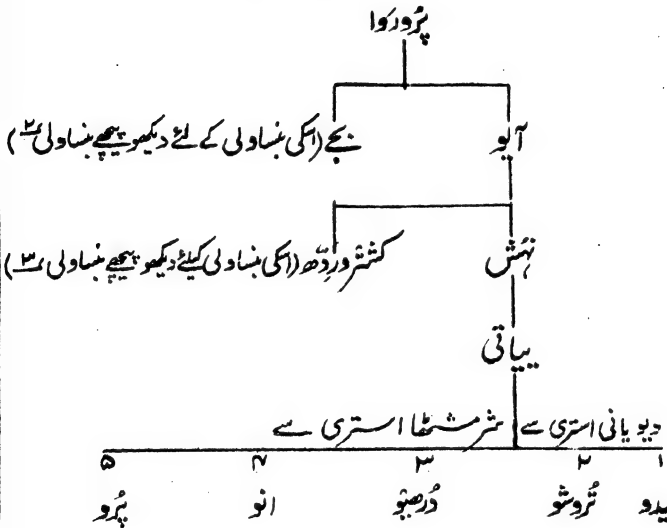
گورو نے کہا کہ ڈرمٹ اور نیتی سے کام لے۔ ہنیش کے پاس جا
 اور کچھ دن کی ہملت مانگ لے۔ اور اندر کی تلاش کر کہ وہ کہاں
 ہے میں اُس کو پھر اندر آسن دلا دوں گا۔ چنانچہ اندرانی ہنیش کے پاس
 گئی اور اُس سے کچھ دنوں کی ہملت مانگ لائی۔ اور ان دنوں
 کے اندر اندر کو ڈھونڈتے ڈھونڈتے اُدتر کی دشا (قطب شمالی)
 میں ایک جھیل کے اندر ایک کھل کی ڈنڈی میں چھپا ہوا پالیا اور
 اُس کو یہ سب برتانت سنایا۔ اندر نے کہا کہ ایک چال چل اور
 وہ یہ ہے کہ ہنیش سے کہہ کہ اگر تجھ میں اندر سے زیادہ سامرت
 ہے تو ایک ایسے ذہن میں سوار ہو کر میرے پاس آ جس میں براہمن
 بچتے ہوں۔“ اور پھر تماشا دیکھ۔ اندرانی نے کہا کہ اچھی بات
 ہے۔ چنانچہ وہ اندر کے پاس سے گئی اور برہسپتی کو یہ خبر سنائی
 اور اُسکی سستی سے جو کچھ اندر نے کہا تھا وہ ہنیش کو کہلا بھیجا۔ ہنیش
 اندرانی کے لئے دیوانہ ہو ہی رہا تھا بولا کہ یہ کیا بڑی بات ہے میں ابھی
 ساتوں برہم رشیوں کو پالکی میں جوتتا ہوں اور اُس میں بیٹھ کر اندرانی
 کے پاس جاتا ہوں۔ چنانچہ اُس نے اگشتیہ اُدک ساتوں
 برہم رشیوں کو ایک پالکی میں جوتا اور اُس میں سوار ہو کر اندرانی
 کے بھون کی طرف چلا۔ راستہ میں اُس کا رشیوں سے ایک
 وشے میں وواد ہو گیا اور اُس نے کرو دھ میں اگر اگشتیہ رشی
 کے سر پر ایک لات ماری۔ لات کا مارنا تھا کہ ہنیش کا بیج جاتا رہا
 اور وہ اگشتیہ رشی کے شاپ سے اگل کر بن کر پرتھوی پر گر پڑا اور
 دس ہزار برس تک اسی دشا میں پڑا رہا۔ اندر کو اگنی ڈھونڈ

کر لایا اور گورو بھپتی نے اُس کو اندر آسن پر بٹھایا ۽ انجام دس ہزار برس کے بعد جب ہما بھارت کا سسے آیا اور ییدیشٹھر آدک پانچوں پانڈوؤں کو جوئے کی ہاریں بن باس ملا تو ایک دن بن باس میں پچرتے پچرتے جیم اس اُگلر کے مہنہ میں جا پھنسا۔ اور اُگلر ییدیشٹھر کے گیان سے ملکت ہو کر پھر ہنش بنا اور جیم کو چھوڑ کر سوڑگ کو سدھا را۔
 اُتی (دیکھو ہما بھارت = بن پڑو - ادھیائے ۱۷ تا ۱۸۱ ۽ اور اُدیوگ پڑو - ادھیائے ۹ تا ۱۸) ۽

اس کھتھیں ایک فقرہ (جو اُدیوگ پڑو کے ادھیائے ۱۷ کا شلوک ۷ ہے) اتھاس سے خاص تعلق رکھتا ہے اور اس فقرہ کے لئے ہی ہم نے یہ ساری کھتا درج کی ہے اور وہ فقرہ یہ ہے کہ ہنش سے ہما بھارت کے زمانہ تک دس ہزار برس ہوئے ۽ ہنش پڑورا سے مرف تین پڑھی پیچھے ہے تو گویا پڑورا سے اور اُس کے سمکالین اکشوا کو سے ہما بھارت کے زمانہ تک دس ہزار برس ہوئے اور ہما بھارت سے اس وقت تک پانچ ہزار برس ہوئے جیسا کہ ہم آگے بھاگ ۲ کے ادھیائے ۳ میں اچھی طرح ثابت کر کے دکھائیں گے تو اس حساب سے پڑورا اور اکشوا کو سے جو چندر بنس اور سورج بنس کے بانی ہیں اور جن سے اس منوتر کے آفری طوفان کے بعد ہجارت دیش کا اتھاس شروع ہوتا ہے اس وقت تک اندازاً پندرہ ہزار برس ہوئے ۽ ہم نے اس کال کا مان پیچھے ادھیائے ۲ میں چودہ ہزار برس لگایا ہے اور وہ مان اس کھتا سے بھی ٹھیک بیٹھتا ہے (دیکھو آگے صفحہ ۲۹۸) ۽

تہش کا بیٹا یاتی ہوا اور یاتی کے یدو آدک پانچ پتر ہوئے
جس کا نقشہ ذیل سے ظاہر ہے :-

بنساولی نمبر



جو یاتی کی گدی پر بیٹھا۔ پانچ اور کھڑا اس کے پیچے میں ہوئے تھے (دیکھو بنساولی ۵) +

اگے بگے آدک دیں اسی کے پیچے کے بسائے ہوئے ہیں (دیکھو بنساولی ۵) +

اس سے چوتھی پیری میں گندھار پڑا جس نے گندھار (قندھار) بسایا +

اس کا بیٹا چین اور ترکستان میں پھیلایا +

جو یاد نہیں کا بانی ہوا اور شری کرتن بھی اسی میں ہیں ہوئے (دیکھو بنساویاں ۵۷ دیکھو) +

بیاتی نے دیوتیوں کے راجا ویش پروا کی بیٹی شرمشٹھا کو اور دیوتیوں کے گرو
 شکر آچارج کی بیٹی دیویاتی کو بیاہا تھا۔ شکر آچارج براہمن تھے
 چلے وہ دیوتیوں کے گرو ہی کیوں نہ تھے اور براہمن کی کنیا کا چھتری
 کو بیاہا جانا ایک اٹلی بات تھی اور بنا کسی ویش کا رن کے دھرم سے
 ورتہ تھی اس لئے شرید بھاگوت (سکندھ ۹- ادھیائے ۱۸) میں
 اس کی کھتا یوں آئی ہے کہ ایک دن شرمشٹھا اور دیویاتی ایک تالاب
 میں اشنان کر رہی تھیں۔ اشنان کر کے شرمشٹھا نے بھول کر دیویاتی کے
 بسرپہن لئے۔ اس پر دیویاتی نے شرمشٹھا کو طعنہ دیا کہ تو اشر وکی بیٹی ہو کر
 ہم براہمنوں کے بسرپہنتی ہے اور اشر بھی وہ جو میرے پتا کے چیلے
 شرمشٹھا نے جواب دیا کہ ہمارے گھر کی بھکاری ہو کر تو کس منہ سے
 ایسا کہتی ہے اور کرو دھ میں آکر اس کو ایک گنوئیں میں گرا دیا پھوڑی
 دیر کے بعد بیاتی شکار کھیلتا ہوا پانی پینے کے لئے اسی کنویں پر آیا
 اور اس میں ایک استری کو گرا ہوا دیکھ کر رسی سے اوپر کھینچا اور ہاتھ
 پکڑ کر باہر نکالا۔ دیویاتی نے باہر نکل کر کہا کہ اب جو آپ میرا ہاتھ اپنے
 ہاتھ میں لے چکے ہیں تو یہ ہاتھ آپ کا ہو چکا اور دوسرا کوئی اس ہاتھ
 کو نہیں گرہن کر سکتا۔ اگرچہ یہ دھرم ورتہ ہے کہ براہمنی چھتری کو بیاہی
 جائے پر یہ سمبندھ اب ایشور کی طرف سے ہو گیا اور اس کو سویکار
 کرنا چاہیئے۔ اس کے اوپر آنت مجھ کو ایک شاپ بھی ہے کہ میں
 کسی براہمن کو نہ بیاہی جاؤں اور وہ اس طرح سے ہے کہ جب دیوتاؤں
 اور دیوتیوں کے سسگرام میں دیشیہ میرے پتا شکر آچارج کی سنجیونی ودیا
 سے مرمر کر اٹھتے رہے اور دیوتاؤں کو یہ سامبرتہ نہ ہوئی کہ وہ اپنوں میں

سے کسی مرے ہوئے کو چلا کر اٹھا سکیں تو دیوتاؤں نے اپنے گرو برہسپتی کے بیٹے کچھ کو میرے پتا کے پاس سنجونی و دیا سیکھنے کے لئے بھیجا اور میں نے اپنے پتا سے اُس کو یہ و دیا سیکھوائی + جب وہ و دیا سیکھ کر چلنے لگا تو میں نے اُس سے بیاہ کی کا منا پرگٹ کی - پر تو اُس نے مجھ کو اپنے گرو کی پُتری اور اس لئے اپنی بہن سمجھ کر سویکار نہ کیا + اس پر میں نے کرودھ میں آکر اُس کو شاپ دیا کہ جا جو کچھ تو نے میرے پتا سے سیکھا ہے وہ سب نشٹ ہو جاوے اور اُس نے اُلٹ کر مجھ کو شاپ دیا کہ جا تو بھی اب کسی براہمن کو نہ بیاہی جائے + پھر اے راجا ییاتی - براہمنوں سے کشتری پیدا ہو چکے ہیں اور کشتریوں کے ساتھ براہمن مل جُل گئے ہیں - اس لئے اب آپ کو چاہئے کہ مجھ کو سویکار ہی کریں + ییاتی نے اُسکو سویکار کیا اور شکر آچار ج نے بھی اُسکو ایشور کرت سمجھ کر دیویاتی کو ییاتی کیساتھ بیاہ دیا اور شر مشٹا کو اُس کی اس کرتوت کے دند میں جو اُس نے دیویاتی کے ساتھ کی تھی اُسکے پتا سے داسی بنو کر دیویاتی کے جہیز میں دلوا دیا ییاتی نے اُس کو بھی بیاہ لیا اور ایشور کی کرنی ایسی ہوئی کہ دیویاتی سے تو ییاتی کے دو پُتر ہی ہوئے ایک بدو اور دوسرا دُر و سو یا کر و شو - مگر شر مشٹا سے تین پُتر ہوئے - پر و - دُر و سو اور آو - اور گدئی کا وارث بھی شر مشٹا کا پُتر پر و ہی ہوا +

لکھ یہ کہناں جہا جہارت (آدی پر و - ادھیائے ۷ تا ۸) میں آئی ہیں - اور یہ شبد کہ براہمنوں سے کشتری پیدا ہو چکے ہیں اور کشتریوں کیساتھ براہمن مل جُل گئے ہیں - ادھیائے ۱۵ کے شلوک ۱۹ کے پد میں + ان شبدوں سے جاتیوں کا خلط ملط ہونا صاف ظاہر ہے + اور اس سے پہلے ادھیائے ۶ میں اور اس سے پیچھے ادھیائے ۱۵ میں تو صاف لکھ دیا گیا ہے کہ جب پر شورام جی نے ۱۱ بار کشتریوں کو مار کر برہمقوی کو کشتریوں سے خالی کر دیا تو کشترا نیوں نے براہمنوں سے اولاد پیدا کی اور اس طرح سے کشتریوں کے جس کا سلسلہ پھر جاری ہوا +

پرو کا گدی پر بیٹھا بھی یوں بیان کیا گیا ہے کہ جب دیویانی نے دیکھا کہ راجا (بیاتی) شرمیٹھا سے سنتان پیدا کر رہا ہے تو اُس نے اپنے پتا سے جا کر اس کی شکایت کی اور اُس کے پتانے بیاتی کو شاپ دیا کہ تیری جوانی نشٹ ہو اور ٹوانت کا بڈھا ہو جائے۔ چنانچہ بیاتی جوانی میں ہی بڈھا ہو گیا اور گھر کر شکر آچار ج کی منت سماجت کرنے لگا۔ آچار ج نے کہا کہ اگر کوئی تجھ کو اپنی جوانی دے دے تو تو اُس کی جوانی لے کر پھر جوان ہو سکتا ہے۔ بیاتی نے اپنے پانچوں بیٹوں سے جوانی مانگی مگر پرو کے سوائے اور کسی نے باپ کی بات نہ مانی۔ اس پر بیاتی نے پرو کو اپنی جگہ گدی پر بٹھایا اور آپ اُس کی جوانی لے کر بان پرستیوں کا جیون بیت کرنے لگا۔

ہم ابھی ہنیش کے حال میں دیکھ چکے ہیں کہ ہنیش سے ہما بھارت کے زمانہ تک دس ہزار برس ہوئے۔ ہنیش پرو زو سے تیسری پٹرمی میں ہے اور پرو زو کے سکالین اکشوا کو سے ہما بھارت تک ۹۵ پٹریاں ہوئیں تو ہنیش سے ہما بھارت تک ۹۲ پٹریاں دس ہزار برس میں ہوئیں گویا فی پٹرمی ۱۱۱۱ یعنی تقریباً ۱۱۱۱ برس ہوئے ہم نے فی پٹرمی سو برس قرار دیئے ہیں۔ یہ ہی نتیجہ ہنیش کے بیٹے بیاتی کی کھتا سے نکلتا ہے۔ لکھا ہے کہ جب بیاتی کو پرو کی جوانی مل گئی تو وہ بان پرستہ آشرم میں ایک ہزار برس تک پرختوی کا آئند بھوگ کر اپنے اچھے کرموں کے پرتاپ سے سوڑگ کو سدھا را۔ مگر سوڑگ میں پہنچ کر اس کو اجمان ہو گیا اور

اس ابھان کے کارن وہ پھر پرتھوی پر گر پڑا + پرتھوی پر
اس وقت ان چار راجاؤں کا راج تھا:-

(۱) دسومان (۲) ششی (۳) پرتودن (۴) اشٹک + دسومان
کا ٹیک پتہ نہیں۔ کہیں (آدی پرو۔ ادھیائے ۹۳ شلوک ۱ میں)
اس کو اوشداشو کا پتر لکھا ہے۔ کہیں (آدیوگ پرو۔
ادھیائے ۱۱۶ شلوک ۱۵ میں) اس کو اکشا کو بنی ہری اشو کا
پتر دسومان لکھا ہے + پرتو ششی اُشی نرکا بیٹا ہے جو یاتی کے
بیٹے آو کے بنس میں آو سے دسویں پیڑھی پر ہے (دیکھو آگے
بنسادی ۵)۔ پرتودن دوداس کا پتر ہے جو بیچے بنسادی ۳
میں پرتوداس سے تیرھویں پیڑھی پر گویا یاتی سے دسویں پیڑھی
پر ہے۔ اشٹک و شوامتر کا پتر ہے اور بنسادی ۳ میں
پرتوداس سے چودھویں پیڑھی پر گویا یاتی سے وہی دسویں
گیا رھویں پیڑھی پر ہے + پس یہ سب راجا جو یاتی کے
ایک ہزار برس بعد پرتھوی پر بھارت ویش میں راج
کرتے تھے ییاتی سے دسویں پیڑھی میں تھے اور فی پیڑھی وہی
ایک سو برس کا پتہ دیتے ہیں +

ہنش اور ییاتی دونوں رگویدک رشی ہوئے ہیں اور
منڈل ۹ کے سوکت ۱۱ کے رشی ہیں + رگوید کے اندر بھی
ان کے نام آئے ہیں۔ چنانچہ منتر (۱۰-۶۳-۱) میں آیا ہے
کہ جو دیوتا دُور دُور سے آکر وٹو شوت منو کی سنتان کے ساتھ
پریتی کرتے ہیں۔ جو دیوتا کہ ہنش کے پتر ییاتی کے گیتھ میں

اگر شریک ہوتے ہیں۔ وہ ہمارے اوپر بھی کرپا کریں؟ اور یاتی کے پانچوں پیتروں یدو۔ تروشو۔ پڑو۔ دُریشو اور آٹو کے نام رگوید (۱-۱۰۸-۸) میں اس پرکار سے آئے ہیں:- اے اِندرا اور اِگنی تم چاہے یدو کے پاس ہو۔ چاہے تروشو کے۔ چاہے پڑو کے۔ چاہے دُریشو اور آٹو کے جہاں کہیں بھی ہو تم وہاں سے ہمارے پاس آؤ اور ہمارے سوم کو پیو“

یاتی کے ان پانچوں پیتروں میں سے پڑو جیسا کہ تیجے بیان کیا جا چکا ہے یاتی کی راجگدی کا مالک ہوا۔ اور اُس کا بنس ہما بھارت تک برابر راج کرتا چلا آیا۔ چنانچہ یدھشٹیر آدک پانڈو اور دُریدھن آدک کٹوروہن کے درمیان ہما بھارت کا جاسنگرام کھڑا تھا دونو اسی پڑو کے بنس میں تھے اور اس نسبت سے پٹورو تھے + یدو کا بنس بھی بہت پھیلا اور شری کرشن جی نے اسی بنس میں جنم لے کر چند بنس کے اس بنس کو چار چاند لگائے + مگر ہم ان دونوں کا بنس تیجے لکھیں گے کیونکہ ان کا وستار بہت ہے پہلے باقی تینوں کے بنس کا حال لکھتے ہیں اور وہ اس طرح پر ہے:-

(۱) دُریشو

اس کا بنس افغانستان کی طرف چلا گیا اور اس سے چوتھی پیرھی میں گندھار ہوا جس نے گندھار (حالیہ قندھار) دیس بسایا + دُریدھن کی ماں گاندھاری اس گندھار دیس کی تھی

اور اس وجہ سے گاندھاری کہلاتی تھی ۽

[گندھار کی قدامت اس سے ظاہر ہے کہ اس کا ذکر ویدوں میں ہے۔ چنانچہ رگوید (۱-۱۲۶-۷) میں راجا بھوئیہ کی رانی لومشا کہتی ہے کہ میرے شریہ کے روگے گندھاریوں کے مینڈھوں کے بالوں کے سمان ہیں ۽ اخفر وید میں گندھار کا نام مچ وان اور انگ اور مگدھ کے ساتھ آیا ہے ۽ ائیرے براہمن (۷-۳۴) میں گندھار کے ایک راجا گن جیت کا ذکر ہے ۽ شت پتہ براہمن (۸-۱۰۸-۱۰) میں گندھار کے ایک اور راجا سورج (سورگ جت) کا ذکر ہے جو ناگن جت یعنی گن جت کے بس کا تھا ۽ شرؤت سوتروں میں بھی گندھار کے لوگوں کا ذکر آتا ہے۔ مثال کے لئے دیکھو بگدھاین ۲۱-۱۳+ اپستنب ۲۲-۷-۱۸ ۽ ہرنیہ کیشی ۱۷-۶ ۽ گندھارویں تیچھے پشاور تک پھیل گیا تھا۔ چنانچہ یعنی سیاح ہیون سانگ کے زمانہ میں اس کی راجدھانی پُرش پُور (پشاور) میں ہی تھی ۽ اس سے پہلے یونانیوں کے زمانہ میں اس کی راجدھانی پُشکر اوتی اور نکش شلا میں تھی] ۽

گندھار سے پانچ پیرھی نیچھے شت دھرم ہوا۔ وہ اور آگے بڑھا اور اوتر کے ملیچھوں کا راجا ہوا ۽

[رگوید (۷-۱۸-۱۷) میں آیا ہے کہ انو اور دُرہیو کے ساٹھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ بیروں کی ایک راجا سداس کے ساتھ لڑائی ہوئی ۽ انو اور دُرہیو تو راج بنسادیوں میں ییاتی کے پتروں کے نام ہیں۔ مگر ان کا سکا لین کوئی سداس بنسادیوں میں نہیں دیکھتا ہے۔ اگرچہ ان سے بہت نیچھے جا کر ایک سداس رامین کال سے کچھ پہلے اور

ایک سدا س ہا بھارت کال سے کچھ پہلے دیکھتے ہیں اس لئے یہ درہیو اور انو
اور سدا س جو بچوں کا پتر ہے کوئی اور ہستیاں میں جو درتانا ویدک کال سے
پہلے کسی پور و کال کی ہیں ؟ دیکھو پیچھے صفحہ ۸۵ اور صفحہ ۸۶]

(۲) ترو شو

اس کی اولاد چین اور ترکستان میں پھیلی۔ چنانچہ میکس مولر صاحب کہتے
ہیں کہ تورانی جو ترکستان اور سنٹرل ایشیا میں پھیلے ہوئے تھے ترو شو کی اولاد
میں (دیکھو کتاب ہندو سو پیر پورٹی) یعنی ہندوؤں کی فوقیت مصنف ہر بلاس
ساردا) ترکوں کا مورخ ابوالغازی ترکوں کو آئے یعنی چاند کی اولاد
بتاتا ہے اور کہتا ہے کہ آئے کا بیٹا جلدو اور جلدو کا بیٹا ہیو تھا اور
اس ہیو سے چین کے راجاؤں کی پہلی نسل چلی (دیکھو کتاب
راجستھان مصنف کرنل ٹاڈ) اور ابوالغازی کے آئے اور جلدو اور
ہیو اسی ترو شو کا پور ورج آو اور ترو شو کا بھائی جدو (یدو) اور
جدو کا بنسج ہے ہے ؟ دیکھو پیچھے بنساولی ملا اور آگے بنساولی کے پو
یون لوگ جنکو فرنگی مورخ غلطی سے یونانی اور خاص کر باختر کے
وہ یونانی سمجھتے ہیں جو سنہ عیسوی کے آغاز کے لگ بھگ ہوئے ہیں
وہ بھی اسی ترو شو کی اولاد ہیں چنانچہ ہا بھارت (آدی پورو۔ ادھیائے ۸۵
شلوک ۳۴) میں صاف لکھا ہے کہ یدو کی سنتان یادو۔ ترو شو
کی یون۔ درہیو کی بھوج۔ اور انو کی یلچہ کہلاتی ہے ؟ اور بھارت ورش
کے اتہاس میں انکا ذکر ابتدا سے چلا آتا ہے۔ جیسا کہ ہم آگے بھاگ ۲ کے ادھیائے ۱
میں راجاسگر کے حال میں اور خاص کر بھاگ ۴ کے ادھیائے ۵ میں چندر گپت اور اشوک
کے حالات میں جہاں فرنگی مورخ اس جاتی کا ذکر کرتے ہیں پوری تفصیل کیساتھ دکھائی گئی ہے

جزیرہ یادا (جاوا) بھی غالباً ان ہی تروثوئسی یون لوگوں کا بسایا ہوا ہے جیسا کہ اس کے ساتھ لگتا ہوا جزیرہ بالی تروثو کے بھائی انو کے بنج بلی کا بسایا ہوا ہے جس کا حال آگے بنا دلی ۷۷ میں آتا ہے۔ جاوا کا نام رامین میں یو (دو پ) آیا ہے اور یونانی مورخ ٹولیمی نے بھی جو دوسری صدی عیسوی میں ہوا ہے اس کا یہی نام اپنے جغرافیہ میں دیا ہے۔ سنسکرت کے کئی کتبے بھی جاوا میں نکلے ہیں جن میں اس کا نام یو (دو پ) اور یو (بھومی) لکھا ہوا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ کسی زمانہ میں یہاں یو یعنی جو بہت ہوتے ہو گئے۔ اور جانیٹل (یو پھل) کی بہتات کی تصدیق تو ابن بطوطہ ہی اپنے زمانہ میں کرتا ہے۔ اور اس سے اس کا نام یو (دو پ) پڑ گیا ہو گا اور پھر اس یو (دو پ) کے رہنے والے یون کہلانے لگے ہو گئے (منفصل تشریح کے لئے دیکھو اس گرنٹھ کا بھاگ ۴۔ ادھیائے ۵)۔

ہجرت کے زمانہ میں یو پھل کا بھائی سہدیو دکن کی دگ بنجے میں سورجی اور آٹوی پری کو فغ کرتا ہوا اور یونوں کے نگر سے کریتا ہوا ویمیشن کے دیس (نکا) میں پھو پچا تھا۔ سورجی اور آٹوی (حالیہ بٹادیہ) اب بھی جاوا کے بڑے شہر ہیں اور اسلئے ہجرت کے یونوں کے نگر سے مراد صاف جاوا سے ہے۔

جاوا کے وسطی صوبہ کا نام کلنگ ہے اور الفنسٹن صاحب گورنمنٹی اپنی تاریخ ہند میں لکھتے ہیں کہ جاوا کی تواریخ بتاتی ہیں کہ اسکو ہندوستان کے صوبہ کلنگ کے ہندوؤں نے بسایا تھا۔ اور ہندوستان کا صوبہ کلنگ اسی بلی کے بیٹے کلنگ کا بسایا ہوا ہے جس نے جزیرہ بالی بسایا ہے اور جس کا ذکر ابی اوپر آچکا ہے۔

جاوا میں اگشیہ کی بڑی مانتا ہے اور اس کی مورتیاں جگہ جگہ ملتی ہیں۔ سنسکرت کے ایک کتبہ میں جو آریا پھنڈ میں ہے اسکو کلچ لکھا ہے۔
 کلچ کا ارتھ ہے وہ جو کلس کے اندر پیدا ہوا۔ ایک اور کتبہ میں جس پر اگشیہ شک آہو یعنی اگشیہ سمت نیٹن و شو رشی ارتھات ۵۵۲ کھدا ہوا ہے اس کو کنبھ یونی لکھا ہے۔ اور ان و شیشنوں سے صاف ظاہر ہے کہ اگشیہ سے مراد اُس ویدک رشی سے ہی ہے جس کا نام ادھیائے (۳) کے اندر رشیوں کے نقشے میں سنکھیا نک ۱۱ پر آیا ہے۔
 فرنگی مورخ جہاں کہیں شک لکھا دیکھتے ہیں اس کا ارتھ شک سالواہن کرتے ہیں اور اس لئے یہاں بھی اگشیہ شک آہو کو شک سالواہن سمجھ کر اس کتبہ کو $482 = 48 + 40$ عیسوی کا سمجھتے ہیں۔ مگر یہ ٹھیک نہیں ہے۔ شک کے ارتھ کیول سمت کے ہیں چاہے وہ سمت کسی کا ہو۔ یہاں صاف طور پر اگشیہ کا نام شک کے ساتھ پڑا ہوا ہے۔ پس یہ سمت سالواہن کا نہیں بلکہ اگشیہ کا ہے اگرچہ یہ معلوم نہیں کہ اگشیہ کے سمت سے کیا مراد ہے۔ اسی طرح جاوا کے اکثر کتبوں میں آدی شک کا ذکر آتا ہے اور وہاں بھی یہ لوگ شک سالواہن کا ارتھ ہی کرتے ہیں۔ مگر یہاں شک کے ساتھ جو آدی یعنی ابتدائی کا لفظ پڑا ہوا ہے وہ صاف چُغلی کھاتا ہے کہ اس شک سے کوئی اور شک مراد ہے جو شک سالواہن سے پہلے ہے۔

چینی سیاح فاہیان کے زمانہ (۴۱۴ عیسوی) تک جاوا میں برہمنی دھرم کا پرچار تھا۔ اس کے بعد بکھ دھرم کا پرچار ہوا۔ اور ان دونوں دھرموں کی شاندار یادگاریں جاوا میں موجود ہیں۔

بھوتوں کی یادگار میں بورو بڈر (ہو بڈھ) کا مندر بڑا عالیشان
 کھڑا ہے جس میں جہاں بڈھ کے پوزو جنموں کے چرتروں کے
 چتر نہایت کاریگری اور صفائی کے ساتھ کھدے ہوئے ہیں
 اور اس کثرت سے کھدے ہوئے ہیں کہ اگر ان کو ایک سیڑھی
 پھیلایا جائے تو ان کا پھیلاؤ تین میل سے بھی زیادہ ہوتا ہے
 ہندوؤں کی یادگار اس کے مقابلہ میں پریم بن کا مندر ہے۔
 یہ ایک راجا دکش کا بنایا ہوا ہے اور اس میں جہاں بڈھ
 کے چرتروں کے جواب میں شری کرشن جی اور شری رام چندر
 جی کے جیون چرتر کھدے ہوئے ہیں یہ دونوں مندر وسطی
 جاوا میں ہیں اور ٹیلیڈر بنس کے راجاؤں کے زمانہ کے ہیں جو
 ہندوستان کے گپت بنس کی ایک شاخ تھی اور جس کی راجدھانی
 جزیرہ سوماترا کے شہر شری بنجے میں تھی ۽ سوماترا اور جاوا کو ملا کر سوڈان
 دو پ کہتے تھے ۽

جاوا کے لوگ اپنے آپ کو پانڈودن کی اولاد میں سے سمجھتے ہیں۔ اور
 انہوں نے ان کے نام پر انیک مندر بنائے ہوئے ہیں۔ ان مندروں کو چندری کہتے
 ہیں اور رجن۔ سوہدرا۔ پتھ دیو (دھرم راج = ییدھشٹر) جیم۔ شگندری۔ اور
 گھوٹ کچ کی چندریاں مشہور ہیں ۽

یہاں کے راجا اور سردار اب بھی راجا۔ پرمبو۔ آرمیہ۔ اور ادھی پتی اور
 جھوپتی کہلاتے ہیں۔ اور یہاں کے عام لوگوں کے جیون پر جو ہندو سبھیتا
 کا اثر اب تک پڑا ہوا ہے اُس کا نقشہ ہم آگے راجا بلی اور اُس کے دو پ
 بلی کے حال میں رندر ناتھ ٹاگور کے الفاظ میں لکھیں گے ۽

یہ بنساولی بالکل نامکمل ہے کیونکہ چتر دھتھ (روم پاد) جو اس بنساولی میں
اکشوا کو کے سمکالین پُر دھوا سے ۱۷۷ پر درج ہے وہ شری رام چندر جی کے پتا
راجا دشر دھتھ کا سمکالین تھا اور شری رام چندر جی کا نام اکشوا کو کے بنس
میں نہ پڑتا ہے۔ اسی طرح جہاں اس بنساولی میں جہا بھارت
کے ہمدھتھ جو دھاکرن کا نام ۱۷۷ پر آتا ہے وہاں اکشوا کی
بنساولی میں کرن کے سمکالین راجا برہدیل کا نام ۹۵ پر آتا ہے +
اور اسی بنساولی میں جہاں شرید بھاگوت کے اندر پُشلاکش
اور برہدھنا کے بیچ میں صرف ایک نام برہدھتھ آتا ہے وہاں دشنو
پُران میں چھ نام آتے ہیں اور وہ نام یہ ہیں :-

پُشلاکش

چمپ (جس نے چمپا نگری بسائی) +

ہری انگ

بھدھتھ

برہدھتھ

برہت کوما

برہد بھانو

برہدھنا

۱۷۷ بالیکی رامین میں چمپا نگری کو راجا دشر دھتھ کے سمکالین لومپاد یا روم پاد کی
راجدھانی لکھا ہے۔ مگر روم پاد جو چتر دھتھ کا دوسرا نام ہے اس چمپ سے تین پیر می پہلے
ہوا ہے۔ پیر یہ چمپ چمپا نگری کا بانی کس طرح ہو سکتا ہے + بھاگوت میں اس چمپ
کا نام ہی نہیں ہے۔ مگر سورج بنس میں راجا ہر شچندھر سے تیسری پیر می ایک چمپ

اب رہی یہ بات کہ ان جہا پرشوں میں سے کون ویدک کال کے اندر ہیں اور کون ویدک کال سے باہر ہیں سو اس کے لئے ہمارے پاس ایک پرمان ہے اور وہ یہ ہے کہ پُرانوں میں اس بات کا حوالہ ہے اور جہا بھارت (آدی پرو۔ ادھیائے ۱۰۴) میں مفصل لکھا ہے کہ اس ناما ولی میں جو رک پر بتی کا نام آیا ہے اُس بلی کے ستان نہیں ہوتی مٹی اور اس لئے بتی نے اپنی رانی سودیشنا

کا نام لکھا ہے اور اس کو چپا پوری کا بانی لکھا ہے اور یہ ٹھیک ہو سکتا ہے۔ وشنو پُران میں بھاگوت کے اس چپ کی جگہ چنچو کا نام آیا ہے۔

سنسکرت گرنٹھوں میں انگ دیس کو جس کی راجدھانی یہ چپا تھی مگدھ دیس کے پورب اور مہلا دیس کے پورب اور ترمین لکھا ہے۔ دندئی کہی نے اس کو گنگا کے کنارے لکھا ہے۔ اور چینی سیاح ہون سانگ نے اس کو ایک پہاڑی دیو پ سے ۲۴ میل پیم میں لکھا ہے کنگکم صاحب نے تحقیقات سے معلوم کیا ہے کہ بھاگلپور سے ۲۴ میل پورب کی طرف ایک ایسی ہی پہاڑی پتھر گھا کے سامنے ہے اور بھاگلپور کے منقل ایک دو گاؤں چپا پور اور چپا نگر کے نام سے اب تک آباد بھی ہیں۔ انڈو چائنا کی بستی چپا انگدیس کی اسی چپا کی کسی زمانہ کی نو آبادی ہے۔ انڈو چائینا میں اس کا حابہ نام اومان ہے مگر یونانی جغرافیہ دان ٹولیمی نے جو اپنا جغرافیہ سہلہ صیوی کے قریب لکھا ہے اُس میں اس کا پُرانا نام چپا ہی دیا ہوا ہے۔ اور اب بھی عوام میں اس کا نام چپا ہی ہے۔ اس کے تین صوبہ ہیں:- امراتی ورجی اور پانڈورنگ اور یہ تینوں نام بھی ہندو انی ہیں۔ چپا کی وسعت اس سے اور ظاہر ہوگی کہ یہ ملک انام کا سارا جنوبی حصہ ہے۔

میں رشی دیرگھتس کے نیوگ سے سنتان پیدا کرائی + دیرگھتس
 رشی اُتھتھیہ کا اندھا پُتر تھا اس لئے سودیشنا نے اس کے پاس
 جانانہ چاہا اور اپنی جگہ اپنی ایک شودرا داسی کو بھیج دیا اور اُس
 داسی کے دیرگھتس سے ایک پُتر ہوا جس کا نام گلشتی دان ہوا +
 پھر راجا کے سمجھانے سے سودیشنا آپ دیرگھتس کے پاس گئی اور
 اس نیوگ سے اس کے انگ بنگ آدک پُتر اُپن ہوئے +
 اُتھتھیہ - دیرگھتس اور گلشتی دان تینوں ویدک رشی ہوئے ہیں اور
 رشیوں کے نقشہ میں جو اس سے پچھلے ادھیائے میں دیا گیا ہے
 ان کے نام سنکھیانگ ۱۷۷ و ۱۷۸ اور ۱۷۹ پر آئے ہیں + پس راجا بلی
 جس کی رانی نے دیرگھتس سے نیوگ کرایا اور انگ بنگ آدک
 جو اس نیوگ سے اُپن ہوئے اور اُن سے پہلے اور جتنے راجا آو کے
 بنی میں ہوئے وہ سب ویدک کال میں ہوئے + ان سے تین نام آگے
 چل کر ہی چتر رتھ کا نام آجاتا ہے جو شری رام چندر جی کے پتا راجا دشرتھ
 کا سسکالین ہے + یہ رامین کا زمانہ ہے اور ویدک کال سے
 باہر ہے اور ہم نے اُس کا نام اور اس سے آگے کثرن تک جو
 ہما بھارت کے زمانہ میں ہوا دوسرے راجاؤں کے نام صرف اس
 بنساولی کی ناگمل حالت دکھانے کے لئے اور اس کو یہاں
 ہی ختم کر دینے کے لئے لکھ دئے ہیں +

دیرگھتس کی جو کمٹھا اس جگہ ہما بھارت میں آئی ہے اُس
 سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ استریاں پہلے ایک بیتی کی
 پابند نہیں ہوتی تھیں جس کے ساتھ چاہتی تھیں رہنے لگتی

نہیں۔ اس واسطے جب دیرگھتس کی استری دیرگھتس کے اندھے پن سے دُکھی ہو کر اس کو چھوڑنے لگی تو دیرگھتس نے کہا کہ اچھا تو میں آج سے یہ مریدا باندھتا ہوں کہ استری عمر بھر ایک پتی کی پابند رہے۔ اور پتی مرجائے تو بھی وہ دوسرے پُرش کو پراپت نہ کرے (آدی پرو۔ ادھیائے ۴۷۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔ ۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔ ۵۳۹۔ ۵۴۰۔ ۵۴۱۔ ۵۴۲۔ ۵۴۳۔ ۵۴۴۔ ۵۴۵۔ ۵۴۶۔ ۵۴۷۔ ۵۴۸۔ ۵۴۹۔ ۵۵۰۔ ۵۵۱۔ ۵۵۲۔ ۵۵۳۔ ۵۵۴۔ ۵۵۵۔ ۵۵۶۔ ۵۵۷۔ ۵۵۸۔ ۵۵۹۔ ۵۶۰۔ ۵۶۱۔ ۵۶۲۔ ۵۶۳۔ ۵۶۴۔ ۵۶۵۔ ۵۶۶۔ ۵۶۷۔ ۵۶۸۔ ۵۶۹۔ ۵۷۰۔ ۵۷۱۔ ۵۷۲۔ ۵۷۳۔ ۵۷۴۔ ۵۷۵۔ ۵۷۶۔ ۵۷۷۔ ۵۷۸۔ ۵۷۹۔ ۵۸۰۔ ۵۸۱۔ ۵۸۲۔ ۵۸۳۔ ۵۸۴۔ ۵۸۵۔ ۵۸۶۔ ۵۸۷۔ ۵۸۸۔ ۵۸۹۔ ۵۹۰۔ ۵۹۱۔ ۵۹۲۔ ۵۹۳۔ ۵۹۴۔ ۵۹۵۔ ۵۹۶۔ ۵۹۷۔ ۵۹۸۔

استری اس سے نفرت کرنے لگی تھی اور اس سے اپنا پیچھا چھوڑنے کے لئے اس کو مذی میں بہا آئی تھی ۽ مگر پریشور کی کرنی ایسی ہوئی کہ اُس کو ایک ٹوٹی ہوئی کشتی کا تختہ ہاتھ لگ گیا اور یہ بہتے بہتے راجابلی کے دوپ میں جانکلا اور بلی کے ہاتھ لگا اور وید کا منتر مذکور اس تمام اتہاس کا خلاصہ ہے ۽ چنانچہ منتر کے پوزد آزدھ کا ارتھ ہے کہ دیڑگھ تس دسویں جگ میں ارتھات دسویں سنتان پیدا کرنے کے پشچات بڈھا ہو گیا (کیونکہ وید کے اُس کوش میں جو یورپ میں چھپا ہے اور پیڑ سبرگ کا کوش کہلاتا ہے جگ کا ارتھ نسل اور سنتان کا بھی کیا ہے اور جرمن وِڈوان یہ ہی ارتھ کرتے ہیں) اور منتر کے اوتر آزدھ کا ارتھ ہے کہ برہما ان بہتے ہوئے جلوں کا سار تھی یعنی رتھبان ہو گیا۔ اور یہ صاف دیڑگھ تس کی اس سرگزشت کی طرف اشارہ ہے کہ وہ صحیح سلامت راجابلی کے دوپ میں جانکلا ۽

راجابلی کا یہ دوپ وہ جزیرہ بالی یا بلی ہے جو بحر ہند میں جزیرہ جادا کے مشرق میں اسی راجابلی کا بسایا ہوا اب تک آباد ہے ۽ ہندو سمیتا کا پر بھاوا اب تک اس میں موجود ہے اور اس کا نقشہ ڈاکٹر رینڈر ناٹھ ٹاگور نے یوں کھینچا ہے :-

”ہیں نے ہندوستان کے آچار بچار کا پرچار جیسا ان دو جزیروں (جادا اور بالی) اور خاص کر بالی کی چتر کلامیں دیکھا ایسا کہیں نہیں دیکھا ۽ اور ایک اور بات جو یہاں پر دیکھی وہ یہ تھی کہ ہر دیکھو زندگی کے سارے نائک کی تہ میں راماین اور

جہا بھارت نظر آتی ہیں ۽ روزمرہ کی بول چال کے لفظ تک ان ہی دونوں
 اتہاسوں سے لئے ہوئے ہیں اور جتنا عام اور گہرا اثر ان اتہاسوں کا
 ہے اتنا آج کل کی مذہبی باتوں کا بھی نہیں ہے ۽ ہندوستان تک
 میں لوگوں کے جیوں پر خاص ان اتہاسوں کا پر بھاو اتنا دکھائی نہیں
 دیتا ہے جتنا کہ جاوا اور بلی میں ہے ۽ پر بھاو کا ایک پرواہ لگا تا
 ان میں سے پہلا چلا آرہا ہے ۽ عکسی تصویروں سے - گانے
 بجانے سے - نرت کرتے سے ان کے نقشے روز لوگوں کے
 سامنے کیچھے جاتے ہیں ۽ اس طرح سے ہندوستان اب بھی
 عروج پر ہے اور اس کا یہ عروج اُس کی فلسفہ کے ذریعہ اتنا
 نہیں ہے جتنا کہ اُس کی کپتا کے ذریعہ ہے ۽ یہ جاندار
 ضنا جو ہزاروں برس کے طوفان اور تغیر کا سامنا کر چکی ہے
 ان اتہاسوں کی دایمی تازگی ظاہر کرتی ہے اور ان کو مٹتی جاتی
 کی زندہ میراث عطا کرتی ہے ۽

بلی کی اولاد میں سے انگ نے انگ دیس (حالیہ صوبہ بہار)
 بسایا۔ کسی زمانہ میں یہ دیس معلوم ہوتا ہے کہ چین اور تبت کی
 حدود تک پھیلا ہوا تھا کیونکہ ٹاڈ صاحب لکھتے ہیں کہ تبت کا
 وہ حصہ جو چین تا تار کی سرحد سے ملتا ہے اب تک ان دیس کہلاتا
 ہے ۽ کلنگ نے کلنگ دیس (حالیہ اڑیسہ اور اندھرا کا
 درمیانی حصہ) اور اندھرنے اندھرنے دیس (دریائے گوداوری اور
 کرشنا کا درمیانی حصہ) بسایا ۽ بنگ نے بنگ دیس (مشرقی بنگال)
 اور پٹنہ نے پٹنہ دیس (شمالی بنگال) بسایا۔ اور سہم نے وہ

دیس بسایا جہاں اب مغربی بنگال واقع ہے + سٹم کی راجدھانی کسی زمانہ میں تاملرپٹ تھی اور جہا بھارت کے بھا پرویں ادھیٹ (۳۵) کے اندر بنگ - پنڈر - اور سٹم کے ساتھ تاملرپٹ کا ذکر آیا ہے + چینی سیاح فاہیان کے زمانہ تک جو شلمہ عیسوی میں ہندوستان آیا تھا اس کا نام تاملرپٹ ہی تھا - اب اس کو تملوک کہتے ہیں اور یہ تملوک اب ضلع میدنا پور کا صدر مقام ہے + سٹم کو بعد میں راش یا راڈھ بھی کہنے لگے تھے اور اُس وقت حالیہ بنگال کے ضلع ہنگلی کا مقام جاند اُس کی راجدھانی تھا + راڈھی براہمن اسی دیس کے براہمن ہیں + کلنگ - اندھرا اور پنڈر کے دیس چینی سیاح ہیون سانگ کے زمانہ تک اپنی ناموں سے قائم تھے اور یہ سیاح ہندوستان کی جاترا کو شلمہ عیسوی میں آیا تھا اور پندرہ برس تک یہاں رہا + اندھرا کا نام اب تک قائم ہے اور اندھرا یونیورسٹی حال میں ہی قائم ہوئی ہے + بنگ کا نام بنگال میں موجود ہے - انگ لکھ میں جذب ہو کر رہ گیا +

یہ سب اتھاس جہاننا کے اُس بیٹے تیکشو کے بنس کے ہیں جو انوکے بنس میں نمبر (۱۳) پر درج ہے + اب جہاننا کے دوسرے بیٹے اوشی نر کا اتھاس سنے کہ اوشی نر کا بیٹا شہی تو رگوید (منڈل ۱۰ - سؤکت ۱۷۹) کا رشی ہے اور رشیوں کے نقشہ میں اس کا نام سنکھیانک ۵۹ پر آیا ہے اور اوشی نر خود ایک بڑا دھرماتما راجا ہوا ہے + جہا بھارت (بن پرو -

ادھیائے ۱۳) میں اس کی ایک کھٹا اس طرح آئی ہے کہ
 اوشی نے ایک دفعہ جنما جی کے کنارے لگیے کر رہا تھا کہ اژدر اور
 اگنی دیوتا دونوں اُس کے دھرم کی پرکشا کرنے کے لئے باز
 اور کبوتر بن کر آئے۔ باز کبوتر کے پیچھے پڑا ہوا تھا اور کبوتر اپنا
 پیچھا چھڑانے اور اپنے پران بچانے کے لئے جھٹ اوشی نے
 کی گودیں آپڑا + اوشی نے اُس کو اٹھا کر باز سے بچا لیا +
 باز نے کہا کہ راجن آپ یہ کیا اتیائے کرتے ہیں جو میرا
 کھانا مجھ سے چھینتے ہیں + اوشی نے کہا کہ شرناگت کو بچانا
 اتیائے نہیں ہے + باز نے کہا کہ ایک کو بچانے کے لئے دوسرے
 کو بھوکا مار دینا اتیائے نہیں تو کیا ہے۔ وہ دھرم جو کسی
 دوسرے دھرم کا بادھک ہو دھرم نہیں ہے۔ دھرم وہی
 ہے جس سے کسی دوسرے دھرم میں ورودھ نہ پڑے +
 اوشی نے کہا کہ تم کو پیٹ بھر کر کھانا ہی چاہیے پس جو کھانا
 چاہو لے لو + باز نے کہا کہ ہمارا کھانا تو بدھاتا نے یہ کبوتر
 ہی بنائے ہیں لیکن خیر اگر آپ کو یہ کبوتر ایسا ہی پیارا ہے
 تو اس کے برابر اپنا مائس تول دو + اوشی نے کہا کہ یہ
 مانا اور اپنے مائس کا ایک ٹکڑا کاٹ کر کبوتر کے برابر تولنے
 کے لئے ترازو میں ڈال دیا۔ لیکن وہ وزن میں کم اُترا + اوشی نے
 ایک اور ٹکڑا کاٹ کر ڈال دیا لیکن وہ بھی کم رہا + اسی طرح
 راجا اوشی نے اپنے شریر کا تمام مائس کاٹ کاٹ کر ڈال
 دیا مگر وہ پھر بھی وزن میں کبوتر سے کم رہا + انجام اوشی نے خود

تزاز میں بیٹھ گیا اور بولا کہ میری ہڈی اور مانس جو کچھ ہے وہ سب تول لو + اس پر باز نے کہا کہ راجن دھنیہ ہے دھنیہ ہے - بس کرو بس کرو - نہ یہ کبوتر ہے - نہ میں باز ہوں - یہ اگنی ہے اور میں اندر ہوں - ہم دونوں تمہارے دھرم کی پریشا کے لئے آئے تھے اور تم پریشا میں پورے اترے - تمہارا بڑا جس ہوگا اور دیو لوک میں تمہارا باس ہوگا + اتی + اس کھٹا سے اوشی نر کا ایک بڑا دھرم ماتا راجا ہونا ظاہر ہے اور ایسی ایسی کھٹاؤں سے اُس کا جس آج تک پرستہ ہے +

بڑو دھون کے ایک جاتک میں یہ کھٹایوں ڈھالی گئی ہے کہ کسی زمانہ میں ایک راجا تھا اوشی نر اُس کا نام تھا - اُس کی پر جا کے لوگ بڑے دُر آچاری تھے اور ست پر نہیں چلتے تھے - اس کے راج میں بدھ کا دھرم بیٹے لگا + شک (شکر = اندر) نے لوگوں کی یہ دشا دیکھی اور وہ دھرم کا اُدھار کرنے کے لئے اپنے سارے ماتی کو ایک بڑا کا لائٹ بنا کر نگری میں داخل ہوا + لوگ گنتے کی آواز سے ڈر گئے + راجا نے کہا کہ گنتا کیوں بھونکتا ہے + اندر نے کہا کہ یہ بہت بھوکا ہے + طرح طرح کے کھانے اُس کو کھلائے گئے یہاں تک کہ نگری کا سارا آن راجا کے حکم سے اُس کو دیدیا گیا لیکن وہ گنتا بھونکنے سے بند نہ ہوا + راجا نے کہا کہ یہ گنتا ہے کہ جن ہے + اندر نے کہا کہ میں اس گنتے کو لے کر بدھ کا دھرم اُدھرت کرنے اور

لوگوں کو دھرم کا مارگ بتانے آیا ہوں + یہ کہہ کر انڈر نے دھرم کا اُپدیش کیا اور پھر اپنے استھان کا راستہ لیا + (جانتک مُستَفہ کول Cowell صاحب - جلد ۴ - صفحہ ۱۱۲ - ۱۵۱) +

اوشی نر کی نسل اور جس جن پدارتھات دیس میں کہ یہ نسل پھیلی وہ جنپد بھی اوشی نر کے نام سے ہی منسوب ہے اور یہ نام ویدک کال سے چلا آتا ہے - چنانچہ رگید (۱۰-۵۹-۱۰) میں اوشی نرانی کا پد آیا ہے - اور اُس کے اُمترے براصن (۸-۱۲) میں اوشی نروں کا نام مذصیبہ دیشی کورو پنچال اور وُش لوگوں کے ساتھ آیا ہے - اور کوشنیشکی اُپنشد (۱-۲) میں بھی یہ نام اسی طرح آیا ہے + گو پتھہ براصن (۲-۹) میں ان لوگوں کو اوتر دیس کا رہنے والا بتایا گیا ہے - اور پاننی (۲-۲-۲۰) اور (۲-۱۱۸) میں بھی اوشی نر دیس کا ذکر آیا ہے +

اوشی نر کا پُتر ششی تھا - اور اُس کے وٹھے میں ہابھارت (بن پرو - ادھیائے ۱۹۴) میں یہ کتھا آئی ہے کہ کموڑو بس کا ایک راجا سوہوثر ہرشیوں کے درشن کر کے آ رہا تھا - سامنے سے اوشی نر کا بیٹا ششی آ رہا تھا - دونوں ایک دوسرے کا راستہ روک کر کھڑے ہو گئے - کسی نے کسی کو راستہ نہیں دیا کیونکہ دونوں ایک دوسرے کی برابری کا دعوے رکھتے تھے + نار دجی بھی وہاں آچھوئے - بولے کہ یہ کیا بات ہے + دونوں نے بات بتائی اور کہا کہ آپ ہی ہمارا نیاٹے کر دیجئے +

ناروجی نے کہا کہ ریشبی تم دونوں میں بڑا ہے۔ جو گن اُس میں ہیں دوسرے میں نہیں ہیں + یہ سنتے ہی سوہوتر نے ریشبی کی پرگتا (پرکیرتا) کی اور اُس کے گنوں کی استثنیٰ کر کے اُس کو راستہ دیا + اس کھلے ظاہر ہے کہ ریشبی سوہوتر کا سکالین تھا۔ ایک سوہوتر جیسا کہ ہم آگے (بسا ولی نمبر ۵ میں) دیکھیں گے اُنو کے بھائی پورو کے بنس میں پورو سے بیسویں پڑھی میں تھا اور اگر یہ سوہوتر وہی ہے جس کا ذکر اس کتھا میں آیا ہے تو ریشبی بھی جو اُنو کی بسا ولی میں دسویں نمبر پر آیا ہے اُنو سے بیسویں پڑھی کے ہی لگا بھگ ہوگا اور اس بات سے ہمارے اس خیال کی جو ہم نیچے ظاہر کر آئے ہیں اور تائید ہوتی ہے کہ اُنو کی بسا ولی جو پڑانوں میں درج ہے پڑھی در پڑھی نہیں ہے بلکہ مکھیہ مکھیہ پڑشوں کی ناما ولی ہے +

بھارت کی کتھیں جو ریشبی اور سوہوتر کی برابری کا ذکر ہے وہ برابری جہاں اور باتوں میں تھی وہاں اس بات میں بھی تھی کہ یہ دونوں ویدک رشی تھے۔ چنانچہ ریشبی تو منزل ۱۰ کے سوکت ۱۷۹ کا رشی ہے اور سوہوتر منزل ۴ کے سوکت ۳۱-۳۲ کا رشی ہے۔ اور رشیوں کے نقشہ میں ان دونوں کے نام سنکھیا تک ۳۵۹ اور ۳۶۰ پر آئے ہیں + ایک سوہوتر نیچے بسا ولی ۳ میں بھی پورو واسے چار پڑھی نیچے آیا ہے مگر وہ ریشبی سے پہلے ہوا +

بھارت میں جہاں اور جو دھا اکٹھے ہوئے تھے وہاں ایک جو دھا

اس شہی کے بس کا بھی تھا اور اس بس کی نسبت سے شیشیہ کہلاتا تھا (دیکھو شہید بھگوت گیتا - ادھیائے ۱ - شلوک ۵) چسکندرا عظم کے ہمراہی مورخوں نے سبوتی نام کی ایک قوم کو دریائے سندھ اور چناب کے درمیان پایا تھا اور وہ لفظ سبوتی غالباً اسی شیشیہ یا سیشیہ کی ہی بگڑی ہوئی شکل ہے جو بلوچستان میں ایک شہر سبسی اب بھی آباد ہے اور اسی ادیشی کے بیٹے شیشی کی یاد دلاتا ہے جو

شیشی کے چار بیٹے ہوئے - پرکھ دڑبھ یا ورکھ دڑبھ - سوویر - کیکے یا کیکے - اور مڈریا مدرک جو

ورکھ دڑبھ کی ایک کھتا ہا بھارت (بن پڑو - ادھیائے ۱۹۶) میں آئی ہے اور وہ یہ ہے کہ ایک براہمن وید آڑھین کمر کے اپنے گورو کی دکشنا کے لئے ایک ہزار گھوڑے مانگنے ایک راجا سیدک کے پاس آیا جو راجا نے کہا کہ میری سامریشیہ تو اتنی ہے نہیں کہ تم کو یہ دکشنا دے سکوں مگر تم راجا ورکھ دڑبھ کے پاس جاؤ وہ تم کو دیدیں گے جو براہمن ورکھ دڑبھ کے پاس گیا اور اس سے ایک ہزار گھوڑوں کا سوال کیا تو ورکھ دڑبھ نے اس کے ایک کوڑا لٹکایا جو براہمن کو ددھ میں آیا اور راجا کو شاپ دینے لگا جو راجا نے کہا کہ بس تمہاری براہمنتا اتنی ہی ہے کہ جو تم کو بھکشا نہ دے اس کو تم شاپ دو - بھکشا تو میں تم کو پہلے بھی دیتا اور اب کوڑا مارنے کے پشچات تو اوشیہ ہی ڈونگا - مگر تمہاری پریشکھ کرنی تھی - اچھا آج دن بھر کی جو آمدنی راجیشہ کی ہوگی وہ پراتہ

کال تم کو دی جائیگی، چنانچہ یہ آذنی درگھ درجہ نے اُس ہراسمن کو دلدادی اور وہ ایک ہزار گھوڑوں کے مول سے کہیں زیادہ تھی۔ سو ویر نے وہ دیس بسایا جو اس کے نام پر سکو ویر کہلایا۔ یہ دیس سندھ دیس کے ساتھ لگتا تھا۔ اور ہا بھارت کے زمانہ میں سندھ کے راجا جیدر تھے جو درلودھن کا بہنوئی تھا اس کو جیت کر سندھ میں شامل کر لیا تھا (دیکھو ہا بھارت بن پرو۔ ادھیائے ۲۶۴۔ درویدی ہرن کے وشنے میں)۔ رامائن میں بھی سندھ اور سٹو ویر کے دیسوں کا ذکر آیا ہے اور راجا دثرتھ کے گیتے میں جہاں اور راجا آئے تھے وہاں یہاں کے راجا بھی شریک ہوئے تھے۔

کیکے کا دیس بھی اُس کے نام پر کیکے کہلایا اور شری راجندر جی کی سوتیلی ماں اور بھرت کی سگی ماں کیکئی اسی کیکے دیس کی تھی۔ بالیکی رامائن (کانڈ ۲۔ سرگ ۶۸) میں جہاں اُن دونوں کے سفر کا ذکر آتا ہے جو راجندر جی کے بن باس اور اُنکے پتا راجا دثرتھ کے دیہانت کے پشتات بھرت جی کو لانے کے لئے اُجودھیہ سے کیکے دیس کو گئے تھے اُس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کیکے دیس دریا ئے بیاس کے پار پنجاب کا کوئی حصہ تھا۔ ہا بھارت میں بھی اس دیس کا ذکر آتا ہے کیونکہ جہا راجا میدشہر کی ماں اور شری کرشن جی کی مہواگنتی کی لیک بہن عسرت کیرتی اس دیس کے راجا دہریشٹ کیٹو کو بیاہی گئی تھی۔ اور اس دیس کے پانچ راجکا رکو و کشیشتر کے جہا سگرام میں پانڈوں کے ساتھ شامل تھے۔

مدر کا دیس مدر بھی ہندوستان کے اسی شمالی حصہ میں تھا۔ اور راجا میدشہر کی سوتیلی ماں مادری اسی مدر دیس کی تھی۔ مادری کو باطیک بھی کہتے ہیں اور اس سے ظاہر ہے کہ مدر باطیک (حالیہ بلخ) کا ہی دوسرا نام تھا۔ ہا بھارت کے زمانہ میں مدر دیس کا

راجا شلیہ تھا اور وہ اگرچہ مادری کا بھائی ہونے سے پانڈوؤں کا ماما تھا مگر کوشیتر کے جاسگر ام میں دریدرومن کی طرف سے لڑا تھا + ساوتری جسکے پتی ورت پالن کرنے کی کٹھا جگت میں پرسدھ ہے وہ بھی اسی مژدیس کے ایک راجا استوپتی کی بیٹی تھی (دیکھو جہا بھارت بن پردہ - ادھیائے ۲۹۱-۲۹۸) + راماین میں سیتا جی نے راجندر جی کے بن باس جانیکے سے ساوتری کا ذکر کیا ہے (دیکھو اجودھیا کا نڈ مرگ ۳۰) + اور سگریو نے جب بانو کو سیتا جی کی تلاش میں ادھر ادھر بھیجا تھا تو مژدیس میں بھی بھیجا تھا +

انیزے براہمن (۸-۱۳-۳) میں اوڑ مژدیس والوں کا ذکر آیا ہے کہ وہ اوڑ کورودیس والوں کی طرح ہموث سے پرے اوڑ کے دیوں میں رہتے تھے + شت پتہ براہمن میں آیا ہے کہ اوڑ دیں کے لوگ وید دیا پر اپتی کے لئے مژدیس میں جایا کرتے تھے + برہد رنیک اپنڈر (ادھیائے ۳- براہمن ۷) میں اڈالک آردنی یا گئیہ و لکنیہ سے کہتا ہے کہ ہم مژدیس میں پنپنل کا پنیہ کے گھر گیاں سیکھتے ہیں + پد اشراور وراہ ہر آدک جیوتش کے گرنہ کاروں کی رو سے بھارت ورش کے نوکھنڈتے اور ان میں سے مژد اوڑ کھنڈ کا ایک بڑا بھاگ تھا + یونانیوں کے زمانہ میں شاکل یا شاگل اس دیں کی راجدھانی تھی اور سکندر کو راجا پورس (پٹورڈ ارتقات پوروس کا کوئی راجا) اسی شاکل میں ملا تھا + چینی جاتری یون ساگ کے زمانہ تک شاکل آباد تھا + بنگالی جہا شے این۔ ایس۔ ڈے کی جگورنیکل ڈکشنری میں مژد کو راوی اور چناب کے درمیان لکھا ہے اور ہم اوپر بیان کر چکے ہیں کہ کیلکے دیں راماین کی رو سے بیاس کے پار پنجاب کا کوئی حصہ تھا۔ اس سے ظاہر ہے کہ کیلکے اور مژد دھمیا دیں تھے اور ہونے ہی تھے کیونکہ وہ دو سنگے بھائیوں کے بسائے ہوئے دیں تھے + پتہ ہوں کے ایک گرنہ جہا وستو اؤدان میں لکھا ہے کہ بناس کے ایک راجا کش کی شادی کا نئیہ گنج (منوج) کے مژد راجا ہندر کی بیٹی سودرشنا سے ہوئی تھی اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مژد ہنسی بود میں مدھیہ دیں میں بھی پھیل گئے تھے +

[ٹاڈ صاحب نے جو بنساولیاں ییاتی کے بنس کی اپنی کتاب راجستان میں دی ہیں ان میں انہوں نے ییاتی کے ان تینوں بیٹوں (ڈروٹو-ٹروٹو اور آنو) کے بنسوں کو ایک بنس میں خلط ملط کر دیا ہے۔ اور اُس بنس کو اس طرح دیا ہے:-

بنساولی نمبر ۶

(۱) اُور دیا اور وِشو (ٹروٹو)

(۲) داہن

(۳) سوڈا ہنس

(۴) تڑیلین

(۵) کھلندن

(۶) مٹھا

(۷) یشل منٹہ

(۸) وراؤٹھ

ڈرجا (اس سے غالباً درجہ مراد ہے)

سیٹھ

م (سیو پوٹیا کا پرانا شہر اُرشا داسی کا بسایا ہوا ہے) اور اس شہر کے لئے دیکھو پیچھے صفحہ ۱۵ +

گندھار (یہ شاید گندھار ہے)

دھرم سن

درڑھ سین

پر بخت

کان

گوبان

ترشان (ترشان یا گھان شاید اسی سے نکلیں)

کرندم

میرد

ماروٹی

دُشمنٹ (دُشمنٹ)

کرلشن

شکنتلا

چول پانڈ کیرل کالج

(۲۹) انگ

(۳۰) اناوا

(۳۱) دیورٹھ

(۳۲) دھرم رتھ

(۳۳) چتر رتھ

(۳۴) ست رتھ

(۳۵) لوم پاد

(۳۶) پٹھلاش

(۳۷) ویا

(۳۸) دیدرا

(۳۹) بھدر رتھ

(۴۰) برہمت کرما

(۴۱) برہد بھانو

(۴۲) برہمت

(۴۳) جید رتھ

(۴۴) برہد رتھ

(۴۵) وِشو جیت

(۴۶) کرمن

(۴۷) برکھ سین

(۴۸) پرٹھو سین

(۹) بھرو

(۱۰) پور دس

(۱۱) گنڈھ

(۱۲) گندھو

(۱۳) دھرم

(۱۴) دھرم ورت

(۱۵) پرکیت

(۱۶) شجاعت

(۱۷) کللی

(۱۸) سچے

(۱۹) رُپے

(۲۰) بچھے جے

(۲۱) جہا بھاگ

(۲۲) ہابان

(۲۳) ادٹی نر

(۲۴) نرگ

(۲۵) کومی

(۲۶) درشن

(۲۷) شیشی

(۲۸) پرٹھو در

اس بنساولی میں ملے سے نکالتک کے نام دھاری معلوم نہیں کون ہیں شاید تروشو کی سنتان میں سے ہوں جس کو ہم نے یہ کہہ کر چھوڑ دیا ہے کہ اس کی اولاد میں اور ترکتان میں پھیلی ہے۔ ملے سے ملے تک کچھ وہ ہیں جو ان کی اُس بنساولی میں جو ہم نے پیچھے دی ہے۔ ملے سے ملے تک اور پھر ملے سے ملے تک آئے ہیں اور کچھ وہ ہیں جو دشو پُران میں پر مٹلا کش اور برہمن کے درمیان آئے ہیں۔ ورتو (مے) کا دوسرا بیٹا درجا ظاہر ہے کہ ان کا بھائی درصیو ہے اور اُس کی سنتان میں ارشاید میو پوٹیا (صوبہ ایشیائی روم) کے پُرانے شہر آرکا بانی ہے۔ کندھار گندھار ہے۔ ترشان شاید فرقہ تکھان کا بنس داتا ہو اور میرا اور ماروتی معلوم نہیں کون ہیں۔ چول۔ پانڈ۔ کیرل دکھن کے چولا اور پانڈیہ اور کیرل دیسوں کے بانی ہو گئے اور کالج نے بندلیکنڈ کا کالج بسایا ہوگا اور ٹاڈ صاحب کی یہ بنساولی ہم نے صرف اسی واسطے دی ہے کہ اس سے ان دیسوں کے بانیوں کا کچھ پتا چلتا ہے۔ مگر یہ بنساولی ایسی ہے کہ قابل اعتبار نہیں ہے۔ اور نہ جانے اس میں آخر کے یہ چول آدک نام کس زمانہ تک پہنچے ہوئے ہیں۔ خود ان کی بنساولی جو ہم نے پیچھے دی ہے جہا بھارت کے راجا کرن تک پہنچی ہوئی ہے۔ ٹاڈ صاحب کی دی ہوئی یہ بنساولی شاید جہا بھارت

سلسلہ ریل کے راستے سے کالج کا پتہ یہ ہے کہ الہ آباد سے جو ریلوے لائنیں جلیپور سے ہوتی ہوئی بمبئی کو جاتی ہے اس پر ایک سٹیشن مانگ پور ہے۔ اور مانگ پور سے جولان جھانسی کو چھٹی ہے اس پر ایک سٹیشن بدوسا ہے۔ اس بدوسا سے ۱۸ میل ریلوے لائن سے الگ کالج ہے۔ کالج بہت پُرانا شہر ہے۔ جہا بھارت کے بن پڑویں پانڈوں کی تیرتہ یا ترا کے سلسلہ میں اس کا ذکر آیا ہے۔

سے بھی بہت آگے تک پہنچی ہوئی معلوم ہوتی ہے کیونکہ جہا بھارت کے جہا سنگرام میں چول آدک دیسوں کے راجا شامل نہیں تھے ؟ دُشمنت (دُشانت) کا حال عجیب ہے۔ بنسا ولی کے برہن میں ٹاڈ صاحب نے چیپٹر (۴) میں لکھا ہے کہ یہ بنس دُشانت پر ختم ہوا جو بھرت کا باپ تھا۔ مگر بھرت کا باپ دُشانت تو پُرو کے بنس میں ہے جیسا کہ آگے بنسا ولی ۹ سے ظاہر ہوگا۔ پھر وہ یہاں ترو شویا در ضیو کے بنس میں کیسے آیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ ٹاڈ صاحب نے جس طرح اس بنسا ولی میں ییاتی کے تین بیٹوں در ضیو۔ انوار اور ترو شوکی بنسا ولیوں کو گڈمڈ کر دیا ہے اُسی طرح اُس کے چوتھے بیٹے پُرو کی بنسا ولی کا پیوند بھی اس میں لگا دیا ہے ؟ ٹاڈ صاحب نے اور بہت سی غلطیاں بھی ان بنسا ولیوں کے دُشے میں کی ہیں۔ اور یہ غلطیاں یا تو ان کے سمجھانے والے جین پنڈتوں کی ہیں یا خود ان کی اپنی ہی سمجھ کی ہیں ؟

(۴) یِدو

(الف) یِدو کے بیٹے سہسرت جت کا مہئی ہے بنس ؟

یِدو ییاتی کا سب سے بڑا بیٹا تھا مگر ییاتی کے اُس شاپ کے کارن جس کا ذکر پہلے آچکا ہے باپ کی گدی سے محروم رہا ؟ اس پر بھی اس کے بنس کی ہما اور بنسوں سے بڑی ہے کیونکہ مہری کرشن جی نے اسی بنس میں اوتار لیا تھا اور پُرانوں میں لکھا ہے کہ ”یِدو کے بنس کو سنکر نر سارے پاپوں سے چھٹ جاتا ہے کیونکہ نر آکار پریم برہم کرشن نے اسی بنس میں اوتار لیا تھا“ (دیکھو وشنو پران انش ۴ - ادھیائے ۱۱ - شلوک ۴ اور شریکد بھاگوت اسکندھ ۹ - ادھیائے ۲۳ - شلوک ۱۹) ؟ یِدو کے چار بیٹے ہوئے جن میں سے دو سہسرت جت اور کرو شٹو بنس وُر دھک ہوئے ؟

سہسرت جت کی بنسا ولی یہ ہے ؟

بنساولی نمبر

[جو پروردگار سے پانچویں پیر میں ہے
(دیکھو بنساولی ۱۵۷) +

یدو

کروشنو (اکلی بنساولی کیلئے دیکھو آگے بنساولی ۱۵۷)

(۶) سہشروت

(۷) شنت جت

(۸) بی بی ہے

دینو ہے

ہا ہے

دھرم

دھرم نیتر

گنتی

سہج

(۱۳) جیش مان

بھدر سین

ڈرمد

دھنک

(۱۷) کرت ویرم

(۱۸) سہشروت

(۱۹) شور شور سین جے دھوج ورکھ سین مدھو

(۲۰) تال جنگھ

بھرت

ورکھ

مدھو

(۲۳) ورشنی

ویتی ہوثر

(ایک ویتی ہوثر بنساولی ۱۵۷ میں بھی آچکا ہے)

پیچھے (تروشو کے حال میں) بتایا جا چکا ہے کہ ترکون کا مورخ ابوالغازی ترکون کو آئیے یعنی چاند کی اولاد بتاتا ہے اور کہتا ہے کہ آئے کا بیٹا جلدو تھا اور جلدو کا بیٹا ہیو تھا اور اس ہیو سے شاہان چین کی سب سے پہلی نسل چلی + یہ بیان ہندو اتہاس میں اس بناوولی سے ملتا ہے جو ہم نے ابھی اوپر دی ہے + اس بناوولی میں آپو پروروا کا بیٹا اور چاند کا پوتا ہے (دیکھو بناوولی نمبر ۱۶) اور ترکی آئیے ہی آئیو ہے + یدو یا جدو آئیو کا پڑوتا ہے اور ترکی جلدو ہی جلدو ہے + ہے جو اپنی بزرگی کی وجہ سے مہا ہے کہلایا کیونکہ اس کے دو اور بھائی بھی تھے ہی کہلاتے تھے جدو کا پڑوتا ہے اور ترکی ہیو ہی تھے ہے + اسی ہے کی سنتان چین میں جا کر بسی اور وہاں کے راجاؤں کی سب سے پہلی نسل اسی سے چلی۔ اور بھارت کی راج بناوولی میں اسی لئے اس کی جگہ خالی ہے + یہی حال وینو ہے کی سنتان کا معلوم دیتا ہے کہ وہ بھی بھارت سے کہیں باہر جا کر ہی بسی۔ یونانی مورخ سٹریبو شک جاتی کی ایک شاخ کو اسی کا نام دیتا ہے۔ اسی مخفف ہے اشوی کا اور اشوا اور ہے دونوں سنسکرت میں ہم معنی ہیں اور گھوڑے کے معنی دیتے ہیں اور معلوم ہوتا ہے کہ وہ اسی جاتی ان ہی دونوں ہے میں سے کسی ایک ہے کی سنتان متی + ہے یعنی گھوڑا اس جاتی کا کوئی چمٹ ہوگا اور اس سے اس جاتی کا یہ نام پڑ گیا ہوگا + کیونکہ جیسا کہ کرنیل ٹاڈ صاحب اپنی کتاب راجستھان میں لکھتے ہیں ”پڑائے زمانوں میں مختلف قوموں کو ان کے مختلف چمٹوں کے نام دئے جاتے تھے۔“

چنانچہ بائبل میں لکھی۔ بھونزا۔ اور مینڈھا مصر۔ اسیر یا اور مقدونیہ کے بادشاہوں کو ظاہر کرتے تھے یہاں (ہندوستان میں) ساٹپ۔ گھوڑا اور بندر استعمال کیا جاتا ہے؟ ہئی ہے کی اولاد بھارت ورش میں رہی اور اسی لئے اس کی بنسا ولی یہاں دی گئی ہے؟

ہئی ہے بڑا دکھیات ہوا اور وہ ویت ہونیہ کے نام سے رگوید کے منڈل ۶۔ سوکت ۵ اکا رشی ہوا؟ شوٹک اور شوٹک اسی کی گوتم میں ہوئے اور یہ پھرتی راجا سے براہمن گوتم کرنا جس طرح ہوا اُس کی کتھا جابھارت (انوشاسن پرو۔ ادھیائے ۳۰) میں جس طرح آئی ہے اُس کا خلاصہ نیچے ادھیائے ۳ میں صفحہ ۱۰۵ پر دیا جا چکا ہے؟

ہش مان نے ماہش متی نگری دریائے نربدا کے کنارے بسائی؟ کرت ویزہ کا بیٹا سہسراجن دتاترے کی آرا دھنا سے ایسا بلوان ہوا کہ راون کو بھی جو دگ بچے کرتا ہوا نربدا کے کنارے نکل آیا تھا پکڑ کر ماہش متی میں لے گیا اور پھر اُس کو نیچا دکھا کر چھوڑ دیا؟ مگر سہسراجن نے بھی پرشورام جی کے ہاتھوں سے نیچا دیکھا اور اس کی کتھا نیچے پرشورام جی کے سمبندھ میں بنسا ولی ۲۷ کے

ماہش متی بندھیا اور رکش پر بتوں کے بیچ میں اس جگہ کے قریب متی جہاں اب بھیرہ گھاٹ اور جلیپور واقع ہیں؟ ٹاڈ صاحب لکھتے ہیں کہ اس جگہ کو اب ہمیشہ کہتے ہیں اور عوام اس کو اب تک سہسراجن کی بستی کہتے ہیں؟ سہسراجن ہو سہسراجن (نمبری ۱۸) کا دوسرا نام ہے؟

بیان میں دی جا چکی ہے کہ کورت ویرہ کا بیٹا ہونے کی نسبت سے
 سہسرا رجن کو کائنات ویرہ بھی کہتے ہیں (داتا تری کے لئے دیکھو پیچھے صفحہ ۹۸)
 یہاں یہ دیکھنا ہوگا کہ یہ راون اور پرشورام جن کے ساتھ
 سہسرا رجن کے یہ چرتہ ہوئے تھے کون تھے اگر شری رام چندر جی
 کے سمکالین تھے تو شری رام چندر جی تو اکشوا کو سے ساٹھ پڑوسی پیچھے
 ہوئے تھے مگر سہسرا رجن یہاں اکشوا کو کے سمکالین پرورا سے
 اٹھارہ^{۱۸} نام ہی پیچھے ہے کہ پھر سہسرا رجن کے بعد جو تال جنگہ ہوا
 ہے اس کے دسٹے میں شرید بھاگوت (۹-۸-۳ اور ۹-۲۳-۲۸)
 میں لکھا ہے کہ تال جنگہ کے کشریج کو راجہ سگر نے (جو اوڑو
 رشی کے بیج کی رکھشا سے پیدا ہوا تھا) ہر لیا تھا کہ اور راجا سگر
 رام چندر جی سے چوبیس پڑوسی پہلے ہوا ہے کہ اس لئے سہسرا رجن
 کا سمکالین راون رام چندر جی کا سمکالین نہیں ہے بلکہ کوئی اور
 راون ہے اور غالباً وہ راون ہے جس کی مٹھ بھیڑ اکشوا کو بنسی
 انرینہ کے ساتھ ہوئی تھی کہ کیونکہ انرینہ اکشوا کو سے ۱۱ پڑوسی
 پیچھے ہے اور سہسرا رجن اکشوا کو کے سمکالین پرورا سے ۱۷
 پڑوسی پیچھے ہے اور یہ حساب پڑھیوں کے حساب سے قریب قریب
 برابر ہے کہ انرینہ کا حال ہم پیچھے بنساولی ۱۷ کے سلسلہ میں بیان
 کر آئے ہیں اور راون کے نام کی تشریح بھی وہاں ہی کر آئے ہیں
 اور بتا آئے ہیں کہ راون کسی ایک ویکیتی کا نام نہیں ہے بلکہ روون
 گو تر کی ہر ایک ویکیتی کا نام ہے مگر چونکہ ان سب میں وہ راون پرستہ ہے
 جو رام چندر جی کے زمانہ میں تھا اس لئے ہر ایک راون کے چرتر

اسی راون کے چرتہ سمجھے جانے لگے ہیں۔ چنانچہ ایک راون نے
ساین آچار ج کی طرح سے دیدوں پر بھاشیہ بھی لکھا ہے اور عوام
اس کو بھی اسی پر سدا راون کا کارنامہ سمجھتے ہیں +

رہے پر شورام جی سو وہ بھی اصل میں رام چندر جی سے بہت
پہلے ہی ہوئے ہیں کیونکہ وہ بسا دلی ۱۵ میں پڑوڑا سے پنڈرہ
نمبر پر ہی آئے ہیں + رام چندر جی کے زمانہ میں وہ کیول لیدا
دکھانے کو پرگٹ ہوئے تھے کیونکہ وہ ہنومان اور ویشن
آدک کی طرح سے اُن سات ہستیوں میں شامل ہیں جو چر جیوی
یا امر ہیں + سہسراجن کے زمانہ میں اُن کا ہونا ویسے بھی ممکن ہے +
شور اور شورسین + وہ دیس جس میں متھرا کا علاقہ شامل ہے کسی زمانہ میں
شورسینی کہلاتا تھا + اور سکندر اعظم تک اسکا یہی نام تھا کیونکہ اُسکے زمانہ کے یونانی
مورخ اسکا اور اس میں شہر متھرا کا ذکر کرتے ہیں + معلوم ہوتا ہے کہ یہ شورسینی دیس
ان ہی شور اور شورسین کا بسا یا ہوا ہوگا۔ اگرچہ کرنل ٹاڈ صاحب اپنی کتاب راجھتان
میں اُس بسا دلی میں جویدو کے دو سرے بیٹے کروٹو سے چلی ہے اور جس میں شری کرشن
جی کا جنم ہوا ہے شری کرشن جی سے چند پیر بھی پہلے شور اور سین دو راجاؤں کے
نام اور دیئے ہیں اور کہتے ہیں کہ شورسینی دیس کو ان راجاؤں نے بسا یا تھا (تشریح
کے لئے دیکھو اس گرنہ کا بھاگ ۳۔ اور اُس میں ہما بھارت کے بھا پڑو کے
ساتھ شری کرشن جی کی بسا دلی) + نو سمرتی میں بھی شورسین دیس کا
ذکر آیا ہے (دیکھو آگے صفحہ ۳۸۹) +

۱۵ یہ ساتوں چر جیوی ہستیاں یہ ہیں :- اشوتھاما۔ بلی۔ دیا س۔ ہنومان
ویشن۔ کرپا چارج اور پر شورام (دیکھو آپے کی سنکرت ڈکشنری) +

تال جنگھہ راجا سگر کا سکالین تھا اور سگر اکشوا کو سے ۳۶ پڑھی پیچھے اور رشی کال سے باہر ہے اس لئے تال جنگھہ بھی رشی کال سے باہر ہے اور تال جنگھہ اور ہسٹراجن کے بیچ میں جو اکشوا کو کے سکالین پر وروا سے ۱۸ نمبر پر ہے کوئی ۱۸ ہی پیڑھیاں گم ہیں ۛ سگر نے تال جنگھہ کا کشر تیج ہر لیا (دیکھو آگے بھاگ ۲-۱) ادھیائے ۱) اس لئے تال جنگھہ سے آگے اسکے بنس میں مدھو اور ورشی کیول گو تر کرتا ہوئے اور شرید بھاگوت کے اردو ترجمہ (سکندہ ۹-۱) ادھیائے ۳۳) مطبوعہ مطبع منشی نول کشور لکھنؤ میں لکھا ہے کہ مشری کرشن جی ان ہی گو تر کاروں کی نسبت سے مادھو اور وارشی کہلاتے ہیں ۛ مگر یہ ٹھیک نہیں ہے۔ وہ مدھو اور ورشی اور ہیں ۛ

ہی ہے ہنسی راجپوت ہندوستان میں اب تک موجود ہیں۔ مسیح سے پانچ سو برس پہلے ہی ہے راجپوتوں کی ایک راجدھانی رتن پور میں تھی جو بلا سپور سے ۱۵ میل ہے اور بلا سپور بنگال ناگپور ریلوے پر ایک سٹیشن ہے ۛ رتن پور اب کھنڈر ہے اور اسکے کھنڈرات میں ایک لاٹ یا مینار اس بات کی یاد دل رہا ہے کہ یہاں ایک راجا لکشن ساہی کی بیٹی رانیاں اپنے پتی کے ساتھ سستی ہوئی تھیں ۛ

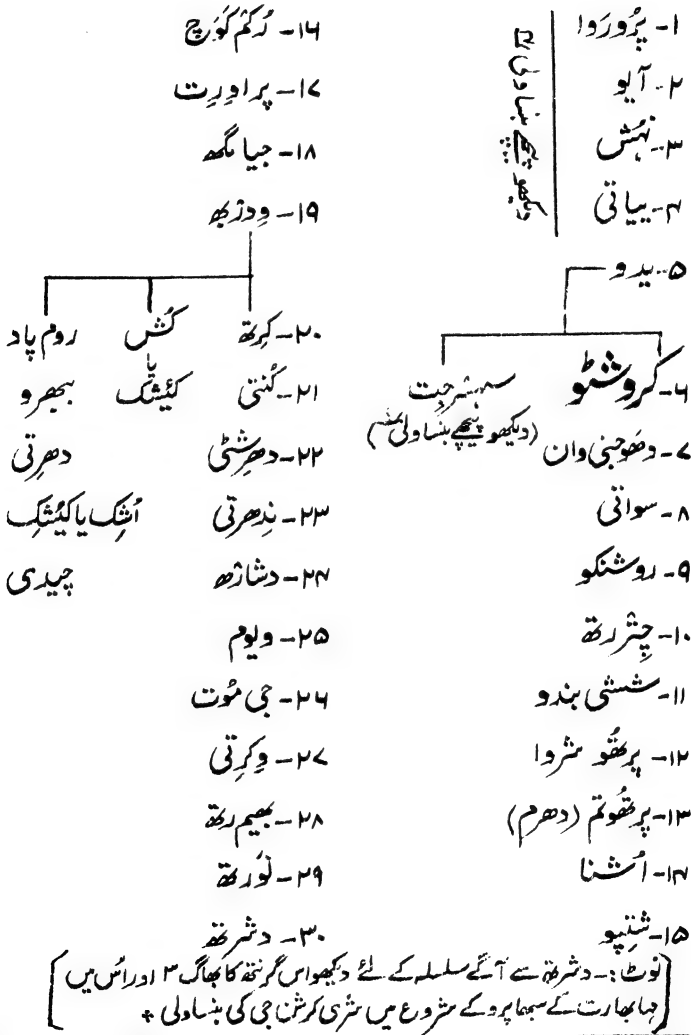
بھاگل پور (بہار) میں ایک کتبہ تانبے کے پتھر پر کھدایا ہوا ہے اور اس میں لکھا ہے کہ پال بنس کے راجا وگرہ پال (۹۱۵-۹۳۵) نے ہی ہے بنس کی ایک راجکاری جکا نام تھا بھی یا ہی تھی ۛ اسی زمانہ میں ہی ہے بنس کے راجا جیدی میں راج کرتے تھے اور انکے سونے کے ستے جو ملے ہیں ان پر ایک طرف راجا کا نام ہے اور دوسری طرف گپت بنسی راجاؤں کے سکون کی طرح سے مکمل پر براجمان لکشی کی مورت ہے ۛ اور ناڈ صاحب اپنی کتاب راجستان میں لکھتے ہیں کہ ہی ہے بنس کی ایک شاخ اب بھی ہنگ پور واقع بھگل کھنڈس میں موجود ہے

(ج) یدو کے بیٹے کروشنو کا یادو (جادو) بنس

یدو کے دوسرے بیٹے کروشنو کا بنس بہت چلا اور ہا بھارت کے زمانہ

تک برابر چلا گیا۔ مٹری کرشن جی یدو کی اسی شاخ میں ہوئے اور یہ ہی شاخ جادو
میں کے نام سے پرستہ ہے۔ اس میں کی تیس لڑیاں پرورد سے لے کر اس
طرح پروٹی ہوئی ہیں:-

بساولی نمبر



ان میں سے پہلے پانچ ہمارے ہاں پرشوں کا ذکر تو پہلے ہی آچکا ہے۔
 کروشنٹو سے یہ شاخ شروع ہوتی ہے۔ بھاگوت اور بھارت میں
 اس کا نام کروشنٹری یا کروشنٹا لکھا ہے مگر وشنو پُران میں کروشنٹو لکھا ہے +
 چتر رتھ کا نام رگوید کے منتر (۴-۳۰-۱۶) میں آیا ہے
 اور اس منتر کا ارتھ یہ ہے :- اے انڈر تو نے تر وشنو اور وید کو
 پار کیا اور اے انڈر تو نے اژنا اور چتر رتھ کو سرجوئی کے پار مار دیا +
 معلوم نہیں یہ چتر رتھ کون ہے مگر ایک چتر رتھ وشنو متر اور پرشورام
 کے زمانہ میں مارتکاوت کا راجا ہوا ہے۔ اور اُس کا برتانت ہم
 پیچھے پرشورام کی ماتا کے پر سنگ میں صفحہ ۲۸۱ پر دے چکے ہیں۔
 اور وہ چتر رتھ غالباً یہ ہی چتر رتھ ہے کیونکہ ان دونوں کے زمانے
 ایک ہیں۔ اس طرح سے کہ یہ چتر رتھ جو روتھ کو کا بیٹا ہے یہاں
 بناوولی میں پرموروا سے دسویں پیڑھی میں ہے اور وہ
 چتر رتھ جو وشنو متر کے زمانے میں تھا پرموروا سے تیرھویں پیڑھی میں تھا
 کیونکہ وشنو متر بناوولی میں پرموروا سے تیرھویں پیڑھی میں ہے +
 شبد کلپد رُم نامی ایک پرستھہ کوش ہے اُس کے بھاگ ۲
 کے کانڈ ۲ میں کشرتری شبد کی دیا کھیا کے پر سنگ میں آپستمب
 شاکھا کا ایک پجن نقل کیا ہوا ہے جس کا مضمون یہ ہے کہ جگت
 میں بہت سے باہوجا (ارتھات برہما کی بھجاسے پیدا ہوئے) کشرتری
 کا بیٹھ ہوئے ہیں۔ چتر گیت سورگ میں اور وچتر (یا چتر)

۱۱۱ سکندر پُران کی ایک کھال ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ جب دھرم راج کو
 اس بات کی ضرورت معلوم دی کہ کوئی شخص لوگوں کے کرموں کا حال نکمتا

جھومی منڈال میں۔ اس کا پُتر چَٹتر رتھ بڑا جس والا اور مُلد یک
 ہو ا اور چتر کوٹ کا (جو الہ آباد کے پاس ایک پہاڑی استھان ہے
 اور اس کا رن سے کہ رام چندر جی نے بن باس کی دشا میں
 کچھ کال یہاں باس کیا تھا ایک بڑا تیرتھ ہے) راجا ہوا + اتنی +
 دیا کرن کی رُو سے چَٹتر رتھ کے باپ کا پورا نام چتر رتھ ہونا
 چاہیے اس لئے کوش کے اس و چتر یا چتر کا پورا نام چتر رتھ
 ہی ہوگا اور یہ چتر رتھ بھی شاید وہ ہی ہو جس کا نام وید میں آیا
 ہے اور جو بنسا ولی میں روشنگو کا پُتر ہے +

رہے تاکہ اس کے انوسار لوگوں کو کرموں کا پھل دیا جا یا کرے تو وہ پرتھوی
 پر سے راجا چتر کوٹے گئے اور پرتھوی پر سے اُس کے گپت ہو جانے کے
 کا رن اُس کا نام چتر گپت ہوا (دیکھو فیصلہ ہائیکورٹ پٹنہ عکس متداثرہ
 ۱۹۲۲ عیسوی) + معلوم نہیں یہ راجا چتر کون ہے مگر گوید کے ایک منتر
 (۸-۲۱-۱۸) میں ایک راجا چتر کا ذکر اس طرح سے آیا ہے کہ
 "مجھکو اتنا دھن یا سرسوتی دے گی یا رندہ اور یا اے راجا چتر تو۔
 سرسوتی کے کنارے راجا ہے تو ایک چتر ہے اور سب راجک
 (ادھتات نام کے راجا) ہیں + چتر بادل کی سمان ہزاروں لاکھوں
 پرکار کے دھن کی برکھا سے سب کو بڑھاتا رہتا ہے" اور شاید
 یہی چتر وہ چتر ہو جس کا ذکر سکندر پُران میں آیا ہے +

یہ سنگھٹا کی کھٹا ہے کہ جب دھرم راج (یم) نے برہما سے
 اپنی شکل بیان کی یا جب خود برہما جی کو ہی خیال آیا تب انہوں
 نے سادھی لگائی اور ان کی کایا سے ایک ہستی اُتپن ہوئی اور

اوپر بیان کیا جا چکا ہے کہ شری کرشن جی یدو بنس کی اسی شاخ میں جو کروشنٹو سے چلی ہے پیدا ہوئے تھے۔ ان کے پتا کا نام بسدیو اور پتامہ کا نام شورٹھا۔ یہ شور یدو سے چوالیس^{۳۳} پڑھی بیچے ہوا ہے۔ مگر مہا بھارت (انوشاسن پرو۔ ادھیائے ۱۸۷ - شلوک ۱۳۴) میں شری کرشن جی کا بنس برہمن کرتے ہوئے اس شور کو ایک دم اسی چتر گت کے بعد لکھ دیا ہے اور مردن یہ ہی نہیں بلکہ اُس کو اس چتر گت کا پتر لکھا ہے جو یدو سے کل پانچ نام ہی بیچے ہے : اس سے اس بات کی اور تائید ہوتی ہے کہ جیسا کہ ہم نیچے جگہ جگہ دکھاتے آئے ہیں پرانوں کی بنسادیوں میں جو نام ایک کے بیچے ایک آئے ہیں وہ ہمیشہ باپ کے بیچے بیٹے کی طرح نہیں آئے ہیں بلکہ وہ بنس کے مکھیہ مکھیہ پرتشوں کے نام ہیں جو کہیں کہیں باپ کے بیچے بیٹوں کے بھی نام ہیں مگر اکثر جگہ کئی کئی پڑھیاں

برہما جی نے اُس سے کہا کہ چونکہ تم میری کا یا سے اُپن ہوئے ہو اس لئے تم کا لیٹھ کہلاؤ گے اور چونکہ تم اب تک میری کا یا میں ایک گت چتر تھے اس لئے تمہارا نام چتر گت ہو گا : یہ چتر گت دھرم راج کا منتری اور لیکھک ہوا اور کا لیٹھ لوگ اپنے آپ کو اسی چتر گت کی سنتان مانتے ہیں : (دیکھو فیصلہ بائیکورٹ پٹنہ ذکورہ الصدر) :
 مہا بھارت (انوشاسن پرو۔ ادھیائے ۱۳۰) میں یم چتر گت کے بچن دھرم اور کرم کے دتے میں رشیوں کو سنا تا ہے اور واراہ پران (ادھیائے ۲۰۲ - ۲۰۶) میں چتر گت کے پرہواد آدک کا برہمن ہے :

چھوڑ کر میں ۶ اور پتر کا رتھ بھی ہر جگہ بیٹا ہی نہیں ہے بلکہ اکثر جگہ کیوں
سنتان ہی ہے اور شور کو چتر رتھ کا پتر کہنا شاید یہ ہی معنی رکھتا
ہے کہ وہ اُس کی سنتان تھا ۶

ششٹی ہندو یا شش ہندو جو چتر رتھ کا بیٹا تھا چکر ورتی راجا
ہوا۔ اور چکر ورتی اُس کو کہتے ہیں جس کے پاس یہ چودہ رتن ہا جاتی
کے یعنی سب سے اعلیٰ قسم کے ہوں :-

چکر۔ رتھ۔ منی۔ کھڑگ۔ چرم۔ کینو۔ یدھی۔ بھاریا۔ پڑوہت۔
سینانی۔ رتھ کریت۔ پتی۔ اشو۔ طبعہ (ہاتھی) ۶ (دیکھو وشنو
پڑان ۲-۱۲-۳۔ اور اُس کی ویا کھیا) ۶ بھاریا یعنی اسنری رتن
بھی اُس کے پاس اور رتنوں کی طرح بہت تھا۔ مگر وہ اس
رتن کو ٹیگت ریتی سے بھوگتا تھا اور اسی ٹیگت بھوگ کے کارن
وہ ہا یوگی ہا بھوج کہلاتا تھا (دیکھو شرید بھاگوت ۹-۲۳-۳۱) ۶
اس کی بیٹی سورج ہنسی راجا ماندھاتا کو بیا ہی گئی تھی اور اس کا ذکر ہم
پیچھے ہنساولی ۱۷ کے سلسلہ میں ماندھاتا کے حال میں کر چکے ہیں ۶
جیامکھ اپنی استری کے بس میں اتنا تھا کہ اُس کے ڈر کے
مارے سنتان نہ ہوتے ہوئے بھی وہ کسی دوسری استری سے
بیاہ نہیں کرتا تھا ۶ انجام اسی استری سے اُس کے ایک پتر ہوا
جس کا نام ودزبھ ہوا ۶

۱۹
ودزبھ نے وہ دیس بسایا جو اس وجہ سے کہ اس میں دزبھ
یعنی گشا جو ایک قسم کی بڑی پوڑ گھا س ہے نہیں ہوتی تھی ودزبھ
(دزبھین) کہلایا اور پھر اس دیس کے نام پر اُس کے بسانے والے

کا نام بھی وَدْرَبھ پڑ گیا ۽ ائینترے براممن (۷ - ۳۲) میں وَدْرَبھ کے راجا ویدرَبھ کا ذکر آیا ہے ۽ حالیہ صوبہ برادر اس وَدْرَبھ دیس کا ہی ایک حصہ ہے ۽

راجائنل کے زمانہ میں جو نشری رام چندر جی سے پندرہ پیر مھی پہلے ہوا ہے گنڈن پور اس دیس کی راجدھانی تھی اور نشری کرشن جی کے زمانہ میں بھی اُن کی ہارانی رگنی جی کے پتا بھٹمک کی راجدھانی اسی گنڈن پور میں تھی (دیکھو بھاگ ۲ کے ادھیائے ۱ میں راجائنل کا اُپا کھیان - اور بھاگ ۳ کے سبھا پڑ میں نشری کرشن جی کا جیون چریت) ۽ حالیہ صوبجات متوسط اور برار کے شہر امرادتی اور بدینیرا کی نواح میں دو چھوٹے چھوٹے قصبے جو ایک دوسرے سے کوئی ۲۰ میل کے فاصلے پر ہیں گنڈن پور کے نام سے اب بھی موجود ہیں اور اسی پرانے گنڈن پور کے دو کھنڈر ہیں ۽ گنڈن ایک رشی ہوئے ہیں (دیکھو نیچے صفحہ ۱۰۳) اور معلوم ہوتا ہے کہ یہ گنڈن پور یا گنڈن ان ہی رشی گنڈن کا نام لیا ہے ۽ اگنی مشر نے (جو مئوریہ بنس کے بعد شنگ بنس میں پشیم مشر کا بیٹا تھا اور سج سے کوئی بارہ سو برس پہلے ہوا ہے) وَدْرَبھ کے دیس کو دو حصوں پر بانٹا اور دریائے ورد (یا اردھا) کو ان کی حد فاصل قرار دیا -

۱۔ نشریدھ گنٹ (اسکندھ ۵) میں لکھا ہے کہ بھارت ورش کے نام دا تا بھرت کے نوبٹی تھے اور اُن میں سے ایک ایک بھارت ورش کے نو کھنڈوں میں سے ایک ایک کھنڈ کا نام دا تا ہوا - اور وَدْرَبھ ان نو بھائیوں میں سے ایک بھائی تھا (دیکھو آگے ادھیائے ۵ - فٹ نوٹ ۳) ۽

شمالی حصہ کی راجدھانی امراتتی بنی اور جنوبی حصہ کی راجدھانی دریاے گوداوری کے کنارے بنی اور پروردہ کی پُرانی راجدھانی کے نام پر پریشٹھان (حالیہ پٹنن) کہلائی۔

وَدَہ کے تین بیٹے ہوئے۔ کرہتہ - کش (یا کیشیک) اور روم پادہ کرہتہ سے وَدَہ کا راجہ بنس آگے چلا مگر اس کی کچھ اولاد کش کی اولاد کے ساتھ وَدَہ دیس میں جالسی اور یہ دونوں اولادیں مل کر کرہتہ کو شک یا کرہتہ کیشیک کہلائیں۔ کالیداس نے لکھو وِش (سرگ ۵ - شلوک ۳۹) میں ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ ان لوگوں کے راجا بھوج نے اپنی بہن اندومتی کے سوہمیر میں رام چندر جی کے پورا وِج لکھو کے بیٹے آج کو بھی وَدَہ میں بلایا تھا اور اس سوہمیر میں اندومتی نے آج کو ہر تھا کرہتہ کو شکا وَدَہ دیس میں ان ہی لوگوں کا نواس استھان تھا۔

وَدَہ کا تیسرا بیٹا روم پادہ تھا۔ اس سے کئی پڑھی پیچھے جیسا کہ پیچھے ہٹاؤلی میں دکھایا گیا ہے چیدی ہوا۔ اس نے اپنے نام پر چیدی کا دیس بسایا۔ شیشپال جو ہابھارت کے زمانہ میں شری کرشن جی کا سمکالین تھا اور اُن ہی کے ہاتھ سے مارا گیا تھا اس ہی چیدی بنس اور چیدی دیس کا راجا تھا۔ رگوید (۸ - ۵ - ۳۷) میں چیدیہ (ارمات چیدی کے ایک راجا) کشو کا ذکر آیا ہے کہ اُس نے ستو اوٹ اور دس ہزار گائیں پن کی تھیں۔ اس منتر کا رشی کٹو گوٹر کا برہما تھتی ہے اور

اور اس سے ظاہر ہے کہ کم سے کم راجا چیدی تک چندر بنس کے راجا
رشی کال میں ضرور تھے ۽ چیدی (حالیہ چندیری) بندلیکھنڈ میں
واقع ہے اور اب سنڑل انڈیا کے ضلع جھاشی کی تحصیل
لہت پور سے ۱۸ میل پچھم کی طرف ریاست گوالیار میں شامل ہے ۽
دشارتھ کے بعد سے یادو بنی اس کے نام پر دشارتھ بھی

کہلاتے ہیں ۽

دنترث سے کئی پڑھی پیچھے مدھو اور مدھو سے کئی پڑھی پیچھے
ستوت ہوا اور ان دونوں کے بعد یادو بنی ان دونوں کے نام پر
مدھو اور ساتوت کہلاتے ہیں ۽ ستوت کا بیٹا اندھک ہوا اور اندھک
کے ایک بیٹے کی اولاد میں کنس اور دوسرے بیٹے کی اولاد میں شری
کرشن جی ہوئے (مفصل حال کے لئے دیکھو اس گرنٹھ کا بھاگ ۳
اور اس میں جہا بھارت کے سمجھا پڑو کے شروع میں شری
کرشن جی کا جیون چہتر) ۽

(۵) پڑو

پڑو روا کے پڑوتے بیاتی کے پانچ پٹروں میں سے چار پٹروں
ارتھان دڑھو۔ ٹروٹو۔ انواریدو کے بنس برن کئے جا چکے ہیں۔
اب پانچویں پٹر پڑو کے بنس کا برن کیا جاتا ہے ۽ چنانچہ اس بنس
کی تیس پڑھیاں چندر بنس کے بانی پڑو روا سے شمار کر کے یہ ہیں
اور ان میں جیسا کہ شری مد بھاگوت (۹-۲۰-۱) میں آیا ہے راج
رشی بھی ہیں اور برہم رشی بھی :-

بنساولی نمبر ۹

۱- پروروا
۲- آلو
۳- ہنس
۴- ییاتی

۵- پرو (پرو کا بھائی)
۶- جھنجھ

۷- پرچنوان

۸- پرویر

۹- منیو

۱۰- اچھے دیے

۱۱- سڈیو

۱۲- ہنوگت

۱۳- سنیاتی

۱۴- اہنیاتی

۱۵- رڈر آشو

۱۶- رتیشو (ارتخات رت یعنی شتیبہ ہے رتو یعنی بان جسکا)

۱۷- انٹی نار - یا انٹی بھار - یا متی نار

۱۸- آپہنی رکھ سوتی (تسو) دھرو

۱۹- ایلین
۲۰- ڈشلیت
۲۱- بھرت

کنو (رشی)
میدھاتقی
پرلکٹو آدک براہمن

۲۲- بھر دواج (وتھ)

۲۳- غیو

۲۴- بہت کشت
۲۵- سوہوٹر
۲۶- چاویہ
۲۷- درنئے
۲۸- نگر (نر)
۲۹- سنگرتی
۳۰- گزگ
۳۱- شنی

۲۲- ہستی
۲۳- تری آرونی پکین کپی
۲۴- گورو
۲۵- رنتی دیو

۲۶- اجپٹھ
۲۷- دوج میڈھ
۲۸- پڑو میڈھ
۲۹- (اچتر مرا)

۲۸- ریش
۲۹- کنو
۳۰- پریم سیدھ
۳۱- برداشو
۳۲- نیل

پیدا ہوا اسی تیل کے بنی کا سلسلہ ہے
[پخال میں جس میں درویدی کا پادریہ]

۲۹- سمورن
۳۰- سندھو کشت

۳۰- کورو

[اس سے آگے کے لئے دیکھو اس گرنٹھ کا تیسرا جگ اور اس میں]
جہا جارت کا آدمی پڑوہ

پرو جو پرو دوا سے پانچویں پیرھی میں ہے ییاتی کا سب سے
 چھوٹا بیٹا تھا مگر سب سے چھوٹا ہوتا ہوا بھی ییاتی کی راج گردی
 کا مالک ہوا اور جس طرح سے مالک ہوا اُس کی گتھا پیچے بنساولی^{۱۱۷}
 کے سلسلہ میں ییاتی کے حال میں بیان کی جا چکی ہے + ہا بھارت
 میں یہ گتھا آدی پرو کے ادھیائے ۸۷-۸۵ میں آئی ہے +
 ہا بھارت میں اس بنس کی بنساولی بھی برنن کی گئی ہے
 کیونکہ کورو اور پاندو جن کے وچتر چتر ہا بھارت میں بیان
 کئے گئے ہیں اسی بنس میں کورو کی سنتان ہیں جس کا نام اوپر
 کی بنساولی میں منس پر آیا ہے + مگر ہا بھارت کی بنساولی میں
 اور اس بنساولی میں جو ہم نے پرائوں کی رو سے دی ہے
 بہت فرق ہے + چنانچہ ہا بھارت میں ہماری بنساولی کے منس
 سے منس تک کے پانچ نام نہیں ہیں پھر اہنیاتی اور ایلین کے
 بیچ میں جو ہماری بنساولی میں منس اور منس پر درج ہیں چار
 ناموں کی بجائے بارہ نام درج ہیں مگر آخر میں نتیجہ قریب
 قریب وہی رہتا ہے یعنی آخری راجا کورو جو ہماری بنساولی
 میں منس پر بیٹھتا ہے ہا بھارت کی بنساولی میں منس پر آتا ہے +
 اس سلسلہ میں آدی پرو کے ادھیائے ۷۷ کا آخری شلوک^{۱۱۸}
 خاص توجہ کے لائق ہے جس کا ارتھ یہ ہے کہ اس بنس کے جن
 راجاؤں کی کیرتی برنن کی گئی ہے وہ اس بنس کے منس راجا
 ہیں سارے نہیں ہیں کیونکہ ساروں کا حال لکھنے کے لئے ایک
 علیحدہ دفتر چاہیئے +

پڑوسے سنیا تی تک کے راجاؤں کا برتانت کچھ معلوم نہیں ہے۔
 سنیا تی نے درِ شدوت کی بیٹی بیا ہی (دیکھو جہا بھارت آدی پڑو۔
 ادھیائے ۹۵ - شلوک ۱۴) یہ درِ شدوت نہ جانے کون ہے۔
 مگر معلوم ہوتا ہے کہ ندی درِ شدوتی اسی درِ شدوت کے نام پر
 ہے اور ندی درِ شدوتی (حالیہ گھگر) وہ ندی ہے جس کے اور
 سرسوتی کے درمیان کا حصہ پنجاب برصما ورت کا دیس کہلاتا
 ہے۔ اور یہ دیس دیو بزمیت (ارتھت دیوتاؤں کا رچا ہوا) اور
 اس کا اچھا سب ورنوں کے لئے سد آچار مانا جاتا ہے (دیکھو نموترتی
 ادھیائے ۲ - شلوک ۱۷-۱۸) اور جہا بھارت = پڑو ۱۴ -
 ادھیائے ۱۱ - شلوک ۴۴-۴۵) رگوید کے منڈل ۳ کے
 سوکت ۲۳ میں درِ شدوتی کا ذکر اس طرح آیا ہے کہ بھرت
 بنی دیو وات اور دیو ستروا نے اگنی کو سرسوتی اور درِ شدوتی
 کے دیس میں مقن کر لکا لکا تھا۔

ایشیا تی نے جو سنیا تی کا پُتر تھا کرت ویر یہ کی بیٹی بھا نو متی
 بیا ہی ہے کرت ویر یہ سہسرا رجن کا باپ تھا اور بنسا ولی کے
 میں پڑو روا سے، انام تیچھے آیا ہے۔
 اپرتی رتھ رگوید کے منڈل ۱۰ کے سوکت ۳۰ کا رشی ہے اگرچہ
 رگوید کی انوکڑ میں اس کو انڈر کا پُتر لکھا ہے۔ مگر جب اس سے
 آگے کتو اور میدھاتھی اور پرسنگو جو اس کے بیٹے پوتے اور پڑوتے
 ہیں ویدک رشی ہوئے ہیں تو خود اس کا ہی ویدک رشی ہونا کیا
 آٹھ چرچ کی بات ہے کہ کتو پہلے منڈل کے سوکت ۷۳ تا ۷۴ اور

نویں منڈل کے سوکٹ ۹۴ کا رشی ہے۔ میدھاتقی آٹھویں منڈل کے دوسرے اور نویں منڈل کے بھی دوسرے سوکٹ کا رشی ہے۔ اور پرستھو پہلے منڈل کے سوکٹ ۳۴ تا ۵۰ اور آٹھویں منڈل کے سوکٹ ۹۴ اور نویں منڈل کے سوکٹ ۹۵ کا رشی ہے +
 دُشِیئت نے شگنتلا بیاہی اور اس سے بھرت پیدا ہوا +
 ہما بھارت (ادی پڑو - ادھیائے ۴۹ - ۷۴) میں اس کا اتہاس آیا ہے اور اُس کا خلاصہ یہ ہے :-

دُشِیئت ایک دن شکار کھیلتا ہوا ہمالہ پر بت کی گھاٹیوں کے اندر اُس بن میں جا نکلا جہاں ندی ماتنی کے کنارے رشی کٹو کا آشرم تھا۔ آشرم میں جہاں تہاں ریک - سام - میجر اور اخقرو وید کے جاننے والے رشی سوسہت منتر وں کا اوجا دن کر رہے تھے اور منتر بہت یگیوں کے کرم رچ رہے تھے۔ ویدانگ کے وشاردہ - نیاے کے پرین - آتم گیان کے گیانی - دروید اور اُن کے گُن کرم کے جاننے والے و گیانی - بڑے بڑے گرنھوں کے کرتا - انیک

۵۷۷ یہ ندی اجدھیائے پچاس میل پر اجدھیائی کی پرستھ ندی سرجو سے ملتی ہے۔ اور رشی کٹو کا آشرم ماتنی اور سرجو کے اسی سنگم کے پاس تھا + ہر دوار سے ۳۰ میل جنوب میں ایک استھان ہے۔ اس کا نام کنیا آشرم ہے اور لوگ اسکو شگنتلا کا جنم استھان کہتے ہیں۔ مگر یہ ٹھیک نہیں ہے کیونکہ شگنتلا کا جنم استھان کٹو رشی کا آشرم ہے اور یہ آشرم جیسا کہ ہما بھارت میں لکھا ہے ماتنی ندی کے کنارے تھا +

شاستروں کے مکھیا اپنے اپنے پاٹھ کر رہے تھے۔ دیو آیتنوں
 میں پوجا اور سیوا ہو رہی تھیں اور جگہ جگہ چپ اور ہوم ہو رہے
 تھے۔ دُشِیئت جدھر جاتا رشی اُس کا سمان کرتے مگر دُشِیئت کو
 رشی کٹو سے دُشِیئت لگاؤ تھا کیونکہ جیسا بسا دلی سے ظاہر ہو گا
 کٹو دُشِیئت کا چاچا تھا۔ اس لئے وہ رشی کٹو سے ہی ملنا چاہتا
 تھا اور پوچھتا پوچھتا اُن کے آشرم میں جا پھونچا۔ وہاں پھونچ کر
 اُس نے آواز دی کہ کوئی ہے تو اندر سے ایک کُنیا نکلی اور اُس
 نے کہا کہ پتا جی باہر گئے ہوئے ہیں غوڑی دیر میں آتے ہو گئے
 اور اتنے وہ آئیں آپ ٹھہریں میں آپ کی سیوا کروں گی۔
 دُشِیئت نے کہا کہ تم کون ہو اور تمہارے پتا کون ہیں۔ کُنیا
 نے کہا کہ رشی کٹو میرے پتا ہیں اور میں اُن کی دھرم کی پُتری
 ہوں۔ دُشِیئت نے پوچھا کہ کٹو جیسا جی اور سستی رشی اور تم
 اُس کی پُتری یہ کیوں کر ہو سکتا ہے۔ کُنیا نے کہا کہ یہ ہی پرشن
 ایک بار ایک رشی نے کٹو سے کیا تھا اور اُس کے اوٹر
 میں کٹو نے کہا تھا کہ جب وشوامتر گھورتپ کر رہے تھے اور
 اُنڈر نے اس بھے سے کہ کہیں وشوامتر اس تپ سے اُنڈر
 آسن پر ہی ہاتھ نہ ماریں مینکا اپسر کو اُن کا تپ بھنگ کرنے
 کے لئے بھیجا تو وشوامتر مینکا کے اُنڈر جال میں پھنس گئے
 اور مینکا کو اپنے پاس رکھ لیا جس کا انت یہ ہوا کہ مینکا کو
 وشوامتر سے گر بھ رہ گیا اور میں اُس گر بھ سے اُتپ ہوئی۔ مینکا
 اپنا کام کر بھگو جنگل میں چھوڑ کر چلی گئی۔ رشی کٹو نے مجھ کو

جنگل میں پڑا دیکھا۔ اُن کو دیا آئی اور وہ مجھ کو اٹھا کر اپنے اس آشرم میں لے آئے اور پال پوس کرتا بڑا کر دیا۔ اور چونکہ جنگل میں کٹو کے آنے سے پہلے شکت (پرندے) میری رکھشا کر رہے تھے اس لئے کٹو نے میرا نام شگنتلا رکھا۔

یہ سن کر دُشِیئت نے کہا کہ تب تو تم وِشوامتر کی بیٹی اور ایک اچھے راج بنس کی کُشترا نی ہو۔ میں راجا دُشِیئت ہوں اور اگر تم چاہو تو میں تم کو اپنی رانی بنا سکتا ہوں۔ شگنتلا نے کہا کہ یہ بات رشی کے ہاتھ ہے وہ ابھی آتے ہو گے اور اگر چاہیں گے تو مجھے آپ کو دے دیں گے۔ دُشِیئت نے کہا کہ سُنو سمرتی (دھرم شاستر) کے انوسار وواہ آٹھ پرکار کے ہیں ان میں سے ایک وواہ گندھرو وواہ ہے جو کامی استری کا کامی پُرش کے ساتھ ایکانت میں برمنتر وواہ ہے کُشتریوں کے لئے یہ وواہ شریٹھ مانا گیا ہے اور منو نے اسی پرکار سے وِدھان کیا ہے۔^{۵۶۹} میرے ہر دے میں تمہارے لئے کام اتین ہے

^{۵۶۹} یہاں یہ بات دیکھنے کی ہے کہ وواہ کے اس وِشے میں جو یہاں آدی پُرو کے ادھیائے ۳ میں شلوک ۸ تا ۱۲ آئے ہیں وہ سمرتی کے ادھیائے ۳ کے شلوک ۲ تا ۲۲ کی قریب قریب لفظ بلفظ نقل ہیں۔ اور شلوک ۹ میں تو منو کا نام بھی صاف آیا ہے۔ اسی طرح سے آگے ادھیائے ۴ کے شلوک ۹ میں بھی پُستروں کی قسمیں بیان کرنے میں منو کا حوالہ دیا گیا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ منو کا دھرم شاستر بھارت سے بھی پہلے پرچلت تھا اور اس ہی شلوک بدھ روپ میں پرچلت تھا کہ جو روپ اس کا آج کل ہے۔

اوریدی تمہارے ہر دے میں بھی میرے لئے کام ہو تو تم اس ریتی سے رشی کٹو کی آگیا کے بنا دھرم پور بک میرے ساتھ ابھی بیاہ کر سکتی ہو۔ شگنتلا نے کہا کہ یدی ایسا ہی ہے تو اس سے (شرط) پر میرا سنگم آپ کے ساتھ ہو سکتا ہے کہ مجھ سے جو پتر آپ کے اُتپن ہو وہ آپ کا یو وراج (ولیعہد) ہو اور کوئی نہ ہو۔ دُشِیئت نے اس شرط کو مان لیا اور اُن دونوں کا سنگم ہو گیا۔ جب یہ سنگم ہو لیا تو دُشِیئت شگنتلا سے رخصت ہو کر چلا گیا اور چلتے ہوئے اس کو وِشواں دلا گیا کہ وہ اپنی راجدھانی میں جاتے ہی اُس کو بُلا بھیجیگا۔ مگر پھر کس نے بُلا نا تھا۔

دُشِیئت کے چلے جانے کے بخوڑی دیر بعد رشی کٹو اپنے آشرم میں آئے تو شگنتلا انرم کے مارے اُن کے سامنے نہیں آئی۔ رشی نے اپنے تپوں سے جو کچھ کہہ ہوا تھا وہ سب جان لیا اور شگنتلا سے کہا کہ تو نے جو کچھ کیا ہے وہ دھرم کا اُگیکا تک نہیں ہے۔ گندھرو وِواہ کی یہی ریتی ہے اور وہ چھتریوں کے لئے مثریشٹھ ہے۔ دُشِیئت دھرماتا ہے۔ ہاتما ہے۔ اُوٹم پُرش ہے۔ اس سے جو پتر تیرے ہوگا وہ بھی ایسا ہی ہاتما اور ہابلی ہوگا اور چکرورتی راجا ہوگا۔

سہ شگنتلا کے ساتھ دُشِیئت کا گندھرو وِواہ کرنا ایک مناسبت یہ بھی رکھ سکتا ہے کہ شگنتلا مینکا اپسرا کی بیٹی تھی اور اپسرائیں گندھرو جاتی سے سمبندھ رکھتی ہیں۔

انجام شکنتلا کے لڑکا پیدا ہوا اور رشی کتو نے اُس کا جات کرم
 آدک سب سنسکار کیا۔ لڑکا بڑا ہوا تو ایسا بلوان ہوا کہ چھ برس
 کی آویں شیر اور چیتوں۔ ہاتھیوں اور ارنہ بھینسوں کو پکڑ لاتا اور
 آشرم کے برکشوں سے لاکر باندھ دیتا ۽ اُس کا یہ حال دیکھ کر
 آشرم کے رہنے والوں نے اُس کا نام سرو دمن رکھا اور رشی
 کتو نے یہ دیکھ کر کہ اب لڑکا بڑا ہو گیا ہے اور یو دراج ہونے
 کے یو گنیہ ہو گیا ہے اُس کو اور اُس کی ماں کو اپنے شیشیوں
 کے ساتھ دُشِیئت کے پاس بھیج دیا ۽ ششِیہ شکنتلا کو اور اُس
 کے پُتر کو دُشِیئت کے پاس چھوڑ آئے اور اُس کو سارا
 بر تانت سنا آئے ۽ مگر جب تیجھے شکنتلا نے دُشِیئت سے
 کہا کہ راجن یہ آپ کا پُتر ہے جو میرے پیٹ سے اُتپن ہوا ہے
 اب اُس سے (شرط) کے انوسار جو آپ نے رشی کتو کے آشرم
 میں مجھ سے کیا تھا اس کو اپنا یو و راج بنائیے تو راجا بولا کہ اے
 دُشٹ تاپسی میں نہیں جانتا کہ تو کون ہے مجھے کچھ یاد نہیں کہ دھرم
 ارتھ یا کام کے ورثے میں میرا کوئی سمبندھ کبھی تیرے ساتھ ہوا
 ہو۔ تو چاہے ٹھیر چاہے جا۔ مجھے تجھ سے کچھ کام نہیں ۽ یہ
 سنکر شکنتلا مُن ہو گئی۔ حضور سی دیر میں سنبھلی اور بولی کہ راجن
 آپ جان بوجھ کر ایسا کیوں کہتے ہیں۔ آپ کا دل جانتا ہے
 کہ میں سچی ہوں یا جھوٹی پھر آپ اپنی آتما کا اذمان کیوں کرتے
 ہیں۔ شاید آپ سمجھتے ہیں کہ آپ کے کرم کو کوئی اور نہیں جانتا۔
 مگر انتر یامی نارائن سب کے کرموں کو جانتے ہیں۔ آپ جو کچھ

کرتے ہیں اُس کے سامنے کرتے ہیں۔ ناراین سانشی ہیں۔
 کہ میرا اور آپ کا دھرم کا سماگم ہوا۔ اور یہ پُتر اُس سماگم کا
 پھل ہے۔ پھر آپ بھری سبھا میں میرا اپمان اور اپنا اُومان
 کیوں کرتے ہیں۔ استری پُرش کی اردھاگنی ہے۔ استری
 دھرم۔ ارتھ۔ کام اور موکش کی مَول ہے۔ استری سے ہی
 گمہضہ اور استری سے ہی یگیہ ہے۔ استری سے ہی آند
 اور استری سے ہی سمپتی ہے۔ استری اس لوک میں اور اُس
 لوک میں پتی کی ساتھی ہے اور اسی لئے پُرش استری کا پانی
 گمہن کرتے ہیں ۽ پھر پُتر جو پیدا ہوتا ہے وہ بھی پتا کا اُدھار
 کرنے والا ہوتا ہے اور اُس کو پُتر کہتے ہی اس لئے ہیں کہ وہ
 پتا کو پت نامی نرک سے ترانا ہے ۽ جات کرم میں جو وید منتر
 پڑھتے ہیں وہ آپ جانتے ہی ہیں:- ”تو انگ انگ سے اُتپن
 ہوا ہے۔ ہر دے سے نکلا ہے۔ اس لئے پُتر کے نام
 سے تو میری ہی آتما ہے۔ سو برس جی ۽ میرا جیون اور میری
 اکٹھ سنتان تیرے ہی آدھین ہے۔ اس لئے اے میرے
 پُتر تو شکھی رہے اور سو برس جیئے ۽ اور ویسے بھی پُتر کے
 برابر دنیا میں کوئی دستو نہیں ہے ۽ آپ کو استری اور پُتر دونوں
 مل رہے ہیں اور آپ اُن کو تیاگ رہے ہیں اور اُن کے ساتھ

۳۵ ہا بھارت کا یہ شلوک جو آدمی پر دے کے ادھیائے (۷۸) کا شلوک ۳۹

ہے منومرتی کے ادھیائے (۹) کا شلوک ۱۳۸ ہے ۽

شبیہ کو بھی تیاگ رہے ہیں ؟ شلوکوں سے ایک باوڑی اچھی - شلو
 باوڑیوں سے ایک کر تو (گیٹھ) اچھا - سوئگیوں سے ایک پُتر اچھا اور
 سو پُتروں سے شبیہ اچھا ؟ شبیہ کی برابر کوئی دھرم نہیں - شبیہ سے بڑھ
 کر کوئی پُن نہیں اور نہ اشبیہ سے بڑا کوئی باپ ؟ سارا نش یہ
 کہ راجن شبیہ پر دم دھرم ہے - اس کو مت تیاگ اُس کے ساتھ سنگم کر -
 اوریدی تیرا پر سنگ اشبیہ سے ہی ہے تو میری تیری سنگت نہیں
 ہو سکتی - میں جاتی ہوں پر نتو یا در ہے کہ میرا پُتر ساری پر پھوسی کا
 چکرورتی راجا ہوگا تو اُس کو اپنا یو و راج بنائے یا نہ بنائے ^{۱۳۷}
 اتنا کہکشاں نے پیٹھ موڑی مگر اُس کے ساتھ ہی آکاش بانی
 ہوئی کہ ماتا تو ایک جھولی ہے - پُتر پنا کا ہی ہے - جو جس سے پیدا
 ہوا وہ وہی ہے - اس لئے اے دُشِیئت پُتر کو بھر (پال) اور
 شُکنتلا کا اومان مت کر ^{۱۳۸} اور اس کا رن سے کہ تو ہمارے کہنے سے

^{۱۳۷} شُکنتلا کی اس تقریر میں جس وید منتر کا حوالہ آیا ہے وہ سام وید کے براہمن کے پن
 ہیں اور مہا بھارت میں آدی پُر و کے ادھیائے ۷۷ کے شلوک ۳۴ میں آئے ہیں ؟
^{۱۳۸} یہ پن جو آدی پُر و میں ادھیائے ۷۷ کے شلوک ۱۱ اور ادھیائے ۹۵ کے شلوک ۲۲ ہے
 وشنو پران میں ۴-۱۲ پر اور شریک بھاگوت میں ۹-۲۰-۲۱ پر آیا ہے - اور اس سے
 ظاہر ہے کہ یہ شلوک ان پنکوں میں ایک دوسرے سے نقل کیا گیا ہے - اب رہی یہ بات
 کہ کس نے کس سے نقل کیا - یہ اس سے ظاہر ہو سکتا ہے کہ مہا بھارت میں شُکنتلا
 اور دُشِیئت کے چہرہ زووں کا برن و ستار کے ساتھ ہے اور وشنو پران اور بھاگوت
 میں اس کا مردن اشارہ ہے ؟

اس کا بھرن (پالن) کر لگا یہ تیرا پُتر بھرت کہلائیگا“
یہ سنکر راجا بڑا پر سن ہوا اور اپنے پردھت اور منتر یوں
سے بولا کہ آپ دیو دوت کی یہ بانی سنتے ہیں؟ میں تو پہلے
ہی جانتا تھا کہ شگنتلا میری پتی اور یہ لڑکا میرا پُتر ہے
پر تئویدی میں یونہی شگنتلا کے کہنے سے ان کو اپنا مان
لیتا تو لوگوں کو ششکا رہتی اور وہ میرے پُتر کو شُدھ
نہ سمجھتے؟ یہ کہ کر راجا نے اپنے پُتر کی مَور دھا کو سونگھا
اور پیار کے ساتھ اُس کو گود میں لیا۔ اور شگنتلا کو اپنی
ہارانی اور بھرت کو اپنا یو و راج بنایا؟

کبی کا لیداس نے دُشِیئت کے اس اتہاس کا نالک
بنا دیا ہے اور اُس کا نام شگنتلا رکھا ہے؟ یہ نالک بڑا
پر سُدھ ہے اس لئے ہم اس کا خلاصہ بھی نیچے درج کرتے
ہیں؟ اس سے یہ بھی معلوم ہو جاوے گا کہ کبی لوگ اپنے
مطلب کے لئے اصل اتہاس پر کیا رنگ چڑھا دیتے ہیں؟
اس نالک کے سات انگ ہیں اور اُن کا خلاصہ انگ وار
یہ ہے:-

انگ (۱)

ایک ہرن چوڑیاں بھرتا چلا جا رہا ہے اور اُس کے پیچھے
راجا دُشِیئت کا سار مٹی رفقہ کے گھوڑوں کو اڑائے لئے جا
رہا ہے۔ دُشِیئت دھنش بان ہاتھ میں لئے ہوئے ہے اور

ہرن پر بان مارنے کو ہی ہے کہ سامنے سے ایک وئی کھانس
(تپسوی) ہاتھ اٹھا کر کہتا ہے کہ ٹھیرو ٹھیرو یہ ہرن ہمارے آشرم
کا ہے اس کو نہ مارو۔ تمہارے شستر پیڑت جنون کی رکھشا
کے لئے ہیں نہ کہ اُن پر ادھیوں کا سنگھار کرنے کے لئے۔ یہ
سنگر دُشینت اپنا ہاتھ روک لیتا ہے اور تپسوی پر تن ہو کر
۶ شیر واد دیتا ہے کہ تمہارے ایسا پتر اُتین ہو جو جگت کا چکرورتی
راجا ہو اور کہتا ہے کہ راجن ہمارا آشرم پاس ہی ہے اور رشی
کنو اُس کے محل پہنچے ہیں۔ تم چاہو تو اُن کا درشن کرتے جاؤ۔
رشی تو اس سے آشرم میں نہیں ہیں تیرھ جاترا کو گئے ہوئے ہیں
پران کی پتری سنگھٹا وہاں ہے اور وہ تمہارا بیٹھا یوگنیہ سنگار
کرے گی۔ یہ سنگر دُشینت رتھ سے اُترتا ہے اور راجائی شرنکار
اتار بڑی آدھینتا کے ساتھ آشرم میں جاتا ہے۔ سنگھٹا اور اُس
کی سکھیاں راجا کو سادھارن اتھتی سمجھتی ہیں اور اُس کا اتھتی
سنگار کرتی ہیں۔ راجا سنگھٹا کو دیکھ کر موہت ہو جاتا ہے۔
سکھیوں سے پوچھتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ سنگھٹا اصل میں
رشی کنو کی پتری نہیں ہے بلکہ اپسرا سینکا کے پیٹ سے وشوامتر
کی پتری ہے اور اس طرح سے رشی پتری نہیں بلکہ راج
پتری ہے۔ باتوں باتوں میں یہ بھی معلوم ہوا کہ رشی سنگھٹا کا
وواہ بھی کرنا چاہتے ہیں اور کسی یوگنیہ برکی تلاش میں ہیں۔

۱۱۱ کل پتی کے رتھ سے لے دیکھو پیچھے ادھیائے ۳ کا نوٹ ۴۷

یہ معلوم کر کے دُشِیئت لوٹ پڑا مگر اس طرح لوٹا کہ اُس کا مشیر
جھنڈے کے دندے کی طرح آگے کو جاتا تھا مگر اُس کا دل
پھریے کی طرح پیچھے کو لہراتا تھا ۚ

انک (۲)

راجا شکار گاہ میں ٹھہرا ہوا ہے۔ مگر نہ شکار کر سکتا ہے کیونکہ
رشی کا آثرم پاس ہے نہ شکار گاہ کو چھوڑ کر جاسکتا ہے کیونکہ دل
شگفتہ میں الجھا ہوا ہے کہ دور رشی کمار اُس کے پاس آتے
ہیں اور کہتے ہیں کہ راجن جب سے تھ پتی جی آثرم سے باہر
گئے ہیں تب سے راجپس ہم کو ستانے لگے ہیں اس لئے کربا کر کے
جب تک وہ لوٹ کر نہ آویں تب تک آپ ہی آثرم کی رکشا
کریں ۚ دُشِیئت تو بھگوان سے چاہتا تھا کہ کوئی ایسی بات پیدا
ہو جس سے اُس کا آثرم میں رہنا ہو جائے جھٹ رشی
کماریوں کی پرارخصا کو مان جاتا ہے اور اپنے ساتھیوں کو
راجدھانی روانہ کر کے آپ آثرم میں جا رہتا ہے ۚ

۳۵ پھریے کو اس جگہ کا لید اس نے چین آبشک یعنی چین کے
کپڑے کا بنا ہوا لکھا ہے۔ اور اس سے ظاہر ہے کہ کالیداس کے
نمانہ میں یعنی مسج سے پہلے سے چین اور ہندوستان کے درمیان کپڑے
کی تجارت جاری تھی ۚ اور یہ بات ہم پیچھے ہنسا دلی کے
سلسلہ میں دکھا ہی آئے ہیں کہ چین بھارت ورش کے راجاؤں
کا ہی بسایا ہوا ہے ۚ

انک (۳)

شکنتلا بھی دُشِنت کو دیکھتے ہی اپنا دل اُس پر نوچھاؤ کر چکی تھی اور برہ کی اگنی میں دن بدن گھلتی جاتی تھی۔ اُس کو اب اس بات کا گمان بھی ہو گیا تھا کہ دُشِنت کوئی سادھارن اتھنی نہیں ہے جیسا کہ وہ پہلے دن سمجھی تھی بلکہ بھارت دُشِنت کا چکڑورتی راجا ہے اور اس گمان سے اُس کے اوپر اُداسی بھی چھائی ہوئی تھی۔ اُس کی سکھیوں نے اُس کی یہ دُشا دیکھی اور اُس سے پوچھا تو اُس نے شرما تے شرما تے اُن سے اپنا دُکھ کہہ دیا۔ سکھیوں نے کہا کہ اگر تو کہے تو ہم راجا کو جو اسی آشرم میں بیٹھا ہوا ہے تیری یہ دُشا سنا دیں اور دیکھیں کہ وہ کیا کہتا ہے۔ شکنتلا نے کہا کہ میں ڈرتی ہوں کہ وہ مجھ کو سویکار نہیں کرے گا کیونکہ کہاں میں ایک تاپسی کنیا اور کہاں وہ چکڑورتی راجا۔ دُشِنت جو آشرم کی رکشا کے بہانہ سے شکنتلا کی کنیا کے ارد گرد دن رات اس طرح منڈلاتا رہتا تھا جس طرح کوئی بھونرا کسی پھول پر منڈلاتا ہے اس وقت بھی وہاں موجود تھا اور برکشوں کے اندر چھپا ہوا یہ سب باتیں سن رہا تھا۔ شکنتلا کے یہ شبِ سن کر کہ ”میں ڈرتی ہوں کہ وہ مجھ کو سویکار نہ کرے گا“ نہ رہ سکا۔ اور جھٹ سامنے آکر بولا کہ پیاری اگر تم میری اجلا کھا میں تپ رہی ہو تو میں تمہاری اجلا کھا میں جل رہا ہوں پھر یہ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ میں

تم کو سولیکار نہ کروں۔ آؤ اپنا ہاتھ بڑھاؤ تاکہ میں ابھی تمہارا ہاتھ
 گرہن کروں اور اپنی اور تمہاری دونوں کی پیاس بجھاؤں
 سکھیاں تو یہ دیکھ کر کھسک گئیں اور شکنتلا اور دُشِیئت اکیہ
 رہ گئے۔ اور ”بھتے سے“ ارمقات باہمی قول و قرار کے ساتھ اُن
 کا گندھرو وواہ ہو گیا اور دُشِیئت نے اپنے نام کی انگوٹھی اپنی
 انگلی میں سے اتار شکنتلا کی انگلی میں پہنا دی اور اس طرح
 سے گویا اپنے قول و قرار پر اپنی مہر لگا دی کہ کچھ دنوں بعد
 دُشِیئت اشرم سے جدا ہو کر اپنی راجدھانی کو لوٹ گیا اور
 شکنتلا سے کہنا گیا کہ میں جلدی ہی تجھ کو بلا لوں گا۔

انک (۴)

شکنتلا اپنی گٹھیا کے باہر بیٹھی ہے اور دُشِیئت کے دھیان
 میں ڈوبی ہوئی ہے کہ دربار سارشی آتے ہیں اور پکارتے ہیں
 کہ سبھی میں آیا ہوں کہ شکنتلا کوئی اور تر نہیں دیتی ہے اور رشی
 کرو دھ میں آکر کہتے ہیں کہ اے انتھی کے ترسکار کرنے والی جس
 کی چنتا میں تو اپنا من لگائے بیٹھی ہے وہ تجھ کو بھول جائیگا
 اور تیرے یاد کرانے پر بھی تجھ کو یاد نہیں کرے گا کہ شکنتلا
 نے یہ بھی نہیں سنا اور اُسی طرح بُت بنی بیٹھی رہی کہ مگر اُنہیں
 کی سکھیاں سامنے کھڑی پھول چمک رہی تھیں اُنہوں نے یہ سب دیکھا
 اور سنا۔ گھبرائیں کہ ہائے بڑا اثر تھا ہوا جو رشی پیاری شکنتلا کو
 یہ شاپ دے گئے کہ دوڑیں رشی کے چرنوں میں گریں اور

اور شگنتلا کی اور سے چھاما گئی + رشی نے کہا کہ اب توجہ نگہ سے نکل گیا وہ ہو کر رہے گا۔ ہاں اتنا ہو سکتا ہے کہ اہنگیان آمبرن (نشانی کی انگوٹھی) دیکھ کر دُشِنت کو بھولی ہوئی بات یاد آجائے اور وہ شگنتلا کو پہچان لے +

کچھ دن پیچھے کٹو رشی بھی آشرم میں لوٹ آئے اور شگنتلا کی چیشٹا بدلی دیکھ کر گھبرائے + مگر نہ وہ کسی سے پوچھتے تھے اور نہ کوئی اُن سے کچھ کہتا تھا + انجام ایک دن جب وہ ہون کر رہے تھے تو اگنی میں سے یہ چمندو مٹی (چمندروپی) بانی نکلی کہ اے براہمن یہ کنیا سنسار کے کلیان کے لئے دُشِنت کا تیج دھارن کئے ہوئے اگنی گر بھاشمی کی سمان ہے اس کی رکھشا کر + رشی کی سمجھ میں اب سارا برتانت آگیا اور اُنہوں نے شگنتلا کو دُشِنت کے پاس بھیج دینے کا ارادہ کر لیا + مگر ساتھ ہی شگنتلا کی جدائی کے خیال سے اُن کو دُکھ ہوا اور وہ بچارنے لگے کہ جب مجھ نپتوی کو شگنتلا کی جدائی کے خیال سے ایسا دُکھ ہوتا ہے تو گرہتیوں کو اپنی کنیا بداکرتے سے کیسا کچھ دُکھ ہوتا ہوگا + آخر شگنتلا کے بد ہونے کا دن آیا اور رشی نے اُس کو وواہ کے یوگتھ بستر اور بھوشن پہنا اور اگنی کی پرد کشنا کر اپنے ددشِتیوں اور ایک استری کے ساتھ دُشِنت کے پاس روانہ کر دیا + رواگنی کے وقت شگنتلا اپنی سکھیوں کے چٹ گئی سکھیاں بھی اُس کے پٹ گئیں اور روتے روتے بولیں کہ شگنتلا دیکھیو اگر راجا تجھے دیکھ کر نہ پہچانے

اور بھوئی بھوئی باتیں کرنے لگے تو تو اُس کی دی ہوئی انگلی
اُس کو دیکھا دیجو اُس کو دیکھ کر وہ تجھے پہچان لے گا ۛ

انک (۵)

راجا دیشیت ابھی دھرم آسن سے اُٹھے ہی ہیں کہ کچھ
(بڈھا دوارپال) آتا ہے اور کہتا ہے کہ دیو کنو رشی کے پاس
سے کچھ تپسوی استریوں سمیت آئے ہیں اور کچھ کہنا چاہتے
ہیں ۛ راجا کچھ سے کہتا ہے کہ اُن کو پروہت جی کے پاس
لے جاؤ اور کہو کہ اُن کا شرڈ (شاستر) ودھی سے ستکار کریں
اور پھر اُن کو اگنی شرن میں اپنے ساتھ لے کر آئیں ۛ اور اپنے
من میں کہتا ہے کہ راجا کاجیون بھی بچتر ہے - اور سب تو اپنے
اپنے پر اثر تحت ارتھ پر اپت کر کے نشجنت ہو چلے جاتے ہیں
پر راجا کو کوئی نہ کوئی چنتا بنی ہی رہتی ہے - بیچ ہے چتر ماتھ
میں ہے تو اُس سے رکھشا کا تو شکھ ہے پر اُس کے بھار
کا بھی دکھ ہے ۛ غرض اُدھر سے پروہت جی اُن سب کو
لے کر اگنی شرن میں پہنچے اور اُدھر سے راجا بھی وہاں جا
پہنچا ۛ تپسویوں نے کہا کہ راجن کل پتی بھگوان کا شپ (کنو)
نے کہلا کر بھیجا ہے کہ تم نے جو آپس میں سے کر کے میری اس
پُتری کے ساتھ اُپنیمن (وواہ) کر لیا ہے میں اُس کی انوگیا
(منظوری) دیتا ہوں کیونکہ جیسے تم پوجنہ پرشوں میں مکھیا ہو
ویسے سنگنتلا مورتی متی (متمم) ست کر یا ہے اور پر جاپتی نے

وَدھو اور وَر کی ایسی جوڑی کوئی کوئی ہی بنائی ہے۔ شگنتلا
اب گڑبھرتی ہے اس لئے میں اس کو تمہارے پاس بھیجنا ہوں
کہ تم دھرم چرن کے لئے اس کو اپنے پاس رکھو + دُشِیئت
نے کہا کہ کون وَدھو اور کون ور۔ گڑبھرتی اور پرائی استری
کے ساتھ دھرم چرن کیسا + تپسویوں نے کہا کہ شگنتلا وَدھو اور
آپ ور۔ شگنتلا آپ کی گڑبھرتی استری اور آپ اُس
کے گڑبھرتا پُرش + دُشِیئت نے کانوں پر ہاتھ دھرا اور
کہا کہ نہ شگنتلا میری وَدھو اور نہ میں اُس کا ور اور نہ میرا
اور اُس کا اس پر کار کا کوئی سمبندھ کبھی ہوا + اس پر تپسویوں
نے شگنتلا سے کہا کہ اب تو جواب دے اور شگنتلا نے کہا
کہ سوامی یہ اُچت نہیں ہے کہ تپوبن میں مجھ بھولی بھالی کو دُشِیئت
دلا کر اب آپ ایسی باتیں بناتے ہیں + دُشِیئت نے کہا کہ تو
یونہی مجھے دوش دیتی ہے + شگنتلا نے کہا کہ سوامی آپ بھولتے
ہیں اچھا یہ اپنی دی ہوئی انگوٹھی دیکھو اور یاد کرو + یہ کہہ کر جو
شگنتلا نے اپنی اُنکھی اُٹھائی تو انگوٹھی اُس میں نہ پائی۔ گھبرائی
اور چلائی کہ ہائے انگوٹھی کہاں گئی + دُشِیئت یہ دیکھ کر ہنسا اور بولا
کہ واہ رے تریا چرتر + اس پر تپسویوں کو کُرو دھ آیا اور وہ بولے
کہ راجن یہ تریا چرتر نہیں راج چرتر ہے پر اس چرتر سے تیرا
کلیان نہیں اُکلیان ہوگا + اب تو راجا گھبرایا کہ یہ کیا اُپنیاں
(قصہ) کھڑا ہوا اور پروہت جی کی طرف دیکھ کر بولا کہ پروہت
جی بتائیے میں کیا کروں + پروہت جی نے کہا کہ آپ ایسا کریں

کہ شکنتلا کو پُرسو (جننے) کے سہے تک میرے گھر رہنے دیں۔
 سادھوؤں کا بچن ہے کہ آپ کے چکرو رتی پُتر اُتپن ہوگا پس
 اگر شکنتلا کے پُتر اُتپن ہوا اور اُس میں یہ لکشن اُتپن ہوئے تو
 شکنتلا آپ کی دھرم پتی ہے اور آپ کے سگدھانت (محل) میں
 پرودیش کرے گی۔ نہیں تو وہ کوئی اور استری ہے اور رشی
 کے آشرم میں لوٹا دی جائے گی ۽ راجا نے اس بات کو مان
 لیا اور پرودھت جی اُس کو اپنے گھر لے چلے مگر تھوڑی دُور
 ہی گئے تھے کہ آکاش میں سے ایک جیوتی بجلی کی سماں
 اُتری اور شکنتلا کو اُڑا کر لے گئی ۽ پرودھت جی دیکھتے کے
 دیکھتے رہ گئے اور راجا کی حیرانی اور پریشانی کا تو کوئی
 ٹھکانا نہیں رہا ۽

انگ (۶)

کچھ دن نہیں بیتے تھے کہ ایک دھبیور نے ایک مچھلی پکڑی
 اور اُس کے پیٹ میں سے ایک انگوٹھی نکلی ۽ دھبیور انگوٹھی
 کو بازار میں لے گیا تو لوگوں نے اُس پر دُشیت کا نام کھدا
 دیکھا اور اُس کو پکڑ لیا ۽ معاملہ راجا تک پہنچا ۽ راجا نے
 انگوٹھی منگوائی ۽ انگوٹھی کا آنا تھا کہ اُس کو دیکھتے ہی دُرواسا
 رشی کا شاب جو راجا کے سر پر سوار تھا دُور ہو گیا اور شکنتلا
 کا سارا برتانت ایک دم یاد آ گیا ۽ دھبیور کو تو دند کے بدلے
 دان مل گیا مگر راجا کا شکہ دُکھ سے بدل گیا۔ بہت پچتا یا کہ

ہائے میں نے شگنتلا کیوں بساری اور آئی پھی کے لات کیوں
 ماری؟ بسنت کی رت آئی مگر اُس کو نہ بھائی - بسنت کا
 اُتسو نہ منایا اور سارے نگر کو منانے سے روک دیا ؟
 شگنتلا کے پریم نے جُدا ستایا اور پشچات تاپ کی اگنی نے
 جُدا تپایا ؟ بہت دُکھی ہوا - گھُل گیا اور اپنی سُدھ بھُول گیا ؟
 اسی حالت میں ایک دن اِندر کا سار تھی ماتلی رتھ لے کر آیا
 اور راجا سے بولا کہ آئشمن (اے بڑی عمرواے) مجھ کو اِندر نے
 آپ کے پاس بھیجا ہے اور کہا ہے کہ دانوگن آج کل بہت کچھ
 اُپڈرو کرنے لگے ہیں اور اُن کو دمن کرنے کے لئے آپ کے تیج
 کی آو شیکتا ہے کیونکہ راتری کے اُس اندھیرے کو جس کو سورج
 دور نہیں کر سکتا چند رماں ہی دُور کرتا ہے ؟ اس لئے آپ
 سا ودھان ہو جائیں اور میرے ساتھ رتھ میں بیٹھ کر چلیں ؟
 دُشِنت یہ سنکر سا ودھان ہو گیا اور راج کا کاج منتر یوں کو
 سوئپ ماتلی کے ساتھ رتھ میں سوار ہوا اور اُڑ گیا ؟

انک (۷)

اِندر کا کاج سنوار کر راجا دُشِنت اِندر لوک سے پرتھوی
 کی اور اڑا آ رہا تھا کہ راستہ میں گندھرووں کے پریت ہیم کوٹ
 کی شو بھا دیکھ کر اُس کا جی چاہا کہ اس کی سیر کرتے چلیں ؟
 چنانچہ ماتلی نے رتھ وہاں اُتار دیا ؟ دُشِنت رتھ سے اُترا
 تو دیکھا کہ ایک بالک ایک شیر کے بچے کو شیرنی کا دودھ

پیتے پیتے گھسیٹ کر لے آیا ہے اور دو تاپسیاں بچے کو
چھڑا رہی ہیں مگر چھوڑا نہیں سکتیں ۽ ایک تاپسی نے دُشِیئت
کو دیکھا اور کہا کہ بھڑرنگہ تم ہی کچھ جتن کرو جس سے یہ
بال اس بال سنگھ کو چھوڑ دے ۽ دُشِیئت آگے
بڑھا اور بالک سے بولا کہ رشی پُتر تمہارا یہ آجرن اس
آشرم کے ورڈھ ہے اس لئے تم اس سنگھ کو چھوڑ دو ۽
بالک نے جھٹ سنگھ کو چھوڑ دیا اور تاپسیاں چکیت رہ گئیں
کہ یہ بالک جو ہم سے کسی طرح نہیں مانتا تھا اس بھڑرپُرش
کے کہنے سے کیسا سیدھا ہو گیا ۽ ادھر دُشِیئت کا دل بھی
بالک کو دیکھ کر گدگدایا اور بات چلی تو معلوم ہوا کہ یہ بالک
رشی پُتر نہیں بلکہ شِکُنْدا کے پیٹ سے راجا دُشِیئت کا پُتر ہے ۽
دُشِیئت نے کہا کہ دُشِیئت تو میں ہی ہوں پر شِکُنْدا کہاں ہے ۽
تاپسیاں دوڑی گئیں اور شِکُنْدا کو بلالائیں ۽ شِکُنْدا نے
دُشِیئت کو دیکھا تو آنکھوں میں آنسو بھر لائی۔ دُشِیئت اُس
کے چہروں میں گر پڑا اور بولا کہ سُندری چھا کر جو میں نے تجھ
کو تیاگا پر نہ جانے مجھ کو ایسا کیا ستودہ ہو گیا جو میں نے تجھ کو
نہیں پہچانا اور ایسا اندھا ہو گیا کہ گلے کے ہار کو سانپ سمجھا
اور اُتار کر پھینک دیا ۽ کُشیپ رشی اسی پر بت پر رہتے تھے وہ
آئے اور بولے کہ راجن دھیرج دھرو۔ تمہارا کوئی اپرادھ نہیں
ہے یہ جو کچھ ہوا درو ما رشی کے شاپ سے ہوا ہے ۽ شِکُنْدا
اب ان سب باتوں کو جانتی ہے۔ جب تم نے اُس کو تیاگ

دیا تھا تب اس کی مان میٹھا اس کو یہاں اڑا لائی تھی اور یہاں
 آکر اس کے یہ پُتر ہوا ہے جو تمہارا پُتر ہے میں نے اس کا جنم
 سشکار کیا ہے۔ پُتر بڑا بھاگنہ وان ہے چکڑورتی راجا ہوگا۔
 یہاں اس کا نام سنگھ آدک سب جنتوؤں کو دمن کرنے کے کارن
 مترو دمن تھا۔ راجا ہو کر اس کا نام لوک بھرتا ہونے کے کارن
 بھرت ہوگا۔ اس لئے اب تم اپنی اس پتی سنگھتلا اور اپنے اس
 پُتر مترو دمن کے ساتھ اپنی راجدھانی کو جاؤ اور سکھ سے رہو۔ اتنی
 دُشِنت کے بعد بھرت گدی پر بیٹھا اور ساری بھومی کا
 چکڑورتی راجا ہوا۔ کنو رشی نے اس سے سینکڑوں یگیہ کر لئے
 اور کروڑوں اشرفیاں دکشا میں پائیں ۛ

بھرت کا نام رگوید میں کئی جگہ آیا ہے چنانچہ ۴-۱۴-۴۷ میں آیا ہے کہ
 ”اے گنی۔ بھرت ورج (ارتھت متروں) سے تیری اُشتی کرتا ہے تو اس
 کو سکھ دے“ ۛ اور ساین آچارج نے یہاں بھرت کو
 دُشِنت کا پُتر ہی مانا ہے ۛ

شرید بھگوت گیتا میں سچے دھرم راسٹرو کو جو کٹورو تھا
 اور شری کرشن جی ارجن کو جو پاندو تھا بھارت ۳۵

۳۵ ہا بھارت کے بن پڑو میں مار کڈے سماٹیا پڑو کے آگرس پاپا کھیان
 میں ادھیائے ۲۱۹ کے اندر جہاں انگرس (گنی) کی سنتان برنن کی گئی ہے بھرت
 اور بھردواج دو انگنیوں کے نام بھی ہیں جو برہسپتی کے پُتر شنبو کے پُتر ہیں ۛ اہہ
 جو لوگ بھارتی کہلاتے ہیں وہ شاید اس بھرت کی نسبت سے کہلاتے ہوں ۛ

نسبت سے کہتے ہیں کیونکہ یہ دونوں کورو کے بنس میں تھے
اور کورو بھرت کے بنس میں ہے ۛ

بھرت کا پتر و تھ ہوا جو بھرت کا واج ارتھات دمن ہونیکے کارن بھرد واج
کہلایا اور پھر برصپتی کے پتر جرتی بھرد واج سے جو سپت رشیوں میں شامل ہیں
ملا دیا گیا اور اس کی کتھائیوں رچی گئی کہ جب بھرت کے پتر ہو
ہو کر مر جاتے رہے تو اس نے ایک یگیہ رچا اور دیوتاؤں نے
اُس یگیہ سے پرست ہو کر برصپتی کا پتر بھرد واج ہی لاکر اُس کو
دے دیا کہ اُس کو اپنا پتر بنا اور اُس نے اُس کو اپنا
پتر بنا لیا۔ (دیکھو دشنو پران - انش ۴ - ادھیائے ۱۹ -
شلوک ۱۴ تا ۱۹) ۛ

و تھ (بھرد واج) کا پتر مٹیو ہوا اور مٹیو کے کئی پتر ہوئے۔
ایک برہمت کشتہ جس سے بھرت کا اصل بنس چلتا رہا اور دوسرا
جاویریہ جس کی سنتان دُر کٹے کے پشچات براہمن گتی کو
پراپت ہوئی ۛ [ویدک رشیوں میں ایک رشی اُر کٹے لگوید
کے منڈل دس کے سوکت ۱۵ کا رشی ہوا ہے اور شاید وہ
اُر کٹے یہ ہی دُر کٹے ہو] ۛ دُر کٹے کے پتر جو براہمن گتی کو
پراپت ہوئے اُن میں ایک تری آرونی ہے [اور ویدک
رشیوں میں ایک رشی تری ارن ہے جو پانچویں منڈل کے
سوکت ۲۷ اور نویں منڈل کے سوکت ۱۷ کا رشی ہے اور
شاید یہ تری آرونی اور تری ارن دونوں ایک ہی رشی
کے نام ہوں] ۛ تری آرونی کا ایک بھائی کہی ہے اور

شٹونک کا پے جس کا ذکر چھاندو گئی اپنشد (۷-۳-۵) میں آیا ہے اور تیجیل کا پتیہ جس کا ذکر برہد آرنیک اپنشد (ادھیائے ۳- براہمن ۷) میں آیا ہے شاید اسی کپی کے گو تریج ہوں گے + تا نڈیہ براہمن (۲۰-۱۲-۵) میں آیا ہے کہ کپی گو تری کے رشیوں نے چتر رتھ کو یگیہ کرایا تھا + کورو کشیتر کی بھومی میں ایک مقام کیشل ہے اس کا اصلی نام کیشتل یعنی کپی کا سہتل ہے اور وہ نام شاید اسی کپی کے نام پر ہے + جہا بھارت کے بن پڑو میں کورو کشیتر کے تیرتھوں میں کیشتل کا ذکر بھی آیا ہے +

مٹیو کا تیسرا پُتر نگر تھا + ناگر کھنڈ میں جو سکند پُران کا ایک کھنڈ کہلاتا ہے ناگر براہمنوں کی ایک کتھا آئی ہے کہ چنکار پُر میں کسی نے ناگ پچی کے دن ایک ناگ کو مار ڈالا۔ ناگوں نے کورو دھ میں آکر چنکار پُر پر حملہ کیا۔ وہاں کے براہمن بھاگ نکلے مگر ایک تری جات براہمن نے رتھو جی سے ناگ ہر منتر پراپت کیا اور اُس منتر سے ناگوں کو چنکار پُر سے نکال دیا + اُس دن سے چنکار پُر کا نام ناگ ہر ہوا جو بگڑ کر ناگر ہو گیا اور ناگر براہمن اس نگر کے براہمن ہیں + مگر شاید یہ ناگر براہمن اصل میں مٹیو کے اسی پُتر نگر کی اولاد ہیں + اسی نگر کا پُتر سنگرتی تھا اور وشنو پُران میں صاف لکھا ہے کہ وشنو امتر۔ مانڈھاتا سنگرتی کپی آدک راجا سب کشترو پتیا دویج تھے جو اپنے تپ سے رشی پدوی کو پہونچے (دیکھو وشنو پُران۔ انش ۴- ادھیائے ۲-)

واکیہ ۱۰ پر دشنوچٹی ٹیکا) * ایک سنگرتی کا ذکر پیچھے صفحہ ۲۹۰ پر بھی آچکا ہے * سنگرتی کا بیٹا رنتی دیو بڑا دانی ہوا ہے * جہا بھارت (انوشاسن پڑو - ادھیائے ۶۶) میں لکھا ہے کہ "اُس نے گٹھوں کو بھی پٹنوسمجہ کر یگیہ میں قربان کر دیا مگر گٹھوں میں پٹنوسمجہ نہیں ہیں - دان کرنے کے لئے ہیں قربان کرنے کے لئے نہیں" * پھر اشو مبدھ پڑو کے ادھیائے ۹۰ - ۹۱ - شلوک ۹ میں لکھا ہے کہ جب رنتی دیو سب کچھ دان کر چکا اور اُس کے پاس کچھ نہیں رہا تو اُس نے شدھ من سے جل کا دان دیا اور اس دان سے اُس کو سوڑگ ملا * رنتی دیو اُس دیس کا راجا تھا جہاں مذی چرمن وئی (حالیہ چمپل) بہتی ہے اور دشن پور جو شاید حالیہ دھولپور ہے اس دیس کی راجدھانی تھی *

مٹیوں کا چوٹھا بیٹا گڑگ تھا اور اس سے گڑگ گوتری گاڑگیہ براہمن ہوئے * گڑگ منڈل ۶ کے سوکت ۴۷ کا رشی ہے *

برہت کشتہ جو مٹیوں کا سب سے بڑا بیٹا تھا اس سے بھرت کے بنس کی اصل شاخ جاری رہی - جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے *

سوہوتہ جو برہت کشتہ کا بیٹا تھا منڈل ۶ کے سوکت ۳۱ اور ۳۲ کا رشی ہوا *

ہستی نے جو سوہوتہ کا پتر تھا اپنے نام پر ہستنا پور بسایا اور

اُس وقت سے یہ ہستنا پور پڑو بنی راجاؤں کی راجدھانی بنا۔ جہا بھارت کے زمانہ میں یہ ہی ہستنا پور گڈرووں کی راجدھانی تھا۔ اور گنگا کے کنارے آباد تھا۔ بعد میں یہ دریا بُرد ہو گیا اور اب اس کا صرف ایک حقوڑا ساحلہ اسی نام کے ایک گاؤں کی شکل میں باقی ہے جو میرٹھ سے ۲۲ میل ہے اور میرٹھ دہلی سے ریل کے راستے ۲۰ میل ہے۔

اجمیدھ جو ہستی کا بیٹا تھا اپنے بھائی پڑو میدھ کے ساتھ منڈل کے سوکنت ۴۳ اور ۴۴ کا رشی ہوا۔ پڑو میدھ اُپتر یعنی لا ولد مرا مگر اس کا دوسرا بھائی دوج میدھ سنتان والا ہوا اور اس کی کئی بیڑھیاں چلیں۔

اجمیدھ کے کئی بیٹے ہوئے۔ ایک بیٹا پریمیدھ تھا۔
(دیکھو شرمید بھاگوت ۱ - ۲۱ - ۲۱) جس کا بیٹا سندھو کنت

۲۱ دوج میدھ کے بنس میں سنتی مان کے پتر کرئی نے سام وید کی کئی پراچی سنگتائیں رچیں اور نیپ اگر آیدھ ارتھات بڑا بھاری جو دھما ہوا۔ ایک اور نیپ اجمیدھ کے ایک بیٹے برہداشو کے بنس میں بھی ہوا ہے اور اُس کے سوپتر بکھے ہیں اور شاید ملک نیپال (نیپ آل) ان دونوں میں سے کسی ایک نیپ کی آل اولاد کا بسایا ہوا ہو۔ برہداشو بنی نیپ دیا سس جی کے زمانہ میں ہوا اور اس نے ویاس جی کے پتر شگ کی پترتری سے بواہ کیا اور اس بواہ سے برہم دت پیدا ہوا جس نے جگیشوہ کے اُپدیش سے یوگ تنتر بنایا۔

رگوید کے منڈل ۱۰ کے سوکت کے ۵، ۷ کا رشی ہوا۔ اس
 سوکت کے مندر (۵ اور ۶) میں گنگا-جنا اور سرسوتی - اور دریائے
 سندھ اور اُس کے مشرقی معاون دریائے ستلج آدک
 اور مغربی معاون دریائے کابل آدک کا ذکر آیا ہے۔
 اجمیدھ کا ایک اور بیٹا نیل تھا۔ اور دریائے نیل جو
 مصر (سنکرت مشر) کے ملک کو سیراب کرتا ہے ہمارا خیال
 ہے کہ ہندوستان کے اسی راجانیل کی یاد میں لہریں مار
 رہا ہے۔ اور ہمارا یہ خیال بے بنیاد نہیں ہے۔ پوکوک
 (Pococke) صاحب نے ایک کتاب ”انڈیا ان گریس“
 (India in Greece) (یعنی یونان میں ہندوستان) کے
 نام سے لکھی ہے اور اُس میں اُنہوں نے دکھایا ہے کہ
 یونان ہندوستان کے اُن لوگوں کا بسایا ہوا ہے جو
 دریائے سندھ کے دہانے پر رہتے تھے اور جو وہاں سے
 پہلے مصر میں پہنچے اور پھر مصر سے یونان میں وارد ہوئے۔
 ملک ابی سینیا جو مصر کے جنوب میں واقع ہے اور جس کو
 یورپ کے ملک اٹلی نے فتح کر کے ابھی اپنی سلطنت
 میں شامل کیا ہے اُس کی نسبت بھی بعض کا خیال ہے کہ
 ابی سینیا کا نام ابو سندھ کا بگڑا ہوا ہے اور ابو (یعنی پتا)
 سندھ یعنی پمتری بھومی سندھ کی یاد دلاتا ہے۔ ٹاڈ
 صاحب مصنفِ راجستھان ریاست جیسلمیر کے حال میں لکھتے ہیں کہ
 ۱۳۷۷ مفسل حال کے لئے دیکھو اس سے اگلا ادھیائے۔

فرشتہ اپنے سے پہلے مورخوں کے حوالہ سے بیان کرتا ہے کہ مکہ اور مہر ہندوستان کے پُرانے تیرہ تھے ۛ فرانسسی ودوان کئوٹ جورنس جرن (Bjorns tjerna) اپنی کتاب تھیوگنی اون دی ہندوز (Theogony of the Hindus) (ہندوؤں کی دیوکتھا) میں لکھتے ہیں کہ ”آریا ورت نہ صرف برہمنی دھرم کا جنم استھان ہے بلکہ ہندوؤں کی اُس اعلیٰ تہذیب کا بھی جنم استھان ہے جو رفتہ رفتہ مغرب میں اٹھوپیا - مصر - اور فینیشیا تک - مشرق میں سیام - چین اور جاپان تک جنوب میں سیلون - جاوا - اور سوماٹرا تک - اور شمال میں ایران - گلڈیہ اور کوچس تک پھیل گئی تھی اور یہاں سے یہ یونان اور روم میں اور آخر کار انتہائی شمال کے ممالک میں آئی“ ۛ کرنیل آلکٹ صاحب (Olcott) تھیو صوفی کے بانی لکھتے ہیں کہ ”ماہرانِ علم اللسان حالیہ زبانوں کا سنسکرت کے ساتھ مقابلہ کرنے سے اس بات کا کھوج لگاتے ہیں کہ یورپ کی تہذیب آریا تہذیب ہے - اور ہمارے پاس آریا خیال کا مغرب کی طرف بہاؤ ظاہر کرنے کا ایک اور ایسا ہی حیرت انگیز ذریعہ ببیلونیا (بابل) - مصر - یونان - روم اور شمالی یورپ کی فلسفہ اور ان کے تہذیب ہیں ۛ ان کو ہندوستان کی فلسفہ اور تہذیب کے برابر رکھو اور دیکھو کہ ان میں کتنی مشابہت ہے اور اس مشابہت کے لئے مجزہ سے علاوہ اگر کوئی وجہ ہو سکتی ہے تو یہ ہی ہو سکتی ہے کہ مغرب کی صغیر سن فلسفہ مشرق کی کبیر سن فلسفہ سے لکلی ۛ زمانہ قدیم کے عام

مشہور فلسفہ دان - یہودی موسے سے لے کر یونانی افلاطون تک - سب مصر سے دیا سیکھ کر آئے اور مصر والے ہندوستانی تھے کہ مصر میں آکر بسے تھے (دیکھو رسالہ تھیوسوفٹ) بابتہ مارچ ۱۸۸۱ء) ۛ

سرولیم جونز (Jones) صاحب کہتے ہیں کہ ”ہندوؤں پر سرسری نظر ڈالنے سے (اور اس کی شرح اور بسط کے لئے جلدیں کی جلدی چاہئیں) یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اُن کا ابتدائی زمانہ سے جس کی کوئی یاد نہیں ایران - اقصیٰ پیا - مصر - فینیشیا - یونان - لکسنی اور ستھیا کی پرانی قوموں سے - گوٹھ اور کیلٹ لوگوں سے اور چینوں - جاپانیوں اور اہل پیرو سے میل جول تھا ۛ سکندر اعظم کے ساتھ جو یونانی ہندوستان تک آئے اور اُس کے بعد جن یونانی مورخوں نے ہندوستان کا حال لکھا ہے اُنہوں نے شمالی ہندوستان کے لوگوں کو رنگ کا گورا اور شکل و مشابہت میں مصر والوں کی طرح لکھا ہے اور الفسٹن صاحب گورنر ممبئی اپنی تاریخ ہندوستان میں لکھتے ہیں کہ یہ مشابہت اب تک اُن کی اُن تصویروں میں نظر آتی ہے جو دریائے نیل کے کنارے مقبروں میں کھجی ہوئی ہیں ۛ

غرض وِوانوں کی ایسی ایسی تحریروں کے مقابلہ میں ہمارا یہ خیال کہ مصر کا دریائے نیل ہندوستان کے چرو بنی راجائیل کا نام لیوا اور پانی دیوا ہے ایسا نہیں ہے کہ جس پر یونہی پانی پھیر دیا جاوے ۛ خود مصر کا اتہاس کہتا ہے کہ اُن کا

سب سے پہلا بادشاہ فرعون منا یا منیس تھا۔ اور اُس نے دریائے نیل کا بندھا باندھا تھا۔ اس منا یا منیس کا زمانہ مصر والے مسیح سے تقریباً پانچ ہزار برس پہلے یعنی اب سے کوئی سات ہزار برس پہلے بتاتے ہیں۔ اس سے پہلے کا کوئی پتہ اُن کے ہاں نہیں چلتا۔ مگر بھارت ورش (ہندوستان) کے اہاس سے پتہ چلتا ہے کہ اس سے کوئی چار ہزار اور اب سے کوئی گیارہ ہزار برس پہلے ہندوستان کا پرورشیں راجا نیل جو منو کی سنتاں تھا وہاں گیا اور اُس دیس کو آباد کیا اور اُس کے سب سے بڑے دریا کو اپنا نام دیا اور پھر وہ دیس اس کا رن سے کہ ہندوستان

۳۵ لالہ دھنیت رائے بی اے این بی ساکن جگواڈن (پنجاب) نے ایک کتاب انگریزی زبان میں ارلی ہسٹری آف بیکہند کے نام سے لکھی ہے۔ اس نام کا ترجمہ ہے کہ کبھی نوع انسان کی ابتدائی تاریخ + اس کتاب میں مصنف نے دی غلطی کھائی ہے جس کی طرف ہم پیچھے ادمیائے ۲ کے انوکھ ۲ میں توجہ دلا چکے ہیں۔ یعنی پچھلے منوتوں کی باتوں کو جو ان سرشتیوں کی باتیں ہیں جو ہو کر رہے ہو چکی ہیں اس منوتوں کی اس سرشتی کی تاریخ قرار دیا ہے + مگر اس کتاب میں ہم کو ایک بات اس معنوں کی تاہد میں جو ہم اوپر لکھ رہے ہیں ملی ہے اور اُس کو ہم وہاں سے یہاں نقل کرتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ فرنگیوں کو اس بات کا پتا بھی کہ دریا نے نیل کہاں سے نکلتا ہے ہندوؤں کے پڑاؤں کی ہی مدد سے لگا ہے اور وہ اس طرح سے کہ ایک برٹش ملٹری افسر کرنل ولفرڈ صاحب (Wilfred) بنارس میں رہتے تھے انہوں نے ۱۸۹۱ء میں پڑاؤں کی مدد سے ایک نقشہ دریائے نیل کے منبع کا تیار کیا اور یہ نقشہ لندن کی ایشیاٹک ریسرچ سوسائٹی کے جرنل یعنی رسالہ میں چھپا + یہ نقشہ کپتان سپیک (Speke) صاحب کے ہاتھ لگا جو انگلستان کی ملکہ وکٹوریہ کے زمانہ میں ہندوستان کی انگریزی فوج میں ملازم تھے اور انہوں نے اس نقشہ کی مدد سے مہر کا دورہ کر کے ۱۸۶۰ء میں اُس جھیل کا پتا لگایا جہاں سے دریا نے نیل نکلتا ہے اور جس کو انہوں نے ملکہ وکٹوریہ کے نام پر وکٹوریہ ٹیبر کا نام دیا +

کے میشر لوگ وہاں جا کر بے میشر دیس کھلایا اور اب یہ نام بگڑ کر
مصر کہلاتا ہے۔ متا یا منیس یا تو یہ ہی نیل تھا جس کا زمانہ مصر میں اب
غلطی سے مسیح سے پانچ ہزار برس پہلے سمجھا جاتا ہے یا اس نیل کا کوئی
پچھلا بیج تھا۔ اور جو کوئی بھی تھا وہ اسی راجانیل کے بنس دانامو
(دیوسوت) کی نسبت سے متا اور منیس کہلایا۔

رکش اجیڈھ کا سب سے بڑا بیٹا تھا جو اجیڈھ کے بعد پورو
بنس کی راج گدی پر بیٹھا اور بنس وردھک ہوا۔

سمورن کا حال عجیب ہے۔ پُرانوں کی بنساولی میں وہ رکش
کا بیٹا اور اجیڈھ کا پوتا ہے۔ رگنید کی انوکھ منکاس وہ منڈل ۵
کے سوکت ۳۳ اور ۳۴ کا رشی ہے اور پر جاپتی کا پتر ہے۔ شرمید
بھاگوت (۸-۱۳-۱۰) میں لکھا ہے کہ سورج کی پُترسی تپتی جو

بھوشیہ پُران کے پرتی مرگ پڑوس کھنڈا کے ادھیائے ۶ میں اور کھنڈ ۴ کے ادھیائے ۲۱
میں ذکر آتا ہے کہ کاشیپ (کنو) کے آریاوتی پتی سے دس پتر ہوئے اور ان کے نام ان
کے گنوں کے انوساریہ ہوئے:- آپا دھیائے - دیکشت - پامٹک - مٹکل - اگنی ہوتری -
دوی ویدی - تری ویدی - چتر ویدی - پانڈیہ - اور مشر - اور ان کی اولاد اب
ہمک اپنے ذاتی ناموں کے ساتھ یہ تو سنی نام بھی امتیاز کے طور پر استعمال کرتی ہے۔
بھوشیہ پُران میں اسی جگہ یہ بھی لکھا ہے کہ کنو براہمن نے جو کاشیپ اپنی
کشیپ گوترا کا تھا میشر دیس میں جا کر آریہ سمیت کو پھیلایا - اور یہ کنو غالباً
وہ ہیں جو بنساولی میں اسی راجانیل کے بھائی ہیں۔

مشر آریہ ویدیں اُس دیس کو بھی کہتے ہیں جس کی آب و ہوا معتدل ہو
جس طرح انوپ مرطوب دیس کو اور جنگل خشک دیس کو کہتے ہیں۔

چھایا استری سے تھی اور ساوڑنی منو کی بہن تھی پر جاپتی کے پتر ستمورن کو بیاہی گئی تھی + اور جہا بھارت (ادی پڑو - ادھیائے ۱۷۱ - ۱۷۳) میں بھاگوت کی اس کہتا کو ایک گندھرو کی زبانی پڑو بنسی ستمورن کے ساتھ جوڑ کر لکھا گیا ہے کہ یہ تپتی رکش کے بیٹے ستمورن کو بیاہی گئی تھی اور اس سے کورد پیدا ہوا + ان سب باتوں کو ملانے سے معلوم ہوتا ہے کہ رگو ویدک رشی ستمورن یہ ہی پڑو بنسی ستمورن ہے جو رکش کا بیٹا اور اجمیڈھ کا پوتا ہے + اور یہ کوئی آشچرج کی بات نہیں ہے کیونکہ اس کا دادا اجمیڈھ بھی جیسا کہ ہم ابھی اوپر دیکھ چکے ہیں ویدک رشی تھا + تپتی ایک ندی ہے جس کو دریا ٹے ناپتی بھی کہتے ہیں اور جو زبدانندی کے دکن میں دکن دیس کی اوڑ کی سیما پر بہتی ہے + یہ تپتی تپن (سورج) کی پٹری ہے دیے ہی جیسے جمن و سوان (سورج) کی پٹری ہے + اور ستمورن کے ساتھ تپتی کی شادی کا ہونا وہی شاعرانہ مضمون ہے جو سورج بنسی راجا ماندھاتا کے پتر پروکتس کے ساتھ زبد کے بیاہ ہونے کا مضمون ہے اور جس کا ذکر تیجے ہنادولی میں ماندھاتا کے حال کے ساتھ کیا جا چکا ہے +

مطلب ان کتماؤں کا صاف ہے اور یہ ہے کہ ادھر سورج بنسی راجا پروکتس اپنے راج کو پھیلاتے پھیلاتے دریا ٹے زبدان تک لے گیا - اور ادھر چندر بنسی راجا ستمورن اپنے راج کو بڑھاتے بڑھاتے زبد سے بھی آگے تپتی تک لے گیا اور اس طرح سے ویدک کال میں تمام شمالی ہندوستان ہمالہ کی تلیٹی سے دکن کے سرے

تک ان سورج بنی اور چند بنی راجاؤں کے بل اور پراکرم سے
آباد اور شاداب ہو گیا تھا ۛ

کورو کو بنساولیوں میں سمورن کا پتر لکھا ہے۔ مگر یہ بنساولیوں
میں سمورن کا پتر اسی طرح پر ہے جس طرح شری کرشن جی کا
دادا شور جو پرائوں کی بنساولیوں میں یدو سے چوالیس پیرھی
تیچھے ہے جہارت میں چتر رتھ کا پتر لکھا ہوا ہے جو بنساولیوں
میں یدو سے کل پانچ پیرھی ہی تیچھے ہے جیسا کہ تیچھے بنساولی ۷۵
میں دکھایا گیا ہے یعنی جس طرح وہاں شور چتر رتھ کا آتج نہیں بلکہ بنج ہے
اسی طرح یہاں کورو بھی سمورن کا آتج نہیں بلکہ بنج ہے جو سمورن سے کوئی
۴۸ پیرھی تیچھے ہے۔ اور اسی لئے وید میں کورو کا نام کہیں نہیں ملتا ہے اور نہ ویدک
رشیوں میں اس کا نام کہیں آیا ہے۔ سمورن تک رشی کا ل برابر چلا آتا ہے جیسا کہ
اس بنساولی سے جو تیچھے صفحہ ۲۰ پر دی گئی ہے ظاہر ہے مگر سمورن کے بعد یہ سلسلہ
ٹوٹتا ہے۔ اور انجام جہارت میں سورج بنی راجا برہمن کے مقابلہ میں جو
اکشوا کو سے ۹۵ پیرھی تیچھے ہے چند بنی راجا یدھشٹر لکتا ہے جو پورو سے
۴۷ پیرھی تیچھے ہے اور یہ ۹۵-۴۷ = ۴۸ پیرھی کی کمی سمورن کے بعد اور کورو سے
پہلے ہونی معلوم ہوتی ہے کیونکہ کورو سے سلسلہ پھر ٹھیک ہے ۛ کشمیر کی تاریخ
راج ترگنی میں جو جہارت سے شروع ہوتی ہے شروع کی چار پیرھیوں کے
بعد ۳۵ پیرھیاں گم ہیں پھر کیا تعجب ہے جو چند بنس کے اس اتہاس میں جو
جہارت سے بھی ہزاروں برس پہلے کا اتہاس ہے ۴۸ پیرھیوں کا پتہ نہ لگتا
ہو ۛ مگر چونکہ ادھر کورو جیسے جاہلش کے بنس میں جو پورو سے چلا اور ادھر شری کرشن
جی کے بنس میں جو یدو سے چلا اتنی پیرھیوں کا پتہ نہ لگنا پیمان کا رول

کی درشتی میں ان بنسوں کے لئے ہانی کارک تھا اس لئے اس ہانی کو چھپانے کے لئے اور اس کھانچے کو بھرنے کے لئے پروروا اور اُروشی کی وہ کھتا بچی گئی ہے جس کا ذکر ہم چند بنس کے شروع میں ہی کر آئے ہیں + پر چند بنس کے شروع میں تو یہ کھانچہ پڑا نہیں کیونکہ پرسین جت نے جو سورج بنس میں اکشوا کو سے ۱۶ پیڑھی پیچھے ہے اپنی بیٹی رینکا کو جمدگنی کے ساتھ جو چند بنس کی بنساولی ۲ میں پروروا سے ۱۴ پیڑھی پیچھے ہے بیاہا تھا اور ماندھاتانے جو سورج بنس میں اکشوا کو سے ۱۸ پیڑھی پیچھے ہے شش بند کی بیٹی کو جو چند بنس کی بنساولی ۱۵ میں پروروا سے ۱۱ پیڑھی پیچھے ہے بیاہا تھا (جیسا کہ ہم پیچھے تفصیل کے ساتھ بیان کر آئے ہیں) اس لئے یہ کھانچا چند بنس کے شروع میں تو پڑا نہیں بیچ میں ہی کہیں پڑا ہے - اور سمورن اور کورو کے بیچ میں پڑا ہے کیونکہ ادھر سمورن تک رشی کال برابر جاری ہے اور ادھر کورو سے بنساولی کا سلسلہ جاری ہے + بہر حال کورو کثیر جو دیدک رشیوں اور راج رشیوں کی سب سے پیاری ندی سرسوتی کا گذرگاہ ہے اور جس کے میدان میں ہا بھارت کا ہا سنگرام کھڑا تھا اسی کورو کا کثیر ہے اور در یودھن آدک کٹورو اور یدھن شتر آدک پاندو جن کے درمیان یہ سنگرام ہوا تھا دونوں اسی کے بنس میں اُپتن ہوئے تھے اور اس نسبت سے یہ دونوں ہی کٹورو تھے اگرچہ دونوں کو ایک دوسرے سے الگ کرنے کے لئے در یودھن آدک خصومیت سے کٹورو اور یدھن شتر آدک خصومیت سے پاندو کہلاتے ہیں +

پانچواں ادھیائے

ویدک کال کی سمیٹنا

پچھلے ادھیائے میں ہم نے دیکھا کہ ویدک کال میں ویدک سمیٹنا پریشٹھان (حالیہ الہ آباد) سے پورب کی طرف انگ کا وستار (بہار) - بنگ (مغربی بنگال) اور پٹنہ (مشرقی بنگال) تک اور سمندر کے ساحل پر آکل (اڈیسہ) اور اُس سے نیچے کلنگ اور آندھرتک - اور بچم اور اتر کی طرف شاوستی اور ویشالی - کاشی اور دارانی (مبارس) - ہستنا پور (ملح میرٹھ) - کیکے (واقع پنجاب) - سندھو (سندھ) - ششی (واقع بلوچستان) - گندھار (قندھار) - مدر (باطھیک یا بلخ) تک - اور جنوب میں چندیری (واقع بندھیکھٹ) مرو دیس (راچپوتانہ) اور وڈبھ (برار) تک وہ تمام شمالی ہندوستان جس کو منوسمرتی (ادھیائے ۲ - شلوک ۲۲) میں شمالاً جنوباً ہمالیہ سے بندھیا چل تک اور شرقاً غرباً سمندر سے سمندر تک آریا ورت کا نام دیا ہے ویدک ہندوؤں کے پُرشارتھ سے جو آریہ نسل کے ہیں آباد ہو چکا تھا اور وہاں اُن کی بڑی بڑی راجدھانیاں استھاپت ہو چکی تھیں :

وید میں ان دیویوں کا نام نہیں ملتا ہے کیونکہ وید کوئی تاریخ

یا جغرافیہ کی کتاب نہیں ہے پھر بھی وید اور طرح سے اس کی
پُستی کرتا ہے ۶ مثلاً رگ وید (منڈل ۱۰ - سوکت ۷۵ - منتر ۱۵ اور ۱۶)
میں گنگا - جنا - درشدوتی (حالیہ گھگر) - سرستوتی - اور سندھ -
اور سندھ کے مشرقی معاون [شندری (ستلج) - ارجکیا (وِپاش
یا وِپاش یا بیاس) - پرشینی (راوتی یا راوی) - اسینی (چناب) -
وتستا (جہلم)] - اور سندھ کے مغربی معاون [سُسر تو - رسا -

۷ فرنگی وِوان جس کسی بات کا ذکر رگ وید میں نہیں بلکہ دوسرے ویدوں
میں دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ وہ بات رگ وید کے زمانہ میں نہیں تھی ۶ مگر
گنگا کا ذکر رگ وید کے سوائے دوسرے ویدوں میں نہیں ہے تو کیا اس
سے یہ نتیجہ نکالیں کہ گنگا رگ وید کے زمانہ میں ہی تھی اُس کے بعد
نہیں تھی ۶ یہ منطق کیسی غلط تھی اور بودی ہے اس کو وِوان
خود دیکھ سکتے ہیں ۶

۷ رگ وید ۳ - ۳۳ - ۳۴ میں شندری (ستلج) کے ساتھ وِپاش
کا شبد سِپشٹ آیا ہے اور اس طرح سے آیا ہے کہ ہم (شندری
اور وِپاش) جل سے بھرے ہوئے دیو کرت یونی (ارتھتات
دیو (برہما) کے پیدا کرنے والی یونی یعنی سمدر) کی طرف پہ
چلے جا رہے ہیں۔ اور یاسک نے سوکت ۷۵ کے ارجکیا کو اسی لئے وِپاش
(بیاس) سے تعبیر کیا ہے شندری کا دیس چینی سیاح ہون سانگ کے زمانہ
تک شندرو کے نام سے وِکیات تھا اور چار سومیل کے گھرے میں تھا۔

شوتتی (شویت یا سویت یا سوات) بکھا (کابل)۔ گوتمی (گول) اور
گرم (گرم یا قرم) کا ذکر آیا ہے۔ اور یاسنگ نے اپنے
زیرِ نکت (دیوت کا ندھ) ادھیا جئے ۳۔ پاد ۳۔ نرکتی ۵) میں ان
سب کی ویاکھیا ندی روپ سے ہی کی ہے۔ اور یہ سب دیا
ان ہی دیسوں کو سیراب کرتے ہیں جن کا ذکر اوپر آیا ہے۔ سوائے
بندلیکھنڈ۔ راجپوتانہ۔ اور برار کے جو الہ آباد کے دکھن میں گنگا اور
نربدا کے درمیان واقع ہیں اور جن کے لئے ایک طرف گنگا کا
نام تو وید میں آیا ہے مگر دوسری طرف نربدا کا نام وید میں نہیں
ہے۔ مگر وید میں نربدا کا نام نہیں ہے تو راجا پُر وکٹس کا نام موجود
ہے (دیکھو رگ وید ۱-۱۱۲-۷) اور نربدا راجا پُر وکٹس کے ساتھ
منسوب ہے جو اکشوا کو کے بنس میں ۱۹ پر آیا ہے اور جس کا
حال ہم اس سے پچھلے ادھیا جئے میں لکھ چکے ہیں۔ اور بندلیکھنڈ
کے لئے تو چیدی یعنی چندیری واقع بندلیکھنڈ کا نام رگ وید (۸-
۵-۳۷) کے اندر ان شبدوں میں سپٹ آیا ہے کہ چیڑیہ (ارتھات
چیدی کے) راجا کشو نے ستوا وٹ اور دس ہزار گاؤں پن کیں۔
سندھو۔ سو ویر اور گندھار آدک دیسوں کے نام وید میں کئی
جگہ آئے ہیں۔ کپکٹ دیس کا نام رگ وید (۳-۵۳-۱۴) میں آیا
ہے اور فرنگی و دوان خود اس کو جنوبی بہار کا نام سمجھتے ہیں۔

۳۷ یاسنگ آچاریہ نے کپکٹ کو انارثیہ لواس یعنی انارثیہ جاتیوں کا دیس لکھا
ہے (دیکھو زیرِ نکت ۳۳-۳۴)۔ پران کی رو سے کپکٹ بھارت ویش (باقی صفحہ ۳۷۶)

انگ اور مگدھ بہار کے اور نام ہیں اور یہ نام انغزو وید میں آئے ہیں۔ اور جس طرح گنگا کا نام رگوید کے سوائے اور ویدوں میں نہ ہونے سے یہ نتیجہ نہیں نکالا جاسکتا کہ گنگا اُن ویدوں کے زمانہ میں نہیں تھی اسی طرح سے انگ اور مگدھ کا نام انغزو وید کے سوائے رگوید آدک اور ویدوں میں نہ ہونے سے یہ نتیجہ نہیں نکالا جاسکتا کہ یہ دیس اُن ویدوں کے زمانہ میں نہیں تھے۔ سرجو ندی کا نام بھی ۱۰-۶۶-۹ میں آیا ہے اگرچہ جو لوگ ویدک کال کے آریا ہندوؤں کو پنجاب میں ہی محدود کرنا چاہتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ یہ سرجوہ نہیں ہے جس پر اجدھیا واقع ہے اور جو کوشل دیس کو سیراب کرتی ہے بلکہ کوئی اور سرجوہ ہے جو افغانستان وغیرہ میں ہوگی۔ مگر جب گنگا تک کا نام وید میں ہے تو اس سرجو کا کوشل دیس کی سرجو ہونا کیا تعجب کی بات ہے۔

کیلیٹ والے سوکت کے منتر ۱۴ (ارغھتات ۳-۵۳-۱۴) میں پانچ جنیا کرشی ارغھتات تیججن یا پانچ قوموں کی سرزمین

(تفسیر صفحہ ۳۷۵) کے نام داتا بھرت کے اُن لوبھائیوں میں سے ایک بھائی تھا جو تجارت ورش کے لوکھنڈوں کے نام داتا اپنے اپنے نام پر ہوئے۔ ان سب بھائیوں کے نام یہ تھے:- گشاوڑت - اراوڑت - برصاوڑت - طے - کیتو - بھدرسین - اندرپرگ - ودڑیہ - اور کیلیٹ (شرید بھاگوت - اسکندھ ۵)۔

بھرت کے لئے دیکھو آگے کاگ پادینی فٹ نوٹ ۳۷۵۔

کا ذکر بھی آیا ہے اور اس سے شاید پنجاب کے پانچ دواہوں کی پانچ قوموں کی سرزمین مراد ہو ۶ رگوید ۱۰-۵۳-۴۴ میں پنج جنا کا بد آیا ہے اور اُس کی دیا کھیا کرتے ہوئے یا شک نے لکھا ہے کہ کوئی اس سے گندھرو - پستری - دیو - اسراور رکشس یہ پانچ جن سمجھے ہیں اور اؤپنٹیو (اُپنٹیو گونری) کہتا ہے کہ اس سے چاروں وزن اور پانچوں جاتی نکلا دمراد ہیں۔ (دیکھو برکت ۳-۸) ۶ مگر رگوید ۸-۴۳-۷ میں پانچ جتیا و شا کا ذکر آیا ہے جس سے ظاہر ہے کہ یہ پانچوں جن و ش ارضات ویشیہ آدک تھے جو بستی کے اندر بستے تھے (دیکھو آگے فٹ نوٹ ۱۵) گندھرو آدک نہیں تھے ۶ رگوید ۴-۴۱-۷ میں سرسوتی کو پیچ جاتا (پانچ جاتیوں) کی وردھی کرنے والا لکھا ہے اور اُس سے ٹپکتا ہے کہ یہ پانچوں قومیں سرسوتی ندی کے علاقہ میں رہتی تھیں ۶ مگر لوکمانیہ تلک اپنی کتاب آرکٹک ہوم میں لکھتے ہیں کہ وید میں سرسوتی سے مراد آکاش میں بہنے والی سرسوتی کے اُن جلوں سے بھی ہے جو مینہ بن کر پرتھوی پہرستے ہیں اور جن کو اُد پر سے نیچے بلانے کے لئے رشی یگیہ کیا کرتے تھے (دیکھو رگوید ۵-۴۳-۱) اور اگر یہ خیال ٹھیک ہے تو رگوید کا یہ منتر ۴-۴۱-۷ ان پانچ جاتیوں کو دریا ئے سرسوتی تک ہی محدود نہیں کرتا ہے ۶

غرض وید کے پرمانوں سے بھی ظاہر ہے کہ اس ویدک کال میں جس کا زمانہ ہم نے اب سے چودہ ہزار برس پہلے سے

گیارہ ہزار برس پہلے تک قرار دیا ہے آریا ہندو اُس تمام شمالی ہند کو آبا ذکر چکے تھے جس کو منوں نے آریا ورت کا نام دیا ہے اور صرف یہ ہی نہیں بلکہ اُس زمانہ میں آریا ہندو آریا ورت سے باہر نکل کر اور اور ملکوں کو بھی آباد اور شاداب کر چکے تھے چنانچہ ایک راجا یاتی کے ہی پانچ پُتنروں میں دُرُھو کی اولاد گندھاریا قندھار کی راہ سے افغانستان اور ترکستان میں پھیلی۔ تروٹشو کی اولاد نے تنگ اور یون جاتیوں کا بانی ہو کر سنٹرل ایشیا کو بسایا۔ یڈو کی اولاد میں سے ہے کے بنس نے چین میں اپنا راج قائم کیا۔ پوٹو کی اولاد میں سے ہستنا پور کے بانی ہستی کے پوتے نیل نے دریائے نیل کا ملک مصر آباد

۱۵۔ ائینترے براہمن میں جو رگوید کا براہمن ہے اور سب سے پُرانا براہمن مانا جاتا ہے مختلف دیسوں کے راجاؤں کے مختلف القاب بھی دئے ہوئے ہیں چنانچہ اُس میں لکھا ہے کہ مدھیہ دیش کے کورو پنچال اور کوش اور اُشی نز راجا کہلاتے تھے۔ اتر میں جمالہ پار اوتر کورو اور اوتر مڈر وراج (ورٹ) کہلاتے تھے (کیونکہ اُن کا کوئی راجا نہیں تھا) و دکرشن دیس کے ستوت راجا عروج کہلاتے تھے۔ (اور اس دکرشن دیش سے غالباً وہی دیس مراد ہے جہاں بعد میں مالوہ کا پرستھ راجا بھوج ہوا) و پورب کے پراچینہ راجا سمرج (سمرٹ) اور پیچم کے اپاچینہ سوے راج (سوے رٹ) کہلاتے تھے (دیکھو ائینترے براہمن ۸-۱۶-۲-۳) و

اگرچہ یہ باتیں اُس زمانہ سے جس کا ذکر ہم اوپر کر رہے ہیں بہت پیچھے کی ہیں و

کیا۔ اور آلو کی اولاد میں سے راجا بلی نے سمندر کے بیچ میں جزیرہ بلی اور اُس کے آس پاس کے جزیروں کو بسایا (اور بعض کا خیال ہے کہ وہیں جو پنج جن کا ذکر آتا ہے اُس سے ییاتی کے ان ہی پانچوں بیٹوں کی پانچ نسلوں سے مراد ہے) *

پس ویدک سمیٹنا کا ایک لکشن تو اُس کا یہ ہی دستار ہے کہ وہ اس کال میں کیول آریا ورت میں ہی نہیں بلکہ آریا ورت سے باہر ان تمام ملکوں میں بھی پھیل گئی تھی جو شمال مشرق میں چین کی طرف واقع ہیں۔ جنوب مشرق میں جزیرہ بلی کی طرح

شہ میکس مولر صاحب کہتے ہیں کہ آریا نسل کی قوموں کی دو شاخیں ہیں۔ ایک شاخ وہ جو ایشیا میں پھیلی اور ایک شاخ وہ جو یورپ میں پھیلی۔ اور جو شاخ یورپ میں پھیلی اُس میں بھی پانچ قومیں شامل ہیں اور وہ یہ ہیں :-

(۱) کیلٹ (Celt) جو یورپ کے پچھم میں آباد ہوئے مثلاً

انگریز وغیرہ *

(۲) ٹیوٹن (Teuton) جو یورپ کے وسط میں آباد ہوئے مثلاً

جرمن وغیرہ *

(۳) سلیو (Slav) جو مشرق میں آباد ہوئے مثلاً روسی *

(۴) وہ جو اٹلی میں اور (۵) وہ جو یونان میں آباد ہوئے *

(دیکھو آر سی۔ دت کی تاریخ ہند۔ جلد ۱۔ جگ ۱۔ چیمپرا) *

اُس مجمع الجزائر میں شامل ہیں جو برہما اور سیام کے جنوب میں بحر ہند میں واقع ہیں اور جن کو ملا کر اب سلنڈیا یا انڈونیشیا بھی کہتے ہیں۔ شمال مغرب میں افغانستان ترکستان اور ایران کی طرح سنٹرل ایشیا میں اور مغرب میں مصر کی طرح عالیہ بر اعظم افریقہ میں واقع ہیں + اور اس ایک لکشن سے ہی ظاہر ہے کہ ویدک سبھیتا کیسی وسیع اور شاندار تھی اور اُس کے ساتھ ہی پایدار بھی ایسی تھی کہ ہندوستان میں تو اب تک جوں کی توں قائم ہے ہی جیسا کہ ہم آگے اسی ادھیائے میں دکھائی گے پر دوسرے ملکوں میں بھی اس کے کچھ نہ کچھ آثار اب تک موجود ہیں جیسا کہ ہم اس سے پہلے ادھیائے میں مختصر طور پر دیکھا آئے ہیں +

کچھ سچن کہیں گے کہ یہ تو اُلی گنگا بہادی - ہم ویدک سبھیتا کا پالنا تو اب تک یہ پڑھتے پڑھاتے آئے ہیں کہ آریا ہندو وسط ایشیا سے ہندوستان میں آئے

تم نے لکھ مارا کہ وہ ہندوستان سے وسط ایشیا میں گئے۔ یہ کیا بات ہے + اس کا جواب یہ ہے کہ بیشک فرنگی وِودان ہم کو اب تک یہ ہی پڑھاتے رہے اور ہم طوے کی طرح اُن سے یہ ہی پڑھتے رہے کہ ہندو بھی اُن کی طرح ہندوستان کے اصلی رہنے والے نہیں ہیں بلکہ وسط ایشیا کی راہ کہیں باہر سے یہاں آئے ہیں + مگر اول تو فرنگی اور خصوصاً انگریزی وِودانوں کی اس

تحقیقات کی نہ میں اُن کی یہ خواہش ظاہر ہوتی ہے کہ ہندوستان کے لوگ جو ہم کو ہندوستان میں پردیسی بتاتے ہیں تو ہم بھی اُنکو تحقیقات کی رو سے دکھادیں کہ تم بھی اُس ملک میں ایسے ہی پردیسی ہو جیسے کہ ہم ہیں۔ اور چرچل (Churchill) صاحب نے تو انگلستان کی پارلیمنٹ میں حالیہ انڈیا رفرم بل کی بحث کے دوران میں صاف ہی اوکل دیا ہے کہ

“We were no more aliens in India than Muhammadans or Hindus themselves, and have as good a right to be in India as anyone there except perhaps the depressed classes, who were the original stock.”

یعنی

”ہم ہندوستان میں اس سے زیادہ پردیسی نہیں ہیں جتنے کہ مسلمان یا خود ہندو ہی ہیں۔ اور ہمارا ہندوستان میں رہنے کا اتنا ہی حق ہے جتنا کہ وہاں کے کسی اور لوگوں کا۔ سوائے شاید دِلّت جاتیوں کے جو وہاں کے اصلی باشندے ہیں۔“

دوسرے اب فرنگی وِردوان ہی آپس میں پھوٹ پڑے ہیں۔ پہلے پہل جب فرنگیوں کو سنسکرت زبان سے واقفیت ہوئی اور اس واقفیت سے اُنہوں نے دیکھا کہ سنسکرت رنگ اور روپ میں یورپ کی بہت سی زبانوں سے ملتی جلتی ہے اور نہ صرف ملتی جلتی ہے بلکہ ان سب کی ماں ہے

تو انہوں نے یہ رائے قائم کی کہ ہندوستان کے ہندو اور یورپ کے انگریز اور فرانسیسی اور جرمن اور یونانی اور اطالی وغیرہ سب ایک قوم کی اولاد ہیں جو کسی زمانہ میں ایک جگہ رہتے تھے اور ایک زبان بولتے تھے اور وہ ایک وسطی جگہ وسط ایشیا میں تھی جہاں سے کچھ مشرق کی طرف ہندوستان اور ایران کو روانہ ہوئے اور کچھ مغرب کی طرف یورپ کو روانہ ہوئے۔ میکس مولر صاحب جن کا نام ہندوستان میں سب پڑھے لکھے جانتے ہیں ان ہی فرنگیوں کے ذیل میں شامل ہیں چنانچہ انہوں نے اس خیال کو اول اپنی کتاب ”ہسٹری آف انیشینٹ سنسکرت لٹریچر“ (پُرانی سنسکرت سائنس کی تاریخ) مطبوعہ ۱۸۵۹ء میں ظاہر کیا اور برسوں کے بحث مباحثہ کے بعد جس کے دوران میں دوسرے ویدوان دوسرے خیالات ظاہر کرتے رہے پھر اپنی اسی رائے کو اپنی ایک اور کتاب گوڈ وِرڈز (اچھے الفاظ) مطبوعہ ۱۸۸۷ء میں اس طرح دہرایا کہ ”اگر اس بات کا جواب دیا جانا ضروری ہی ہے کہ ہمارے آریا بزرگ کہا ہونے سے پہلے کس جگہ رہتے تھے تو میں پھر یہ ہی کہوں گا جیسا کہ میں نے چالیس برس پہلے کہا تھا کہ کسی جگہ ایشیا میں اور بس“۔

ہندو ویدوان اُن دنوں میں اپنی ویدوتا اسی میں سمجھتے تھے کہ جہاں تک ہو سکے فرنگی ویدوانوں کی پیروی کریں کیونکہ

اگر تم روز راگوید شب است اس
باید گفت اینک ماہ و پروین
چنانچہ ایک ہندوستانی پنڈت رام ناٹھ سرسوتی نے اس
دشے میں کمال کر دکھایا کہ راگویدس ڈومنز (۱-۲۲-۱۶) آئے
ہیں جن کا شہد ارتھ یہ ہے :-

۱۶- دیوتا ہماری اُس سے رکشا کریں جس سے دشمنوں نے
پرہضوی کے ساتوں دھاموں کو ناپ لیا کہ

۱۷- دشمنوں نے اس سارے جگت کو تین پرکار سے سیر رکھ کر
ناپ لیا اور اُس کے پیروں کے نشان نہیں دیکھتے کہ

پرانوں نے ان منتروں کی دیا گھیا دامن اوتار کی کتھا سے
کی ہے اور یا شک نے اپنے بڑکت (دیوت کا نڈ- ادھیائے ۶-

پاد ۳- نمکتی ۱۹) میں اس طرح کی ہے کہ دشمنوں کے تین پیروں
کو شک پونی کے انوسار پرہضوی - انترکش اور آکاش سے

اور اوڑن ناہج کے انوسار صبح - دوپہر اور شام سے تعبیر کیا
گیا ہے کہ مگر پنڈت جی نے جو راگوید کا ترجمہ بنگالی میں کیا اس

میں انہوں نے ان منتروں کا ارتھ فرنگیوں کے خیال کی تائید
میں یوں کر دیا کہ گویا آریا لوگوں کی سات قومیں اپنے دیوتا

دشمنوں کی سرپرستی میں تین منزلیں طے کر کر کہیں باہر سے ہندوستان
میں آئیں مگر ان تین منزلوں کے نشان نہیں دیکھتے کہ فرنگی

و دون ایک منزل کو وسط ایشیا میں دریائے جیون اور
سیون کے مابین بتاتے تھے اور دریائے جیون کو فرنگی

اوکس (Oxus) کہتے ہیں اس لئے اس کی تائید میں بھی یاروں نے رگوید (۷-۱۸-۷) سے کیشو کا لفظ نکال کر پیش کر دیا ہے

مگر دوسرے فرنگیوں نے دیکھا کہ اس طرح سے تو یورپین (فرنگی) ایشیائی بن جائیں گے اور یہ دیکھ کر ان کو فیرت آئی اور وہ کہنے لگے کہ اگر زبانوں کی تحقیقات کا نتیجہ یہ ہی نکلتا ہے کہ یہ سب قومیں جو سنسکرت اور سنسکرت سے جلتی جاتی زبانیں بولتی ہیں کبھی ایک ہی جگہ رہتی تھیں تو وہ ایک جگہ کہیں یورپ میں ہی کیوں نہ پھرائی جائے؟ چنانچہ آئینرک ٹیلر (Isac Taylor) صاحب نے اپنی کتاب اور یجن اوٹ

دی ایرینئر (Origin of the Aryans) مطبوعہ ۱۸۹۲ء میں ان ویدوانوں کے بچنوں کو جو آریہ جاتیوں کا نکاس وسط ایشیا سے مانتے تھے ”نثرات سے بھرے ہوئے الفاظ“ اور ”مقویٰ دلیلین“ اور ”علمی دھوکہ“ سے تعبیر کر کے اس بات کو ظاہر کرنے کی کوشش کی کہ یہ نکاس وسط ایشیا سے نہیں بلکہ وسط یورپ سے ہے

ڈاکٹر وارن (Dr. Warren) صاحب جو امریکہ کی بوسٹن یونیورسٹی کے پریسیڈنٹ تھے اس سے بھی اوپے اورٹے اور انہوں نے ۱۸۹۳ء میں ایک کتاب پیریڈائیس فونڈ (Paradise Found) نکالی اور پکار کر کہا کہ بہشت کا پتہ لگ گیا اور یہ لگا کہ نسل انسان کا پالنا قطب شمالی میں جمبولا اور

اس لئے ساری قومیں کیا آئیم اور کیا آناڑیم قطب شمالی سے نکلیں؟ اس پر لوکمانیہ تیلک نے اپنی پرسدھ کتاب آرٹکٹک ہوم ان دی وید (دید میں قطبی وطن) ۱۹۱۵ء میں نکالی اور اُس میں وید کے حوالوں سے ظاہر کیا کہ اگر ساری نسل انسان نہیں تو ویدک آریا تو ضرور پہلے قطب شمالی میں رہتے تھے اور وہاں سے ہی ہندوستان میں آئے۔ اس کے جواب میں پوننا کے ایک ودوان ناراین بھون راؤ نے ۱۹۱۵ء میں ایک کتاب آریا ورتک ہوم چھاپی اور اُس میں ظاہر کیا کہ ہندو آریاؤں کا وطن سدا سے آریا ورت ہی رہا ہے اور بالو اپناش چندر داس نے اپنی کتاب رگ ویدک انڈیا میں جو کلکتہ یونیورسٹی کی طرف سے ۱۹۲۱ء میں چھپی ہے اس کی تائید کی کہ آریا ہندو سدا سے ہندوستان میں ہی رہتے رہتے آئے ہیں اور کہیں باہر سے نہیں آئے۔

اور فرنگی ودوان بھی اب یہ ہی کہتے ہیں؟ چنانچہ :-

(۱) الفنسٹن (Elphinston) صاحب جو بمبئی کے گورنر تھے

اپنی کتاب ہسٹری آف انڈیا (تاریخ ہند) میں لکھتے ہیں کہ "سنسکرت زبان کا اور مغرب کی زبانوں کا ایک مشترکہ ماخذ ہونا اس بات میں تو کوئی شک نہیں چھوڑتا کہ کسی زمانہ میں اُن سب قوموں میں جو یہ زبانیں بولتی تھیں کوئی تعلق تھا۔ لیکن اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ وہ تعلق کس جگہ پر اور کس وقت میں پیدا ہوا تھا؟ یہ کہنا کہ یہ تعلق ایک مرکزی مقام سے

پھیلا محض ایک خیالی بات کا فرض کر لینا ہے اور اس قسم کی دیگر مثالوں کے واقعات کے خلاف بھی ہے۔ کیونکہ قومیں اور تہذیبیں دائرہ کی شکل میں نہیں پھیلی ہیں بلکہ مشرق سے مغرب کو پھیلی ہیں اور ایسا مرکزی مقام ہو ہی کہاں سکتا تھا کہ جہاں سے کوئی زبان ہندوستان یونان اور اٹلی میں تو پھیل سکتی مگر جیلڈیہ سریا اور عرب کو خالی چھوڑ جاتی“ (صفحہ ۵۷ ایڈیشن ۶)۔

(۲) کرزن (Gurzon) صاحب نے روابل ایشیاٹک سوسائٹی کے جرنل مورخہ ماہ مئی ۱۸۵۷ء میں اس مضمون پر بڑی لمبی چوڑی بحث کر کے نتیجہ نکالا ہے کہ ہندو آریا ہندوستان میں کہیں باہر سے نہیں آئے کیونکہ ہندوستان سے باہر چاروں طرف کوئی پُرانی قوم ایسی نہیں ہے جو ہندوؤں سے زیادہ پُرانی ہو اور ان سے زیادہ ہتدب ہو اور نہ تمام سنسکرت ساجشیہ میں نوین ہو یا پراچین کوئی ایسی روایت پائی جاتی ہے۔ اور جو کچھ کہ پایا جاتا ہے اُس سے یہ ہی ثابت ہوتا ہے کہ ہندوؤں کی پچھتر سہجیتا اور ودیا سب ان کے اپنے ہی دیس میں پیدا ہوئی۔ جگوں تک یہاں ہی پکی۔ اور یہاں سے ہی اور قوموں میں جو کچھ ان سے اور کچھ دوسری ابتدائی قوموں سے بنیں پھیلی۔

(۳) پوکوک (Pococke) صاحب نے ایک کتاب انڈیا ان گریس (India in Greece) لکھی ہے۔ اُس میں انہوں

نے دکھایا ہے کہ یونان کی ساری تہذیب میں ہندوستان کا ہاتھ دکھائی دیتا ہے۔ اور لکھا ہے کہ ”وہ زبردست انسانی رُو جو پنجاب کی سرحد سے گزری دنیا کی اخلاقی سیرابی میں اپنا فیض رساں فرض پورا کرنے کے لئے یورپ اور ایشیا میں جہاں جہاں مُقتدر نے اسے پہنچانا تھا وہاں وہاں بہتی چلی گئی“ (صفحہ ۲۶ - ایڈیشن ۲) ۛ

(۴) لوئس جیکولیٹ (Louise Jacolliot) صاحب ایک فرانسیسی وِردوان ہیں اُنہوں نے ایک کتاب اس نام سے لکھی ہے کہ ”بائبل (کی جڑ) ہندوستان میں۔ یعنی عبرانی اور عیسائی الہام کا ہندوانی منبع“ ۛ اس کتاب میں اُنہوں نے لکھا ہے کہ ”ہندوستان دنیا کا گہوارہ ہے۔ یہاں سے ہی سب کی ایک مائے اپنے بچوں کو مغرب کے آخری سرے تک بھیج کر ہمارے ماخذ کی لازوال شہادت کے لئے ہم کو اپنی زبان۔ اپنے قانون۔ اپنے اخلاق اپنے علم ادب اور اپنے مذہب کی میراث عطا کی“ ۛ

(۵) گروزر (Cruiser) صاحب کہ وہ بھی ایک فرانسیسی وِردوان ہیں یہ ہی کہتے ہیں کہ ہندوستان نہ صرف آئینہ جاتی کا پالنا یا گہوارہ ہے بلکہ تمام نسل انسان کا پالنا ہے ۛ وہ لکھتے ہیں کہ ”اگر دنیا میں کوئی ملک ایسا ہے جو اس بات کا دعوے کر سکتا ہے کہ وہ نسل انسان کا پالنا ہے یا اُس ابتدائی تہذیب کا استحقاق ہے جس کی سلسلہ وار ترقیاں پُرانی دنیا کے

تمام حصوں میں بلکہ اُن سے بھی پرے علم کی برکتوں کو جو انسان کی ایک دوسری زندگی ہیں لے گئیں تو وہ ملک یقیناً ہندوستان ہے۔

(۶) کٹونٹ جوئرس جرن (Count Bjornstjerna) نے

ایک کتاب تھیوگونی اوف دی ہندوز (Theogony of the Hindus)

ہندوؤں کے پرانوں کے وشے میں لکھی ہے اور اُس میں وہ لکھتے ہیں کہ ہم کو یہاں (آریا ورت میں) ہی اُس پانے کی تلاش کرنی لازمی ہے کہ جو نہ صرف برہمنی مذہب کا پالنا تھا بلکہ ہندوؤں کی اُس اعلیٰ تہذیب کا پالنا تھا جو رفتہ رفتہ مغرب میں اتھیوپیا - ایجیپٹ (مصر) اور فینیشیا تک پھیلی مشرق میں سیام چین اور جاپان تک - جنوب میں سیلون (لنکا) جاوا اور سوماترا تک - اور شمال میں ایران - کیلڈیہ اور کوچس تک پھیلی اور وہاں سے یونان - روم اور آخر کار شمال کے آخری سرے کے دور دراز ملکوں تک پہنچی۔

(صفحہ ۱۶۸)

(۷) ڈلبوس (Monsieur Delbos) صاحب کہ وہ

بھی فرانسیسی ہیں (اور فرانسیسی و دوان اکثر ان نصیبات سے پاک ہیں کہ جو انگریز لوگ حاکم اور محکوم کے خیالوں سے ہندوستانیوں کی نسبت رکھتے ہیں) کہتے ہیں کہ اُس تہذیب کا اثر جو ہزاروں برس ہوئے ہندوستان میں رہی گئی ہماری زندگی میں ہر روز ہمارے چاروں طرف دکھائی دیتا

دیتا ہے۔ وہ تہذیب دُنیا کے ہر گوشہ میں دیا پک ہے۔ امریکہ میں جاؤ
چاہے یورپ میں جاؤ اُس تہذیب کا اثر جو اصل میں گنگا کے کنارے
سے آئی غم کو ہر جگہ نظر آئیگا۔

پس اگر فرنگیوں کے کہنے پر ہی جانا ہے تو اب تو فرنگی بھی یہ ہی
کہتے ہیں کہ ہندو ہندوستان میں کہیں باہر سے اُٹھ کر نہیں آئے بلکہ
ہندوستان میں سے ہی اُٹھ کر باہر پھیلے اور جہاں جہاں گئے اپنی
تہذیب سے دنیا کو جذب کرتے چلے گئے۔ اسی لئے مٹونے پکار کر
کہا کہ ”سدا آچار وہی ہے جو اس دیش (برصا وِرت) میں پر م پر اسے

سنسٹ سمٹ صاحب سی آئی ای نے جو انڈین سول سروس کے ایک
برگزیڈ ممبر تھے ایک کتاب تاریخ ہند پر حال میں ہی لکھی ہے۔ اس کا پہلا ایڈیشن
۱۹۲۲ء میں اور دوسرا ۱۹۲۳ء میں نکلا ہے۔ اور اس کتاب میں انہوں نے
اس بحث کو اٹا ہی دیا ہے کیونکہ اُن کے نزدیک اس بحث سے اب تک
کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا ہے۔ مگر ہمارے خیال میں انہوں نے اس بحث
کو یوں اڑا دیا کہ اب اُن کو اس کا نتیجہ اپنے خلاف جانا دیکھنا تھا۔
لکھ مٹونے دیسوں کی تقسیم اس طرح کی ہے :-

- (۱) مروٹی اور دندوتی (حالیہ گلگر) کے بیچ میں جو دیس ہے وہ برصا وِرت ہے۔
 - (۲) کورڈیشیر اور مشیہ۔ پچال اور شورسبن کے دیس جو برصا وِرت
سے متصل ہیں برصا وِرتی دیس کہلاتے ہیں۔
 - (۳) ہمالہ اور ہندھیا چل کے بیچ میں دیشن (دہانہ مروٹی) سے پورب اور
پریاگ سے پچیم کی طرف جو دیس ہے وہ مدھیہ دیس ہے۔
 - (۴) شمالاً جنوباً ہمالہ اور ہندھیا چل کے بیچ میں اور شرقاً غرباً مشرقی سمندر
اور مغربی سمندر کے بیچ میں جو دیس ہے یعنی تمام شمالی ہندوستان
وہ آریا وِرت ہے۔
- (دیکھو منو کا دھرم مشاستر - ادھیائے ۲ - شلوک ۱۸ تا ۲۲)۔

سے چلا آیا ہے اور چاہیے کہ اس دیس کے پیدا ہوئے براہمنوں سے پرخصوی کے سارے منشیہ اپنے اپنے کرموں کی سیکشا گرجن کریں“ (ادھیائے ۲۔ شلوک ۱۱) * اور پھر ہمارا یہ اتھاس تو ہندوؤں کی کوئی ابتدا کا اتھاس نہیں ہے۔ جو اس پر یہ سوال اٹھایا جاوے کہ ہندو ابتدا سے ہندوستان میں ہی رہتے آئے ہیں یا ابتدا میں کہیں باہر سے اٹھ کر یہاں آئے ہیں۔ بلکہ یہ اتھاس تو مرف اُس آخری طوفان سے شروع ہوتا ہے جو یہاں ہندوستان میں رہتے ہوئے اُن کے اوپر نازل ہوا اور جس کے فرو ہو جانے کے بعد اُنہوں نے ہوش سنبھالا اور پھر نئے ہرے سے یہاں کا راج کاج سمیٹا * اسی لئے ہم نے اس اتھاس کے آرمبھ کو اب سے چودہ پندہ ہزار برس پہلے قرار دیا ہے ورنہ ہندوؤں کی ابتدا کا اتھاس تو سرشٹی کی ابتدا سے ملا ہوا ہے اور وید جو نہ صرف ہندوؤں کی بلکہ دنیا کی تمام قوموں کی سب سے پُرانی کتاب ہے اس کا پتہ دیتا ہے *۔

وید کے بعد اگر کوئی اور کتاب دنیا میں سب سے پُرانی ہے تو وہ پارسیوں کی زنداوستا ہے۔
وید اور زنداوستا مگر زنداوستا بھی چھند اوستھا یعنی وید کی ہی ایک اوستھا ہے کیونکہ پارسی لوگ خود اریو ایرین یعنی ہندوستان کی ہی آریا جاتی کی ایک شاخ ہیں جو کسی زمانہ قدیم میں ہندوستان سے نکل کر اُس دیس میں آباد ہوئے جو اُن

کے ایرین نام پر ایران کہلاتا تھا اور جس کے ایک صوبہ پارس کے نام پر یہ اب پارسی کہلاتے ہیں۔ ہندوستان سے جاتے وقت ظاہر ہے کہ وہ یہاں کی زبان (سنسکرت) اور یہاں کا مذہب (ویدک) اپنے ساتھ لیتے گئے۔ اور اگرچہ ہزاروں برس گزر جانے کے بعد اُس زبان اور اُس مذہب میں بہت کچھ فرق پڑ گیا مگر اُس کی اصلیت گم نہیں ہوئی۔ چنانچہ زبان کی بارہ سرولیم جونز (Sir William Jones) صاحب کہتے ہیں کہ ”میں یہ دیکھ کر ہلچل مچا ہوا کہ پرون (Perron) صاحب نے جو زند کی ڈکشنری مرتب کی ہے اُس میں دس لفظوں میں سے چھ یا سات خالص سنسکرت ہیں“ اور صرف یہ ہی نہیں بلکہ وید کی سنسکرت اور اوستا کی زند دونوں چھند یعنی نظم میں ہیں اور ایک ہی شکل کی نظم میں ہیں۔ یعنی جس طرح کہ وید کے چھند زیادہ تر گیارہ گیارہ ماترا کے چار چار پاد والے (تو شٹپ) اور آٹھ آٹھ ماترا کے چار چار پاد والے (ان شٹپ) اور تین تین پاد والے (گائتری) ہیں اسی طرح اوستا کے چھند بھی۔ مذہب کے بارے میں بھی ان دونوں کے اکثر دیوتاؤں کے نام ایک ہی ہیں

۱۰۰۰ ایران کا بادشاہ دارا جسکو شکست دے کر سکندر اعظم نے ایران کا ملک فتح کیا تھا کہتا تھا کہ میں آریہ ہوں اور آریوں کی اولاد سے ہوں کیونکہ اس کے پردادا کا نام آریامین (آریہ انین) تھا۔ آریہ کیلئے دیکھو گیتا ۱۰/۲۱

اگرچہ اُن کے بھاؤ میں آپس کی کشمکش کے باعث بہت کچھ بھید
پر لگ گیا ہے چنانچہ وید کا میتر (سورج) اوستھا کا میتر ہے -
یم یم ہے اور یم کا باپ وِوسوت یم کا باپ وِوسنوت ہے چ
سوم ہوم ہے - گندھرو گندریو ہے اور وِرتھن (اندر) وِرتھن
ہے چ

ہاگ صاحب نے ایک کتاب پارسیوں کے مذہب پر لکھی
ہے اور اُس میں اُنہوں نے بھی یہ ہی لکھا ہے کہ ویدوں سے
اور زنداوستا کے پُرانے بھاگوں سے جو گائے کہلاتے ہیں ظاہر
ہوتا ہے کہ پارسیوں کا مت برہمنی مت سے نکلا ہے اور ساتھ
ہی ان سے اُس زمانہ پر بھی کچھ روشنی پڑتی ہے جبکہ وہ
بڑی مذہبی کشمکش شروع ہوئی جس کی وجہ سے قدیم
ایرانی انجنام برہمنوں سے بالکل الگ ہو گئے اور

سہ ان صاحب کا پورا نام ڈاکٹر مارٹن ہاگ (Doctor Martin Haug)

ہے - اور انکی کتاب کا نام رلیجن آف دی پارسیز (Religion of the Parsees)

یعنی پارسیوں کا مذہب ہے چ

نہ گاتھا خود سنسکرت کا لفظ ہے اور اَویدک دھارمک پد کے ارتھ
میں آتا ہے چنانچہ بُو دھوں کے تری پٹک کے گرتھوں میں سے دو
گرتھ تھیرا گاتھا اور تھیری گاتھا یعنی بھیکوؤں کے پد اور بھیکونیوں
کے پد کہلاتے ہیں چ گاتھا آریا چھند کو بھی کہتے ہیں چ

زرتشتؑ کے مذہب کی بنیاد پڑی ہے ہگ صاحب کا خیال ہے کہ یہ کشمکش اُس وقت واقع ہوئی ہوگی جبکہ اِندر ابھی براہمنوں کا مکعبہ دیوتا تھا اور یہ زمانہ ظاہر ہے کہ ویدک زمانہ تھا۔ چنانچہ اس کشمکش میں اول تو ویدک رشی سمجھاتے رہے کہ ”جکے وشے میں لوگ پوچھتے ہیں کہ وہ کہاں ہے اور کہتے ہیں کہ وہ نہیں ہے وہ ایسے لوگوں ہے اور وہ اِندر ہے“ (دیکھو رگوید منڈل ۲۔ سوکت ۱۲۔ اور خاص کر اُس کا منتر ۵) اور جب لوگ نہ مانے اور الگ ہی ہو گئے تو انہوں نے کہہ دیا کہ ”اے اِندر وہ تیرے نہیں ہیں جو ہم سے اُگیئت (الگ) ہو گئے ہیں“ (رگوید ۳۔ ۳۳۔ ۵) اور جو دیکھ کہ رشیوں کو اس بات سے ہوا ہوگا اُس کی دُھنی مانو رگوید کے اس منتر میں گونج رہی ہے

سلاہ زرتشتؑ کا اصلی نام زندی میں زنت اُشتر ہے اور یہ شاید سنسکرت کے شند جرت اُشتر بمعنی بُڈھے اونٹ کی بگڑی ہوئی شکل ہے اور یہ نام اسی طرح پڑ گیا ہوگا جس طرح شویت اُشوتز (سفید خجّر) آدک نام ہندو رشیوں کے پڑ گئے ہیں اور عالیہ فارسی میں اسی اُشتر کا شتر بن گیا ہے

سنسکرت کے نہ ماننے والے زرتشت کی دھرتی میں قرار دیتے ہیں کہ شخص زرتشتی رومیہ پیسہ کو دشت (سنسکرت دُشت یعنی بڑا بھٹا تھا اور اس لئے زرتشت کہلاتا تھا۔

زرتشت کا منصل حال ہم نے آگے اس گرنجہ کے بھاگ (۴) کے ادھیائے (۸) میں تاریخ ایران کے سلسلہ میں دیا ہے۔ اُس کو دیکھنا چاہیے۔

کہ ”اے اَندرِ اِن بھرت کے پُتروں نے جدای کو جانا۔ ایکتا کو نہ جانا“ (۳-۵۳-۲۷) * اُدہر اُن لوگوں نے پہلے تو وِرشِ گھن (وِرشِ تہن = اَندر) کو دِیتی مَٹیرا کر اُس کی جگہ اہرِ مزد (اُسرِ جت) کو اپنا جادلو مانا اور پھر جب زرتشت نے پیدا ہو کر اس مت کو باقاعدہ طور پر ایک نئے سلسلے میں ڈھالا تو اُس نے اوستا (پہلی ۱۲) میں پکار کر کہدیا کہ ”میں اب دیو اُپاسک نہیں رہا۔ میں زردشت کا پیرو اور مزدین (اہرِ مزد کا اُپاسک) ہوں۔ دیووں کا دشمن اور اہر کا بھگت ہوں“

اس وادِ وِوادی ہندوؤں کے دیو (دیوتا) ایرانیوں کے دیو (جِن) ہو گئے اور ایرانیوں کا اہرِ ہندوؤں کا اُسرِ اِشتات (اُسر یعنی دیو)

ظہر ہاں بھرت سے ظاہر ہے کہ کشتِ اِشتا کا بیٹا بھرت مُراد نہیں ہے بلکہ وہ بھرت مُراد ہے جو سب سے پہلے منو (اِشتات سویمِو (برہما) کے بیٹے سوا میجھو و منو) کے پُترِ پِرمِ ورت کے بن میں وکھب دیو کا بیٹا تھا اور جس کے نام پر ہندوستان کا نام بھارت ورتش پڑا (دیکھو شری مد بھگوت - اسکند ۵- ادھیائے ۴ کا شلوک ۹ اور ادھیائے ۲ کا شلوک ۳) *

۱۱۱ واضح ہو کہ اُسر کا شبد دیدیں پہلے دیوتا کے ارتھ میں ہی آتا تھا چنانچہ رگ وید (۱-۲۳-۱۲) میں ورتن دیوتا کو اُسر ہی کہا گیا ہے۔ اور ۳-۵۵-۱ اور ۵-۵۵-۱۱ میں دیوتاؤں کے جت اُسر تو مِ اِشتات جہاں دیوؤں کا ذکر کیا گیا ہے۔ مگر جب اوستا والوں نے اپنے اُپاسیہ کا نام اُسرِ جت رکھا جو بعد میں بگڑ کر اہرِ مزد ہو گیا تو وید والوں نے اُسر کا پد چھیدا۔ سُر کر کر اُس کے ارتھ کو سُر یعنی دیوتا کے مَنانی و دِیتی میں پلٹا دیا * اہر یا اہرِ مزد اذیت نرا کار پر ماتما کا ویکت سا کار روپ تھا اور اس روپ میں وہ ہندو دتِری مودتی کے برہما کے سمان داتا (مُرشٹا) تھا۔ باقی دوانگ جو دِشنو اور شیو کی جگہ تھے ہومان۔ اور آتش (جو شاید سنسکرت کی آتش دھاتو سے کھائے والے یا سنگھار کرنے والے کا داجک ہے) کہلاتے تھے *

اہرِ مزد کے لغوی معنی جوڑ دینے آتے ہیں اُنکے لئے دیکھو پیچھے ادھیائے (۲) کا نوٹ *

کا منافی دیشیہ ہو گیا ۽ مگر گنی کی اپا سنا ہندوؤں اور ایرانیوں
دونوں میں قائم رہی اور دونوں نے اپنا نام آریہ قائم رکھ کر
اپنے اپنے دیسوں کو اِدھر آریا وِرت کا اور اُدھر آریانہ = اریانہ
= ایران کا نام دیا ۽

اوستا کے ساتھ ان قدیم ایرانیوں یعنی پارسیوں کی ایک
اور کتاب ہے جس کا نام بندیداد ہے اور جس کا سمبندھ اوستا
سے قریب قریب ایسا ہی ہے جیسا کہ وید کے منتر بھاگ کے
ساتھ اُس کے براہمن بھاگ کا ہے ۽ اس کے پہلے فرگزد یعنی
پہلی فصل میں سولہ ملکوں کے نام آئے ہیں جن کو اہر مز دہنتا ہے
کہ میں ایک کے بعد ایک بناتا رہا ہوں مگر جن کو آنگر امشیو (شیطان)
اُجاڑتا رہا ہے ۽ ان ملکوں میں پہلا ملک ایرین بیجو ہے اور
پندرھواں ملک ہپت ہندو اور سولہواں رنگھا ہے ۽ ان
ملکوں میں سے پہلے ملک ایرین بیجو میں لفظ بیجو کا ارتھ
بیج کر کر اور ایرین بیجو کا ارتھ آریاؤں کا بیج یا آریاؤں کا
ماخذ کر کر فرنگی وِردوان ایرین بیجو سے ایران اور
لوکمانیہ تِلک اُس سے قطب شمالی سمجھے ہیں اور کہتے
ہیں کہ آریا ہندو ہندوستان میں ایران یا قطب شمالی
سے سگدھ (سوگڈیانہ یا سمرقند) - مئورو (مرجیانہ
یا مرو) - باکھدھی (باختر یا بلخ) وغیرہ ملکوں میں
سے (جن کے نام ایرین بیجو اور ہپت ہندو کے
مابین لکھے ہوئے ہیں) ہوتے ہوئے

ہپت ہندو (ہپت سندھو) یعنی پنجاب (واقع ہندوستان) میں آئے۔

مگر اگر ایسا ہوتا تو اوستا سے دید - زند سے سنسکرت اور پارسیوں سے ہندو بنے ہوتے - لیکن معاملہ اس کے برعکس ہے جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔ پس ویدک ہندو ایرین بیجو سے ہپت ہندو (ہندوستان) میں نہیں آئے بلکہ ہپت ہندو سے ایرین بیجو میں گئے - اور ایرین بیجو آریاؤں کا بیج نہیں بلکہ آریاؤں کی بج ہے جو آریا ہندوؤں کی اس شاخ کو جو ہندوستان سے نکلی اور ان تمام ملکوں میں سے گذری آخر کار ایران میں (یا قطب شمالی میں) پراپت ہوئی۔ ملکوں کا شمار ہندوستان میں اگر سلسلہ وار ہے اور جغرافیہ کی بجائے تاریخ کا بیان ہے تو شروع سے آخر کو نہیں ہے بلکہ آخری منزل سے جہاں یہ انجام کار پونچے پہلی منزل کو ہے جہاں سے یہ

بلکہ دیکھو یہاں سندھو سے بنا ہوا ہندو کا لفظ پارسیوں کی کتاب میں جو وید کے بعد دنیا میں سب سے پرانی کتاب ہے آیا ہوا ہے۔ پس ہندو کا نام کوئی نیا نہیں ہے جیسا کہ بعض صاحبان خیال کرتے ہیں بلکہ بہت پرانا ہے جو زمانہ کے لحاظ سے ویدک کال سے ملتا ہوا ہے۔

ہپت سندھو کا لفظ دید میں کئی جگہ مثلاً رگ وید ۱-۳۲-۱۲ میں آیا ہے اور اسی ہپت سندھو کا بگڑ کر زند اوستا میں ہپت ہندو ہو گیا ہے۔

شروع میں روانہ ہوئے۔ چنانچہ خود میکس مولر صاحب جو اس خیال کے حامی ہیں کہ ہندو آریا سنٹرل ایشیا سے ہندوستان میں آئے ایرانیوں کے ورثے میں یوں تحریر فرماتے ہیں کہ زرتشت کے ماننے والے (ایرانی) ہندوستان سے ہی نکل کر شمال مغرب کی طرف روانہ ہوئے اور وہ شمالی ہندوستان کی ہی ایک نئی بستی تھے (دیکھو کتاب سائنس اور لینگویج (علم اللسان) مصنفہ میکس مولر صاحب صفحہ ۲۴۲-۲۵۳) اور دوسرے ودوانوں کے پیار جو اس بارے میں ہیں کہ ہندو ہندوستان سے اٹھ کر ایک ایران میں ہی کیا بلکہ دنیا کے تمام ملکوں میں پھیلے اور اپنی تہذیب کو پھیلانے چلے گئے وہ ہم پہلے ہی تفصیل کے ساتھ لکھ آئے ہیں۔

آریہ جاتی کے سوائے اس کال میں کچھ لوگ انارہ جاتی کے بھی ہندوستان میں آباد تھے اور ان کو یہ آریہ لوگ

آریہ اور دسیو
اور انکی باہمی کشمکش

۱۱۱۱ یا سک نے اپنے رکت میں آریہ کو ایشور کی ایک صفت بلکہ خود ایشور ہی مانا ہے (۵-۹) اور آریہ کو ایشور پتر پٹھیا ہے (۶-۲۶) ہا بھارت میں آریہ کے لکشن ایک مقام پر یہ بتائے گئے ہیں:-

(جو) شانت ہو۔ تپسوی ہو۔ اور دانت ہو۔ ستیہ وادی اور جیند ری ہو۔ داتا ہو۔ دیا لو ہو اور تر ہو (وہ) آریہ ہو دے (ان) اٹھ گون سے

دستیو یا داس کے کہتے تھے کہ ان لوگوں سے آریوں کی اکثر
لڑائیاں رہتی تھیں اور وید منترؤں میں ان لڑائیوں کا ذکر آتا
ہے کہ مثلاً رگ وید ۱۰-۲۲-۸ میں آیا ہے کہ ”دستیو کرم ہیں
ہیں۔ وہ کسی کو نہیں مانتے۔ اُن کے ورت اور ہی ہیں۔ وہ
منشیہ ہی نہیں ہیں کہ اے شتر وؤں کے مارنے والے (انڈلہ)
تو ان داسوں کو مار“ اور ۱۰-۲۹-۳ میں آیا ہے کہ ”میں
نے (یعنی انڈلہ نے) اُٹک کو گوی کے لئے مارا۔ میں نے
کُش کی رکھشاکی اور شش کو مارا۔ میں نے دستیو کا نام
آریہ ہرلیا“ ۱۰-۸۳-۳ میں آیا کہ اے انڈلہ دیو آپ ایسی
کرم پا کریں کہ ہمارے شترؤ۔ چاہے وہ داس ہوں چاہے
آریہ بیدھ میں ہم سے ۶ سانی سے جیتے جاسکیں“ ۱-۵۱-۸ میں
آیا کہ (اے انڈلہ) تو آریہ اور دستیو کو پہچان اور ورت (مین) (دستیو)

صلہ دستیو اور داس یہ دونوں نبرد دس دھاتو سے ڈسنے والے کے ارتھ میں
بنے ہیں۔ جو بعد میں اسی ارتھ کے انوسار ناگ اور سانپ کے واپک ہوئے (ڈاش
جو ایک بڑے پھر کی قسم ہے اُس کا نام بھی اصل میں اسی دھاتو سے داس ہی
ہے) پھر یہ ہی داس سیوک یا فلام کے معنی دینے لگا کہ

منو سمرتی میں ادھیائے ۱۰ کے شلوک ۴۵ میں دستیو کی تعریف یوں کی
گئی ہے کہ ”براہمن۔ کشتری۔ ویشیہ اور شودر سے باہر جو جاتیاں
ہیں وہ سب چاہے بیچھ بھاشا بولتی ہوں چاہے آریہ بھاشا دستیو
کہلاتی ہیں“ ۱۰ شال کے لئے دیکھو ادھیائے ۴ کی بنا علی غلہ میں برہمن کی کلام

کو تجمان (آڑیہ) کے بس میں کر، اور ۱۰-۸۶-۱۹ میں آیا کہ ”میں (انڈر) یہ دیکھ رہا ہوں کہ کون داس ہے اور کون آڑیہ ہے“ اس پر کار سے دسیو اور داس لوگوں کے خلاف انیک مشر وید میں پائے جاتے ہیں اور ان سے ودت ہوتا ہے کہ ویدک کال میں آریوں کا جیون لڑائی بھڑائی سے خالی نہ تھا۔

رنگ روپ کے اعتبار سے دسیو اور داس کا بے بیان کئے گئے ہیں۔ چنانچہ ۲-۲۰-۷ میں داس کو کرشن پونی ارتھات کالی جُون کا اور ۵-۱۶-۱۳ میں دسیو کو کرشن ارتھات کا لے رنگ کا بیان کیا گیا ہے۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ کبھی کبھی ویدک آریا اَویدک آریاؤں کو بھی استعارہ سے کالا کہہ دیتے تھے اور شاید اسی کے جواب میں زردشت نے گاٹھا اشٹ وتی میں یہ کہا ہے کہ ”اے زندہ خدا۔ میں تجھ سے پوچھتا ہوں۔ سچ بتا کہ دھرماتما کون ہے اور اَدھرمی کون ہے۔ کس کا دل کالا ہے اور کس کا روشن۔ کیا اُس اَدھرمی کو کالا کہنا ٹھیک نہیں ہے جو مجھ پر اور تجھ پر آکشیپ کرتا ہے؟ کبھی کبھی آریا لوگ آپس میں بھی لڑتے تھے اور کئی کئی راجا مل کر ایک طرف ہو جاتے تھے اور دسیو لوگوں سے بھی مدد لیتے تھے۔ چنانچہ ایک سوکت (۷-۸۳) میں رشی وسِشٹ کہتے ہیں کہ:-

(۱) اے انڈر اور ورن۔ لوگ آپ کا دھیان کرتے ہوئے

پشوؤں کے لئے پورب کی دشا میں گئے۔ آپ نے شترؤوں کو مارا۔ چاہے وہ داس تھے۔ چاہے آڑیہ۔ اور (راجا) سداس کی رکشا کی ۛ

(۲) جہاں لوگوں نے دھورج (جھنڈے) کھڑے کئے ہوئے تھے۔ جہاں لڑائی ہو رہی تھی اور کوئی سہایتا نہیں تھی۔ جہاں ائت میں لوگ بھے سے آکاش کی اور دیکھتے تھے۔ وہاں اے اِندرا اور ورن آپ نے اپنی بانی سے ہمارا دل بڑھایا ۛ

(۳) اے اِندرا اور ورن۔ دھور کے مارے بھومی کے ائت دکھائی دینے سے رہ گئے تھے۔ گھوش (شور) آکاش تک پہنچ گیا تھا۔ شترؤ کی سینا چلی آ رہی تھی۔ آپ نے ہماری پرارتھنا سنی اور سہایتا کی ۛ

(۴) اے اِندرا اور ورن۔ آپ نے بھید کو مار دیا اور سداس کو بچا لیا۔ میری ترسوؤں کی پروہتائی شیبہ ہو گئی۔ آپ نے یدھ میں اُن کی پرارتھنا سنی ۛ

(۵) اے اِندرا اور ورن (سداس) اور اُس کے سہایک ترسوؤں نے دونوں نے اُس لڑائی میں آپ کی شرن لی تھی جس میں دس راجاؤں سے دباؤ ہوئے سداس کی آپ نے رکشا

کلا یہ سداس کون تھا اور کون نہیں تھا اسکا مفصل ذکر ہم نیچے ادھیائے (۳)

کے شروع میں صفحہ ۳۸ پر دشواستر کے پرہگ میں کر آئے ہیں ۛ

کی مٹی ۛ

(۷) اے اِنْدَر اور وِرُن - دس راجا مل کر بھی سدا سے
 نہیں لڑ سکے کیونکہ وہ یگیہ نہیں کرتے تھے ۛ یگیہ کرنے والوں کی
 استتیاں شبیہ ہو گئیں۔ سارے دیوتا اُن کے یگیہ میں آ گئے ۛ
 مگر ان منزروں سے کیول لڑائی جھگڑوں کا ہی حال معلوم
 نہیں ہوتا ہے بلکہ اُس کال کی دھن دھن کا بھی کچھ حال معلوم ہوتا
 ہے ۛ مثلاً منڈل ۛ کے آخری سُوکٹ (۵ ۛ) سے معلوم ہوتا
 ہے کہ ان لڑائیوں میں ویدک آریا دھنشن (کمان) - اِشو
 (تیر) - اِشودھی (ترکش) اور کئی قسم کے بان (استر) اور
 طرح طرح کے آیدھ (ششتر) استعمال کرتے تھے اور
 اپنی حفاظت کے لئے وِرمَن (زرہ بکتر) پہنتے تھے - رتھ اور
 سارنئی (دھنباں) - اِشو اور واجی (گھوڑے) اُن کے ساتھ
 ہوتے تھے اور اُن کے تیر سو پرن (پردار) اور ایونگھ (لوہے
 کے مہہ والے) ہوتے تھے ۛ

اس سُوکٹ میں ایو یعنی اِیس یعنی لوہے کا
 شید خاص توجہ کے قابل ہے ۛ فرنگی وِردوان
 اپنی تحقیقات سے اس نتیجہ پر پہونچے ہیں کہ

لوہے کا
 استعمال

سچ سے پانچ ہزار برس پہلے انسان دھاتوں سے واقف
 نہیں تھا۔ اُس کے اوزار اور ہتھیار اور بھانڈے اور برتن
 سب پتھر کے ہوتے تھے اور جب انسان ترقی کرتے کرتے
 اس درجہ پر پہونچا کہ اُس کو دھاتوں کی خیر ہوئی تو پہلے اُس

نے کاٹے پیتل سے کام لیا اور پھر جب ترقی کے میدان میں
 ادا آگے بڑھتا تو لوہے سے آشنا ہوا۔ انسان کی ترقی کے
 ان تین زمانوں کو یہ ودوان پتھر اور پیتل اور لوہے کے زمانے
 کہتے ہیں۔ اور جب پتھر کا زمانہ ہی ان کے نزدیک مسج سے
 کوئی پانچ ہزار برس پہلے ہوا تو لوہے کا زمانہ تو ان کے نزدیک
 مسج سے کوئی ایک ہزار برس پہلے ہی ہوا ہو گا۔ اس لئے
 جب یہ ودوان دیدیں آئیں یعنی لوہے کا ذکر دیکھتے ہیں
 تو چکراتے ہیں کیونکہ ویدک کال جس کو ہم نے تو خیراب سے
 چودہ ہزار برس پہلے سے گیارہ ہزار برس پہلے تک مانا ہے
 ان ودوانوں کے نزدیک بھی مسج سے کم سے کم دو ہزار برس
 پہلے شروع ہوتا ہے۔ چنانچہ رومیش چندر دت جی فرنگیوں
 کے اعتبار پر اس کو مسج سے دو ہزار برس پہلے ہی مانتے ہیں۔
 اگرچہ لوکمانیہ تلک نے اپنی کتاب اور این میں ویدک کال کو
 مسج سے پانچ ہزار برس پہلے تک اور اپنی دوسری کتاب
 آرکٹک ہوم میں اس کو مسج سے آٹھ ہزار برس پہلے تک
 لے جانے کا حوصلہ کیا ہے۔ (دیکھو دیباچہ کتاب آرکٹک ہوم) *
 پروفیسر میکڈونل (Prof. Macdonell) صاحب نے جب یہ
 آئیں کا شبد رگوید میں دیکھا تو ان کو ان ہی خیالات سے
 اس کو لوہے کا داچک ماننے میں پس و پیش ہوا اور انہوں
 نے اپنی کتاب تارخ سنسکرت لٹریچر میں درج فرمایا کہ چاندی
 اور لوہے کا آپس میں ایک خاص تعلق ہے کیونکہ یہ دونوں

دھاتی قدرتی طور پر ایک ہی پتھر میں ملی جلی ملتی ہیں۔ ویدیں چاندی کا ذکر کہیں نہیں ہے اس لئے اکیس کا ارتھ لوہا نہیں بلکہ وہی پیتل (انگریزی بروئٹز = فارسی برنج) ہے جس سے پتھر کے جگ کے بعد انسان کی ترقی کا دوسرا جگ شروع ہوا۔ مگر پتھر۔ پیتل اور لوہے کے یہ جگ یورپ کی تہذیب کے جگ ہیں اور یہ ضرور نہیں کہ اور ملکوں کی تہذیب کے جگ بھی زمانہ کے لحاظ سے یورپ کے ہی جگوں کے مطابق ہوں۔ چنانچہ یورپ ابھی پتھر کے ہی جگ میں تھا کہ مصر لوہے کے جگ سے بھی نکل کر تہذیب کے ایک اعلیٰ درجہ پر پہنچ چکا تھا اور تھورنٹن (Thornton) صاحب اپنی کتاب ہسٹری آف انڈیا (تاریخ ہندوستان) میں لکھتے ہیں کہ ”مصر کے مینارے ابھی دریائے نیل کے کنارے کھڑے بھی نہیں ہوئے تھے اور یونان اور اٹلی میں جو حالیہ تہذیب کے گہوارے ہیں ابھی جگل کے جانور ہی بستے تھے کہ ہندوستان دولت اور ثروت کا استھان بن چکا تھا“ پس ویدک کال میں جو سچ سے چودہ ہزار برس پہلے سے گیارہ ہزار برس پہلے تک کا زمانہ ہے لوہے کا استعمال ہندوستان میں ہونا کچھ تعجب کی بات نہیں ہے اگر میکڈونل صاحب کی دلیل کو مانیں تو پیتل بھی تانبے اور ٹین سے مل کر بنتا ہے اور وید میں ٹین کا ذکر کہیں نہیں ہے تو اکیس پیتل بھی نہیں رہا۔ پھر اسی مٹوکت (۶-۷) کے منتروں

میں درمن یعنی زدہ بکنز کا شبہ آیا ہے تو کیا زدہ بکنز بھی لوہے کے سوائے کسی اور دھات کے بنتے تھے ؟ اور میکڈونل صاحب بھول گئے کہ وہ خود اپنی کتاب کے صفحہ ۱۵۱ پر یہ مضمون لکھنے سے پہلے صفحہ ۸۴ پر رگوبید (۱- ۱۱۴- ۱۵) میں آئے ہوئے آجی جنگھا کا ترجمہ لوہے کی ٹانگ کر کر وید کا لوہا مان چکے ہیں ؟ (مزید حالات کے لئے آگے زراعت کا بیان دیکھو)۔

وید کی سمجھنا
مگر وید کی سمجھنا لوہے کی سمجھنا سے بھی کہیں آگے بڑھی ہوئی تھی ؟ وہ فلسفہ کی سمجھنا
فلسفہ کی سمجھنا تھی (جیسا کہ ہم ابھی دکھاتے ہیں) اور ”فلسفہ والے“ بقول میکس مولر صاحب ”د اسوقت

پیدا ہوتے ہیں جب انتظام سلطنت قائم ہو چکتا ہے۔ جب دولت حاصل ہو چکتی ہے۔ جب مدرسے اور یونیورسٹیاں قائم ہو چکتی ہیں اور جب اُن علمی مشاغل کے لئے مذاق پیدا ہو چکتا ہے جو تہذیب کی سب سے زیادہ ترقی کی حالت میں بھی مستعد قوموں کے ہی مرن ایک خفیف حصہ تک محدود رہنے لازم ہیں“ [دیکھو کتاب انیشینٹ سنسکرت لٹریچر (پرائی سنسکرت ودیا) مصنف میکس مولر صاحب صفحہ ۵۶۴] ؟

اس سمجھنا کے لکشن ہم کو خود وید سے ہی اس سمجھنا دکھائی دیتے ہیں اور ہم اُن کو نیچے بیان کے لکشن کرتے ہیں ؟ مگر واضح ہو کہ یہ لکشن کیول اڈیش ماتر ہیں یعنی مشتے نمونہ از خروار ہے ہیں کیونکہ وید کا ورثہ

سجھتا کا برنن نہیں ہے۔ اُس کا وشے تو پرائے ہے جو فلسفہ کا وشے ہے اور اٹوٹک ہے جو اس لوک سچداں تعلق نہیں رکھتا ہے۔ ہاں اس کے برنن میں کہیں کہیں کچھ جھلک لٹوٹک سجھتا کی بھی مارتی ہے اور اس جھلک سے ہی جو لکشن جھلکتے ہیں اُن کو ہم یہاں جھلکاتے ہیں (اور یاد رہے کہ یہ سب جھلک کیوں ایک رگوید کی ہی جھلک ہے) اور سب سے پہلے ہم اس وید کی فلسفہ کو ہی لیتے ہیں۔

وید کے مت اور اُس کی فلسفہ کے بارے میں ہم اس فلسفہ گرنہ کے چھٹے بھاگ میں سنکرت لٹریچر کے سلسلہ میں مفصل بحث چھیڑیں گے۔ یہاں صرف خلاصہ کے طور پر لکھتے ہیں کہ وید کا مت یہ ہے کہ ”ایکم ست۔ وپرا بہودھا ودوتی“ (رگوید۔ ۱-۱۶۴-۴۷) ارتھات ایک ہے ذات حقیقی۔

ودوان انیک پرکار سے اُس کا برنن کرتے ہیں۔ اور اُس کی فلسفہ یہ ہے کہ ”آریت اواتم سودھیآ تدایکم“ (رگوید ۱۰-۱۲۹-۲) ارتھات ”سلس لے رابطہ بناواؤ کے اپنی شکتی سے وہ ایک۔ اور اس مت اور اس فلسفہ سے بڑھ کر کوئی مت اور کوئی فلسفہ اس وقت تک پیدا نہیں ہوئی ہے۔ چنانچہ میکس مولر صاحب ایک غیر مذہب کے پیرو ہوتے ہوئے بھی اپنی کتاب ہندو فلسفہ کے چھ سسٹم (حصہ ۲ صفحہ ۴۸ تا ۴۸۸) میں ان منتروں کی سمالوچنا بدین خلاصہ کرتے ہیں:-

”ایکم ست نے اُس ایک ذات کو ساکار اور سگن ایشور

مانا اور اُس کو کل مخلوق کا خالق - ساری سرِ شِشٹی کا سرِ شِشا - پر جاپتی
 ٹھہرایا - اور یہ خیال مذہب میں مونوتھی ازم (Monotheism) یعنی
 وحدانیت پر پھونچا۔ آئیتِ او اتم نے اُس ایک ذات کو اصل میں
 نر اکار اور یزگن برہم مانا اور یہ خیال مونوتھی ازم یعنی وحدانیت
 سے بھی بڑھ کر فلسفہ میں مونیزم (Monism) یعنی ادویت
 کے درجہ پر جا پھونچا۔ اور وحدانیت کا یہ درجہ جہاں خالق اور
 مخلوق - سرِ شِشا اور سرِ شِشٹی - پر جا اور پتی کی دوئی بھی نہیں رہی
 اور جہاں تذکیر اور تانیت سے پاک اور اوصاف سے صاف
 ندائیم کے سوائے اور کچھ نہیں رہا ایک ایسا اعلیٰ اور بالا
 خیال ہے جس کی تہ کو اسکندر یا کے بعض عیسائی تو پہلے
 کچھ پھونچے لیکن جو آج کل کے بہت سے عیسائیوں کی پہونچ
 سے بھی باہر ہے "یاد رتی" مگر وید کی فلسفہ اس سوکت ۱۲۹
 کی مومن سکشا پر ہی ختم ہو کر نہیں رہ گئی بلکہ اُس میں فلسفہ کی
 وہ باریک باتیں بھی موجود ہیں جن کو بعد میں اُپنشدوں نے اس
 خوبی کے ساتھ بکھانا ہے کہ ادھر اُن کے فارسی ترجمہ کو دیکھ
 کر شاہجہاں کے بیٹے اور اورنگ زیب کے بھائی دارا شکوہ
 نے اُن کو "اولین کتب سماوی و سرچشمہ تحقیق و بحر توحید و
 مطابق قرآن مجید بلکہ تفسیر آن" - یعنی سب سے پہلی آسمانی
 کتاب اور تحقیق کا سرچشمہ اور توحید کا سمندر اور قرآن کے
 مطابق بلکہ اُس کی تشریح قرار دیا - اور ادھر جرمنی کے
 مشہور و معروف فلسفہ دان شوپن ہور (Schopenhauer) نے

اُن کا لاطینی ترجمہ دیکھ کر اقرار کیا کہ ان کے مطالعہ سے دماغ اُن تمام یہودی توہمات سے جو اُس میں پہلے بھر گئے تھے اور اُس تمام فلسفہ سے جو اُن توہمات کے سامنے جھکی جاتی ہے دھل کر صاف ہو گیا۔ اصل اُپنکھد کا تو کچھ کہنا نہیں مگر اُس کے بعد اور کوئی مطالعہ ایسا مفید اور ایسا اعلیٰ نہیں ہے جیسا کہ یہ ترجمہ اُپنکھد۔ یہ زندگی میں میری شانتی کا کارن ہوا ہے اور موت میں بھی مجھ کو اسی سے شانتی ملے گی۔

چنانچہ جیو آتما اور پرماٹما کے بھید ابھید کے دشنے میں جو دو پکشیوں کا درشتانت شویت آشوتراپنشد (۶-۷) میں اور مندوک اپنشد (۱-۱-۳) میں آیا ہے وہ رگوید کا منتر ۱-۱۶۸-۲ ہے۔ جیو کا امر ہونا مگر پُتر جنم دھارن کرنا اور پُتر جنم میں پُور و جنم کے کرموں کا پھل بھوگنا جو سانکھیہ درشن کا مت ہے رگوید کے منڈل (۱۰) کے سوکت (۱۶) سے پرگٹ ہے۔ کھٹ اپنشد کا شلوک ۱-۵-۲ اس وشنے میں کہ یہ جو کچھ

ہے سب برہم ہے رگوید کا منتر ۱-۱۶۸-۲ ہے۔ ویدانت کا جہا واکہ اہم برہم رگوید کے منتر ۱۰-۱-۱۶۹ کا واکہ ہے۔ اور مکشی کا وشنے

جس کو یجروید (۳۱-۱۸) میں اتی مرثیو کہا گیا ہے اور جو اپنشدوں کا اتیثت پُرشا رختہ ہے رگوید کے منتر ۱-۵۹-۱۲ کی اس پر ارتقنا سے جھلک رہا ہے کہ اے پرماٹما مجھ کو مرثیو کے بندھن سے چھوڑا امرت

سے نہیں“ ۛ

اب میکس مولر صاحب کے اُس میعار سے جو ہم نے اوپر بیان کیا ہے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ جس ویدک کال میں یہ گہری فلسفہ پرچلت تھی اُس کال میں انتظام سلطنت - دولت و ثروت - علوم و فنون اور صنعت و حرفت کا کیا حال ہوگا - اور اس بات کو ثابت کرنے کے لئے ہمیں اس میعار کے بموجب کسی اور ثبوت کی ضرورت نہیں ہے ۛ پھر بھی ہم چند باتیں جو وید کے منتروں میں سے اس کی تائید میں ملتی ہیں نیچے لکھتے ہیں تاکہ کسی کو کوئی شک اس بارہ میں نہ رہے ۛ

پس پہلا ہی لکشن جو ویدک کال کی سمجھنا کا ویدوں **کبتا** میں جھلکتا ہے وہ اس کی کبتا ہے ۛ وید کے منتر چمٹند میں ہیں یعنی نظم میں ہیں - اور نظم کا درجہ ہمیشہ نثر سے اعلیٰ ہے اور پھر یہ نظم بھی ایسی ہے کہ میکڈونل صاحب

۱۸ اسی طرح سے ثنویت آشتور اپنشد کا شلوک ۲۲-۲۱ کہ ”جس نے اُس پر ماتا کو نہ جانا جسکے اُسے سارے دیوتا اور سارے وید ہیں وہ وید سے کیا بنا لینگا“ رگوید کا منتر ۱۶۴-۲۹ ہے ۛ اور کھٹ اپنشد کا شلوک ۲۲-۲۱ کہ ”و کوئی وید بانی کو دیکھتے ہوئے بھی نہیں دیکھتے ہیں اور سنتے ہوئے بھی نہیں سنتے ہیں کیونکہ یہ (رہائی) جسکو چاہے اُسکو اپنا بھید دکھاتی ہے - جیسے کہ کوئی سندر کا منی استری اپنے پتی کو ہی اپنا انگ دکھاتی ہے“ رگوید کا منتر ۱۰-۶۱-۲۷ ہے ۛ

۱۹ چمٹند کے دشنے میں دیکھو اس گرنٹھ کا بھاگ (۶) ادھیائے ۱ ۛ

اُشا یعنی صبح کی استغنیٰ کے منٹروں کی پرشنا کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اس کے روپ کو وید میں ایسی سُندرِ ریتی سے برن کیا گیا ہے کہ اس کا آئندہ کسی اور زبان کی دھار یک پُستک میں نہیں ملتا؛ مثال کے لئے وہ منڈل (۱) کا سوکُت (۱۳۱) پیش کرتے ہیں۔ جس کا منتر ۱۶ یہ ہے :-

”اوھو۔ ہماری جان اور پران آ پھونچی ہے۔ اندھیرا گیا اور روشنی آرہی ہے۔ سورج کی جاترا کے لئے اُشا رستہ دینی چلی آرہی ہے۔ اوھو۔ یہ آریو کے بڑھانے کا سہ ہے“۔

وید کی اس زبان کو دیکھ کر پروفیسر بلوم فیلڈ نے نوکمانیہ تلک کی کتاب اور این (Orion) پر آریو یو کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ”وید کی زبان اور اُس کا ساھتیہ ایسا نہیں ہے کہ اُس کو آریوں کی زندگی کی اصلی شروعات کا مقام قرار دیا جاوے۔ اغلب ہے اور ایسا کہنا جاؤۓ اعتدال کے اندر ہے کہ یہ شروعات دیدوں سے بھی ہزاروں برس پہلے سے ہیں اور اس لئے یہ جتنا غیر مزوری ہے کہ یہ پردہ جو ہماری نظر کو ۴۵۰۰ برس قبل مسیح پر بند کرتا ہوا معلوم ہوتا ہے شاید آخر میں ایک باریک جالی کا پردہ ثابت ہو“۔ (دیکھو دیباچہ کتاب آرکٹک ہوم مصنفہ تلک) اور ہم پچھلے ادھیائوں میں دکھا آئے ہیں کہ ہماری نظر کے لئے یہ پردہ اصل میں ایک باریک جالی کا پردہ ہی ثابت ہوا۔

ناٹک

سنکرتِ سامنتیہ کا ناٹک پرستھ ہے (اور اس کا مفصل حال ہم آگے بھاگ ۴ میں سامنتیہ کے پرکون میں دکھائیں گے) اور اس ناٹک کی تمہید بھی ویدک سوکتوں کے سمودوں میں پائی جاتی ہے جیسے :-

اندر اور دژن کا سمود (۴-۴۲)

یکم اور یی کا سمود (۱۰-۱۰)

دژن اور اگنی کا سمود (۱۰-۱۵)

اگنی اور دیوتاؤں کا سمود (۱۰-۵۳)

اندر اور اندرائی کا سمود (۱۰-۸۴)

پروروا اور اروشی کا سمود (۱۰-۹۵)

اور کبی کا لیداس کا پرستھ ناٹک وکرم اروشی نو صاف ہی پروروا اور اروشی کے اس سمود کے آدھار پر ہے جو رگ وید (۱۰-۹۵) میں آیا ہے جو گویا سنکرتِ ناٹک کا بیج بھی اسی ویدک کال میں بویا جا چکا تھا۔ اور پروفیسر میکڈونل صاحب کا تو خیال ہے کہ جن باتوں کا ان سمودوں میں ذکر ہے ان کے مفصل قصہ کہانیاں اور ناٹک بھی اس ویدک کال میں بنے ہوئے ہوں گے۔

منتی

منتی کی باتیں بھی دید منتروں میں اکثر ملتی ہیں مثلاً یہ کہ استریوں کا من شاسن کے یوگیہ نہیں ہے۔ ان کی متی دُربل ہے (۸-۳۳-۱۷) یہ ایسے پُرش سے جو کنگ ہو اور دیو پران نہ ہو استری ہی اچھی ہے (۵-۴۱-۴)

پُرش کی بیوفائی میں کہا ہے کہ اکثر استریاں لوگوں کو اپنے
 دھن کے کارن ہی پیاری ہوتی ہیں (۱۰-۲۷-۱۲) اور
 استریوں کے وشے میں خود اُروشی پروروا کو سمجھاتی ہے
 کہ استریاں مِشرتا (آشنائی) کے یوگینہ نہیں ہیں اُن کے
 ہر دے کھٹور ہوتے ہیں (۱۰-۹۵-۱۵) *

برہسپتی (جو واپستی الرفعات بانی کے پتی ہیں اور دیوتاؤں
 کے گورو ہیں) کہتے ہیں کہ جہاں دھیر پریش سوچ دچاکر بات
 کرتے ہیں جیسے ستو کو چھاج میں پھٹکتے ہیں وہاں مشروں
 کی مِشرتا جڑتی ہے اُن کی بانی میں لکشی گپت ہے * جو اپنے
 مِشر کو تیاگتا ہے اُس کی بانی میں لکشی کا بھاگ نہیں ہے۔
 اُس نے جو سنا پر تھا سنا اُس نے دھرم کا پتھ
 نہ جانا (۱۰-۷۱-۲۷) *

بھکشورشی دان کے وشے میں کہتے ہیں کہ دان کرو۔
 دولت کسی کے پاس نہیں ٹلکتی ہے * جیسا بوو گے
 ویسا پھل پاؤ گے * وڈیا دینے والا آچاڑیم نہ دینے والے
 سے بہتر ہے اسی طرح دان دینے والا پریش نہ دینے
 والے سے اچھا ہے (۱۰-۱۱۷) *

غرض وید کے ایسے ایسے بچنوں سے ہی سنسکرت
 سائنس میں ریتی کے شاستروں کی بنیاد پڑی اور اُن کا
 ذکر ہم آگے بھاگ ۶ میں سائنس کے پرکرن میں کریگی *

پُران اور ایتھاس بھی ویدک کال میں
پرچلت تھے + پران کے دشنے میں تو

لہ گوید (۳ - ۵۴ - ۹) میں رشی کہتا ہے کہ پرانم ادھی ایمی
ارتھتات میں پران پڑھتا ہوں + اور ایتھاس کا برتن وید
میں جگہ جگہ ہے + چنانچہ اکشواکو کا حال جو ۹۱-۹۰-۸۹ میں
آیا ہے - پروروا اور اروتشی کا حال جو ۹۵-۱۰ میں آیا ہے -
سیاتی کے پانچوں پتروں (یدو - پرود - تروشو - درھیو - اور
انو) کا حال جو ۱۰۸-۸ میں آیا ہے - اور رشیوں کی
دان استتیاں اور آریوں کی لڑائیاں جو انازیہ و سیوؤں
سے یا دوسرے آریوں ہی سے ہوتی رہیں وغیرہ وغیرہ جن
کا وید میں جگہ جگہ ذکر آیا ہے اور جن کی مثالیں ہم پیچھے کچھ
اسی ادھیائے میں اور کچھ اس سے پہلے ادھیائوں میں دیتے
رہے ہیں یہ سب ایتھاس کا ہی برتن ہے + چنانچہ دیو آپتی
اور شمننو کا حال جو رگوید (۱۰ - ۹۸) میں آیا ہے اور جس
کی مفصل کیفیت ہم نے اس بھاگ کے ادھیائے (۳) کے
آخر میں دی ہے اُس کے دشنے میں یاسک آپارج - نے
زرتشت (۲ - ۱۰ تا ۱۲) میں خاص ایتھاس کا ہی شبہ استعمال
کیا ہے +

وید میں دھرو کا شبہ جگہ جگہ آیا ہے اور اگرچہ وہ
جیوتش

اچل اعداؤں کے بیوگک ارتھ میں آیا ہے مگر
اس سے خیال کیا جاسکتا ہے کہ یہ لوگ دھرو تارے

یعنی قُطب سے بھی واقف تھے جو اچل اور اٹل ہے اور جس کو دیکھ کر ہی دُھڑو شبد کے اثر سے سنکرت میں اچل اور اٹل کے بنے + اور اس خیال کو اس بات سے تقویت ہوتی ہے کہ رگوید (۱۰-۸۲-۲) میں پیٹ رشی کا شبد بھی آیا ہے اور پیٹ رشی وہ سات تارے ہیں جو دُھڑو کے ارد گرد پھرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں اور جن کو انگریزی میں گریٹ بیر (بڑا ریچھ) کہتے ہیں + اور یہ بات بھی ہم نیچے تبصرے ادھیائے میں بتائے ہیں کہ انگریزی میں ان کو ریچھ کیوں کہتے ہیں +

رگوید (۱۰-۱۹-۱) میں پُزوسوکا نام آتا ہے جو ستائیس نکتروں میں سے ایک نکتش کا نام ہے اور ۱۰-۸۵-۲ میں نکتش من کا عام ذکر آکر (۱۰-۸۵-۱۳) میں اگھا اور اجنی کے نام آئے ہیں جو گھا اور پھلگنی نکتشوں کے دوسرے نام ہیں۔ اور اس سے ظاہر ہے کہ ویدک کال میں ہندو جیوتش کا نکتش منڈل قائم ہو چکا تھا + اور ہم آگے دکھاتے ہیں کہ نکتش منڈل ہی نہیں بلکہ راشی منڈل بھی قائم ہو چکا تھا +

رگوید (۱۰-۲۷-۱۷) میں میکھ اور دھیش کے نام آئے ہیں اور یہ نام میکھ برکھ آدک بارہ راشیوں میں سے دو راشیوں کے نام ہیں (بارہ راشیوں کے ناموں کے لئے دیکھو نیچے ادھیائے ۱- انو واک ۳۰) + پھر

رگوید (۵-۲-۱) میں یوَوَتی کا نام آیا ہے اور بادِ رائیں نے یہ نام کتیا راشی کو دیا ہے (دیکھو تلک کی کتاب اور این صفحہ ۲۰۴) ۛ ادھیائے ۱ کے انوواک ۳۰ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ سورج قطب شمالی میں چھ مہینے تک برابر نکلتا رہتا ہے اور چھٹے مہینے میں کتیا کی گود میں جا کر ڈوب جاتا ہے اور ایسا ڈوبتا ہے کہ پھر چھ مہینے تک اپنا مکھ نہیں دکھاتا۔ اور رگوید کا یہ منتر (۵-۲-۱) جس کا شبد ارھتہ یہ ہے کہ۔

”ماتا یوَوَتی نئے پیدا ہوئے کمار (سورج) کو

چھپ کر پالتی ہے اور پتا کو نہیں دیتی ہے“

جیوتش کے اسی وشنے کو جتاتا ہے ۛ

لوگ کہتے ہیں کہ راشیوں کا حساب سب سے پہلے یونانیوں نے لگایا یونان سے عرب میں گیا اور عرب سے ہندوستان میں آیا مگر یہاں ویدیں راشیوں کا ذکر موجود ہے اور ویدک کال کے ساتھ لگتے ہوئے رامائن کال میں تو بالمشکی جی راشی اور نکشتر کا حساب گن گن کر مشری رام چندر جی کے جنم کال میں لگاتے ہیں ۛ اور لکھتم کے آگے بکتم کی کیا پیش جاتی ہے (دیکھو اس گرنختہ کا دوسرا بھاگ - اوڑا آردھ - رامائن) ۛ

[مونہجودارو (واقع سندھ) میں جو کھدائیاں ہوئی ہیں

اُن کے وشنے میں بسئی کے ایک مشن کا لچ کے پروفیسر پادری

ہراس (Heras) نے جو اُس کا لچ کی ریسرچ انسٹیٹیوٹ کے ہیڈ بھی ہیں بیان کیا ہے کہ اُن کتبوں سے جو مصوری حروف میں لکھے ہوئے ان کھدائیوں میں سے ملے ہیں ظاہر ہوتا ہے کہ موہنجودادو کے لوگ راشی منڈل کے حالات سے واقف تھے اور مین اور میکہ دور راشیوں کا نام بھی ان کتبوں میں ملتا ہے۔ موہنجودادو کی تہذیب کو فرنگی و دوان ویدک کال سے پہلے کال کی تہذیب قرار دیتے ہیں (اگرچہ اُن کا ایسا کہنا اُن کے اس خیال پر مبنی ہے جو وہ پہلے ہی اپنے دلوں میں قائم کر چکے ہیں کہ ویدک کال سچ سے نکل ڈیڑھ دو ہزار برس پہلے ہے) مگر جب ویدک کال سے پہلے ہندوستان میں راشی منڈل کا گیان تھا تو ویدک کال کا تو کہنا ہی کیا ہے؟

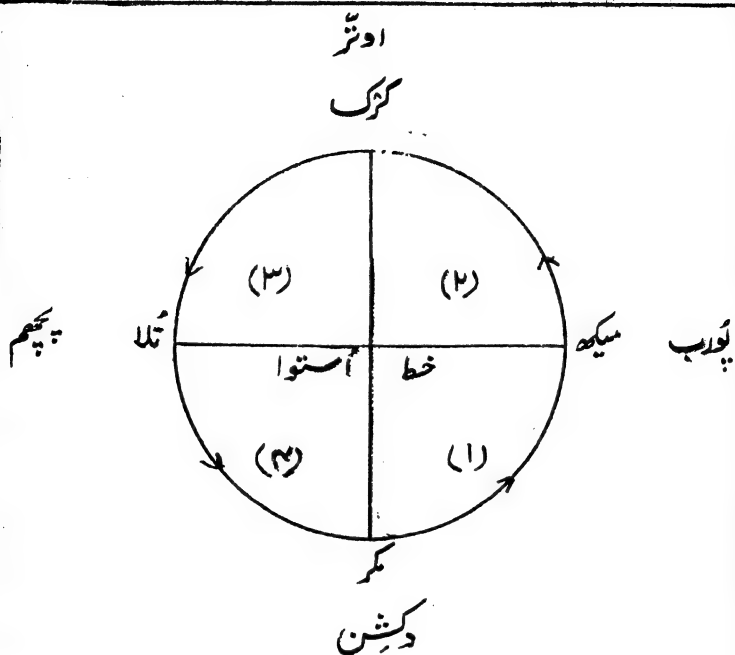
۷۲۰
برس کے بارہ جہینہ - تین سو ساٹھ دن اور سات سو بیس دن رات تو معمولی باتیں ہیں اور اُن کا ذکر سوکت (۱-۱۶۳) کے منتر ۱۱ اور ۴۸ میں آیا ہے۔ اور اس سوکت کے اور منتر بھی غور سے پڑھنے کے قابل ہیں مگر رگوید کے سوکت (۴-۳۳) کے منتر ۵ تا ۷ میں تو ساری جوتش کا ہی خلاصہ آگیا ہے۔ ان منٹروں کا ارتھ یہ ہے کہ:-
”دھوؤں نے (جوتین بھائی موسموں کے ادھشتا دیوتا ہیں) اُس ایک چمس (پیالہ) کے جوتوشٹری نے دیوتاؤں کے لئے بنایا تھا چاہے پیالے بنا دئے۔ وہ بارہ دن تک

سورج کے گھر میں انتہی (جہان) بن کر رہے ہیں اور اس
 ارتھ کا گودھ ارتھ سمجھنے کے لئے جیوتیش بتاتی ہے
 کہ راشی چکر جو سورج کی گردش کا دائرہ ہے خط استوا
 کو کاٹ کر گزرتا ہے اور اس کاٹ سے اُس کے چار
 ٹکڑے ہو جاتے ہیں۔ اور وہ چار ٹکڑے جو چار اَین ہیں
 مانو ایک گول پیالہ کے چار ٹکڑے ہیں اور وہ چار اَین
 یہ ہیں :-

(۱) مکر اَین۔ جہاں مکر راشی میں دن سب سے چھوٹا
 ہو کر پھر بڑا ہونا شروع ہوتا ہے *
 (۲) میکھ اَین۔ جہاں میکھ راشی میں دن بڑا ہوتے ہوئے
 رات کی برابر ہو جاتا ہے *

یہ دونوں اَین اوترا اَین کہلاتے ہیں کیونکہ ان میں
 سورج کی گتی اوڑھ کی اور رہتی ہے *
 (۳) کرک اَین۔ جہاں دن کرک راشی میں سب سے بڑا
 ہو کر پھر چھوٹا ہونا شروع ہوتا ہے *
 (۴) تُلّا اَین۔ جہاں دن تُلّا راشی میں چھوٹا ہوتے ہوئے
 پھر رات کی برابر ہو جاتا ہے *

یہ دونوں اَین دکش اَین کہلاتے ہیں کیونکہ ان میں سورج
 کی گتی دکش کی اور ہوتی ہے *
 ایک پیالہ کے ان چار ٹکڑوں کی موٹی کیفیت نقشہ
 ذیل سے معلوم ہوگی *



اب رہی یہ بات کہ رجبو بارہ دن تک جو سورج کے گھر
میں جہان بن کر ٹھہرے رہے وہ بارہ دن کیسے ہیں ؟ سو
اس بات کو سب جانتے ہیں کہ چاندرو ویش یعنی قمری سال
اور سورجیہ ویش یعنی شمسی سال میں بارہ دن کا فرق رہتا
ہے اس طرح سے کہ چاندرو ویش تو تیس تیس تھنی کے
بارہ چھینے کے حساب سے $30 \times 12 = 360$ تھنی یعنی ۳۵۷
دن کا ہوتا ہے اور سورجیہ ویش میکھ آدی بارہ راشیوں
میں سورج کی سنکرائتی (داخلہ) کے حساب سے کوئی ۳۵۴
دن کا ہوتا ہے اور ان دونوں میں $360 - 354 = 6$ دن
کا بل رہتا ہے اور یہ بل اس طرح نکال دیا جاتا ہے

کہ ہر تیسرے سال ایک مہینہ جس کو لونڈ کا مہینہ کہا جاتا ہے
چانڈ و ریش میں بڑھا دیا جاتا ہے ۽ اس طرح سے
ہندوؤں کے تہوار جو چانڈ کی گنتی کے انوسار ہیں اور موسم
جو سورج کی گنتی کے انوسار ہیں ہمیشہ مطابق رہتے ہیں
برخلاف مسلمانوں کے تہواروں کے جو کبھی کسی موسم میں
اور کبھی کسی موسم میں ہوتے ہیں ۽

چانڈ اور سورج کی یہ الگ الگ گنتی اور ان کا بھید۔
اور سورج کے چار این جو راشی چکر (Zodiac) اور
خط استوا (Equator) کے ایک دوسرے کو قطع
کرنے سے پیدا ہوتے ہیں اور جن سے رات اور دن
کے گھٹنے اور بڑھنے اور برابر ہونے کا حساب چلتا ہے
یہ سب جیوتش کے پچوڑ ہیں اور ان سب باتوں کا حال
ہم کو رگوید کے اسی ایک سوکت (۴۳ - ۳۳) کے منتروں
سے لگ جاتا ہے باقی باتیں الگ لم ہیں ۽ غرض ہندوؤں
کا وہ جیوتش بھی جس کی تعریف میں فرنگی ویدوان
یک زبان ہیں (جیسا کہ ہم اس گرنٹھ کے چھٹے بھاگ میں
دکھائیں گے) اسی ویدک کال سے شروع ہوا اور جیوتش
سے پہلے ریاضی کا ہونا لازمی ہے ۽

۳۵۔ بھوؤں کے ایک چم کے چار چم کر دینے کا ذکر سنڈل ۱۔

سوکت ۲۰۔ منتر ۴ میں بھی آیا ہے ۽

فن تعمیر

منتر ۷-۵۵-۷ میں ہر مئیہ ارتھات محل یا محل جیسے

عالیشان مکان کا ذکر آیا ہے اور منتر ۲-۷۱-۵

میں مینڈا ورن کے سبندھ میں سہسرتھون (ہزار ستون)

والے سدس (سجھامندر) کا ذکر آیا ہے اور اس سے

ظاہر ہے کہ عمارت کے وشے میں بھی ویدک کال کے

آریا کتنی ترقی کر چکے تھے اور کیسے بلند خیال رکھتے تھے؟

فن تعمیر کو سنسکرت میں واسٹو و دیا کہتے ہیں مان سار

اس ددیا کا ایک گرنٹھ ہے اور اُس میں جہاں اور قسم

کے منڈپوں کا برنن ہے وہاں ایک قسم کے دیو منڈپ

کا بھی برنن ہے یہ منڈپ ایک ہزار ستھون کے ہوتے

تھے اور ان میں دیو سجھا یا راج سجھا کے کاڑیہ ہوتے

تھے؟ اور وید میں جن سہسرتھون والے سدسوں

یعنی ہزار ستھون والے منڈپوں کا ذکر ہے اُن سے غالباً

یہ ہی دیو منڈپ مراد ہیں؟ دھن میں اب بھی کئی مندر

ایسے موجود ہیں جن میں یہ ہزار ستھون والے دیو منڈپ

کھڑے ہوئے ہیں اور اُن کے لئے دیکھو ہمارے

اس گرنٹھ کے بھاگ (۷) کا جو آپوید کے وشے میں ہے

ادھیائے (۴) جو ارتھ وید کے وشے میں ہے؟

اوشدھی (جڑی بوٹی) کا ذکر وید میں جگہ جگہ آتا

آیور وید ہے اور ایک سوکت (۱۰-۹۷) سارا ہی ان کی

استنی سے بھرا ہوا ہے؟ رشی کہتا ہے کہ میں انکی بھتیس

جانتا ہوں اور پرار تھنا کرتا ہے کہ وہ پھلدار ہیں یا اچھلاو
 پُشپ دتی ہیں یا اُپشپا ہمارے روگوں کو دور کریں +
 اس سے ظاہر ہے کہ آریا لوگ اُن دنوں میں بھی اوشدھیوں
 کے گنوں سے خوب واقف تھے اور اُن کو دوا دارو کے
 کام میں لاتے تھے + پس ہندو آیوروید کی بنیاد بھی اسی
 ویدک کال میں پڑی +

[یا سک اوشدم] شبد کی نرکتی یوں کرتا ہے کہ یہ اصل
 میں دوشدھی (دوش دھی) ہے اور اس کا ارتھ دوش
 دور کرنے والی ہے + یعنی پت - دایو اور کف جو تین
 دوش شری میں رہتے ہیں اوشدھی اُنکو دور کرنے والی
 دوشدھی ہے (دیکھو نرکت ۹-۲۷) + اور وید کے اُکت
 منتر میں اسی نرکتی کی دُھنی ہے +

دوا دارو کے ساتھ ساتھ جھاڑ چھونکی بھی چلتی تھی
 جیسا کہ گڑبھ رکھشا کے وشنے میں منڈل ۱۱ کے سوکت ۱۵۲
 سے ظاہر ہے جس کا پہلا منتر یہ ہے کہ ”(اے استری)
 جو بیماری تیرے گڑبھ میں یا تیری یونی (رحم) میں ہے اُس
 کو منتروں سے سنجکت یہ رکشوا (آسیب کو مارنے والی)
 اگنی یہاں سے دُور کر دے“ + یا جیسا کہ کیشم (تپ دق)
 کے وشنے میں اسی سوکت سے اگلے سوکت ۱۵۳ سے
 ظاہر ہے جس کا پہلا منتر یہ ہے کہ ”(اے روگی) میں تیرے
 کیشم کو تیری آنکھ ناک - کان - ٹھوڑی - سر - مستک - اور

۱۵۲ وشنے کے انگریزی نام ہندوستان نامہ ص ۲۹۹ کے متن میں دیکھیں کہ ایک ہندوستانی ڈاکٹر
 سنگھ نے کہا کہ اصل میں ہندوستان نامہ ص ۲۹۹ کے متن میں دیکھیں کہ ایک ہندوستانی ڈاکٹر

زبان سے باہر نکالتا ہوں“ ۛ

سوکٹ (۱-۹۷) کے منتر ۵ میں اشوٹھ (پیل) کا ذکر بھی آیا ہے اور اس سے ظاہر ہے کہ پیل کی جہا ہندوستان میں آج سے نہیں بلکہ جب سے وید ہے تب سے ہی ہے اور رگ وید (۱-۱۳۵-۸) میں آیا ہے کہ جو جالو ارتھات اوشدھیاں اشوٹھ میں موجود ہیں وہ ہمارے لئے سکھ دایک ہوں اور اس سے پیل کی جہا کا کارن بھی پر نیت ہوتا ہے ۛ انفرد وید میں بھی پیل کی بہت پر شناس ہے اور مہنجودار و کی کھدائیوں میں سے ایسی ہڑیں بھی نکلی ہیں جس پر پیل کے برکش کے چتر ٹپے ہوئے ہیں ۛ

اوشدھیوں کے د شے میں اسی سوکٹ (۱-۹۷)

جیولوجی کا پہلا منتر عجیب ہے۔ اُس کا ارتھ ہے کہ واوشدھی دیوتاؤں سے تین جگ پہلے ہوئی ۛ اور اس ارتھ کی ویاکھیا وشنو پران (انش ۱- ادھیائے ۵) کے اس بیان سے ہوتی ہے کہ جب پر اکرت مرگ میں اوکیت پر کرتی سے ہمت اور ہنکار اور تن ماترا ویکت ہو چکے تو مکھیا مرگ میں جس میں مورتیاں یعنی اجسام شروع ہوئے پہلے نباتات۔ پھر حیوانات۔ اور پھر دیو اور منشیہ ہوئے یعنی نباتات یا اوشدھی دیوتاؤں سے تین جگ پہلے ہوئی ۛ آج کل کی جیولوجی کی سائنس بھی یہ ہی بتاتی ہے کہ پہلے نباتات پھر حیوانات اور پھر انسان ہوئے اور

جانتا ہوں اور پرارتنا کرتا ہے کہ وہ پھلدار ہیں یا اچھلاوٹ
پُتپ و تپ ہیں یا اُپشپا ہمارے روگوں کو دور کریں +
اس سے ظاہر ہے کہ آریا لوگ اُن دنوں میں بھی اوشدھیوں
کے گنوں سے خوب واقف تھے اور اُن کو دوا دارو کے
کام میں لاتے تھے + پس ہندو آیوروید کی بنیاد بھی اسی
ویدک کال میں پڑی +

[یا سک اوشدھو] شبد کی نزکتی یوں کرتا ہے کہ یہ اصل
میں دوشدھی (دوش رھی) ہے اور اُس کا ارتھ دوش
دور کرنے والی ہے + یعنی پت - دایو اور کف جو تین
دوش شری میں رہتے ہیں اوشدھی اُنکو دور کرنے والی
دوشدھی ہے (دیکھو نزکت ۹-۲۷) + اور وید کے اُکت
منتر میں اسی نزکتی کی دھنی ہے +

دوا دارو کے ساتھ ساتھ جھاڑا پھونکنی بھی چلتی تھی
جیسا کہ گڑبھ رکھشا کے وٹے میں مندرجہ ۱۲ کے سوکت ۱۲
سے ظاہر ہے جس کا پہلا منتر یہ ہے کہ "اے استری)
جو بیماری تیرے گڑبھ میں یا تیری یونی (رحم) میں ہے اُس
کو منتروں سے سبکدلت یہ رکشوا (آسیب کو مارنے والی)
اگنی یہاں سے دور کر دے" + یا جیسا کہ یلشتم (تپ دق)
کے وٹے میں اسی سوکت سے اگلے سوکت ۱۳
ظاہر ہے جس کا پہلا منتر یہ ہے کہ "اے روگی) میں تیرے
یلشتم کو تیری آنکھ ناک - کان - ٹھوڑی - سر - مستک - اور

۱۲ دھنی کے گڑبھ میں ہندوستان ناگزیر صنف و رنگ و شکل میں دیکھنے میں آتا ہے کہ ایک ہندوستانی ڈاکٹر
سنگھ نے اس کی اصل ہیئت میں جو گڑبھ کی بیماریوں کا علاج منتروں سے کر رہے ہیں +

لہٰذا ان سے باہر نکالتا ہوں“ ۛ

سُوکُت (۱-۹۷) کے منتر ۵ میں اشوٹھ (پیل) کا ذکر بھی آیا ہے اور اس سے ظاہر ہے کہ پیل کی جہا ہندوستان میں آج سے نہیں بلکہ جب سے وید ہے تب سے ہی ہے اور رگ وید (۱-۱۳۵-۸) میں آیا ہے کہ جو جاپو ارتھات اوشدھیاں اشوٹھ میں موجود ہیں وہ ہمارے لئے سکھ دایک ہوں اور اس سے پیل کی جہا کا کارن بھی پر نیت ہوتا ہے ۛ اشوٹھ وید میں بھی پیل کی بہت پر شنا ہے اور موہنجودادو کی کھدائیوں میں سے ایسی ہڑیں بھی نکلی ہیں جس پر پیل کے برکش کے چتر ٹپے ہوئے ہیں ۛ

اوشدھیوں کے د شے میں اسی سُوکُت (۱-۹۷)

جیولوجی کا پہلا منتر عجیب ہے۔ اُس کا ارتھ ہے کہ اوشدھی دیوتاؤں سے تین جگ پہلے ہوئی ۛ اور اس ارتھ کی ویاکھیا وشنو پران (انش ۱- اوشیا ۵) کے اس بیان سے ہوتی ہے کہ جب پر اکرت مرگ میں اویکت پر کرتی سے ہمت اور اہنکار اور تن ماترا ویکت ہو چکے تو مکھیا مرگ میں جس میں مورتیاں یعنی اجسام شروع ہوئے پہلے نباتات۔ پھر حیوانات۔ اور پھر دیو اور منشیہ ہوئے یعنی نباتات یا اوشدھی دیوتاؤں سے تین جگ پہلے ہوئی ۛ آج کل کی جیولوجی کی سائنس بھی یہ ہی بتاتی ہے کہ پہلے نباتات پھر حیوانات اور پھر انسان ہوئے اور

اس سے ظاہر ہے کہ ہندو آریا ویدک کال میں بھی جیولوجی
یعنی جھوکریہ ودیا کے مصیدوں سے واقف تھے ۛ (اولہ
اس بات کو ہم اسی جھاگ کے پہلے ادھیائے میں کھول
کر بیان کر چکے ہیں) ۛ

پیشوں میں زراعت تو آڑیہ کا آریٹو ہی تھا بمقابلہ
زراعت آڑیہ دسیو کے جو اس فن سے نا آشنا تھا
اور ایک جگہ ٹک کر کھیتی باڑی کرنے کی بجائے خانہ بدوش
مارا مارا پھرتا تھا۔ چنانچہ رگوید ۱-۱۱۷-۲۱ میں رشی کہتا ہے
کہ مائے اشونی گماروں تم نے آڑیہ منش کو ورک (ہل)
سے اناج بونا اور اس سے اپنی خوراک حاصل کرنا سکھا
کر اور دسیو کو بکر (بھلی) سے مار کر اپنا جوتش (تیج)
پرگٹ کیا ۛ

پیچھے اس مضمون پر بحث ہو چکی ہے کہ ویدک کال
میں آریا ہندو لوہے کا کام بھی جانتے تھے۔ اس جگہ
اس سلسلہ میں اتنا کہہ دینا اور مزدوری ہے کہ یہاں
رگوید ۱-۱۱۷-۲۱ میں ورک (ہل) کا اور رگوید ۴-۵۷-۸
میں ہل کے پھالوں کا ذکر آتا ہے اور یہ ہل اور اس کے
پھالے لوہے کے ہی ہونگے ۛ

[حال میں ہی (۱۹۳۷ء میں) ملکا میں جو جزیرہ نائے ملایا
کے مغربی ساحل پر ہندوؤں کی ایک پُرانی بستی ہے جو
اب انگریزوں کے قبضہ میں ہے ملک ہالینڈ کے ایک

آرکھو لوجسٹ (ماہر علم آثار قدیمہ) کو لوہے کے کچھ اوزار ملے ہیں جن کو وہ اُس گلیٹشیل یعنی برفانی طوفان کے زمانہ کا سمجھتا ہے جس سے ہمارا یہ اتہاس شروع ہوتا ہے اور جس کا حال ہم پیچھے ادھیائے (۲) میں بیان کر آئے ہیں۔ ملا یا کے لوگ کہتے ہیں کہ کسی زمانہ میں ایک قسم کے بندہ ہوتے تھے جن کی پسلیاں لوہے کی ہوتی تھیں اور یہ اوزار اُن ہی بندروں کی بڑی پسلیاں ہیں۔ مگر ماہر مذکور ان کو کان کھودنے کے اوزار سمجھتا ہے اور خیال کرتا ہے کہ ان کو ہندوستانی مزدور ہندوستان سے اپنے ساتھ لائے تھے۔ ماہر مذکور نے یہ اوزار مزید تحقیقات کے لئے ہندوستان میں بھیجے ہیں اور اگر تحقیقات سے یہ بات اسی طرح ثابت ہوئی تو یہ ایک پرتیکش پرمان اس بات کا ہوگی کہ ویدک کال میں جو اسی گلیٹشیل یعنی برفانی زمانہ سے شروع ہوتا ہے آریا ہندو لوہے کا استعمال جانتے تھے۔

گلیٹشیل زمانہ کے بعد سے جو زمانے انسان کی معاشرت کے شروع ہوتے ہیں وہ پتھر اور پتیل اور لوہے کے زمانے کہلاتے ہیں جیسا کہ ہم پیچھے اسی ادھیائے میں بیان کر آئے ہیں۔ ان میں سب سے پہلا زمانہ پتھر کا کہلاتا ہے اور اس زمانہ کو فرنگی و دو ان اب تک مسیح سے پانچ ہزار برس پہلے شمار کرتے تھے مگر اب ڈنارک کے ملک میں اس کو

کم سے کم دس ہزار برس پہلے شمار کرنے لگے ہیں (دیکھو کتاب آرکیٹک ہوم) یہ زمانے یورپ کی تہذیب کے زمانے ہیں یہ ہندوستان کی تہذیب سب مانتے ہیں کہ اس سے بہت پہلے شروع ہوئی۔ اور اس لئے اس کی تہذیب یورپ کی پتھر کی تہذیب کے زمانہ میں لوہے کی تہذیب تھی یہ چنانچہ اسی سال ۱۹۳۷ء میں ہندوستان کے اندر ہی دکن کی ریاست ٹراونکور میں راجدھانی سے ۳۸ میل کے فاصلہ پر ایک مقام میں کچھ مٹی کے برتن نکلے ہیں جن میں مردوں کی سالم لاشوں کو یا لاشوں کے شیش بھاگوں کو رکھ کر زمین میں دفناتے تھے اور اودان میں سے ایک برتن میں دو لوہے کے اوزار بھی رکھے ہوئے نکل آئے ہیں جو گھڑی کی شکل کے ہیں اور ماہران آثار قدیمہ ان کو اس زمانہ کا قرار دیتے ہیں جس کو پتھر کا زمانہ کہتے ہیں] یہ

ہل جس کا ذکر اوپر آیا ہے بیل بھی چلاتے تھے گائے بیل اور گھوڑے بھی اور آبپاشی کے لئے کنوئیں بھی تھے اور ہنریں بھی (دیکھو رگویدہ ۱۰-۱۱ اور ۹۹-۱۰۰) کسان ہل چلاتے جاتے تھے اور اپنی محنت کو بہلانے کے لئے گیت گاتے جاتے تھے اور ویدک رشیوں نے ایسے کئی گیت چمن میں بند کئے ہیں (مثال کے لئے دیکھو منڈل ۴ کا سُوکت ۵۷- اور منڈل ۱۰ کا سُوکت ۱۰) یہ

گٹھو دیں چرانے کے لئے گوپ الگ ہوتے تھے اور ۱۹-۵-۱۰-۲۴ میں ایک رشی کہتے ہیں کہ میں جب گٹھوؤں کو گوپوں کے ساتھ جو چرتے ہوئے دیکھتا ہوں تو بڑا پرستن ہوتا ہوں ۛ

گٹھوؤں کی اتنی بہنات تھی کہ ایک ایک راجا دس دس ہزار گٹھو دیں ایک ایک رشی کو پُن کر دیتا تھا۔ چنانچہ رگوید ۸-۵-۳۴ میں رشی برہماتھی کہتے ہیں کہ چیدی کے راجا نے اُس کو ستواونٹ اور دس ہزار گاٹھیں دیں ۛ ایک اور رشی کلشی دان ایک اور راجا کے دان کی استثنیٰ سوکت ۱-۱۲۶ میں یوں برنن کرتے ہیں :-

(۱) میں سچے دل سے راجا بھاویہ کی استثنیٰ کرتا ہوں جو سندھو دیں میں رہتا ہے ۛ اور جس جس کے چاہنے والے نے ہزار یگیہ میرے لئے رچے ۛ

(۲) راجا نے بڑی نمرتا سے مجھ کو سو (یا سینکڑوں) نیشک اور سو (یا سینکڑوں) گھوڑے دئے اور میں نے یہ سب لئے ۛ کلشی وان نے سو (یا سینکڑوں) بیل بھی اُس بلوان سے لئے اور اُس کا امر جس سورگ میں پھیل گیا ۛ

(۳) دس رتھ جن میں گھوڑے جتے ہوئے تھے اور راجا

۱۲۵ نیشک کے لئے دیکھو آگے تجارت کا پرکرن ۛ

کی بیٹیاں بچہ کو بیاہی ہوئی بیٹی ہوئی ختمیں میرے پاس آکھڑے
ہوئے اور ساٹھ ہزار گٹھوں پیچھے کھڑی ختمیں ۛ

(۴) دسرتھ (دس رتھ یا دس رتھ والے) کے چالیس
گھوڑے ہزاروں سے آگے قطار باندھے ہوئے تھے
اور کلکشی وان کے سمبندھی (ن مسٹ اور کرشن (زیرین)
گھوڑوں کو پچکار رہے تھے ۛ

اس سوکت کے منتر (۳) میں ساٹھ ہزار گٹھوں
دودھ اور گھی کے جہیز میں دئے جانے کا ذکر درج ہے
اور اگر اس میں مبالغہ سمجھیں تو مبالغہ کو چھوڑ کر بھی گٹھوں
کی بہتات ظاہر کرنے کے لئے بہت کچھ باقی رہتا ہے ۛ
اور جہاں گٹھوں کی اتنی بہتات ہو وہاں دودھ اور گھی کا
کیا ٹھکانا ہے۔ چنانچہ رگوید میں گھرت (گھی) کی ندیاں
بہتی ہوئی دکھائی دیتی ہیں دودھ کا تو ذکر ہی کیا ہے ۛ

۳۲ شری رام چندر جی کے پتا راجا دسرتھ کا نام معلوم ہوتا ہے
کہ وید کے اسی یوگ اور گن واک شبد سے روڑھی ہو گیا ہے۔
رام کا نام بھی اسی طرح سے رگوید کے منڈل ۱۰ میں سوکت ۳ کے
منتر ۳ اور سوکت ۹۳ کے منتر ۱۲ میں آیا ہے ۛ یوگ اور روڑھی
کے وشے میں دیکھو اس گرتھ کا چھٹا بھاگ بڑکت کے پرکرن میں ۛ
۳۳ یہ لفظ کرشن ہے کرشن نہیں ہے جس کے ارتھ کالے
یا سانولے کے ہیں ۛ

گٹو کی جہا گٹو ویدک رشیوں کے لئے اگھنیا تھی ارتھات ہنن کرنے یعنی مارنے کے یوگیہ نہیں تھی (۱-۱۴۴-۲۷) *
اور گٹو کی جہا جوان رشیوں کی درِ شٹی میں تھی وہ ان دو سو کٹوں سے پرگٹ ہوگی :-

منڈل ۶- سوکت ۲۸

(۱) گٹو ویں آئیں ہمارا کلیان کریں۔ گٹو شالہ میں ٹھہریں اور ہمارے ساتھ خوشی سے رہیں *

رنگ برنگ کی گٹو ویں یہاں رہیں اور انڈر کیلئے سدا دودھ دینی رہیں *
(۲) انڈر یگیہ کرنے والے اور پرارضا کرنے والے کو دھن دیتا ہے اور دیتا ہی ہے کچھ ہرتا نہیں ہے *
وہ اس کے دھن کو بارم بار بڑھاتا ہے اور اُس دیو اُپاسک کو اکھٹا استھان میں رکھتا ہے *

(۳) یہ گٹو دیں نشٹ نہ ہوں نہ کوئی چور اُن کی ہنسا کرے *
اور نہ کوئی شسترو اُن کو کوئی دکھ دے *

جن گٹوؤں کی بدولت گو پتی دیوتاؤں کا یگیہ کرتا ہے اور دان دیتا ہے اُن گٹوؤں کے ساتھ وہ چرکال سکھ بھو گے *

(۴) زمین کی خاک اُڑا دینے والا جنگی گھوڑا اُن کی گرد کو نہ بھونچے اور وہ ذبح نہ کی جاویں *

۳۳۔ نفی ترجمہ یہ ہے کہ وہ ”سشکر تشر کو برا پت نہ ہوں“۔ اور سشکر تشر کا ارتھ سائن نے وِشمن آدمی سشکار کیا ہے۔ اور وِشمن کا ارتھ ذبح کرنا ہے * چنانچہ ۱۰-۸۹-۱۲ میں لوگوں کا پر تقویٰ کے سشمن (مقتل) میں گٹوؤں یعنی پشتوں کی طرح سے مرے ہوئے پڑا ہونا استعارہ کے طور پر آیا ہے *

یگیہ کرنے والے مٹیہ کی گٹھویں بڑی بڑی چراگاہوں میں
نڈر چرتی پھریں :

(۵) گٹھویں ایشوریہ ہیں۔ اندر مجھ کو گٹھویں دیں : گٹھویں سوم
کی شریٹھ ہوئی کے لئے اپنا اٹش (دودھ) دیتی ہیں :
اے لوگوں یہ جو گٹھویں ہیں مانو اندر ہی ہیں ایسے اندر کی
میں سچے دل سے اچھا کرتا ہوں :

(۶) اے گٹھویں - تم دُر بل کو بدوان اور اَمگل روپ کو
مگل روپ بنا دیتی ہو :

اے گٹھویں جن کی دُسنی میں کلّیان ہے ہمارے گھروں
کا کلّیان کرو سبھاؤں میں تمہاری بڑی جھا بکھانی جاتی
ہے [یاگیوں میں (دودھ دہی ادک) تمہارا بڑا ات دیا جاتا
ہے - بقول ساین] :

(۷) اے گٹھویں تم اپنی پر جاسہت سندر گھاس کھاؤ
اور سندر پنکٹوں میں سندرہ جل پیو :

کوئی چور یا پانی تمہارا سوامی نہ بنے اور (سنگھار کرنے
والے) رڈر کے ششتر تم سے بچ کر چلیں :

(۸) ان گٹھویں میں پُٹھی کرنے کی شکنی بڑھے اور اے
رڈر تیرے وزیرہ نبتک سانڈوں کے بیج میں بھی ویدھی ہو
(منڈل ۱۰ - سوکت ۱۶۹)

(۱) گٹھویں کے لئے ہوا سکھ دایک ہو اور گٹھویں بل دینے
والی اوشدھیاں پھریں اور پران بڑھانے والے جل پیئیں :

گُڈر اس پیروں والے دھن پر دیا کرے ۛ

(۲) جو سمان روپ والی ہیں یا وِرو پاہیں یا ایک روپاہیں۔

جن کے نام اگنی یگیہ کے دوارا جانتا ہے ۛ

جن کو انگرس آدک رشیوں نے تپ کے دوارا اس

لوک میں پیدا کیا ہے اُن کو اے پُر جٹیہ (بادل) بُہت

سکھ دے ۛ

(۳) جو گیگوں میں اپنا (دودھ روپی) شریہ دیتی ہیں۔

جن کے (دودھ آدک) سارے روپوں کو سوّم جانتا

ہے اُن بچے والیوں کو اے اِنْدَر دودھ سے بھرا ہوا

ہمارے لئے گُٹو شالہ میں پہونچا ۛ

(۴) پر جاپتی نے سارے دیوتاؤں اور پتروں کی

سم متی سے ان کو مجھے بخشا ہے ۛ

اور ان کلپانیوں کو میری گُٹو شالہ میں بھیجا ہے۔ ہم ان کی

سنتان کے ساتھ سکھ بھوگیں ۛ

ۛ گُٹوؤں کے اس وشے کے سلسلہ میں ہکور گوید کے دو منز عجیب معلوم ہوتے

ہیں۔ ان میں سے ایک ۛ-ۛ-ۛ ہے جسکا ارتھ یہ ہے کہ ہم اُس اِنْدَر کا آھوان

کرتے ہیں جس نے سب سے پہلے برہما کے لئے گا اَوْنْدَن ارتھات گُٹو کو پایا ۛ

اور دوسرا ۛ-ۛ-ۛ ہے جس کا ارتھ یہ ہے کہ گو متی ورج میں جو اِنْدَر کی

پوجا کرتا ہے اُس کی جے ہوتی ہے ۛ پہلے منز میں گو وِنْد (گوبند) کی جملک

پائی جاتی ہے۔ چاہے اُس میں گو کا ارتھ کچھ ہی ہو۔ اور دوسری

ورج (برج) کی گو متی ارتھات گُٹوؤں والی بھومی صاف ہی دیکھ رہی

ہے اور آنے والے برج باسی گو بِنْد (کرشن بھگوان) کی خبر دیتی ہے ۛ

گوؤدھ کا نشیدھ
 ان منترؤں سے صاف ظاہر ہے کہ ویدک
 رشیوں کی درِ شٹی میں گئو اگھنیا ہی تھی اور
 اُس کے لئے صاف جھکم تھا کہ وہ اور پشٹوں
 کی طرح قربان نہ کی جائے ۽ ممکن ہے کہ دسیو آدک
 بعض لوگ اُس کال میں بھی گھائے بیل کو اسی طرح قربان
 کرتے ہوں جس طرح کہ اب کرتے ہیں مگر جیسا کہ اب
 ہندو دھرم کی آگیا اس بات کے لئے نہیں ہے ویسا ہی
 اُس کال میں بھی ویدک دھرم کی آگیا گوؤدھ کے لئے
 نہیں تھی بلکہ اُس کے سخت خلاف تھی ۽

گوؤدھ کے دیشے میں لوگوں کی بھراثتی
 پر بعض منتر ویدوں میں ایسے
 آتے ہیں جن سے لوگوں کو
 اس دیشے میں بھراثتی ہوتی
 ہے ۽ مثلاً رگوید (۱-۱۱۴-۱۰) میں گوگھن کا مشبہ آیا ہے
 جس کا اکثر ارتھ ہے گوگھاتی یعنی گائے کو مارنے والا
 اور لوگ کہتے ہیں کہ دیکھ لو یہاں وید میں گوگھاتیوں کا
 ذکر ہے اور اس سے ظاہر ہے کہ ویدک کال میں گوگھات
 ہوتا تھا ۽ مگر ویدک کال میں نہیں کیا ہوتا تھا ۽ پیچھے بتایا
 جا چکا ہے کہ ویدک کال میں آڑیہ اور انارثیہ سب طرح کے
 لوگ رہتے تھے اور یہ انارثیہ سب طرح کے گنکرم
 کرتے تھے ۽ مگر دیکھنا یہ ہے کہ وید کی آگیا ان ویشوں
 میں کیا تھی۔ چنانچہ اس منتر کے ہی ارتھ کو دیکھو جس میں

یہ گوگھن کا شبد آیا ہے * اس میں گوگھن کیساتھ پُرسٹگھن
 بمعنی پُرش گھاتی کا شبد بھی آیا ہے اور اس منتر کا ارتھ
 ہے کہ گوگھن اور پُرسٹگھن ارتھات گائے اور پُرش کے
 مارنے والے ہتھیار سے آرہے تھے (دور بہین تھے) *
 اور اس سے ظاہر ہے کہ اگر گائے اور پُرش کے مارنے
 والے لوگ ویدک کال میں ہوتے بھی تھے تو وہ چنڈال
 تھے جن کو ویدک آریا اپنے پاس پھٹکنے نہیں دیتے تھے *
 پانینی کی اسٹھا دھیاٹی (۳-۴-۵) کے انوسار
 گوگھن کا ارتھ ہوتا ہے ”وہ شخص جس کے لئے گو ارتھات
 گؤگھن ارتھات ہنن کی جائے۔“ یعنی ارتھتی یا ہمان *
 اور چونکہ ہنن کے ارتھ عام طور پر جان سے مارنے کے
 سمجھے جاتے ہیں اس لئے بعض لوگ اس سے یہ نتیجہ
 نکالتے ہیں کہ کم سے کم ہمانوں کے لئے تو گائے بیل
 ضرور ہی قربان کئے جاتے تھے * مگر ہنن کا ارتھ لازمی
 طور پر جان سے مارنا ہی نہیں ہے * منوسمرتی میں اکثر
 جرایم مثل سخت کلامی وغیرہ کی پاداش میں ہنن کرنے
 کی سزا لکھی ہے اور وہاں ہنن سے ظاہر ہے کہ جسمانی
 سزا کا دینا مراد ہے نہ کہ جان سے ہلاک کر دینا * چنانچہ
 ساین آچارج نے بھی رگوید کے ایک منتر ۱۰-۸۵-۱۳
 میں گئوؤں کے ہنن کرنے کا ارتھ اُن کو ہانگ کر لانے کا
 کیا ہے اور ولسن (Wilson) صاحب نے بھی یہی

مانا ہے اور اس ارحۃ کے اوسار گوگھن کا ارحۃ یہ ہونا چاہیئے کہ وہ شخص جس کو تازہ دودھ پلانے کے لئے یا جس کو بھینٹ میں دینے کے لئے گئو کو بن میں سے بھی ہانک کر لے آیا جائے۔ نہ کہ جس کے لئے گئو کا ودھ کر دیا جائے ۛ گئو تو اکھنیا تھی اور نہ ایک جہان کے لئے اتنے بڑے جانور کو ودھ کرنے کی ضرورت تھی پھر اُس کا ودھ کیوں ہوتا ۛ ہاں جہانوں یا ارتھویوں کو اُپہار (بھینٹ) کی اور چیزوں کے ساتھ گئو کو بھی پیش کرنا ہندوؤں میں ایک پرانی رسم تھی چنانچہ جب شری کرشن جی ہا بھارت کے گھور سنگرام سے پہلے پانڈوں کی اور سے شانتی کا سندیسہ لے کر دھرترا شتر کے پاس ہستنا پور پہونچے تھے تو دھرترا شتر کے پرودیت آدکوں نے شری کرشن جی کو مدھو پڑک جل اور ایک گائے اُپہار ارحۃات بھینٹ میں دے کر اُن کا ارتھتی ستکار کیا تھا (دیکھو ہا بھارت اڈیوگ پڑو۔ ادھیائے ۸۹ - شلوک ۱۹) ۛ اس لئے جب کوئی ارتھتی کسی کے ہاں آتا تھا تو اُس کی بھینٹ کے لئے بن میں گئی ہوئی کائے کو بھی بن سے ہانک کر لے آیا جاتا تھا اور گائے کا اس طرح بے وقت بن سے لایا جانا ایک ایسی بڑی بات تھی کہ جو ارتھتی کے لئے ہی ہو سکتی تھی اور اس کا رن سے ارتھتی کو گوگھن کے نام سے تعبیر کیا جاتا تھا ۛ

بہر حال دید میں تو یہ گوگھن جہان کے ارتھ میں آیا ہی نہیں کیونکہ دید میں تو یہ شدید مرف ایک ہی منشر میں آیا ہے جو اوپر اُدھر ت کیا گیا ہے اور اُس کی پر ارتھنا یہ ہے کہ گوگھن اور پُر گھن ہمارے پاس نہ پھٹکیں اور یہ پر ارتھنا ظاہر ہے کہ گوگھاتی اور پُر گھاتی کے دشتے میں ہی ہو سکتی ہے۔ جہان کے دشتے میں نہیں ہو سکتی اور پران میں بھی گوگھن گوگھاتی کا واحد ہے (دیکھو سکند پران۔ اوتہ کھنڈ۔ رامین ماہاتمہ۔ ادھیائے ۵۔ شلوک ۳۰)۔

ایمنوسمرتی (ادھیائے ۱۱۔ شلوک ۱۰۹ اور ۱۱۴) میں بھی گوگھن کا شدید گوگھاتی کے ارتھ میں آیا ہے اور اتھتی کے ارتھ میں نہ جانے اس کا پریوگ کب سے ہوا ہے اور اتھتی کے ارتھ میں بھی ہنن کا ارتھ ذبح کرنا ارتھ کا ارتھ کرنا ہے اور

رگوید ۱۰-۹۱-۱۲ میں آیا ہے کہ جس اگنی میں اشو (گھوڑے) رِکھَب (ہیل)۔ وِشا (باغج گائیں) اور میکھ (مینڈھے) اوسرِشٹ (ارتھات تیاگے جاکر) آہوتی میں دے جاتے ہیں۔ اُس کیلال (امرت) کے پیئے والے اور سوم کی پیٹھے والے اگنی کے لئے میں اپنے ہر دے میں کلیانی متی کرتا ہوں اور اس منشر کے موٹے ارتھ یہ ہی دکھائی دیتے ہیں کہ گھوڑے اور ہیل اور باغج گائیں اور مینڈھے اگنی میں آہت یعنی قربان کئے جاتے تھے۔ اور

ثنت پتہ براہمن (۲-۳-۴-۱۴) سے بھی ظاہر یہ ہی ظاہر ہوتا ہے کہ سوم گیہ میں انوبندھیا ارنھات بانجہ گائے کی قربانی ہوتی تھی ۛ مگر اوسریشٹ کے مشبد پر دھیان دیا جاوے اور دیکھا جاوے کہ اس کے اصلی معنی نیا گنے یا آزاد کرنے کے ہیں تو معلوم دیگا کہ اوسریشٹ کا مطلب وہ تیاگ نہیں ہے جو جانوروں کو مارنے سے پیدا ہو بلکہ وہ تیاگ ہے جو اُن کو آزاد کرنے سے ہو ۛ اور اصلی قربانی یہ ہی آزاد کرنا ہے چنانچہ بیل کی اوسریشٹی یا قربانی اب تک یہ ہی چلی آرہی ہے کہ اُس کو کسی دیوتا کے نام پر سانڈ بنا کر آزاد کر دیا جاتا ہے ۛ اس خیال سے اوپر کے منتر میں جو اشو آدک کا اگنی کی آہوتی میں دئے جانے کا ذکر ہے اُس سے اُن کا اگنی دیوتا کے بہت آزاد کیا جانا ہی مراد ہو سکتا ہے نہ کہ اگنی کے اندر جھونکا جانا ۛ کیونکہ میں کا ارتھ بھی ایسے منتروں میں کہ اگنی میں آہت کئے جاویں یہ نہیں ہے کہ اگنی کے اندر آہت کئے جاویں۔ بلکہ یہ ہے کہ اگنی کے بہت آہت کئے جاویں۔ چنانچہ شوکت ۱-۱۴۲ کے منتر (۸) اور (۹) میں جو گھوڑے کی قربانی کے دے میں ہم نے آگے دئے ہوئے ہیں دیووں میں ہون کا ارتھ یہ نہیں ہے کہ گھوڑے کی وہ چیزیں جن کا ذکر اُن منتروں میں آیا ہے دیوتاؤں کے اندر ہوں

بلکہ یہ ہے کہ دیوتاؤں کے "نِمت" ہوں +
 بعض منترؤں میں اِنْدَر کے لئے سوم کے ساتھ رِکھب
 یا وِرِکھب کا بچن کرنا یا لپکا نا بھی آتا ہے مثلاً آیا ہے
 کہ :-

”(اے اِنْدَر) جب میں اُن لوگوں سے سامنا کرتا ہوں
 جو گیمہ نہیں کرتے ہیں اور کیول اپنے پیٹ کو پالتے ہیں
 تب میں تیرے لئے بلوان وِرِکھب لپکاتا ہوں اور تپوڑ
 (تیز) پنج دُش (سوم) سینچتا ہوں“ (۱۰-۲۷-۲) +

اور

”اے اِنْدَر جب لوگ آں آدک سے تیرا آھوان کرتے
 ہیں تب تو سوم کو جو وہ بناتے ہیں پیتا ہے اور وِرِکھب کو
 جو وہ لپکاتے ہیں کھاتا ہے“ (۱۰-۲۸-۳) +

اور

”و اے اگنی۔ جس رِک (منتر) روپی ہوئی کا ہم تیرے
 لئے آھرن (آہرن) کرتے ہیں وہ ہوئی تیرے لئے
 دُشا اور بلوان رِکھب ہوں“ (۶-۱۶-۴) +

۳۶ سوم کو پنج دُش اس لئے کہا ہے کہ کہتے ہیں کہ اس
 کے پندش ارنھات پندرہ پتے ہوتے ہیں جو ایک ایک کر کے
 شکل پکش کے پندرہ دن میں نکلتے آتے ہیں اور کرشن پکش
 کے پندرہ دن میں جھڑتے جاتے ہیں +

ان منتروں میں جو رِکھب اور وِرِکھب کے شبد آتے ہیں اُن کا ارتھ بیل بھی ہے اور ایک بلوان اور شدھی بھی ہے۔ اور اسی طرح سے شاید وِشا کا ارتھ بھی کچھ ایسا ہی اور ہو + پہلے دو منتروں میں رِکھب اور وِرِکھب کے ساتھ سوم کا جوڑ ملا یا گیا ہے اور سب سے پہلے منتر میں سوم کے لئے پنج دَش کا شبد آیا ہے اس لئے تیسرے منتر میں بھی ہو سکتا ہے کہ وِشا سوم کے ارتھ میں ہی آیا ہو اور سوم کو وِشا اس لئے کہا گیا ہو کہ وہ اپنے سرور سے پینے والوں کو اپنے وِشا (بس) میں کر لیتا تھا + مگر اس ارتھ کے لئے ہمارے پاس کوئی پرمان نہیں ہے سوائے اس کے کہ نِرِکُت کی ریتی سے یہ ارتھ بھی سدھ ہو سکتے ہیں + پس ان منتروں میں جو رِکھب اَدک کا سوم کے ساتھ پکانا آیا ہے تو اس کا ارتھ گائے بیل کا پکانا نہیں ہے بلکہ بلوان اور شدھیوں کا پکانا ہے جن کو سوم کے رس میں پکاتے تھے اور مچھون بنا کر کھاتے تھے +

رِگوید ۵-۲۹-۸ میں اِنْدِر کو تین سو ہَش کا ماس

۱۱-۱۲-۱۳ دیکھو نِرِکُت ۹-۲۲ + اور آٹے کی سنسرت انگلش ڈکشنری + وِرِکھب کے یوگ ارتھ وِرِکھا کرنے والے کے ہیں۔ چاہے وہ وِرِکھیا برکھا بینہ کی ہو چاہے اِرت کی یا بل کی یا کسی اور کی ہو۔ اس لئے رِگوید ۱۱-۱۲-۱۳ میں اِنْدِر کو۔ اُسکے بجر کو۔ سوم کو۔ اور گھوڑوں کو۔ سب کو ہی وِرِکھب لکھا ہے + اور رِکھب وِرِکھب کا ہم معنی ہے +

کھانے والا بیان کیا ہے۔ اور سائین آچار ج نے اس میں ہمش کا ارتھ بھینسا کیا ہے جو اس کے سادھارن ارتھ ہیں اور ماس کا ارتھ ماش کیا ہے۔ مگر بعض کہتے ہیں کہ جس طرح ہمش کا ارتھ بھینے کی مادہ بھی ہے اور راجا کی رانی بھی۔ اسی طرح ہمش کا ارتھ بھی بھینسا اور راجا دونوں ہونے چاہئیں اور یہاں منتر میں راجا ہی ہونا چاہیئے۔ اور ماس کا ارتھ جو ماش کیا جاوے تو ماش ہی کیوں نہ کیا جاوے اور منتر کے ارتھ بجائے اس کے کہ یہ کئے جاویں کہ اِندرتین سو بھینسوں کا ماش کھاتا ہے یہ کیوں نہ کئے جاویں کہ وہ تین سولہ سیکڑوں راجاؤں کے پیش کئے ہوئے ماش کے بڑے کھاتا ہے۔ اور واستویں اب بھی اکثر یگیوں میں ماش کے بڑے پکائے اور کھلائے جاتے ہیں۔

برہد کرٹیک اُپنشد (۶ - ۴ - ۱۶) میں آیا ہے کہ جو چاہتا ہے کہ میری لڑکی پنڈتا پیدا ہو وہ تلوں کا اودن پکائے اور جو چاہتا ہے کہ میرا لڑکا پنڈت پیدا ہو وہ ماش کا اودن پکائے اور کھائے۔ اور ماش کے پکش والے کہتے ہیں کہ یہاں بھی اصل لفظ ماش ہی ہونا چاہیئے نہ کہ ماش۔ کیونکہ تلوں کے مقابلہ میں ماش ہی زیادہ مناسب ہے نہ کہ ماش۔

مگر اس سے اگلے ہی فقرہ میں اُپنشد نے اس ماش اودن

کی ودھی یہ بتائی ہے کہ وہ اُکشن یا رکھب سے تیار کیا جاوے۔ اور اُکشن اور رکھب بیل کو کہتے ہیں اور مائس بھکشی اس سے نہ مرن مائس کھانا بلکہ گائے اور بیل کا مائس کھانا سڈھ کرتے ہیں ۽ مگر اُن کو معلوم ہونا چاہیے کہ اُکشن اور رکھب سوم کے ہی دوسرے نام ہیں اس لحاظ سے کہ سوم کے ودھی پوربک پر یوگ سے پُرش میں بیل یا سانڈ کا سابل پیدا ہوتا ہے ۽ رکھب کے لئے تو ہم بڑکت کا پرمان نیچے دے چکے ہیں اُکشن یا اُکشن جس کا بگڑ کر انگریزی میں اوکس بمعنی بیل ہو گیا ہے اُس کے لئے آپنے کی سنسکرت انگلش ڈکشنری کو دیکھ لو ۽ اور سوچنے کی بات ہے کہ اُپنشد اوپر سے یہ کہتا چلا آ رہا ہے کہ جو چاہتا ہے کہ میرے ایسا لڑکا پیدا ہو جو ایک وید پڑھ جائے وہ دودھ میں پکا ہوا اودن کھائے اور جو چاہتا ہے کہ ایسا لڑکا پیدا ہو جو دو وید پڑھ جائے وہ دہی میں پکا ہوا اودن کھائے جو چاہتا ہے کہ نیڈتا لڑکی پیدا ہو وہ نلوں کا اودن کھائے اور آخر میں کہتا ہے کہ جو چاہتا ہے کہ ایسا پُتر پیدا ہو جو پورا وید وینتا ہو اور سمتی ارتھات سماج کا بھوشن ہو تو وہ رکھب یا اُکشن میں پکایا ہو اودن کھائے تو کیا وہ یہاں دودھ دہی اور نلوں سے ایک دم بیل کے ماس پر گر جاتا ہے یا اُسی سا توک بھو جن کے سلسلہ کو جاری رکھتا ہوا انجام سوم میں پکائے ہوئے مائس پر آتا ہے ۽ مگر بلی کو

خواب میں چھوڑے ہی دیکھتے ہیں :

اشومیدھ

یعنی

گھوڑے کی قربانی

مگر گھائے بیل کی قربانی ہوتی تھی یا
ہنیں ہوتی تھی (اور جہاں تک ہم دیکھتے
ہیں نہیں ہوتی تھی) پر گھوڑے کی قربانی
کا ہونا ضرور رگوید (منٹل ۱- سوکت ۱۴۲)

سے ظاہر ہوتا ہے اور ہم اس سارے سوکت کا ترجمہ لفظ
بلفظ وید کی اصل سنسکرت سے ساین آچارج کے بھاشیہ
کے انوسار کر کے نیچے درج کرتے ہیں تاکہ پاتھک گن
خود دیکھ لیں کہ وید اس دشنے میں کیا کہتا ہے :-

رگوید ۱-۱۴۲

(۱) مِشَر - وِرَن - اَرَمِیا - آوِ (واو) - رِجھوڑں کا سوامی
اندر اور مرت ہم کو برا بھلا نہ کہیں کیونکہ ہم اب یگنیہ میں
دیوجات واجی (گھوڑے) کے سپر کرموں کا برتن کرتے
ہیں :

(۲) جبکہ سُندر سنہری مہوشنوں سے بھوشت گھوڑے کے
سانے سے دان کو ہاتھوں میں پکڑے ہوئے لے جاتے
ہیں تو وہ وِشو روپ (سرو پرکار سے سُندر) بکرا چلتا ہوا
ہمیا تا ہے اور اندر اور پوٹن کے پیارے پاتھ (رستے
یا ان) کو پراپت کرتا ہے :

(۳) سب سے پہلے یہ چھاگ (بکرا) جو سارے دیوتاؤں
کے یوگنیہ ہے اور اگنی کا بھاگ ہے لایا جاتا ہے اور نو شٹا

(دیوتا) گھوڑے کے ساتھ اس پر وڈاش (پہلی آہوتی) کو
پریشی کارک سندر ات بنا دیتا ہے ۛ

(۴) جبکہ منشیہ ہوی کے یوگنہ دیویان (سے جانے
والے) گھوڑے کو رتو رتو پر تین دفعہ نکالتے ہیں تو
یہ اگنی کا بھاگ آج (بکرا) سب سے پہلے آکر دیوتاؤں
کو یگیہ کی سوچنا دیتا ہے ۛ

(۵) ہوتا۔ ادھوریو۔ اُدگاتا اور برصا^{۴۵} تم سب اس سندر
النکار اور سندر کرم والے یگیہ سے اگنی گنڈوں کو بھر دو ۛ

۴۵ یگیہ میں چاروں دیدوں کے کرم کرانے والے رتو جون کا کام
پڑتا ہے۔ ان میں جو رتو ج رگید کو جانے والے ہوتے ہیں اُن
کو ہوتا کہتے ہیں اور جو یجروید۔ سام وید۔ اور اھرو وید کو جانے
والے ہوتے ہیں اُن کو کرم سے ادھوریو۔ اُدگاتا۔ اور برصا کہتے
ہیں (دیکھو گوپتہ براہمن ۲-۲۴) ۛ وید کے اس منتر میں
صرف پہلے دو رتو جوں کے نام آئے ہیں اُدگاتا اور
برصا کے نام نہیں آئے ہیں منتر کے اور شبدوں سے
ان کے ارتھ گرہن کئے گئے ہیں ۛ پر رگید۔ اھرو وید۔ سام
جات و دیا کے جاننے والے برصا کا اور ۱۰-۱۰۰-۱۰۰
میں سام کے گائین کرنے والے سام گا کا نام آیا ہے ۛ وید کا
ہوتا پارسوں کی مقدس کتاب زنداوست میں زوتا ہو گیا ہے
اور رتو ج کا رتھوی بن گیا ہے ۛ

(۷) جو لوگ یو پ (یگنیہ ستمجہ) کے لئے لکڑی کاٹتے ہیں۔
 جو اُس کو اٹھا کر لاتے ہیں۔ جو گھوڑے کے یو پ کے لئے
 چشمال (چندویا) بناتے ہیں۔ جو گھوڑے کے لئے پچن
 (پکانے کی چیزیں یا پکانے کے برتن) اکٹھے کرتے ہیں
 اُن سب کا شعلپ ہمارے لئے پورا ہو ۛ

(۸) سندر پیٹھ وال گھوڑا جیسا کہ میں چاہتا تھا آگیا ہے
 یہ دیوتاؤں کی آشا پوری کرے گا ۛ براہمن اور رشی اُس
 کا انو مودن کرتے ہیں اور ہم دیوتاؤں کی بُشٹی کے لئے
 اس کو باندھتے ہیں [یا اس کو اپنا بندھو (مشر) بناتے ہیں] ۛ
 (۸) گھوڑے کے گلے کی رسی۔ پیروں کی رسی۔ سر کی
 رسی۔ باگ ڈور زبور بند وغیرہ یہاں تک کہ جو اُس کے
 منہ میں گھاس کے تنکے ہیں وہ سب دیووں میں ہوں (ارتھت
 دیوتاؤں کے منت ہوں) ۛ

(۹) جو مکھیاں گھوڑے کے گوشت کو کھا رہی ہیں۔ جو
 (گھوڑے کو قربان کرنے کے وقت) سواری (یگنیہ ستمجہ
 کی لکڑی) اور سودھتی (چھری) میں چسٹ رہی ہیں یا جو
 (جھٹکٹی) کے ہاتھوں اور ناخنوں پر بیٹھی ہوئی ہیں وہ سب
 دیووں میں ہوں (ارتھت دیوتاؤں کے منت ہوں) ۛ

(۱۰) جو اس کے پیٹ میں سے ادھ کچرا (کھانا) نکلتا ہے
 اور جو کچے مائیں کی گندھ اُٹھتی ہے شمننا (جھٹکٹی لوگ) اُس کو
 دور کر دیں اور جو کچھ میدھ (یگنیہ) کے یوگنیہ ہے اُس کو اچھی

طرح پکا دیں :

(۱۱) شول (سیخ) پر چڑھائے ہوئے تیرے گائتر سے
اگنی سے پکتے ہوئے جو کچھ ٹپکے وہ بھومی پر یا گھاس پر
نہ گرے بلکہ وہ کاٹنا کرنے والے دیوتاؤں کو دیا
جاوے :

(۱۲) جو پکتے ہوئے واجی (گھوڑے) کی نگرا نی کرتے ہیں۔
جو کہتے ہیں کہ اب اس کی خوشبو ٹھیک ہو گئی اس کو لے
جاؤ۔ جو اس کے مائس کی بمکشا کی اُپاسنا کرتے ہیں اُن
سب کا اودیم ہمارے لئے پورا ہو :

(۱۳) مائس کے پکانے والی اُکھا (دیگھی) کی کرچی اور
اُس کے رس کے سینچنے کے پائٹر (برتن)۔ اُس کے ٹھنڈا
کرنے کے (برتن)۔ چروؤں کے ڈھکن۔ انگ اور چھڑے
یہ سب اشو کے بھوشن ہیں :

(۱۴) گھوڑے کے چلنے پھرنے بیٹھنے اور بندھنے کے
استھان اور جو کچھ کہ اُس نے کھایا پیسا ہے وہ سب
(اے گھوڑے) دیوتاؤں کے لئے ہوں (ارتھات
نہ ارتھک نہ ہوں) :

(۱۵) دھوئیں کی گندھ والی اگنی تجھ میں سے آواز نہ نکلوائے
تبی ہوئی دیگھی نہ اُپھنے اور نہ پھٹے اس پر کار کے اودیم
سے یگنیہ میں ہوم کئے ہوئے اشو کو دیوتا سولکار کرتے
ہیں :

(۱۶) جو جھول کہ گھوڑے پر ڈالتے ہیں۔ جو سونے کے زیور اُس کو پہناتے ہیں۔ اور اُس کے سر اور پیروں کے بندھن جو اُن کو پیارے ہیں وہ سب دیوتاؤں کو پراپت ہوں ۚ

(۱۷) اگر کوئی تجھ کو بڑے زور سے سوسو کرتے ہوئے اور چلتے ہوئے اپنی ٹھوکر یا کوڑے سے دُکھ دیتا ہے تو میں اُس کو اپنے منتر سے شانت کر دیتا ہوں جیسے کہ گیٹوں میں سرسج سے ڈالی ہوئی ہو یاں ۚ

(۱۸) دیوتاؤں کے پیارے اس واجی (ویگ وان) اشو (گھوڑے) کی ۳۴ پسلیوں میں سو دھنی (چھری) گھپتی ہے۔ اس کے گاتروں میں چھدر (سوراخ) نہ پڑیں۔ اس کے ایک ایک جوڑ کو دیکھ بھال کر کاٹنا ۚ

(۱۹) اس ٹوشٹو (چمکدار یا ٹوشٹری دیوتا کے) گھوڑے کا وِشنتا (وِشن یا قربانی کرنے والا) ایک ہے اور دو اُس کے پکڑنے والے ہیں ۚ اور وہ ایک رتو ہے (اور وہ دو رن اور رات ہیں) ۚ جن جن تیرے گاتروں کو میں رتو رتو میں سنکرت کرتا ہوں اُن کو پنڈوں کے مہیہ میں اگنی میں ہون کرنا ہوں ۚ

(۲۰) تیری پیاری آتما تجھ کو دیوتاؤں کے پاس جاتے ہوئے نہ تپائے۔ سو دھنی (چھری) تیرے انگوں میں دیر تک نہ ٹھیرے ۚ اور لالچی اور انارٹی وِشنتا اپنی اسی (تلوار) سے تیرے

گائڑوں میں پرتھا چھند نہ کریں +
 (۲۱) نہ تو مرتا ہے نہ تیری ہنسا ہوتی ہے - تو آسان رستے
 سے دیوتاؤں کو پراپت ہوتا ہے + (اُند کے واہن)
 ہری اور (مُرت گن کے واہن) پرستی تیرے لئے رتھ
 میں جتے ہوئے ہیں اور سورج کے رتھ میں بھی گھوڑا جٹا
 ہوا تیار ہے (تجھ کو لے جانے کے لئے) +

(۲۲) یہ واجی (گھوڑا) ہمگو گنڈویں دے - اور گھوڑے دے -
 پُتر پٹوثر آدک سنتان دے - سب کو پالنے کے لئے دھن
 دے + اور یہ ہوشمان اور اَدِتی (ادین) اشوہم کو پاپ
 سے بچائے اور ہم میں کشتربل پیدا کرے + اِتی +
 یہ بیان صاف گھوڑے کی قربانی کا بیان ہے اور
 اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ویدک کال میں گھوڑے کی
 قربانی کا یگیتہ جس کو اشومیدھ کہتے ہیں ضرور ہوتا تھا اور شت پتھ
 آدک براہمنوں میں اور آشولاین آدک کے شروٹ اور
 سمارت سوتروں میں جو اس کا ودھان ہے اُس سے اس کی
 تصدیق ہوتی ہے + اور یہ قربانی راماین اور جہا بھارت کے
 زمانوں تک بلکہ گپت بنسی راجاؤں کے زمانہ تک ہوتی چلی

۱۹۱۵ اس بیان سے جو کسی قدر گھٹانی پیدا کرنے والا ہے مقابلہ
 کرنے کے لئے دیکھو بائبل کی کتاب بیوٹیکس میں قربانی کا
 بیان جو اس سے بھی زیادہ گھٹانی پیدا کرنے والا ہے +

آئی جیسا کہ اس گرنٹھ کے اگلے بھاگوں میں اُن زمانوں کے
کے حالات دیکھنے سے معلوم ہوگا ۛ

رگوید کے ایک سوئٹ (۵-۲۷) میں اشومیدھ کا نام
بھی آیا ہے اور اس سے ظاہر ہے کہ اس یگیہ کا نام اشومیدھ
بھی ویدک نام ہے ۛ مگر براہمنوں کے ودھان سے معلوم
ہوتا ہے کہ اس یگیہ کے کرنے کا ادھیکاری کبول راجا ہی
ہونا تھا اور راجا بھی وہ جس کا راجیہ چاروں کھونٹ میں
پھیلا ہوا ہوتا تھا۔ چنانچہ سوثرکار آپستب کا بچن ہے کہ اشومیدھ
کا یگیہ وہ راجا کرے جو ساڑو بھوم ہوا رتھات جو ساری بھومی
کا راجہ ہو نہ کہ وہ جو ساری بھومی کا راجا نہ ہو ۛ اور گھوڑا بھی
جو قربان کیا جاتا تھا وہ ہوتا تھا جو چاروں کھونٹ کے
راجیوں میں سے بکے کی دھجی اڑاتا ہوا واپس آتا تھا ۛ

سے گھوڑے کی قربانی وسط ایشیا کے اندر قوم رتھیا کے لوگوں میں بھی جاری
تھی اور وہاں بھی یہ رسم ہندوستان سے ہی پہونچی ہوگی) اور جرمنی اور آسٹریا
میں یہ قربانی سیاہ شادیوں کے موقعوں پر اب تک ہوتی ہے ۛ
ۛۛ انگلستان میں بادشاہوں کی تاجپوشی کے موقعوں پر گھوڑے
کی قربانی کی رسم اب تک جاری ہے چنانچہ شہنشاہ جارج ششم
کی تاجپوشی پر جو ماہ مئی ۱۹۵۳ء انگلستان میں بڑی دھوم دھام
سے منائی گئی تھی گھوڑے کی قربانی بھی ہوئی تھی اور ہندوستان
میں جگہ جگہ اس کے خلاف آواز اٹھائی گئی تھی ۛ

اس پر بھی اشومیدھ گیہ میں گھوڑے کا قربان کرنا چنداں
 لازمی نہیں تھا۔ چنانچہ ہما بھارت (شانتی پرزو- ادھیائے ۳۳)
 میں ایک کھٹا آئی ہے کہ مگدھ کے راجا دسو (اد پوجر) نے
 اشومیدھ گیہ کیا تھا مگر اُس میں کوئی پشتو قربان نہیں کیا تھا
 اور گیہ کی ساری ساگر می کے لئے کیول جنگل کی پیداوار
 (بنا سبتی) سے ہی کام لیا تھا۔ پس اشومیدھ میں گھوڑے کی
 قربانی کا ودھان تو رِگوید سے ظاہر ہے لیکن جو شرطیں کہ
 براہمنوں اور سوتروں کے بچنوں سے اس کے ساتھ لگی ہوئی
 دکھائی دیتی ہیں اُن کو دیکھا جاوے تو گھوڑے کی قربانی
 نہ ہونے کے ہی برابر بنتی۔

اس سلسلہ میں شت پتھ براہمن کا ایک بچن جس سے

برہد آرنیک اُپنشد شروع ہوتا ہے یہ ہے:-

”اُشا گیہ کے گھوڑے کا سر ہے۔ سورج آنکھ ہے۔ ہوا
 پران ہے۔ ویشوانر اگنی مکھ ہے۔ سموتسر گھوڑے کا شریہ
 ہے۔ آکاش پیٹھ ہے۔ انترکش پیٹھ ہے۔ پرتھوی گھر ہے۔
 دِشائین پہلو ہیں۔ بیچ کی دِشائیں پسلیاں ہیں۔ رِتوئیں

۳۲ اس سے اگلے ادھیائے ۳۴ میں اس بات پر بحث ہے کہ گیہ

کے لئے آج کے ارتھ بکرے کے ہیں یا اودھھیوں کے بیج کے۔

اور رشیوں کی ویوستھا اس میں یہ ہے کہ آج کے ارتھ یہاں

بیج کے ہیں۔

انگ ہیں - جینے اور پکش جوڑ ہیں - دن رات پیر ہیں -
 نکشٹر ہڈیاں ہیں - بادل مائش ہیں - بالوکاریت ادھ پچا
 کھانا ہے - ندیاں ناڑیاں ہیں - پریت جگر اور تلی ہیں -
 اوشدھیاں اور ہستیاں لوم (بال) ہیں - پوڈو آھن پوڈو
 آزدھ ہے - اپر آھن اپر آزدھ ہے - اس کا جمائی لینا بجلی
 کا چمکنا ہے - اس کا لرزنا گر جانا ہے - اس کا موتنا برسنا
 ہے - اس کی بانی بانی ہے ۛ

اس بچن میں اشومبیدھ کے اشوکو وِراٹ سے تشبیہ
 دی ہے اور اشوکے ایک ایک انگ کو وِراٹ کے ایک
 ایک انگ سے ملایا ہے ۛ مگر اس سے یہ نہیں کھلتا کہ
 اشومبیدھ کا برن جو تیچھے رگوید (۱-۱۲۲) میں آیا ہے وہ
 شت پتھ براھمن کے اس بچن کے انوسار ایک روپک
 ہی ہے یا داستو میں اصلی قربانی کا بیان ہے ۛ

ہمارے خیال میں اسی شت پتھ براھمن کا ایک اور
 بچن جو (کانڈ ۱- ادھیائے ۲- براھمن ۳- کنڈیکا ۴) میں
 آیا ہے وہ قربانی کے ان سارے وشوں کو صاف
 کر دیتا ہے اور اس بچن کا ساریہ ہے کہ پُرش-گھوڑ
 بیل - بھیر - بکرا - چاول اور جو اپنے
 اپنے زمانہ میں یگیہ کے پشو ہوئے ۛ
 تفصیل اس بچن کی یہ ہے کہ پیپے دیوتا آدمی

کی قربانی کیا کرتے تھے۔ مگر قربانی کا آتش آدمی میں سے نکل کر گھوڑے میں داخل ہو گیا اور وہ گھوڑے کی قربانی کرنے لگے۔ پھر یہ آتش گھوڑے میں سے نکل کر بیل میں داخل ہو گیا اور وہ بیل کی قربانی کرنے لگے۔ پھر یہ آتش بیل میں سے نکل کر بھیڑ میں داخل ہو گیا اور وہ بھیڑ کی قربانی کرنے لگے۔ پھر یہ آتش بھیڑ میں سے نکل کر بکرے میں داخل ہو گیا اور وہ بکرے کی قربانی کرنے لگے۔ پھر یہ آتش بکرے میں سے نکل کر پرختوی میں داخل ہو گیا اور انہوں نے اُس کی تلاش میں پرختوی کو کھودنا شروع کیا۔

۳۳ اصل سنسکرت کا لفظ آلبھ ہے اور اس کا ارتھ چھونا اور قربان کرنا دونوں ہوتا ہے اس لئے بعض سچن کہتے ہیں کہ یہاں اس کا ارتھ چھونا ہی ہے جیسا کہ منو سمرتی (ادھیائے ۵۰-شلوک ۸) میں آیا ہے کہ اگر کوئی براہمن کسی بڑی سے چھو جاوے تو گائے کے آلبھ ارتھات چھونے سے یا سورج کے درشن کرنے سے شُدھ ہوگا اور اب بھی جس کسی دستو کا دان کرتے ہیں اُس کو پہلے ہاتھ سے چھوتے ہیں۔ اسی طرح سے جس لفظ کا ارتھ ہم نے آتش کیا ہے وہ سنسکرت کا شبد میدھا ہے اور اُس کا ارتھ بدھی بھی ہے پس ان ارتھوں سے براہمن کے اس بچن کا ارتھ یہ ہوگا کہ پہلے منشیوں کو دان میں دیتے تھے پھر دان کرنے کی یہ بدھی منشیہ میں سے نکل کر گھوڑے میں داخل ہو گئی اور لوگ گھوڑوں کو دان میں جینے لگے وغیرہ وغیرہ مگر یہ ارتھ دُور کے ہیں اور نتیجہ دونوں ارتھوں کا ایک ہی ہے ۹

انجام اُنہوں نے قربانی کے اس انش کو چاول اور جو میں پایا۔ چنانچہ اب جانوروں کی قربانی کی جگہ چاول اور جو کے پنڈ دئے جاتے ہیں اور جو پھل اُس قربانی کا تھا وہی پھل ان پنڈوں کا ہے۔

پس اس بچن نے اس بات کا فیصلہ صاف کر دیا کہ انسان تہذیب کے ابتدائی زمانہ میں پُرش یعنی انسان تک کی قربانی کرتا تھا جیسا کہ ہندوستان میں اب بھی کبھی کبھی وحشی اور غیر تہذیب قوموں میں ایسی قربانیاں سنائی دے جاتی ہیں۔ مگر جوں جوں انسان تہذیب میں ترقی کرتا گیا قربانی کی شکل پُرش سے گھوڑے میں - گھوڑے سے بیل میں - بیل سے بھیڑ بکرے میں اور بھیڑ بکرے سے چاول اور جو میں پلٹی رہی چنانچہ اب گیہوں میں جو ہی چڑھائے جاتے ہیں۔

دیکھیں کسی ایک زمانہ کا حال برہمن نہیں ہے بلکہ مختلف زمانوں کا حال برہمن ہے اس لئے اس میں پُرش سے لے کر بھیڑ بکرے تک کی قربانیوں کا ذکر ہے۔

پُرش میدھ

یعنی

انسان کی قربانی

چنانچہ دوسری قربانیوں کا حال تو اُس بیان سے دکھائی دیتا ہے جو ہم ابھی اوپر کر چکے ہیں اور پُرش کی قربانی کا حال شہنہ شیب کے اُس اتہاس سے ظاہر ہے جو رگ وید (۱-۳۲) میں آیا ہے اور جس کو ہم نے غیچے ادھیائے ۳ میں دشوامشر

جی کے پر سنگ میں مفضل بیان کر دیا ہے + مگر شہنہ شیب کا برنن ایک اتہاسک برنن ہے نہ کہ اس دشتے میں وید کی لگیا یا آدیش کا کھن ہے + اور اتہاس بتاتا ہے کہ تہذیب کے ابتدائی زمانوں میں انسان کی قربانی نہ صرف ہندوستان میں رائج تھی بلکہ یورپ کی مغربی اقوام میں اس سے بھی زیادہ رائج تھی چنانچہ کرسچن ٹریچر سوسائٹی کی ایک کتاب میں جو ویدوں کے دشتے پر ہے درج ہے کہ وہم جانتے ہیں کہ ابتدائی زمانہ میں مغربی آریا بھی انسان کی قربانی کرتے تھے - انگلستان میں انسانوں کی بڑی بڑی تعدادیں لکڑی کی جالی دائرونیوں میں زندہ جلائی جاتی تھیں - ایٹھشیر (دارالخلافہ یونان) میں ایک مرد اور ایک عورت ہر سال قوم کے گناہوں کے کفارے کے لئے قربان کئے جاتے تھے - جرمن لوگ بعض اوقات ایک ایک وقت میں کئی کئی سو آدمی قربان کرتے تھے + اور یہ حال یورپ میں اُس زمانہ میں تھا جبکہ ہندوستان میں انسان کی قربانی بھیڑ بکرے میں اور بھیڑ بکرے سے چاول اور جو میں تبدیل ہو چکی تھی +

یگنیہ کا شہد تیج دھاتو سے بنا ہے اور اس دھاتو کے ارہتہ دیو پوجا سنگتی کرن اور دان کے ہیں -

یگنیہ کا تھو

انگریزی میں اس کا ترجمہ غلطی سے بکری فاش (Sacrifice) کرتے ہیں اور چونکہ سیکری فاش کے معنی قربانی کے ہیں اس لئے یگنیہ کو بھی ایک قربانی ہی سمجھنے لگے ہیں۔ مگر یہ غلطی ہے ہندوؤں کا یگنیہ اور لوگوں کی قربانی نہیں ہے۔ اس میں یگنیہ کرنے والا بھمان آپ یگنیہ کا پیشو ہے جس طرح پرماتما آپ اس سرشٹی روپی یگنیہ کا پیشو ہے * رگوید (۱۰-۹۰) میں اس کا برتن اس طرح آیا ہے :-

(۱۵) وِراط پُرش (پرماتما) آپ اس یگنیہ کا پیشو ہوا *

(۱۳) چندرما اُس کے من سے اوتپن ہوا۔ چکشو سے

سورج اوتپن ہوا *

(۱۲) نابھی سے انتزکش ہوا۔ سر سے آسمان ہوا۔ پیروں

سے بھومی۔ کانوں سے دِشائِن اور اسی پرکار سے اور

لوک اوتپن ہوئے *

(۶) بسنت رتو اس یگنیہ کا گئی بنی گرمی ایندھن اور

شرد ہوئی ہوئی *

(۱۶) اس پرکار دیوتاؤں نے یگنیہ (آتم دان) سے یگنیہ

رچا اور یگنیہ کے یہ کرم پرہتم دھرم ہوئے *

اس آدرش کے انوسار براہمنوں میں جگہ جگہ یہی

بچن دیکھنے میں آتے ہیں کہ بھمان خود پیشو ہے کیونکہ

یگنیہ بھمان کو ہی سوگ میں لے جاتا ہے (مثال کے لئے

دیکھو تیجسری براہمن ۳-۱۲-۲-۳ * اور شنت پتھ براہمن ۱۱-۱-۲۸

جن کا ارہقہ یہ ہے کہ آدمی بجائے اس کے کہ بے زبان
پشوؤں کی قربانی کرے اپنے نفس کی قربانی کرے
جس سے وہ سوڑگ میں پہونچے) + مگر بجائے اس کے
کہ یگنیہ رچنے والا۔ بھان وراٹ پڑش (پرمانما) کے
آتم دان (ایثار نفس) کا آدرش اپنے آگے رکھ کر اپنے
نفس کو قربان کرتا دوسرے جیووں کو قربان کرنے
لگا اگرچہ جوں جوں سبھیتا ترقی پکڑتی گئی ہندو آریا
جیووں کو چھوڑ کر چاول اور جو پر آگیا مگر اور قوسیں وہاں
کی وہاں ہی رہیں +

ہم زراعت کا ذکر کرتے کرتے پشوؤں پر جو زراعت
اجناس کا ایک انگ اور بڑا انگ ہیں جا پھونچے اور پشوؤں
کے ذکر میں پشوہلی کے ودھان پر آن اترے اور اس میں
ہمیں ذرا دستار سے کام لینا پڑا + مگر اب ہم پھر زراعت
کی طرف لوٹتے ہیں اور زراعت کے اجناس کا ذکر کرتے
ہیں + پس معلوم ہو کہ زراعت کے اجناس میں یو (جو) اور
دھانیہ (چاول) کا ذکر اکثر آتا ہے۔ مگر اس کے معنی یہ نہیں
ہیں کہ جو اور چاول کے سوائے اور کوئی اناج نہیں ہوتا
تھا۔ یا اناج کے سوائے اور کسی جنس کی کاشت نہیں ہوتی
تھی +

رگوید کے ندی سوکت (۱۰-۷۵) کے منتر (۸)
پارچہ بانی میں سندھو (سندھ) کی اور چیزوں کے ساتھ

وہاں کے کپڑوں کی بھی تفریق آتی ہے اور ظاہر ہے کہ کپڑوں کے لئے کپاس یعنی روئی کی کاشت لازم ہے + اور جب ہم ایک منٹر (۲-۲۸-۵) میں ایک رشتی کو یہ کہتے ہوئے دیکھتے ہیں کہ میرے دھرم اور کرم کے تانے اور بانے کا تشو (تار) نہ ٹوٹے اور منٹر (۹-۸۶-۳۲) میں تری ورت تشو (تہرے بٹے ہوئے سوت) کو دیکھتے ہیں تو ہم بھروسہ کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ویدک کال میں کپاس کی کاشت ہوتی تھی اس سے سوت کاٹا جاتا تھا اور اس سوت سے کپڑا بنا جاتا تھا۔ اُون کا نام تو ندی سوکت کے اسی منٹر (۱۰-۸۵-۸) میں پیشٹ ہی آیا ہے اور اس سے ظاہر ہے کہ سوتی کپڑوں کے ساتھ اُونی کپڑے بھی بنے جاتے تھے۔

مونجو دار و کا شہر ابھی سندھ کے ضلع لکرکانہ میں جو حیدر آباد اور سکڑ کے درمیان ہے زمین کے اندر سے دبا ہوا نکلا ہے اور گورنمنٹ ہند کے آرکیولوجکل ڈیپارٹمنٹ نے اس کو مسج سے تین ہزار برس پہلے اور اب سے پانچ ہزار برس پہلے کا مانا ہے جیسا کہ اس ڈیپارٹمنٹ کی رپورٹ کے اس ٹکڑے سے واضح ہوگا جو ہم نے اصل انگریزی میں اس بھاگ کے آخر میں لگایا ہوا ہے + اس کے کھنڈروں میں سے جہاں اور عجیب عجیب چیزیں نکلی ہیں وہاں چاندی کا ایک بڑا ڈبہ بھی نکلا

ہے جس میں سونے کے زیورات اور جواہرات رکھے ہوئے ہیں اور جس پر روئی کے تاروں کا بنا ہوا کپڑا لپٹا ہوا ہے۔ پس آج سے پانچ ہزار برس پہلے تک کی تو مجسم تصدیق ہی اس بات کی نکل آئی کہ ہندوستان میں روئی کی کاشت ہوتی تھی اور اُس کے کتے ہوئے سوت سے کپڑا بنا جاتا تھا اور اس سے پہلے ویدک کال کی تصدیق جو خود وید سے ہی ہوتی ہے وہ بھی ایسی ہی زوردار ہے جیسی یہ مجسم تصدیق۔ اسی طرح سے موہنجودادو کے ان کھنڈروں میں سے گیموں بھی دبے ہوئے نکلے ہیں اور ان کو انگلینڈ لے جا کر جو بویا گیا تو حالانکہ یہ پانچ ہزار برس کے پُرانے تھے پھر بھی اس زور سے پھولے اور پھلے کہ انگلینڈ کے تازہ گیھوں کو پیچھے چھوڑ گئے۔ مگر ویدوں میں گیھوں کا ذکر نہیں پایا جاتا۔

راجا لوگ نہ صرف سوت دیگر مختلف پیشے اور اون کے ساوے کپڑے پہنتے تھے بلکہ زر دوز بھی پہنتے تھے۔ سرگ (مالا) اور رُکم (سہری سینہ بند) وغیرہ زیورات اور المول رتن (جواہرات) سے مزین ہوتے تھے اور جلیوس کے وقت

موہنجودادو کے اور حالات ہم آگے جگہ جگہ بیان کریں گے۔

ہاتھیوں پر سوار ہوتے تھے (۲-۴-۱) * بیدھ میں رتھوں پر چڑھتے تھے زرہ بکتر سجاتے تھے اور مختلف ہتھیاروں سے مسلح ہوتے تھے (۶-۷۵)۔ اور پیادے اور سوار ساتھ ہوتے تھے (۲-۴۲-۵) * اور ان باتوں کے لئے جن جن دستکاریوں اور پیشوں کی ضرورت ہوتی ہے وہ سب ظاہر ہے کہ اس ویدک کال میں موجود تھے *

خرید و فروخت باقاعدہ ہوتی تھی۔ چنانچہ

تجارت

رگوید (۲-۴۴-۹) میں کرمی (خرید) اور وکرمی (بکری یا فروخت) کا ذکر آتا ہے * اور خرید اور فروخت کے لئے جو سکے رائج الوقت چاہیے تو وہ بھی نیشک کی شکل میں موجود تھا * نیشک سونے کا سکے تھا اور چونکہ کبھی کبھی لوگ اس کے ہار بنا کر بھی گلے میں ڈال لیتے تھے جیسے کہ اب بھی لوگ اشرفیوں کے ہار بنا لیتے ہیں اس

۳۲ ہندوستان میں ہنسی ہمیشہ سے چلے آتے ہیں۔ چنانچہ حال میں ہی ضلع الہ آباد کی جاگیر دیا میں ایک ندی کے کنارے ایک بہت بڑا پتھر لٹکا ہے۔ اور ماہران علم جیالوجی نے اس کو ہنسی کا پتھر بتایا ہے * یہ پتھر موجودہ نسل کے ہاتھیوں کے جسم سے بہت بڑا ہے اور اس کے دانت بارہ فٹ لمبے ہونے پائے جاتے ہیں۔ اور جیالوجی کے حساب سے اندازہ کیا جاتا ہے کہ یہ نسل آج سے ایک لاکھ برس پہلے ہوگی * یہ پتھر اب ہندو یونیورسٹی بنارس میں موجود ہے *

(اخبار ہندوستان ٹائمز۔ مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۳۷ء) *

لئے لٹک سونے کے ہار کو بھی کہتے تھے (۱-۱۲۶-۲-۵۴-۱۹-۱۳) راماین کے زمانہ میں تو یہ لٹک عام طور پر رائج تھا (دیکھو راماین - مرگ ۶ - شلوک ۱۱) :

وید کے اکثر منترؤں سے ظاہر ہوتا ہے کہ ویدک جہاز رانی کال میں ہندو آریا فن جہاز رانی میں بھی ماہر تھے :

مثلاً رگوید (۱-۱۱۶-۵) میں ایک ایسی ناؤ کا ذکر آتا ہے جو سوارش یعنی سوچیوؤں سے سمندر میں چلتی تھی : پروفیسر میکڈونل صاحب کا خیال ہے کہ ویدک کال کے ہندو آریا جو وسط ایشیا سے پنجاب میں وارد ہوئے تھے ابھی سمندر تک نہیں پہنچے تھے اس لئے سمندر کے حال سے واقف نہیں تھے اور اس لئے وید میں جو سمندر کا لفظ آیا ہے اُس سے غالباً دریا ئے سندھ ہی مراد ہے جو اُن کو سمندر جیسا جس کا اُنہوں نے نام ہی نام سنا ہوا تھا نظر آتا ہو گا : مگر رگوید (۸-۶-۴) میں یہ کہہ کر کہ سب لوگ اِندر کے لئے اس پر کار سے نمسکار کرتے ہیں جس پر کار سے کہ سب ”سندھو سمندر کے لئے“ سندھو اور سمندر کی تمیز خود کر دی گئی ہے : اور اسی طرح سے ۷-۴۹-۲ میں سمندر کو اور جلوں سے الگ دکھاتے ہوئے کہا ہے کہ ”جو جل دؤبہ (آسمانی) ہیں یا جو کھود کر نکالے گئے ہیں (جیسے ہنریا کوئیں) یا جو خود پیدا ہو کر سمندر آ رہے (سمندر کی اور) جاتے ہیں (جیسے دریا) اور جو آپ پوڑتے ہیں اور دوسروں کو پوڑتے کرتے ہیں وہ سب جل دیویاں۔ یہاں میری رکھشاکریں“ :

نہ ہندو آریا کہیں باہر سے ہندوستان میں آئے۔ وہ سدا سے ہندوستان میں ہی رہتے تھے اور اس لئے ہندوستان کے نقشے سے پورے واقف تھے چنانچہ رگوید (۱۰-۱۳۶-۵) میں پوڑو اور آپر دو سمندروں کا ذکر ہے اور یہ دو سمندر ظاہر ہے کہ ہندوستان کے مشرقی اور مغربی سمندر ہیں جن کے ساحل پر اب مشرق میں مدراس اور مغرب میں بمبئی واقع ہیں۔ ۷-۹۵-۲ میں سرسوتی کو گری (پہاڑوں) سے سمندر تک بہتے

ہوئے بیان کیا ہے اور یہاں سمندر سے ظاہر ہے کہ سمندر ہی مراد ہے جس میں سرسوتی جا کر گرتی تھی نہ کہ دریائے سندھ۔ پس رگوید کے جس منثر (۱-۱۱۶-۵) میں سوچوؤں والی ناؤ کا سمندر میں چلنا اور پر بیان کیا گیا ہے۔ وہاں سمندر سے مراد سمندر ہی ہے۔ اور سوچوؤں والی ناؤ سے ایک خاصا بڑا جہاز مراد ہے جو سمندر میں چلتا تھا نہ کہ کوئی دریاؤں میں چلنے والی کشتی۔ رگوید

(۱-۲۵-۷) میں ورن کو جو سمندر کا دیوتا ہے سمندری لکھا ہے اور بیان کیا گیا ہے کہ وہ (ورن) ناؤ کے رستے جانتا ہے اور اُس سے بھی ویدک ہندوؤں کا سمندر سے اور سمندری ناؤ یعنی جہاز سے آشنا ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اور اس سب سے ویدک کال میں ہندوؤں کی جہاز رانی سدھ ہے۔ اور ویدک کال کے پشچات تو ہندوؤں کی جہاز رانی زمانہ قدیم میں تاریخ سے ہی ثابت ہے کیونکہ ببلونیا (بابل) واقعہ میسوپوٹیمیا جو ہندوستان سے باہر کے ملکوں میں سب سے زیادہ پرانا ملک ہے وہاں پایا جاتا ہے

کہ ہندوستان سے سندھ کی بنی ہوئی ملل جاتی تھی اور
سندھ کو کہلاتی تھی۔

اگر یہ جاتی اور آڑیہ سمجھنا کی بنیاد اُسی طرح
چترورن چار ورنوں پر تھی کہ جس طرح اب ہے۔ اور

اس بات کا پتا بھی رگوید کے ہی ایک منتر (۱۰-۹۰-۱۲)
سے لگتا ہے کہ اس منتر کا ارتھ یہ ہے:-

براہمن اُس کا مکھ ہوا۔ کشتری بھجا بن

جو ویشیہ ہے وہ اُس کی جاگھ۔ شوڈر پیر بنا

اس منتر کا آخری ٹکڑا جس کا ارتھ ہم نے یہ کیا ہے کہ

شوڈر پیر بنا اصل سنسکرت میں اس طرح سے ہے کہ ”پدھیام

شوڈرو اجایت“ اور اس میں پدھیام کے پد میں جو بھیام

لگا ہوا ہے اُس کو دیا کرن کی رو سے پانچویں ویکھتی کا

لکشن سمجھا جا کر منتر کا ارتھ اکثر یوں کیا جاتا ہے کہ پیروں سے

شوڈر پیدا ہوا۔ اور پھر اس آخری ٹکڑے کے آدھار پر پہلے

تین ٹکڑوں کا ارتھ بھی یوں کیا جاتا ہے کہ براہمن اُس کے

مکھ سے پیدا ہوئے کشتری اُس کی بھجا سے اور ویشیہ

اُس کی جاگھوں سے پیدا ہوئے۔ مگر ایک ٹکڑے کے آدھار

پر جو تین ٹکڑوں کا ارتھ کیا جاوے تو تین ٹکڑوں کے آدھار

۳۱ دیکھو ریگوزن (Ragozin) صاحب کی کتاب ویدک انڈیا۔

پر ایک ٹکڑے کا ہی ارتھ کیوں نہ کیا جاوے جیسا ہم نے
 کیا ہے ؟ پھر یہ منتر ۱۲ اس سے پہلے منتر ۱۱ کا جواب ہے
 جس کا ارتھ یہ ہے :-

”جس (وراٹ) پُرش کا دھیان کیا اُس کی کلپنا کس
 پر کار سے کی اُس کا مکھ کون اُس کے باہو کون اور اُس
 کی جانگھیں اور پیر کون کہلاتے ہیں؟ اور اس کا جواب
 ظاہر ہے کہ یہ ہی ہو سکتا ہے کہ براہمن اُس کا مکھ ہیں -
 کستری اُس کے باہو - ویشیہ جانگھیں اور شودر پیر ہیں -
 اس لئے جہاں ویدیں اس سے اگلے منتروں (۱۳ اور ۱۴)
 میں اس سلسلہ کو جاری رکھتے ہوئے پنچمی و بھکتی کا استعمال
 جاری رکھا ہے وہاں مُندُک اُپنیشد (۲ - ۱ - ۲) میں اس
 کا انوداد پر تھا و بھکتی کے روپ میں ہی یوں کیا گیا ہے کہ
 اگنی اُس کی مُردھا ہے - چاند اور سورج آنکھیں ہیں -
 دِشا ئیں کان اور وایو پران ہے ؟ اگرچہ یہاں بھی انت
 میں جب پد (پیروں) کا ذکر آیا تو پد کے ساتھ پنچمی کی ہی
 و بھکتی لگا کر کہا گیا کہ پد بھیم پر ہتھوی ؟ مگر یہاں صاف ظاہر
 ہے کہ اس کے ارتھ یہ ہی ہیں کہ (اور) پیر پر ہتھوی نہ کہ یہ کہ
 (اور) پیروں سے پر ہتھوی ؟ پس جس طرح سے کہ یہاں پد بھیم
 کا ارتھ پانچویں و بھکتی کی بجائے پر تھا و بھکتی کا سا ہے اُسی
 طرح سے پد بھیم شودر و اجایت میں بھی پد بھیم پنچمی و بھکتی
 کی بجائے پر تھا و بھکتی کا سا ارتھ دیتا ہے اور یہ ارتھ پیدا کرتا

ہے کہ جس طرح سے براہمن کشتری اور ویشیہ اُس کے
 مکھ باہو اور جانگھ میں اُسی طرح سے شوڈر اُس کے پیر میں
 مگر شوڈر اُس کے پیر میں یا اُس کے پیروں سے بنے ہیں
 بھاو ارغھ دونوں کا ایک ہی ہے کہ جس طرح سے مٹشیہ
 اپنے پیروں کے بل کھڑا ہے اُسی طرح سے آڑیہ جاتی
 شوڈروں کے بل پر کھڑی ہے ۛ

سار آتش یہ کہ ہندو آڑیہ جاتی ویدک کال سے ہی ارغھات
 آدمی کال سے ہی چتر وژن کی بنیاد پر قائم ہے اور اسی
 بنیاد پر قائم رہتے ہوئے اس نے وہ اُنتی پراپت کی ہے
 جو اور قوموں کو پراپت نہیں ہوئی ۛ اور اگر اب یہ کچھ زوال
 کی حالت میں ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ اب اس
 چتر وژن کی شکل بگڑ گئی ہے ۛ

معلوم ہوتا ہے کہ یہ وژن پہلے گن - کرم اور سو بھاو کے
 انو سار ہی تھے۔ جیسا کہ شرید بھگوت گیتا (ادھیائے ۴ شلوک ۱۲)
 میں آیا ہے کہ ”چاروں وژن میں نے گن اور کرم کے وچھاگ
 سے بنائے ہیں“ یعنی جس کسی کا جیسا گن اور سو بھاو ہوتا تھا
 ویسا ہی کرم وہ کرنے لگتا تھا اور جیسا کرم وہ کرنے لگتا تھا
 ویسا ہی وژن اُس کا سمجھا جاتا تھا ۛ
 پُرانوں میں صاف لکھا ہے کہ اکشوا کو کے دس بھائی تھے
 اور اُن میں سے

(۱) گوئی پرم ہنس ہو کر نکلت ہو گیا ۛ

(۲) پرشدھر گودیں چراتا تھا اور سُودر ہو گیا۔

(۳) کروش سے کاروش چتر یوں کا بنس چلا۔

(۴) دمر شٹ براہمن ہو گیا اور اُس سے دھار شٹ براہمن

چلے۔

(۵) نبھگ کا بنس بھی کچھ پیڑھی آگے چل کر براہمن ہو گیا اس طرح سے

کہ آخری کشتری جو رقی تر تھا اُس کی استری سے انگرارشی

نے سنتان پیدا کی اور وہ سنتان آنگرس ارتھات انگرس

گوتری براہمن ہوئی۔

(۶) نریشٹ کا کشتربنس اگنی دیشیہ پر ختم ہوا کیونکہ اگنی دیشیہ

براہمن ہو گیا۔

(۷) نرگ کا بنس بھی اوگھوان کے ساتھ براہمن ہو گیا۔

(۸) دیشٹ کا پسترنابھاگ دیشیہ ہو گیا۔

اس سے ظاہر ہے کہ اکشوا کو کے بھائیوں میں سے اپنے

اپنے گن اور کرم کے انو سار کوئی براہمن ہوا۔ کوئی کشتری

کوئی دیشیہ اور کوئی سُودر ہوا۔

[مفصل حالات کے لئے دیکھو پیچھے ادھیائے ۴۱۔]

راجا بھرگ تک جو پُروردہ کے بیٹے آہو کے بنس میں تھا

اور رگوید کے آٹھویں منڈل کے سوکت ۴۰ اور ۴۱ کا رشی

تھایہ سلسلہ اسی طرح رہا مگر بھرگ کے بیٹے بھاڑگ بھومی

نے چتر وژن کا نیم باندھ دیا (دیکھو وشنو پران ۴-۸-۲۰)

اور جب سے چتر وژن جنم سے مانے جانے لگے۔

بھاڑگ بھومی پرورداسے جو بیسویں نمبر پر ہے (دیکھو پیچھے ادھیائے ۴ کی بنساولی ۳) اور ویدک کال پرورداسے تیسویں پیڑھی تک ہے (دیکھو ادھیائے ۳ کی بنساولی صفحہ ۲۰۰ پر) اس لئے بھاڑگ بھومی کے (جمن انوسا) مقامیت کئے ہوئے چتر ورن کا پرورتن ویدک کال کے اُتتم سے میں ہوا +

ویدک رشیوں کا خیال جو اس دشتے میں تھا وہ رگوید کے منڈل ۹ کے سوکت ۱۱۲ سے پرگٹ ہوتا ہے + اس سوکت کے چار منتر ہیں اور ان میں سے پہلے تین یہ ہیں :-

۱۔ ہماری بڑھیاں نانا پرکار کی ہیں - اور لوگوں کے ورت (کرم) بھی انیک پرکار کے ہیں +
 تنکشا (تکھان) چاہتا ہے کہ کہیں لکڑی کٹے - پھشک (وینڈیہ) چاہتا ہے کہیں روگ بڑھے - برصا (ریٹوج) چاہتا ہے کوئی یگنیہ کرائے +

اے سوم تو انڈر کے لئے چھن

۲۔ تیر بنانے والا کارمار (کارگیر) تیر بنانے کے لئے لکڑی

۳۔ وید کا اصل شبد پری سرو ہے - اور اس ٹیک کا مطلب یہ ہے کہ کسی کو کسی کی اور کسی کو کسی کی دھن لگی ہوئی ہے پر بچ (رشی) کو تو انڈر کے لئے سوم کو چھاننے کی دھن لگی ہوئی ہے +

اور پروں (کی اچھا) سے اور سان لگانے کے پھقروں
(کی اچھا) سے دھنواں کو چاہتا ہے +
اے سوم تو اندر کے لئے چھن

(۳) میں کارو (مشرکار) ہوں - تات وئیہ ہے - مات چکی چلاتی
ہے - ہم انیک کرموں سے گنودں کی سمان اُن کی فکر میں ہیں +
اے سوم تو اندر کے لئے چھن

رگوید کے منڈوں ۹ کے سوکت ۱۱۲ کے منتر جو ہم نے
اوپر اودھرت کئے ہیں اُن میں دیکھا گیا ہوگا کہ ان منتروں
کی ٹیک یہ ہے کہ :-

اے سوم تو اندر کے لئے چھن
اور اس سے اگلے سوکت ۱۱۳ کے منتروں کی ٹیک بھی یہی ہے (دیکھو لے پر لوکے دیشیں)

۱۳۵ ان سب باتوں کا خیال کر کر میکس مولر صاحب اپنی کتاب
(Chips from a German workshop) میں اس نتیجہ پہنچے ہیں کہ ذات
جیسی کہ منویں اور زمانہ حال میں پائی جاتی ہے وید کی قدیم مذہبی تعلیم کا
جزو نہیں تھی اور ویبر (Weber) صاحب اپنی کتاب انڈین لٹریچر
(Indian Literature) میں کہتے ہیں کہ وید میں ذاتوں کی تمیز نہیں ہے -
تمام قوم ایک متفق جسم تھا اور اُس سب کا ایک نام تھا اور
وہ نام وِش تھا +

مگر وید میں ذاتوں کی تمیز تو بے شک نہیں تھی مگر وزن کی تمیز ضرور
تھی جیسا کہ اوپر دکھایا گیا ہے +

اگرچہ ان دونوں سوکٹوں کے رشی الگ الگ ہیں + اس ٹیک سے خیال کیا جاسکتا ہے کہ رشی گن سوم کے کیسے عاشق تھے اور اندر کو کس بھکتی سے اُس کا بھوگ لگانے تھے + ان یگیوں میں وہ اندر آدک دیوتاؤں کی پشٹیوں کو بھی سوم پینے کے لئے بلاتے تھے چنانچہ ۱-۲۲-۱۲ میں آیا ہے کہ میں (اندر کی پشٹی) (اندرانی کو)۔ (ورن کی پشٹی) (ورنانی کو اور (اگنی کی پشٹی) (اگنی کو سوم پینے کے لئے اور اپنے کلیان کے لئے آھوان کرتا ہوں + رگوید ۵-۴۶-۸ میں اسی طرح دیو پشٹیوں کا ذکر آتا ہے اور یاشک نے بھی ان کو دیو پشٹی ہی مانا ہے۔ یہاں تک کہ اس میں جو رودسی کا مشبد آتا ہے اُس کا ارتھ بھی یاشک نے رندر کی پشٹی کیا ہے (دیکھو نرکت ۱۲-۴۶) اگرچہ اس سے پہلے ۱۲-۲۶ میں وہ رودسی کا ارتھ زمین و آسمان کرتا ہے + غرض سوم ان رشیوں کے لئے بھگوت بھکتوں کا چرنارت تھا۔ وہ اُس کو پیتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم نے سوم پیا اور ہم امرت (امر) ہو گئے۔ ہم کو جیوتی پر اپنت ہو گئی اور ہم نے دیوتاؤں کو جان لیا + اے امرت۔ اب کوئی شسترو ہمارا کیا کرے گا + اور مرن شیل نشیہ کی دھوڑنا کیا کرے گی“ (۸-۴۸-۳) + اس امرت کو وہ کیول اپنے ہی پاس رکھنا نہیں چاہتے تھے بلکہ اس سے وہ وشو (سنسار) کو آڑیہ بنانا چاہتے تھے گویا یہ سوم ویدک آریاؤں کے لئے ایسا تھا جیسا کہ آج کل سکھوں کا بوتل اور عیسائیوں کا بیپٹیزما۔ اور اس کو پلا کر وہ اناڑیہ لوگوں کو آڑیہ

بناتے تھے (۹-۳۵-۵) اور اچھوتوں کو چھوت اور
اشدھوں کو شدد کرتے تھے۔

بیاہ شادی کے معاملہ میں سومیر کا سا رواج تھا۔ چنانچہ
لوہ (۱۰-۲۷-۱۲) میں آیا ہے کہ :-

کتنی ہی اسنریاں پُرش کو روپیہ پسیدہ کے بوجھ سے بیاہ
یعنی ہیں پرنتو جو کلیا نی منگل روپی ہے وہ جن (جنت یا سبھا)
میں سے سویم (آپ) اُس کو ورتی ہے جو اُس کو پیارا
لگتا ہے ۔

مگر لوہ ماں باپ ہی کرتے تھے چنانچہ ۹-۲۷-۲ میں ایک
انکا آیا ہے کہ سوم کی انکرت بوندیں ماں باپ والی بہو کی
سمان وایو کی اور جاتی تھیں ۔ اور منتر ۱-۳۹-۱۷ میں بھی یہ
ہی خیال جھلک رہا ہے ۔ بہن بھائی کا بیاہ ناجائز تھا ۔ چنانچہ
رگوید (۱۰-۱۰) میں جی بہن اپنے بھائی یم کو اپنا پتی بنا نا چاہتی
ہے مگر یم کہتا ہے کہ بہن بھائی کا ایسا سمبندھ پاپ ہے اور
دیوتاؤں کے سپش (جاسوس) دن رات پھرتے رہتے ہیں اور
دیکھنے رہتے ہیں کہ بہن بھائی ایسا رشتہ نہ جوڑیں ۔ اس لئے
اگر تجھ کو پتی کی اچھا ہے تو میرے سوائے کسی اور کی اچھا کر اور

نہ کیونکہ ”وایو سوم کا رکھشک ہے“ (رگوید ۱۰-۸۵-۵) ۔

اللہ انگریزی لفظ سپائی یعنی جاسوس اور فارسی سپہ یعنی فوج اسی سنسکرت
کے مشبہ سپش سے لکھے ہوئے معلوم ہوتے ہیں ۔

اُس کو اپنا ہاتھ پکڑا (دیکھو اسی سوکت ۱۰-۱۰ کے منتر ۸ تا ۱۲ اور خاص کر منتر ۱۰- اور ان منتروں پر یاسنگ کا سوکت ۲-۲۰ اور ۱۱-۳۴) *

بواہ کی پد کھنی منڈل ۱۰ کے سوکت ۸۵ سے ظاہر ہوتی ہے * اس سوکت میں سوٹری کی بیٹی ساوٹری کا بواہ سوم کے ساتھ ایک النکار کے روپ میں برن کیا گیا ہے جیسا کہ اس منتر سے ظاہر ہوتا ہے :- ”من اُس کا رتھ تھا اور آکاش اُس رتھ کا پردا تھا۔ چاند اور سورج اُس رتھ کے دو بیل تھے کہ جس میں بیٹھ کر سوریا (ساوٹری) اپنے پتی کے گھر گئی“ (۱۰-۸۵-۱۰) اور اس النکار کے سلسلہ میں جو اور منتر آئے ہیں وہ بواہ سنسکار کے منتر ہیں جو بواہ کے سے اوچارن کئے جاتے ہیں اور اوچارن کئے جانے چاہئیں * یہ منتر ہر ایک ہندو پُرش اور استری کو اور خاص کر ودا اور ودھو کو جواب سن تمیز میں بیاہے جانے لگے ہیں وودت ہونے چاہئیں اور اس لئے ہم ان منتروں کو اصل سنسکرت میں وید سے اُدھرت کر کے مع ان کے اردو ترجمہ کے نیچے درج کرتے ہیں :-

۴۶۶ دیکھو اشولائین - گرہ سوٹری - ادھیائے ۱ - کنڈیکا *

اصل منتر	منتروں کا ترجمہ
<p>॥ पिता के वचन पुत्रो से ॥</p> <p>१४—प्र त्वा मुञ्चामि बहणस्य पोशा- धेन त्वावध्नात्सविता सुशेवः । अस्य बोनौ सुकृतस्य कोकेऽरिष्टां त्वा सह पत्या दधामि ।</p> <p>२५—प्रेतो मुञ्चामि नामुतः सुब्रह्म- मुत्स्करम् । वधेयमिन्द्र मीदधः सुपुत्रा सुभगास्ति ।</p> <p>२६—पूषा त्वेतो नयतु हस्तगृह्णाद्विना त्वा प्र बहतां रथेन । गृह्णागच्छ गृह्णन्ती यथासौ वशिनी त्वं विदधमा वदामि ।</p>	<p>پتا کے بچن پُتری سے</p> <p>۲۴- میں تجھ کو اب ورن کے اُس بچندے سے چھوڑاتا ہوں جس سے سوتا نے تجھ کو باندھ رکھا تھا اور یگنیہ کے اُس استھان میں اور کرم کے کشیر میں تجھ نزد و شا کو پتی کے ساتھ کرتا ہوں</p> <p>۲۵- میں تجھ کو یہاں سے (ارتھات پتا کے گھر سے) نکلت کرتا ہوں - مگر وہاں سے (ارتھات پتی کے گھر سے) نہیں - وہاں باندھتا ہوں اے اندر ایسا کر کہ جس سے یہ پُتر والی اور بھاگ والی ہو</p> <p>۲۶- پوِشا (دیوتا) تیرا ہاتھ پکڑ کر تجھ کو رتھ میں بٹھائے اور اشنوئی کمار تیرے رتھ کو چلائیں تو پتی کے گھر جا -</p>

اصل منتر	منتروں کا ترجمہ
<p>॥ पालि ग्रहन ॥</p> <p>३६—गृभ्यामि ते सौभगत्वाय हस्तं मया पत्या जरदक्षिर्यथासः । भगो 'कर्ममा सविता पुरन्धिसंष्ट' त्वास्तुर्गार्हपत्याय देवाः ॥</p>	<p>گھر والی بن - پتی کے بس میں رہ - بے عقلی کی باتیں مت کر ۛ</p> <p>پانی گرہن</p> <p>۳۶ - (پتی کہتا ہے) اے بہو میں تیرا ہاتھ گرہن کرتا ہوں کہ ہمارا بھاگ بڑھے - مجھ پتی کے ساتھ آلو بھر رہ ۛ بھگ - اڑیسا - سوتا - پرنڈسی دیوتاؤں نے تجھ کو مجھے دیا ہے کہ میں گرہ پتی (گھر وال) بنوں ۛ</p>
<p>॥ आशीर्वाद ॥</p> <p>४२—इहेव स्तं मा वि योष्टं विरद- मायुर्वर्षस्तम् । कीलन्तो पुत्रीर्न- पुत्रिर्मादमानौ स्वे गृहे ॥</p>	<p>آشیرِواد</p> <p>۴۲ - (اے پتی اور پتی) تم دونوں اس لوگ میں بستے رہو - تمہارا ویلگ کسی نہ ہو - اور تم پوری آلو بھوگو ۛ اور بیٹوں اور پوتوں کے بہت اپنے گھر میں آئند کے ساتھ کھیتے رہو ۛ</p>

اصل منتر	منتروں کا ترجمہ
<p>॥ पति पत्नी की प्रार्थना ॥</p> <p>४१—आ नः प्रजां जनतु प्रजापति- राजरसाय समनस्तु वर्यमा ।</p>	<p>پتی پتنی کی پرارحضا</p> <p>۴۳- (پُوڑو آکدھ)۔ پرچاتی ہم کوستان دے اور آرمیا بڑھاپے تک ہم کو ملائے رکھے ۶</p>
<p>॥ पति के वचन पत्नी से ॥</p> <p>४२—अदुर्मङ्गलीः पतिलोकमा विश शं नो भव द्विपदे शं चतुष्पदे ॥</p>	<p>پتی کے چن پتنی سے</p> <p>۴۳- (اورتر آکدھ)۔ اے سوشلی تو پتی لوک (پتی کے گھر) میں بس۔ اور ہمارے لئے اور ہمارے دو پایوں (مُشیوں) کے لئے اور چوپایوں (مولیشیوں) کے لئے کلیان کاری ہو ۶</p>
<p>४४ अथोरचतुरपतिष्ण्वेषि शिवा पशुभ्यः सुमनाः सुवर्चाः । वीरसुर्वैकामा स्योना शं नो भव द्विपदे शं चतुष्पदे ॥</p>	<p>۴۴- بیری آنکھ اگھور رہے۔ تو پتی کی ہنسنا نہ کرے۔ پشوؤں کے لئے تو کلیان کاری ہو۔ تیرا من سندھ اور تیرا دھوپ گن بھی سندھ رہے۔ تو میر پسترجے۔ دیوتاؤں میں اپنا</p>

اصل منتر	منتروں کا ترجمہ
<p>۴۶ - इमां त्वमिन्द्र मीदवः सुपुत्रां सुभगां कृणु । दशास्यां पुत्रानां वेहि पतिमेक- दशं कृधि ॥</p>	<p>من لگا ئے۔ ہمیں شکھ دے۔ اور ہمارے دو پالیوں اور چو پالیوں کو بھی شکھ دے + ۴۵۔ اے (آنند کی) برکھا کرنے والے انڈر۔ تو اس کو اچھے پُتر والی اور اچھے بھاگ والی کر + اس کو دس پُتر دے (اور اُن سمیت) اپنی کو گیارہواں کر +</p> <p>۴۶۔ (اے بہو) نو سسر اور ساس اور نند اور دیوروں کے بیچ میں رانی بنی رہے +</p>
<p>۴۷ - समराज्ञी श्वशुरे भव समराज्ञी श्वश्रवां भव । ननान्वरि समराज्ञी भव समराज्ञी अवि देवेषु ॥</p>	<p>۴۷۔ وید کے اصل شعبہ ہیں۔ پتریم ایکادشتم کر دھی + اور انکا شبد ارتھ یہی ہے کہ (دس پتروں سمیت) پتی کو گیارہواں کر + مگر بعض سخن ان شعبوں کا ارتھ اپنا ارتھ سیدھ کرنے کے لئے یہ کرتے ہیں کہ اس کے پتی گیارہ کر + اور اس سے امتزئی کے حق میں ایک پتی نہیں بلکہ گیارہ پتی تک کرنے کے لئے وید کی آگیا نکالتے ہیں + مگر بواہ کے شعبہ اور برہمہ ارتھ چنتا کیسے اُتپن ہو سکتی ہے + اور رشی اپنی زبان سے ایسا کیونکر نکال سکتا ہے +</p>

اصل منتر	منتروں کا ترجمہ
<p>॥ बहु प्रवेश ॥</p> <p>२७—इह प्रियं प्रजया ते समृध्यता- मरिमन्गुहे गार्हपत्याय जागृहि । एना पत्या तन्वं संमृज्जस्वा- धाजित्री विदधमा वदाधः ।</p> <p>३३—सुमङ्गलोरियं बधूरिभा समेत परयत । सौभाग्यसखै दत्वाया- थास्तं नि परेतन ॥</p> <p>पति और पत्नी की अन्तिम प्रार्थना</p> <p>४०—समञ्जन्तु विरवेदेनाः समापो हृदयानि नो । सं मातरिरका स्वभाता समुदेष्टी दधातु नो ॥</p>	<p>بہو پر ویش</p> <p>۲۷۔ یہاں سستان بہت تیرا آئند بڑھا رہے۔ اس گھر میں گھر کے کام کاج کے لئے جاگتی رہ + اس پتی کے ساتھ اپنا شیر جوڑ (ارتھات اس کی اردھا لگنی بن) اور بڑھا پے تک تم دونوں کوئی بے عقلی کی بات مت کرو +</p> <p>۳۳۔ بہ بہو بڑی سو منگی ہے۔ سب اس کے پاس آؤ اور دیکھو + اور سہاگ بھاگ کی آشیر واد اس کو دیکر اپنے اپنے گھر جاؤ +</p> <p>پتی اور پتی کی انتم پر ارضنا</p> <p>۴۰۔ سارے دیوتا ہمارے دلوں میں پرکاشن پیدا کریں + اور ماتر سوا اور بدھاتا اور دیشٹری (دیوی) ہم دونوں</p>

اصل منتر	منتروں کا ترجمہ
	کو دلا کر رکھیں :
<p>ان منتروں سے ظاہر ہے کہ ویدک رشیوں کی درشتی میں استریوں کا اور خاص کر بہوؤں کا کبسا مان تھا اور یہ ان رشیوں کے بچوں کی ہی برکت ہے کہ یہ مان ہندوؤں میں اب تک اسی طرح چلا آ رہا ہے :</p> <p>ویدک کال میں استریاں وید منتروں کی رشی تک ہوئی ہیں چنانچہ گشتی دان کی پُتری گھوٹا منڈل ۱۰ کے سوکت ۳۹ کی رشیکا ہے اور گشتی وان خود داسی پُتر تھا یعنی رشی دیرگھتس کے ویریت سے راجا بلی کی رانی سودیشا کی داسی کے گزبھ سے پیدا ہوا تھا : اور ایسا ہوتا ہوا بھی منڈل ۱ کے سوکت ۱۱۱ تا ۱۲۲ کا رشی تھا : اسی طرح سے روستا برہم و ادنی رگوید ۱-۱۲۶-۷ کی رشیکا ہے اور گودھا رگوید ۱۰-۱۳۷ کی رشیکا ہے :</p>	<p>استریوں کا مان</p>
<p>معلوم ہوتا ہے کہ راجا جہا راجاؤں کے اُس وقت بھی کئی کئی پُٹیاں ہوتی تھیں اور وہ پُٹیاں ظاہر ہے کہ ایک دوسرے سے ایرشا اور دویش رکھتی تھیں۔ چنانچہ سوکت ۱۰-۱۲۵ میں ایک پُتی (جس کو وید کی انوکھ منی میں اندرائی مانا ہے) کہتی ہے کہ میں ایک</p>	<p>سپٹنیاں</p>

ایسی اوشدھی منگاتی ہوں جس کے پر بھاو سے میری سہشتی
میرے راستہ میں سے دور ہو اور میرے بچی کا من میری
طرف اس طرح کھینچا چلا آئے جس طرح ”گھائے اپنے بچے
کی طرف کھینچی آتی ہے۔ یا جس طرح پانی ڈھلان کی طرف
اپنے آپ بہا آتا ہے“ اور سوکت ۱۰-۱۵۹ میں بھی شہتی
(اند دانی) کے بچن کا بھاویہ ہی ہے کہ ”میں اپنی سہشتیوں
کو اس طرح دبا لوں کہ جس سے میں اپنے ویر (بچی) کو
اور اس کے پر پوار کو سب سے پیاری لگوں“ ۴

بیٹا باپ کی جائیداد کا وارث ہوتا تھا۔ اور اگر بیٹا
نہ ہو تو بیٹی کا بیٹا یعنی دھیوتہ وارث ہوتا تھا۔
جیسا کہ سوکت ۳-۳۱ کے منتر (۱) اور (۲) سے ظاہر ہوتا
ہے وہ منتر یہ ہیں :-

(۱) ”ودوان پتانے اپنی پُتریزی کے پُتر کو اپنے پوتے کی

سہ سائیں آچار یہ نے اس اوشدھی کا نام پاتھا لکھا ہے اور اس سے شاید
پیغام مراد ہے۔ اور ہندو استریاں جو دیوالی کی رات کو پیٹے کی مٹھائی کھاتی
ہیں اس کا کارن شاید یہ ہی منتر ہو ۴

۵ بعض سجن اپنی یہ رائے قائم کر کے کہ ویدک کال میں ایک
بچی کے ایک ہی پتی ہوتی تھی سہشتی کا ارتھ سہشن ارتھات شترو
کی شگفتی کرتے ہیں۔ مگر یہ ارتھ مہمون کے ساتھ نہیں جڑنے ۴

جگہ پر اپٹ کیا۔ جوائی کی پوجا کی اور پُتری کی سنتان کو اپنی سنتان مان کر من میں شکمی ہوا۔

(۴) بھائی اپنی بہن کو رکھ (ورثہ) نہیں دیتا ہے اُس کا بیاہ کر دیتا ہے کیونکہ اگرچہ (پُتر اور پُتری) دونوں ایک ہی ماں باپ کی سنتان ہیں مگر ان میں سے ایک (پُتر) دوسری (اپنی بہن) کو کسی اور کے ساتھ بیاہ کر آپ (گھر کے) کام کا ج کا کرنے والا ہوتا ہے۔

ہاں اگر کسی وجہ سے بیٹی بیاہی نہیں جاتی تھی اور ماں باپ کے گھر میں رہتی تھی تو وہ کچھ حصہ کی ادھکاری ہوتی تھی جیسا کہ اس منتر سے ظاہر ہوتا ہے :- (۱۷-۱۸) میں اماجو کی سمان جو اپنے ماں باپ کے ساتھ اُن کے ہی گھر میں رہتی تھی تجھ سے دھن چاہتی ہوں (۲-۱۷-۱۸) یہ اماجو معلوم نہیں کون تھی مگر ایک اور استری گھوشا کا ذکر آتا ہے کہ وہ اپنے ماں باپ کے گھر رہتے رہتے بڑھی ہو گئی جب کہیں اُس کا بیاہ ہوا (۱-۱۷-۱۸) اور یہ گھوشا جیسا کہ ہم نیچے بتائے ہیں رشی گنشی وان کی بیٹی تھی ۔

پُتر نہ ہوتا تھا تو کسی اور کو مٹنے بھی کر لیا جاتا تھا مگر **تبہنیت** اُس کی وہ بات نہیں ہوتی تھی جو اپنے ویرم سے اپنی استری میں ہی پیدا ہوئے پُتر کی تھی جیسا کہ شوکت (۷-۴) کے ان دو منتروں سے ظاہر ہوتا ہے :-

(۷) دوسرے محل کا دھن تیا گنے کے یوگیہ ہے اس لئے

ہم ایسے دھن کے پتی (سوامی) ہوں جو ہنشیہ (سدا اپنا ہی) ہے
اے اگنی انیہ گل میں جما ہوا شیش (ہنشیہ) نہیں ہے ؟ مورکھوں
کے مارگ پرست چلا ؟

(۸) (اپنی استری سے بھٹ) کسی دوسری کے پیٹ سے
پیدا ہوا ہوا کتنا ہی سکھد ایک ہو پر دل نہیں ٹھکتا کہ اُس کو
اپنا پُتر بناؤں ؟ وہ پھر پرایا ہی ہے ۔ اس لئے اے اگنی ہم کو
اپنا ہی کماؤ دھماؤ پُتر دے ؟

وراثت اور تبینیت کے یہی اصول اب تک ہندو
میں چلے آتے ہیں ؟

مردوں کو اگنی میں داہ کیا جاتا تھا جیسا کہ منڈل ۱۰ کے
انتم شسکار سوکت ۱۶ سے ظاہر ہے اور جس کا ارتھ یہ ہے :-
(۱) اے اگنی اس کا داہ و شیش مت کر۔ اس کو دُکھ مت

۱۶ آشواہن آدک سوتر کاروں کے گریہ سوتروں سے ظاہر ہوتا ہے کہ
انتم شسکار کے سے رگوید کے منڈل ۱۰ کے سوکت ۱۴، ۱۵، ۱۶ اور ۱۷
کے کچھ منتر پڑھے جاتے تھے ۔ ہم یہاں صرف دو سوکتوں (۱۶ اور ۱۸) کے منتر
لکھتے ہیں مگر یہ منتر پورے لکھتے ہیں اور ان سے دید کا آٹھ مرتبہ کے وشے
میں پورا و دت ہو جاتا ہے ؟

۱۷ ارتھات اس کا شیش یا بنگ شریر رہ جائے تاکہ یہ منتر (۵) کے
انوسار اپنے اُس شیش کو پھر سیٹھ اور نئے شریر کے ساتھ جڑ جائے ۔
جیسا کہ شرید بھگوت گیتا (ادھیاے ۱۵ - شلوک ۷ اور ۸)
میں لکھا ہے کہ ”جو آتما جب کسی شریر کو پر اپیت کرتا ہے
یا کسی شریر کو چھوڑتا ہے تو ان (بنگ شریر کی پانچوں
اندروں اور چھٹے من) کو اپنے ساتھ لے کر جاتا ہے جس
پر کار سے دایو بھو بھوان سے اُن کی سو گندھی لے کر
جاتی ہے“

دے اس کی توچا اور اس کے شریر کو وکشیئت مت کرے
اے اگنی جب تو اس کو لپکا دے تب اس کو پتروں
کے پاس پہنچا دے ۛ

(۲) اے اگنی - جب تو اسے لپکا دے تب پتروں کو دیدے ۛ
کیونکہ یہ دیوتاؤں کو تب ہی پراپت کر لگا جب شریر سے الگ
ہو جائے ۛ

(۳) اے پریت - تیرے نیتز سورج سے جا ملیں اور پران والو
سے - اور تو اپنے کرم کے انوسار سورگ کو یا پرتھوی کو پراپت
کرے ۛ یا انترکش لوک میں جل کو پراپت کرے اگر تیرا کرم پھل اوشدھیوں
میں استھاپت ہے ۛ

(۴) تیرا وہ بھاگ جو آج (جنم رت = جیو آتما ہے) اُس کو اپنے
تپ سے تپا - اور اگنی کی پرکاشناں اور پوتز جو الابی اُس کو
تپائے ۛ اے اگنی جو تیرے کلیان کاری انش ہیں اُن سے نو
اُس کو پُشیہ کرم والوں کے لوک میں پہنچا ۛ

(۵) اے اگنی یہ (پریت) جو تیری آہوتی میں ڈالا ہوا سودھا
کے ساتھ بچر رہا ہے اس کو پھر پتروں کے پاس جانے کے

ۛ جس طرح دیوتاؤں کو آہوتی دیتے ہوئے سواما کا اوتچار کرتے
ہیں اُسی طرح پتروں کو آہوتی دیتے ہوئے سودھا کا اوتچار کرتے
ہیں ۛ اور رگ وید (۱-۱۶۲-۳۰) میں آیا ہے کہ مریت (مرے ہوئے)
کا جیو سودھا کے بل سے رہتا ہے ۛ

لے پیرنا کر ۶ یہ پریت اپنے شیش (بچے کھچے شریہ) کو سمیٹے اور
اے اگنی (تیری کرپا سے) نئے شریہ کے ساتھ سنگت ہو ۶

(۷) (اے پریت) تیرے جس کسی انگ کو کوٹے نے یا جونیوں
نے یا سانپ نے یا گتے گیدڑ آدک نے کاٹ لیا ہے۔ اگنی
اُس کو دوش رہت کر دے اور سوم بھی جو براہمنوں (ارتھ)
پیالوں میں آوشٹ ہے (ایسا ہی کرے) ۶

(۸) (اے پریت) تو اگنی کا (ارتھات اگنی سے رکھشا کے
لئے اپنا) ورم (بکتر) گھوٹے کے پدا رتھوں سے اور اپنے موٹے
میدس (بائس) سے بنا ۶ دکھتی ہوئی اگنی تجھ کو اپنے نیچ سے
نہیں گھبرا ئے گی ۶

(۸) اے اگنی۔ اس (سوم کے) پیالہ کو چلا بیان نہ کر۔ یہ

۵۹۹ منتر میں اصل شبد گو بھی ہے۔ جس میں گو کے ساتھ جمع کی نیسری
دیکھتی جی سے کے ارتھ میں لگی ہوئی ہے ۶ گو کے ارتھ گھوٹے بھی ہیں
اور گھوٹے دئے ہوئے پدارتھ دودھ دی لگی آدک کے بھی ہیں ۶ سائن آچاچ
نے اس شبد سے یہاں کلپ سوتروں کے آدھار پر خربان کی ہوئی گھوٹوں
سے یعنی گھوٹوں کی کھالوں سے مراد لی ہے۔ جن کو اشترنی کہتے ہیں ۶ مگر
ہم گو سے یہاں گو پدارتھ مراد لیتے ہیں جیسا کہ آج کل بھی دیکھا جاتا ہے
کہ داہ کمر یا کے سے پریت کے شریہ پر دی لگا یا جاتا ہے اور مکھ میں
گھی ڈالا جاتا ہے ۶ سوترا کا روں نے نہ جانے اپنے ارتھ کیسے
کئے ہیں ۶

دیوتاؤں کو اور پشروں کو پیارا ہے ۛ یہ جو دیوتاؤں کے
پینے کا پیالہ ہے اس میں دیوتا اور پشتر آئند بھو گئے ہیں ۛ
(۹) مائس کھانے والی اگنی کو میں اب دھور بھیجتا ہوں وہ
پیم رائج کے پُرشوں کو اپنے ساتھ لے جائے ۛ اور دوسری
اگنی یہاں دیوتاؤں کے لئے ہوئی لے جا دے ۛ

(۱۰) جو اگنی تمہارے گھر میں پر وِشٹ ہے اُس کو میں اس
دوسری اگنی کی جگہ پُشری لگیے کے لئے لاتا ہوں وہ اپنے
پرہم استھان میں لگیے کو پراپت ہو ۛ

(۱۱) جو ہوئی لے جانے والی اگنی پشروں کا اور دیوتاؤں
کا لگیے کرتی ہے وہ ان ہوئیوں کو لے جا کر پشروں سے اور
دیوتاؤں سے کہہ دے ۛ

(۱۲) (اے اگنی) ہم نے بڑی آشا سے تم کو سِتھاپت
کیا ہے اور بڑی آشا سے تم کو دِپیت کیا ہے ۛ تم کمرِ پا
کر کے پرستتا سے اس ہوئی کو پشروں کے پاس کھانے
کے لئے لے جاؤ ۛ

(۱۳) اے اگنی جس جگہ کو تم نے جلا دیا ہے اُس کو پھر ہرا
کر دو ۛ یہاں پھر جل ہو جائے اور ہری گھاس لہرانے لگے ۛ

سھہ رگوید (۱۰-۱۴-۱) میں آیا ہے کہ ”(وِدوَت کو پُشر) وِیوَتوَت

پیم راج کو جو لوگوں کا (انتم) سنگمن ہے ہوئی سے پوچھو ۛ اور اترودید (۱۸-۱۳۳)

میں آیا ہے کہ اس دنیا میں سب سے پہلا جو مرا ہے وہ وِیوَتوَت تھا ۛ

(۱۷) اے شیتل (دھرتی) شیتل وستوؤں سے بھری -
 اے آنند دینے والی آنند دایک وستوؤں سے بھری تو اس
 اگنی کو ایسا ٹھنڈا کر دیجو کہ یہاں مینڈک ہو جا دیں ؟ اتی ؟
 اس سوکت سے جہاں یہ معلوم ہوتا ہے کہ مردے کو
 جلاتے تھے وہاں ایک بڑی بات یہ بھی معلوم ہوتی ہے کہ
 آریا ہندو ابتدا سے یعنی ویدک کال سے ہی یہ مانتے چلے
 آئے ہیں کہ آتما شریہ سے الگ ہے اور دیہانت کے
 پشچات اپنے کرموں کے انوسار سکھ دکھ کا پھل بھوگتا ہے
 اور اُس کے لئے پُتر جنم دھارن کرتا ہے ؟

جلانے کے بعد مردے کی اُن جلی ہڈیوں کو (یا بعض
 اوقات شاید سالم لاش کو ہی جلانے کی بجائے) ایک کُنبھ
 میں ڈال کر دفناتے بھی تھے جیسا کہ منڈل (۱۰) کے سوکت
 (۱۸) سے ظاہر ہوتا ہے جس کا ارتھ یہ ہے :-

(۱) اے مرتیو (موت) دیویاں سے بھنّ جو تیرا اپنا ماڑگ
 (پتری یاں ہے) اُس ماڑگ سے جا ؟ ہاں میں تجھے آنکھ کان
 والے سے کہتا ہوں ہماری پر جا اور ہماری سنتان کو مت
 ستا ؟

(۲) اے یگیہ کرنے والو۔ تم مرتیو کے استھان کو چھوڑتے
 ہوئے دیرگھ آلو والے ہو ؟ اور پر جا اور دھن کیسا تھ ورتھی
 کو پراپت کرنے کے لئے سُتھ اور پوٹھ ہو جاؤ ؟

(۳) یہ جیو مرت پتروں سے الگ رہیں۔ ہمارا یہ پتری

گیئہ کلیان دایک ہو ۽ اور ہم دیر گھ آ یو دھارن کرتے ہوئے ہنسی خوشی کے ساتھ اپنے اپنے کاموں میں لگیں ۽

(۴) میں جینے ہوؤں کے لئے یہ پریدی صی (حد بندی) کر دیتا ہوں۔ ان میں سے کوئی بھی اس گتی کو پر اپن نہ ہو ۽ یہ سب مرتیو کو پھروں کی ان سلون سے دباتے ہوئے سو سو برس جینے رہیں ۽

(۵) جس پر کار سے دن ایک کے پیچھے ایک چلے آتے ہیں اور جس پر کار سے رتو ایک کے پیچھے ایک آتی رہتی ہے ۽ جس پر کار سے پچھلا پہلے کو نہیں تیا گتا ہے اُسی پر کار سے اے دھاتا ان لوگوں کی آیو کا سلسلہ رچ ۽

(۶) تم سب بڑھاپے کو بھوگو تمہاری سنتان کا سلسلہ نہ ٹوٹے ۽ تو شٹا (دیوتا) تمہاری سب کی آیو بڑھائے ۽

(۷) یہ ناریاں جو ودھوا نہیں ہیں۔ منگل روپ پتی والی ہیں آنکھوں میں سرمہ لگائے ہوئے ہیں اپنے گھروں میں پرولیش کریں ۽ اور یہ دودھ پوت والیاں رتنوں سے بھوشیت اپنے آنسو پونچھیں۔ دکھ دور کریں اور آگے آگے اپنے گھروں کو جائیں ۽

(۸) تو بھی اے ناری جو اس مرتک کے پاس پڑی ہوئی ہے جیو لوک کا دھیان کر۔ اٹھ اور ادھر آ ۽ تو اب اپنے اس پانی گرہن کرنے والے دیو ہیشو (دھارک پوشک) پن کے استری دھرم کو

پورا کر چکی ۛ

(۹) (اے مرتک) میں اپنے کشتری دھرم اور تیج ابدل کے لئے تمہارے ہاتھ میں سے یہ دھنشن لینا ہوں ۛ تم یہاں ہی رہو اور ہم اس لوک میں بیروں کے ساتھ سارے ابھانی شتروؤں کو جیتیں گے ۛ

(۱۰) تم دھرتی ماتا میں پرورش کرو جو بڑی پرتھوی (فراخ) اور سکھ دایک ہے ۛ یہ دانیوں کے لئے اُون جیسی گزم اور نرم ہے۔ یہ تجھ کو مرثیو دیوتا کی سختیوں سے بچائے گی ۛ (۱۱) اے پرتھوی۔ اس کے اوپر اٹھ۔ پر اس کو پیڑا مت دے۔ اس پر کربا رکھ اور اس کا دل پہلا ۛ جس پر کار سے ماتا پُتر کو اپنے پٹے سے ڈھک لیتی ہے اُسی پر کار سے اے دھرتی تو اس کو ڈھک لے ۛ

(۱۲) اوپر اٹھی ہوئی پرتھوی اس پر بوجھ نہ ڈالے۔ ریت کے ہزاروں پر ماٹو اس کو سیویں ۛ یہ اس کے لئے گھر بن جائیں اور گھی ہو جائیں اور سدا اس کو اپنی شرن میں رکھیں ۛ

(۱۳) (اے مرتک) میں تیرے اُدپر یہ لوگ (مٹی کا ڈھیلایا ڈھکنا) رکھ کر تیرے اُدپر سے مٹی کو روکتا ہوں تیری ہنسا

اے اس منتر میں جو دھیشنو کا پد آیا ہے یہ وشیش دیا کھیا جاتا ہے اور یہ ویا کھیا ہم ابھی آگے کریں گے ۛ

نہیں کرتا ہوں + پٹر اس سٹھونا (سٹون) کو سٹھور رکھیں اور
یکم اسی جگہ تیرا استھان بنائے +

اس سوکٹ کے منتر ۱۰ تا ۱۳ سے صاف ظاہر ہے کہ ویدک
کال میں مُردوں کو دفنانے کا رواج بھی جاری تھا + اور
موہنجودادہ کی کھدائیوں میں سے جو چیزیں برآمد ہوئی ہیں اور
جن کو آج سے پانچ ہزار برس پہلے کے زمانے کی بتاتے ہیں
اُن میں دفن کی ہوئی لاشیں بھی ملی ہیں اور اُن سے ثابت
ہے کہ دفنانے کا رواج اُس زمانہ تک جاری تھا + دفنانے
کے طریقے تین معلوم ہوئے ہیں - یا تو سالم لاشوں کو ویسے
کا ویسے ہی اینٹ کی بنی ہوئی قبروں میں دفناتے تھے -
یہاں کو مٹی کے بنے ہوئے کفنوں میں بند کر کے دفناتے تھے -
اور یا اُن کے کسی شیش ہڈی وغیرہ کو کچھ اُن دسٹر تانبے کے
گھنوں اور ہتھیاروں کے ساتھ کسی مرتبان میں رکھ کر دفناتے
تھے + بعض صورتوں میں ایسے کئی کئی مرتبان مٹی کے ایک
بڑے ماٹ میں رکھے ہوئے ملتے ہیں +

اسی طرح - سے دھن میں جو کھدائیاں ہوئی ہیں اُن سے
ظاہر ہوتا ہے کہ کسی زمانہ میں تمام جزیرہ غمانے دھن میں مُردوں
کو دفن کرنے کا رواج تھا + اور مُردوں کو عموماً بٹھا کر اور
مٹی کے بڑے بڑے مٹکوں میں رکھ کر دفن کیا جاتا تھا + اور
ان مٹکوں کی ساخت کا اور اُن دیگر اشیائے کا جو لاشوں
کے ساتھ ان مٹکوں میں دفن کی ہوئی ملتی ہیں اُن اشیائے کے

ساتھ مقابلہ کرنے سے جو ایشیائی روم کے صوبہ میسوپوٹیمیا اور سندھ اور بلوچستان کی کھدائیوں میں سے ملی ہیں معلوم ہوتا ہے کہ کسی زمانہ میں دکن کے سب سے دکنی حصہ سے لے کر سندھ بلوچستان ایران اور عراق میں سے گذرتی ہوئی کریٹ اور بحیرہ روم کے چند جزیروں تک ایک تہذیب پھیلی ہوئی تھی اور وہ تہذیب دکن کی دراوڑ تہذیب تھی۔

اگت سوگت (۱۰-۱۸) کے منتر (۸) میں جو **وَدھواہواہ** کی حقیقت

انوسار دھارن پوشن کی اچھا کرنے والے کے ہیں۔ اور اس منتر میں یہ شبہ صاف اس ارکھ میں بہت گہرا بھی (یعنی پانی گرہن کرنے والے پتی) کے وشیشن یعنی صفت میں آیا ہوا ہے۔ مگر اصطلاح میں وَدھیشو عام طور پر پتی اور خاص طور پر دوسرے پتی کے ارکھ میں بھی آتا ہے اس لئے بعض خرنگی و دوان اور ان کے انویائی ہندوستانی و دوان بھی اس منتر میں وَدھیشو کو دوسرے پتی کے ارکھ میں لیتے ہیں اور منتر کے اس ٹکڑے کا ارکھ یوں کرتے ہیں کہ ”نواب اپنے اس دوسرے پتی کے استری پن کو پر اپت ہوئی ہے۔“ اور اس سے استری کی دوسری شادی یعنی وَدھواہواہ کو وید کی رو سے سیدھ کرتے ہیں۔ چنانچہ میکڈولن صاحب اور بالو رامیش چندر دت جی بر خلاف

گر لیفتہ صاحب اور موئیر ولیمز صاحب وغیرہ کے اس منتر کا یہ ہی اثر رکھتے کرتے ہیں اور بالو صاحب لکھتے ہیں کہ یہ ارٹھ سائن آچار ج کے اسی ارٹھ کے افسار ہے جو انہوں نے اس منتر کا تیئٹری آرٹیک میں کیا ہے۔ مگر رگوید کے بھاشیہ میں تو سائن نے اس منتر کا ارٹھ وہی کیا ہے جو ہم نے دیا ہے اور جب خود وید کے بھاشیہ میں سائن کا ارٹھ موجود ہے تو تیئٹری آرٹیک میں جانے کی کیا ضرورت ہے۔ اور موقع اور محل تو دیکھو کہ اس وقت اُس استری کی دشا کیا ہے جس کے لئے یہ منتر بولا گیا ہے۔ ظاہر ہے کہ اس وقت استری شمشان بھومی میں اپنے پتی کی داس کے پاس پڑی ہوئی ہے اور اس وقت جو اس سے کہا جائے گا وہ یہ کہا جائے گا کہ اُٹھ گھر چل اور اپنے بال بچوں کو سنبھال یا یہ کہا جائے گا کہ اُٹھ یہ تیرے لئے دوسرا پتی تیار ہے اس کو اپنا ہاتھ پکڑا اور اپنا خصم بنا۔

کلپ سوتروں میں جہاں اس منتر کا وینیوگ ائتہ ایشٹی کرم میں لکھا ہے وہاں یہ بھی لکھا ہے کہ ایسی اوستھامیں استری کا دیور یا گھر کا کوئی پُرانا نوکر یا مرتک پتی کا کوئی رشتہ اُس استری کا ہاتھ پکڑ کر اُس کو گھر لے جانے کے لئے اُٹھائے اور اُس وقت یہ منتر پڑھا جاوے (دیکھو آشولاین۔ گرہ شوتر۔ ادھیائے ۴۔ کند کا ۲۔ سوتر ۱۸)۔ ایسے کرموں

میں دیور کو پتی کا ستھانی یعنی قائم مقام مانا گیا ہے کیونکہ ایسی حالت میں بھی استری کو اٹھانے کے لئے اگر کوئی اس کے ہاتھ لگا سکتا ہے تو وہ اس کا دیور ہی ہو سکتا ہے ۽ اور بڑو دھاین نے تو اپنے گریہ سوتروں میں یہاں تک لکھا ہے کہ دیور بھی جب اس کو اٹھائے تو اس کا بایاں ہاتھ پکڑ کر اٹھائے کیونکہ دائیں ہاتھ کو صرف پتی ہی بواہ کے سہے گرہن کر سکتا ہے ۽ پس جب یہاں تک احتیاط ہے کہ اس حالت میں مرتکب پتی کے بھائی یعنی استری کے دیور کے سوائے کوئی اور آدمی استری کے ہاتھ بھی نہ لگائے اور وہ بھی ہاتھ لگائے تو اس طرح سے لگائے تو اس وقت کسی دوسرے آدمی یا دیور کے ساتھ اس کو بیاہ دینے کا خیال کیوں کر کسی کے دل میں آ سکتا ہے ۽

رگوید ۴-۵۵-۵ میں پوٹا دیوتا کو اپنی ماں کا ددھیشو بیان کیا گیا ہے اور یہاں صاف ظاہر ہے کہ ددھیشو کا ارتھ خصم نہیں بلکہ پاک یا پوشک ہے ۽

منوسمرتی میں ادھیائے ۳ کے شلوک ۱۶۰ میں ددھیشو کا پد دیرگھ اُوکار کے ساتھ استری رنگ میں ان بیاہی کتیا کے ارتھ میں آیا ہے اور اس سے بھی ظاہر ہے کہ ددھیشو کا ارتھ کیول دھارن پوشن کی اچھا کرنے والے کے ہی چاہے وہ پُرش ہو یا استری ۽ تعجب ہے کہ اور جگہ تو لوگ اس بات پر زور دیتے ہیں کہ ویدک مندوں کے ارتھ بڑو لگ یعنی

نُغوی کئے جاویں مگر یہاں دِ دِیشو کا ارتھ بیوگ نہیں بلکہ
یوگ روڑھی کرتے ہیں اور اس میں کیول پتی کا ارتھ نہیں
بلکہ دوسرے پتی کا ارتھ کرتے ہیں حالانکہ موقعہ اور محل
بالکل اس کے خلاف ہے ۛ

ایک اور منتر جس میں لوگ ویدکے اندر وِ دھوا پواہ
کی کریا دیکھتے ہیں منڈل (۱۰) کے سوکت (۲۰) کا منتر (۲)
ہے ۛ اور وہ یہ ہے :-

”اے اشونی کماروں۔ تم رات کہاں رہے اور دن
میں کہاں رہے۔ کہاں کھایا پیا اور کہاں سوئے ۛ
کس نے شین میں تمہاری سیوا کی جیسے کوئی رستری
اپنے پرش کی یا وِ دھوا اپنے دیور کی کرتی ہے ۛ“

اشونی کمار اُس وقت کے دو ابھمانی دیوتا ہیں
جبکہ پرانہ کال دونوں وقت ملے ہوئے ہوتے ہیں ۛ
ان کا آگن صرف اسی وقت ہوتا ہے۔ اس لئے
رشی کہتا ہے کہ اے کماروں تم باقی تمام دن رات کہاں
رہتے ہو کہاں کھاتے پیتے ہو کہاں سوتے ہو اور سوتے
میں کون تمہاری سیوا کرتا ہے۔ ایسی سیوا کہ جیسی

ۛ یہاں یہ دکھانا بھی دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ یاسک نے سوکت (۱۱-۱۲)
میں لکھا ہے کہ اشونی کماروں کا وقت آدھی رات کے بعد سے شروع ہوتا
ہے۔ اور انگریزی حساب سے بھی دن آدھی رات کے بعد سے شروع ہوتا ہے ۛ

استری اپنے پریش کی یا ودھوا اپنے دیور کی کرتی ہے۔
اور ظاہر ہے کہ یہاں سیواسے عام سیوا مراد ہے نہ کہ
بیاہ شادی یا نیوگ آدمی کا کوئی کرم۔

یاشک کے نرکت (۳-۱۵) میں اس منثر (۱۰-۴۰-۲)
کی دیا لکھیا میں دیور مشید کی نرکتی یوں لکھی ہوئی پائی
جاتی ہے کہ دیور کو دیور اس لئے کہتے ہیں کہ وہ دوسرا ور
ہے۔ اور ودھوا بواہ کے حامی اس نرکتی سے نتیجہ
لکاتے ہیں کہ یاشک کے نزدیک بھی دیدوں سے
ودھوا کا بواہ یا نیوگ سدھ ہے۔ مگر اول تو بہت
سے ودوانوں کا بچار ہے کہ دیور کی یہ نرکتی یاشک
کی نہیں ہے (کیونکہ اس سے آگے چل کر یاشک نے
دیور کی نرکتی اور طرح کی ہے) اور اسی لئے دُرگا چارج
نے جو یاشک پر بھاشیہ لکھا ہے اس میں اس نرکتی پر
کوئی بھاشیہ دیا ہوا نہیں ہے۔ دوسرے اگر یہ نرکتی مانی
بھی جاوے کہ دیور دوسرا ور ہے تو اس کا آٹھ صاف
یہ ہے کہ استری کو اپنے دیور کا مان بھی ویسا ہی کرنا
چاہئے جیسا کہ اپنے پتی کا۔ کیونکہ پتی اگر دیو ہے تو
دیور (پتی کا بھائی) دیور ارقھات آدم دیو ہے۔
اور ظاہر ہے کہ دیور تو شروع سے ہی اور پتی کے جیتے
جی ہی دیور ہے نہ کہ صرف پتی کے مرنے کے بعد جو اس
کو دوسرے پتی کا ارقھہ دیا جاوے۔ اور اسی لئے

منوسمرتی (ادھیائے ۳ - شلوک ۵۵) میں لکھا ہے کہ جہاں
پتی اور دیوہ استریوں کی پوجا کرتے ہوں وہاں سدا
کلیان رہے گا۔

منڈل ۱۰ کے سوکت ۱۶ کے منتر جو اوپر اُنتم نکال
پتر پتر یگیہ
یا
شرادھ

ارنھت پتروں کے منٹ بھی یگیہ کیا کرتے تھے اور یہ
بات بھی کہ جن پتروں کے لئے یہ یگیہ کئے جاتے تھے
وہ جیوت پتر نہیں بلکہ مرت پتر تھے ان ہی منتروں سے
سیدھ ہوتی ہے۔ منڈل ۱۰ کا سوکت ۱۵ سارا ان ہی
پتروں کی آہوتی کے وشے میں ہے اور اُس کا منتر (۱۱)
ان پتروں کو ان شبدوں سے یاد کرتا ہے۔

(۱۱)۔ ”اے پتروں تم جو اگنی میں دگدھ ہو چکے ہو
یہاں آؤ۔ اپنے اپنے آسنوں پر بیٹھو۔ اُس ہوی
کو کھاؤ جو ہم نے گشتا پر رکھی ہے اور ہمیں دھن
دھان اور بلوان سنتان دو“۔

اور ظاہر ہے کہ منتر کا پتروں کو ان شبدوں سے یاد
کرنا مرت پتروں کے وشے میں ہی ہو سکتا ہے نہ کہ
جیوت پتروں کے وشے میں۔ یہ ہی پتر پتر یگیہ جو مرت
پتروں کے منٹ ہوتے ہیں اب شرادھ کہلاتے ہیں۔

نیتہ نیم

ویدک آریا پرانہ کال لور کے ترہ کے اٹھتے
تھے اور اس لور کی دیوی اشا کو اپنی جان اور
اپنا پران سمجھتے تھے اور ایک دوسرے سے کہتے تھے کہ:-
”اوٹھو۔ ہماری جان اور پران آپہونچی ہے۔ اندھیرا لگیا
اور روشنی آرہی ہے۔ سورج کی جانزا کے لئے اشارستہ
دیتی چلی آرہی ہے۔ اٹھو یہ آریو کے بڑھانے کا سہ
ہے۔ (۱-۱۱۳-۱۶)“

یہ لوگ سارے دیوتاؤں کے دیوتا ایک ادھی دیو کو
مانتے تھے (۱۰-۱۲۱-۹) اور دن میں تین دفعہ یا کم سے
کم دو دفعہ (پرانہ اور ساین کال) اگنی ہوٹر کرتے تھے
(۲-۱۲-۱۰) گائیتری منتر جو ہندوؤں کی دھیا کا مول
منتر ہے وہ رگوید کے ہی منڈل ۳ کے سوکت ۴۲ کا
منتر (۱۰) ہے اور وہ منتر یہ ہے:-

तत्सवितुर्वरेण्यम्

भर्गोदेवस्य धीमहि ।

धीयो योनः प्रचोदयात् ॥

اس منتر کا ارتھ یہ ہے کہ:-

”اُس سوتا دیوتا کے ورنے بگنیہ

یتج کا ہم دھیان کرتے ہیں

کہ وہ ہماری بڑھیوں کو سچی پریرنا کرے“

اس منتر میں جس سوتا دیوتا کے ییتج کے دھیان کا ذکر ہے

اُس سے وہ آدشیہ پُرسش مراد ہے جو سورج منڈل کے اندر ہے اور جس کے لئے برہد آرٹیک اُپنشد (۱ ادھیائے ۲۔ براہمن ۴) میں یوں آیا ہے کہ برہم کے دور واپ ہیں۔ مورت اور امورت (مُجسم اور غیر مجسم)۔ مورت کا رس سورج ہے اور امورت کا رس وہ پُرسش ہے جو اس (سورج) منڈل کے اندر ہے ۶ اور اس منتر کا آتش وہی ہے جو اسی برہد آرٹیک اُپنشد کے پہلے ہی ادھیائے (براہمن ۳۔ کنڈیکا ۲۸) کے منتر کا ہے اور جس کا ارتھ یہ ہے کہ ”امت سے مجھ کو ست کی طرف لے جا۔ تمس (اندھیرے) سے مجھ کو روشنی کی طرف لے جا۔ مرثیو (موت) سے مجھ کو امرت کی طرف لے جا“

ویدک آریا پورے گرہستی تھے پر ایسے گرہستی تھے جو

سہ عیسائیوں کی ایک سوسائٹی ہے جس کا نام کرپن لٹریچر سوسائٹی ہے۔ یہ سوسائٹی ہندوؤں کے شاستروں کے خلاصوں کو ایک مضحکہ خیز پیرایہ میں چھاپتی ہے۔ چنانچہ اس نے اُپنشدوں کا ایک خلاصہ بھی اسی پیرایہ میں چھاپا ہے مگر اس پیرایہ میں بھی وہ برہد آرٹیک اُپنشد کے اس منتر (۱۔ ۳۔ ۲۸) کی داد دے بغیر نہ رہ سکی ۶ چنانچہ اُس نے لکھا ہے کہ ”یہ بچن اصلی منوں میں ہمارے دلوں کی بڑی سے بڑی خواہش کا مدعا ہے اور ہر انسان کو یہ پراگتھا کرنی چاہیے“ اگرچہ اس کے ساتھ ہی اُس نے یہ بھی اُگلا ہے کہ ”مگر یہ پراگتھا خدا کے بیٹے عیسے مسیح سے کرنی چاہیے“

دھرم پیر ہوں اور دان پیر ہوں - اور سنی لوگوں کو جو پٹنہ
ارتھات منج بیوپار میں روپے کے آگے ہر ایک چیز کو بیچ
سمجھتے تھے بُرا سمجھتے تھے (۵۳-۶) اپنی کیلئے دیکھو پیچھے صفحہ ۱۷۵ء
یہ لوگ رن (قرضہ) سے گھبراتے تھے - اور ون کی کمائی سے
اپنا پیٹ بھرنا نہیں چاہتے تھے (۲-۲۸-۹) - اور کسی سے
بُرائی کرنا پاپ سمجھتے تھے چنانچہ ایک منتر میں رشی پراگھاکرتے
ہیں کہ اے ورن دیو - جو میں نے کسی سب سے - کسی مرن سے -
کسی سکھا سے - کسی بھائی سے یا کسی پڑوسی سے کوئی بُرائی
کی ہو تو اس کو چھاکرو (۵-۸۵-۷)

سٹیہ کی اُن کی دِرشٹی میں اتنی جہا مٹی کہ وہ کہتے تھے
کہ بھومی سٹیہ کے آسرے ہی کھڑی ہے (۱۰-۸۵-۱) اور
حالیہ کہاوت کہ دھرتی گائے کے سینگ پر کھڑی ہے اسی
منتر کا دوسرے شبدوں میں انوواد ہے کیونکہ سنسکرت کا
شبد وِرش سٹیہ دھرم اور گائے بیل دونوں کے ارتھ میں
آتا ہے چنانچہ جہا بھارت (شانتی) پر و - ادھیائے ۴۲-۳-
شلوک (۸۸) میں آیا ہے کہ ”بھگوان دھرم لوگوں میں وِرش
کے نام سے دکھیات ہیں اس لئے نگھنٹو (ویدک گوش)
کے پد آکھیان میں میرا (ارتھات دھرم روپی وِشنوکا) ایک
نام وِرش بھی ہے“

ویدک رشی مُرا (شراب) - شیو (غصہ) اور ویدیک

(پاٹھ) کو پاپ کا مُل مانتے تھے (۷-۷۸-۶) اور

جوا

پائے یا جوئے کی پھٹکار اور اس پھٹکار پر دھنکار کا نقشہ تو ایک رشی نے (۱۰-۳۴ میں) یوں کھینچا ہے :-

(۱) بڑے بنوں کی پیداوار دھیدک (پائے) بساط پر لڑکتے ہوئے مجھ کو آئندہ دیتے ہیں اور جگائے رکھتے ہوئے ایسا آئندہ دیتے ہیں جیسا منجوان پر بت کے سوم پینے سے پراپت ہوتا ہے۔

(۲) وہ پجاری (استری) مجھ سے کبھی نہیں بگڑی۔ بلکہ مجھ سے اور میرے ساتھیوں سے اچھا برتاؤ کرتی رہی۔ پرنٹو میں نے ایک پائے کے لئے اس انوکھا مینی (فرماں بردار) استری کو تیاگ دیا۔

(۳) ساس دوش کر تی ہے اور استری بھی اب الگ رہتی ہے اور اس ناتھے ہوئے کو اب کوئی شک نہیں ملتا ہے۔ بڑھے قیمتی گھوڑے کی سمان کٹو (جواہری) کو کھانا بھی نہیں ملتا ہے۔

(۴) جس کسی کے دھن کو بلوان اکش (پائے) نے چاہا اس کی استری پر اوروں نے ہاتھ ڈالا۔ ماما پتا بھائی بندھو سب کہتے ہیں کہ ہم اس پریش کو نہیں جانتے اس کو باندھ کر لے جاؤ۔

۴۹۵ اس سے ظاہر ہے کہ جو اُن دنوں میں بھی نہ صرف اخلاقاً سیوہ تھا بلکہ قانوناً جرم بھی تھا جس کا دند دینے کے لئے راج پریش جواہری کو پکڑ کر اور باندھ کر لے جاتے تھے۔

(۵) جب میں کہتا ہوں کہ اب جو انہیں کھیلوں گا تب میرے سامنے مجھ کو چھوڑ کر چلے جاتے ہیں اور پھر جب پانسوں کے کھڑکنے کی آواز آتی ہے تو میں آپ جارنی (فاحشہ عورت) کی طرح بھاگ کر سبھا (قمار خانہ) میں جا بھونچتا ہوں ۛ

(۶) رکتو (جواہری) اپنے شریر کو پھلاتا ہوا اور پوچھتا پوچھتا سبھا میں جاتا ہے اور اپنے حریف کے سامنے داؤ لگاتا ہے۔ اور پانسہ اُس کی خواہش کے ایڑ لگاتا ہے ۛ

(۷) پانسوں کے کانٹے اور انکس لگے ہوئے ہیں جن سے وہ (کھلاڑی کو) چمیدتے ہیں اور نپاتے ہیں اور تپواتے ہیں۔ اور جتنے والے کو بھی میٹھ بن کر پہلے کچھ جتاتے ہیں اور پھر اُس کی ساری پونجی ہروا دیتے ہیں ۛ

(۸) ان (پانسوں) کی ۳۵۵ کی برات سثیہ دھرم سوتا دیوتا (سودج) کی کمرلوں کی طرح کھڑا کرتی ہے۔ یہ (پانسے) کھڑے سے کھڑے پرش کے آگے بھی سر نہیں جھکاتے ہیں۔ راجا تک ان کو لمسکار کرتا ہے ۛ

(۹) (پانسے) نیچے (زمین پر) گرتے ہیں پر (چھاتی کے) اوپر پڑتے ہیں۔ بے ہمتی کے ہو کر ہاتھ والے کو نچا دیکھاتے ہیں ۛ

۵۵ پانسوں کے جو داؤں پڑتے ہیں ان سب کا مجموعہ اکائی سے بیکر

دہائی تک $1 + 2 + 3 + 4 + 5 + 6 + 7 + 8 + 9 + 10 = 55$ ہوتا ہے ۛ یہاں منتر

میں ۳۵ کیا ہے۔ شاید اس شمار میں دو یا پہلے دو داؤ شامل نہیں ہیں یا

شاید ۵۳ سے کچھ اور مراد ہو ۛ

یہ آسمانی انگارے جو بسا ط پر پڑتے ہیں آپ ٹھنڈے ہیں
پر ہر دے کو جلاتے ہیں ۛ

(۱۰) جواری کی تیاگی ہوئی استری اور مارے مارے
پھرتے ہوئے پُتر کی ماما (دکھ سے) تپتی ہے اور وہ قرض سے
ڈرا ہوا رات کو اور لوگوں کے گھر دھن کی تھانگ میں رہتا
ہے ۛ

(۱۱) جواری جب اوروں کی دھرم پنی (استری) کو اور اُن
کے بھرے ہوئے گھر کو دیکھتا ہے تو دل میں کڑھتا ہے۔ پرنتو
میج ہوتے ہی پھر (پائسوں کے) بھورے گھوڑوں کو جوڑتا
ہے اور رات کو وہ ورکھل (شودر) ٹھنڈی انگلیٹی کے پاس
پڑتا ہے ۛ

۱۵۵ اس سے ظاہر ہے کہ ویدک کال میں یا تو صرف شودر لوگ ہی جو ا کھیلے تھے۔ یا
جو لوگ جو ا کھیلے تھے وہ ورکھل یعنی دھرم سے پتیت اور شودر سمجھے جاتے تھے ۛ مگر ہوتے ہوتے
جو ا آئیم جاتی کی سرشت میں داخل ہو گیا اور دھرم کا بھی ایک جزو بن گیا ۛ چنانچہ شت پوجہ
برامن (۲-۳-۱) سے ظاہر ہے کہ گارھ پتیم۔ اھونیہ اور دکشن اتنی کے علاوہ جو
سجیہ اور اوسسجیہ دو اگنیاں اور ہوتی تھیں اُن میں سے سجیہ اگنی کے آدھان کی کرپا
کا ایک جزو بھی ہوتا تھا۔ جس کو کشتری۔ بھانوں کی طرف سے بروہت کھیلے تھے۔
گائے کی شرط ہوتی تھی۔ میں کی کھال پر پتیل کے برتن کو اٹھا رکھتے تھے اور اُس پر
پانچ کوڑیاں چار بار پھینکتے تھے اور کہتے تھے کہ ”جنت میں جیتا۔ طاق تم ہمارے“ ۛ
بعض ہندو جو اب بھی دیوالی کے تہوار پر جوئے کا کھیل ایک جائز رسم سمجھتے
ہیں وہ شاید ایسی ہی پُرانی روایتوں کے آثار پر ہو ۛ

راجا تل کا جو جس میں وہ اپنی رانی دینی کو ہارا۔ اور ہاراجہ میہشٹھر کا جو
جس میں وہ اپنی رانی درویدی کو ہارے پرستھوی ہے اور ان کا ذکر آگے اپنی
اپنی جگہ پر آئے گا ۛ فرنگی آریاؤں کا جو ہم گھور دھڑوں میں اپنی آنکھوں
سے دیکھتے ہیں جہاں ہزاروں روپیہ کی بیٹ کی ہار جیت ہو
جاتی ہے ۛ

(۱۲) (اے پانسوں) تمہارے جان گن کا جو سینا پتی ہے اور تمہاری برات کا جو راجا ہے میں اُس کے آگے ہاتھ جوڑتا ہوں ۛ

(۱۳) بھلے مانسوں۔ پانسوں سے مت کھیلو۔ کھینی باڑی کرو اور اُس سے جو دھن پیدا ہو اُس میں رمن کرو ۛ اے جو اریوں اسی میں گنڈویں ہیں۔ اسی میں استری ہے۔ اور یہ ہی سوتا دیوتا نے مجھ سے کہا ہے ۛ

(۱۴) (پائے) مجھ پر اپنی دیا رکھیں اور مجھ کو کسی گھوڑ آہنی میں نہ ڈالیں ۛ اپنا کرو دھ میرے شتر و پر اتاریں اور کسی اور کو اپنے پیچے میں پھنسائیں ۛ

جوئے کے ساتھ تفریح کے اور
کھیل کود اور گانا بجانا

دوڑ۔ ناچنا۔ اور گانا بجانا ۛ

گھوڑ دوڑ کے ساتھ رختہ دوڑ بھی ہوتی تھی۔ دوڑ کے میدان کو آجی (۱۰-۱۵۶-۱) اور جیت کی سیما یعنی پالے کو کارشم (۱-۱۱۶-۱۷) کہتے تھے ۛ

ناچ میں استریاں تو ناچتی ہی ہوں گی پُرش بھی ناچتے تھے (۱۰-۷۶-۷۷) ۛ

بجانے کے لئے ہر قسم کے باجے گاجے موجود تھے۔ مثلاً دُند بھی یعنی نقارہ جس میں فتح کا ڈنکا بجتا تھا (۱-۲۸-۵)۔ اور وان یا بان جو بانسری کی طرح مُنہ سے بجانے کا کوئی

باجہ تھا (۹-۹۷-۸) اور میکڈونل صاحب کہتے ہیں کہ رگوید میں
وینا یعنی مینا کا حوالہ بھی ملتا ہے اگرچہ ہم کو ایسا کوئی حوالہ رگوید
میں نہیں ملا۔

گانا تو خود وید میں ہی بھرا ہوا ہے۔ یعنی رگوید کے سارے
منشَر اُداَت - اُن اُداَت - اور سُورِت یعنی پنچم اور مند اور
مدھیم کی تینوں سپتکوں کے ساتوں سُروں میں بندھے ہوئے
ہیں۔ مثلاً رگوید کے پہلے منزل میں سوکت اکا سور کھرج ہے
سوکت ۴ کا رکٹ ہے۔ سوکت ۴ کے سور گندھار - مدھیم
اور پنچم ہیں اور سوکت ۳ کے دھیوٹ اور نکھاد ہیں اور
سام وید تو سارا گیت میں ہی ہے۔ اور اسی وجہ سے بھگوان
نے گیتا میں کہا ہے کہ ویدوں میں میں سام وید ہوں۔

جانوروں کے شوق کی طرف دیکھیں تو گھروں
جانوروں کا شوق میں آجکل کی طرح کتے بھی دیکھتے ہیں چنانچہ ایک
رشی کسی کے گھر گئے تو اُن پر کتا بھونکا اور اس پر انہوں
نے یہ منشَر پڑھا:-

(۳) ارے سراما کے پُشر - پیچھے ہٹ - کسی چور یا ڈاکو پر
بھونک ہم اندر کی استنی کرنے والوں پر کیوں بھونکتا ہے
اور ہم کو کیوں ڈراتا ہے۔ آرام سے سو۔

(۴) کسی سوکر (سود) سے بھڑ اور سوکر خج سے بھڑے۔ ہم اندر کے
استنی کرنے والوں سے تو کیوں بھڑتا ہے اور ہم کو دانت کیوں
دکھاتا ہے جا آرام سے بیٹھ (منڈل)۔ سوکت ۷۵۔

راج کاج

ملکی تقسیم کے لئے ہم کو وید میں گرام - پڑ - وِشَس اور جن کے پد ملتے ہیں جن سے ہم اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ملکی تقسیم کی بنیاد ویدک کال میں بھی اُسی طرح گرام یعنی گاؤں پر تھی جس طرح کہ اب ہے ۔ ایک گرام میں اکثر ایک ہی جن یعنی ایک ہی قبیلہ کے لوگ ہوتے تھے ۔ ایسے ایسے کئی گرام مل کر ایک وِشَس یعنی بستی کہلاتے تھے اور ایسی ایسی کئی بستیوں کا دیس ایک جن پد کہلاتا تھا ۔ جن پد کا شبد وید میں نہیں دیکھتا ہے مگر بعد کے گرنھوں میں عام طور پر آتا ہے ۔ ایک ایک جن پد کا ایک ایک راجا تھا جو اپنے اپنے جن پد میں سوئے رات یا خود مختار ہوتا تھا ۔ لڑائی بھڑائی کے وقت یہ راجا دو دو چار چار اور کبھی کبھی اس سے بھی زیادہ ایک طرف ہو کر لڑتے بھڑتے تھے جیسا کہ رگوید (۷ - ۸۳ - ۷) سے ظاہر ہے کہ دس راجا مل کر سداَس سے لڑنے پر اُس کو نہیں جیت سکے ۔

راجا اپنے کو ایشور کا ائش مانتا تھا اور لوگ بھی اُس کو ایسا ہی سمجھتے تھے چنانچہ رگوید کے منڈل ۴ کے سوکت ۴۲ میں راجرشی نرسدتیو نے اپنے کو ایسا ہی مانا ہے ۔ دیکھو نیچے صفحہ ۲۵۵) پر اس کے ساتھ ہی راجا ایک سبتی یعنی کمیٹی کی رائے سے کام کرتا تھا ۔ اور اس سبتی میں وہ دُکھ دُور کرنے والی اور شدھی کی سمان آتا تھا (۱۰ - ۹۷ - ۷) سبتی کے ساتھ سبھا کا لفظ بھی رگوید میں کئی جگہ آیا ہے اور انھو وید (۷ - ۱۲ - ۱) میں سبھا اور

سمتی کو پر جاپتی کی دو آنکھیں بیان کیا گیا ہے ۛ
 دھرم کار جوں کے لئے اور راجا کو دھرم کے اندر رکھنے
 کے لئے پروہت بھی ہوتا تھا۔ پروہت براہمن ہونا تھا اور
 پروہت اور براہمن کی جہا جو ویدک رشیوں کی درستی
 میں تھی وہ اس بچن سے ظاہر ہے کہ:-

”د راجا وہی سکھ سے اپنے محلوں میں رہتا ہے اور
 پرہتوی بھی اُس کو ہی ویدھی دیتی ہے اور پر جابھی اُسی
 کے آگئے نئی ہے جس کے آگئے براہمن چلیں“ (۴-۵۰-۸) ۛ
 راجا ادھیراج تھا (۱۰-۱۲۸-۹) - ایک راج تھا (۸-۳۷-۳۷)
 سمرات تھا (۱۰-۱۱۶-۷) ۛ سینا کے لئے سینانی تھے (۸-۲۰-۵)
 اور محکمت کے انتظام کے لئے ادھیش تھے (۱۰-۱۲۹-۷) ۛ
 غرض راج کا پر بندھ بھی پورا اُسی طرح تھا جس طرح کہ پہلے
 زمانوں کے یثی شاستر اور ارتھ شاستروں میں دکھائی
 دیتا ہے ۛ

اور جو کچھ لکھا گیا ہے اُس سے ظاہر ہے کہ ویدک
 پرلوک آریاؤں کو اس لوک کے سمپورن سکھ پراپت تھے
 اور وہ ان سکھوں کو بھو گنتے تھے۔ پر اس کے ساتھ وہ پرلوک

ۛ اس وقت میں دیکھو انیترے براہمن ۸-۲۵ کا یہ بچن کہ دیوتا
 اُس راجا کا اتن نہیں کھاتے ہیں جس کا کوئی پروہت نہیں۔
 اور اتھرو وید ۳-۱۹ کا یہ بچن کہ اُن کا تیج اور بل بڑھے جن کا
 میں پروہت ہوں ۛ

کو بھی یاد رکھتے تھے چنانچہ منڈل ۹ کے مَوَکَنت ۱۱۳ میں
رشی کہتے ہیں کہ :-

(۷) جس لوک میں نشیہ جیوتی (دایمی نور) ہے۔ جس لوک
میں سوڑگ ہے۔ اُس اَمَر۔ اَکْشِیت لوک میں مجھ کو لے چلے
اے سوم تو اِنْدَر کے لئے چھن

(۸) جہاں (وِوَسوان کے بیٹے) راجا دیؤسوت (منویا تم) کا
نواس اور سوڑگ کا دھام ہے۔ جہاں جہاں جل پتے ہیں
وہاں مجھ کو اَمَر کرے

اے سوم تو اِنْدَر کے لئے چھن

(۹) جہاں سوڑگ لوک میں لوگ جو چاہتے ہیں کرتے ہیں
جہاں لوک جیوتِشمان (نور سے بھرپور) ہیں وہاں لے جا کر
مجھ کو اَمَر کرے

اے سوم تو اِنْدَر کے لئے چھن

(۱۰) جہاں جا کر کام دالوں کی کامنائیں پوری ہو جاتی ہیں۔
جہاں سوڑگ کا دھام ہے۔ جہاں سو دھاسے تر پتی ہوتی ہے
وہاں مجھ کو اَمَر کرے

اے سوم تو اِنْدَر کے لئے چھن

(۱۱) جہاں سب پرکار کے آئندہ ہیں۔ جہاں ساری کامنائیں
پراپت ہو جاتی ہیں وہاں لے جا کر مجھ کو اَمَر کرے
اے سوم تو اِنْدَر کے لئے چھن

ان سب باتوں کا پتہ ہمیں وید کو کھوجنے سے لگتا ہے جس طرح کہ مصر وغیرہ دیگر ممالک کے پُرانے حالات کا پتہ اُن کے کھنڈرات کو کھودنے سے لگتا ہے اور اس پہلو سے جو اتھاس کا پہلو ہے **وید** جو دنیا میں سب سے پُرانی کتاب - کتابوں کی کتاب - اُم الکتاب ہے ایک جہان گورو (جہا) رکھتا ہے اور اس گورو کو میکس مولر صاحب نے اپنی زبان میں یوں بیان کیا ہے :-

» اس میں کسی کو کلام نہیں کہ جو لوگ آریا نسل کے ہیں (اور آریا نسل میں ہندوؤں کے سوائے ہندوستان کے مسلمان عیسائی - سکھ اور پارسی اور ایران کے ایرانی اور یورپ کے انگریز - فرانسیسی - جرمن - یونانی اور لاطینی وغیرہ تمام فرنگی قومیں شامل ہیں) اُن کی زبان اُن کے خیال اور اُن کی سڑیکچر یعنی سادھتیبہ کا ماخذ ہندوؤں کے وید ہی ہیں اور ان میں وہ خیالات مدفون ہیں جو مصر کی شاہی قبروں کے دفینوں سے زیادہ قیمتی اور شعرائے بائبل کے پُرانے سے پُرانے کلاموں سے زیادہ پُرانے اور ابتدائی ہیں اور ثاقین دینت کلام کے نزدیک وید کے منتروں کی قدر و قیمت کچھ ہی ہو لیکن طالبان تاریخ و فلسفہ کی نظروں میں وہ ایک خاص قیمت رکھتے ہیں اور اُن کے نزدیک یہ پُرانے سے پُرانے نوشتوں سے بڑھ کر اور قدیم سے قدیم کتبوں سے چڑھ کر ہیں کیونکہ ان کی ایک ایک سطر بلکہ ان کا ایک ایک لفظ اس سب سے بڑی سلطنت

یعنی سلطنتِ دماغِ انسانیہ کی تاریخ کا ایک مستند اور
 معتبر وثیقہ ہے (دیکھو میکس مولر صاحب کی کتاب
 سِکس سِکسٹنز اوٹ انڈین فلوہی - چپٹر ۲ - صفحہ ۴۳ - ۴۴) +
 اور واضح ہو کہ جیسا ہم شروع میں ہی کہہ آئے ہیں وید
 کوئی تاریخ اور آئین کی کتاب نہیں ہے کہ جس میں ویدک
 کال کی سمجھنا کا حال پورا پورا درج ہو + اُس کا تو آشنے ہی
 الٹو لک ہے جس کا اس لوک سے کوئی تعلق نہیں ہے اور
 اس لئے یہ لازم نہیں آتا کہ جس کسی چیز یا جس کسی بات
 کا برتن وید میں نہیں ہے وہ چیز یا وہ بات ویدک کال
 میں نہ تھی + پھر بھی الٹو لک وشنے کے پرسنگ میں جو کچھ
 برتن لٹو لک وشنے کا آگیا ہے اور اُس میں سے جو کچھ
 اور جتنا کچھ کہ ہم کو کھوجنے سے ملا ہے اور جس کا ذکر ہم
 نے اوپر کیا ہے وہ اس بات کو ظاہر کرنے کے لئے کافی
 ہے کہ ویدک کال کی سمجھنا ایک بڑی اُچّ پدوی
 کی سمجھنا تھی اور قریب قریب وہی سمجھنا تھی جو اب
 پندرہ ہزار برس بیت جانے اور ان ہزاروں برس کے
 دینی اور دُنیوی - زمینی اور آسمانی - طوفانوں کے اُس
 کے سر پر گزر جانے کے بعد بھی قریب قریب ویسی کی
 ویسی ہی ہندوؤں میں استھت دکھائی دیتی ہے + اسی
 بات کو دیکھ کر فرنگی وِردوان ویدک سمجھنا کو اتنی پُرانی نہیں
 سمجھتے ہیں جتنی پُرانی کہ یہ ہے اور ویدک کال کو سچے سے کوئی

ڈیڑھ دو ہزار برس پہلے تک ہی لے جاتے ہیں ؟ مگر ویدک
 سبھیتا کی سحرِ تنا کا کارن یہ نہیں ہے کہ وہ بہت پُرانی
 نہیں ہے بلکہ یہ ہے کہ جن شیموں پر وہ مبنی ہے وہ نیم
 نشیب ہیں اور ٹوٹ نہیں سکتے ؟ شرمید بھگوت گیتا (ادھیائے ۲-
 شلوک ۲۴) میں آتما کے وشے میں آیا ہے کہ دو اسکو کوئی
 کاٹ نہیں سکتا کوئی جلا نہیں سکتا۔ کوئی گلا نہیں سکتا
 کوئی سکھا نہیں سکتا۔ یہ نشیب ہے۔ سٹرو ویا پک ہے۔
 سٹھانو ہے۔۔ اچل ہے۔ سنانن ہے“ ؟ اور یہ ہی
 برنن ویدک سبھیتا کے وشے میں جس کا آدھار یہ
 ہی آتما ہے یقناۃ ہے ؟

ادم۔ شاننی شاننی شاننی

(5) QUEER CASE OF INTROVERSION

A Problem for Lawyers.

Married Daughter Becomes a son

Question of Inheritance

Ahmedabad. Oct. 25.

Cases of introversion are not altogether unknown to medical science. Men and women have been reported on a number of occasions in the past to have changed their physical characteristics. The problem in those cases was a matter for the scientists to undertake research.

For the first time, in India at any rate, a case of Introversion is worrying the lawyers who unable to find a precedent for the novel position, have asked the Political Agent in Kathiawar to give them the benefit of his opinion.

This queer problem is a sequel to the apparent change of sex of a young girl of Junagadh in the Western Kathiawar States.

The girl, who was married six years ago at the age of 12, recently showed signs of complete change in her sex and immediately the frightened husband sent her back to her parents.

The father of the girl has since died, leaving considerable property and without any other male heir. The eversions are now consulting legal opinion whether she can inherit the whole property claiming to be a "son" although she was a married woman for sometime.

The lawyers being unable to settle the matter are consulting the Political Agent, whose reply is awaited.—United Press. (Hindustan Times:—26. 10. 35)

(3) "GIRL" BECOMES A BOY.

Surprise for the Bridegroom

HYDERABAD (Deccan)

April 26.

A case of sex-transformation is reported from the obscure village of Parkala, Karimnagar district, Hyderabad State.

It is stated that on the day of marriage a bride of the village was found to be a fully grown-up boy, aged about 16 years. The parents of the so-called "bride" had always been under the impression that she was a girl and had brought "her" up as a girl and the news came as a shock to them, no less than to the bridegroom.

This transformation of sex has had an interesting sequel as the bridegroom, who had paid some money towards the marriage expenses and for the jewels of the "bride" has demanded and obtained from his some time father-in-law a sufficient compensation.... (United Press)

(Hindustan Times27th. April, 1934)

(4) FOUR 'SISTERS'

As BROTHERS

Venice. Saturday,

The head surgeon of the Feltre Hospital reports the case of a family of nine, at first believed to be composed of five brothers and four sisters, who during the growing age are changing into a progeny of boys.

The mother and father are normally constituted and enjoying excellent health.

After operating on the eldest of the four girls, who is nine years of age, Professor Petta examined the other "sisters", discovering they were also naturally changing into boys; they are seven, five and three years of age respectively. (Empire News Correspondent).

After the young husband had passed the customary medical examination and served in the army throughout the war, difficulties arose between the couple, and the wife, basing her petition on his misconduct, sued for divorce. The erring husband's birth certificate naturally constituted one of the most important papers in the case. The court held that it was impossible, owing to the fact that both parties were legally proved to be women, to grant the decree asked for. Petitioning wife's counsel pointed out the absurdity of such a view in face of the known facts. The court retorted that according to the Civil Code no question of this kind could be considered after a period of six months after the date of marriage. As the parties admitted having been married for nearly (fifteen) 15 years, the lady's petition necessarily failed. (Leader...24th. August, 1925).

(2) MAN CHANGING INTO WOMAN.

SIKH STUDENT'S CASE

(From our correspondent.

Lahore, Feb. 26.

A case of a man gradually losing masculine characteristics and developing woman's sexual attributes recently came to the notice of Mayo Hospital authorities.

A seventeen-year old Sikh student of Khalsa College, Amritsar, who complained of the growth of fats in certain parts of his body, came for treatment to hospital. He was examined by the Principal of the Medical College, Lahore, Colonel Harper Nelson, and was found to be a typical case of Frolich's Syndrome.

The boy showed a gradual development of feminine characteristics including fat round the haunches, the tapering of legs to the toes and the enlargement of the breast. (Tribune 28th. February, 1932)

QUOTATIONS & CASES REFERRED TO

IN

BHARAT PURAN.

1.

Extract from the "Archaeological Survey of India, 1923-24." mentioned in para (23) of Chapter 2.

"Hitherto India has almost universally been regarded as one of the younger countries of the world. Apart from paleolithic and neolithic implements and such rude primitive remains as the Cyclopean Walls of Rajgriha, no monuments of note were known to exist of an earlier date than the 3rd. Century B. C. when Greece had already passed her zenith and when the mighty empires of Mesopotamia and Egypt had been all but forgotten "

"Now, at a single bound, we have taken back our knowledge of Indian Civilization some 3000 years earlier and have established the fact that in the 3rd. Millenium before Christ and even before that the people of the Punjab and Sindh were living in well built cities and were in possession of a relatively mature culture with a high standard of art and craftsmanship and a developed system of pictographic writings."

II

Sexual changes referred to in foot note (4) of page 231

(1) GIRL WHO GREW UP A BOY

The Paris correspondent of the Morning Post in a message dated July 23, writes as follows:—

An extraordinary divorce suit has just been decided by one of the French Courts in a manner almost as strange as the facts of the case itself. The principal party concerned was born late in the nineteenth century, and was registered as a girl in accordance with a medical certificate given at birth. As the year went on, the girl (like Marie L'Homme, who, Montaigne states, underwent such a radical transformation that 'she' eventually developed into a perfect soldier of the king) changed sex to such an extent that in 1911 'he' was legally married at one of the Paris mairies to a blushing bride. The marriage was not carried out without considerable difficulty and risk, as it was necessary for the bridegroom to borrow a brother's identity papers in order to overcome the legal obstacle due to the fact that the would be husband was officially of the female sex.

